450

وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مِّائَةَ اَلْفِ كُلٍّ مِّنَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ اَجْمَعِيْنَ

مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ

لِلْاِسْلَامِ

الحمد للہ دریں اوان مبارک زمان بسعادت تمام ایمان اسرار عجیبہ و لطائف غریبہ

مسمّٰے بہ

الطاف رحمانی

ترجمہ اردو

مکتوبات امام ربانی

مجدد الف ثانی

سنہ ۱۳۱۴ھ

ترجمہ از خاکسار محمد حسین ابن فضیلت پناہ صوفی باصفا قدوۃ السالکین خیر منش

حضرت مولانا مولوی حکیم شیخ قادر بخش صاحب ساکن احمد آباد ضلع جہلم

حال ساکن پیر و بفرمایش جناب مولوی انام الدین صاحب تاجر کتب راولپنڈی

بستر غیبت میاں صاحب حاجی الہ دین صاحب نقشبندی مجددی

ساکن راولپنڈی سلمہ ربہ

بار اوّل بہ اہتمام حافظ محمد یوسف کاشر دامان مطبع یوسفی واقع لاہور

تعداد جلد (۷۰۰)

بلا اجازت مترجم کوئی نہ چھاپے

فہرست کتب نایاب کتب خانہ دوکان ہذا

کتب حضرات نقشبندیہ۔

مکتوبات امام ربانی قدس اللہ سرہ

معمولات مظہریہ۔

137098

مقامات مظہریہ۔

دیوان مرزا جانجانان صاحب۔

مبدا معاد مصنفہ حضرت امام ربانی رح

اربع انہار۔

مطلوب الطالبین۔

رسالہ ستہ ضروریہ خواجہ عبید اللہ صاحب

رسائل خمسہ از شاہ ولی اللہ صاحب۔

تاویل الاحادیث۔

سطعات از شاہ ولی اللہ صاحب۔

شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل۔

انفاس رحیمیہ شاہ عبدالرحیم صاحب

ارشاد رحیمیہ ایضاً۔

کمالات عزیزیہ معمولات شاہ عبدالعزیز صاحب

صراط مستقیم

ارشاد فی سلاسل الاولیاء

کلمات طیبات۔

سلسلہ نقشبندیہ۔

انصاف از شاہ ولی اللہ صاحب

کتب حضرات چشتیہ۔

مناقب محبوبیہ، ملفوظات حضرت مہار انوار اللہ

سر کتاب من من

مرآۃ العارفین

شمس الحق والدین

گلزار فریدی

نافع السالکین ملفوظات حضرت

سیر الاولیاء

مکتوبات حضرت صابر پیر

لطائف قدوسی۔

سیر الاقطاب

راحۃ القلوب حضرت خواجہ نظام الدین

رفیق الارواح ملفوظات حضرت خواجہ عثمان ہارونی

نظام القلوب۔

ریاض العارفین ملفوظات حضرت خواجہ

چشتی رحمۃ اللہ۔

انیس العاشقین۔

دلیل العارفین ملفوظ

چشتی رحمۃ اللہ علیہ

مرقع کلیمی از حضرت خواجہ

جہان آبادی

مرقع کلیمی

تصفیۃ

ابداد اللہ صا

روضۃ الاقطاب

فوائد الفؤاد

Marfat.com

13827

خطبة الكتاب

بسم الله الرحمن الرحيم

له عط

ان ابهى درر تنظم ببنان البيان وازهر زهر تنثر فی ریاض الاذهان

الحمد لله الذی جعل الاستعارة تبعا للتشبیه فی الدلالة علی ما فی الانفس من الاشیاء الخفیة والصلوة والسلام علی من اوتی جوامع الکلم وفضل علی سائر الانبیاء بالشریعة الغراء والملة البیضاء وعلی آله واصحابه الذین هم اعلام الهدی ومصابیح الدجی وبعد فیقول العبد الضعیف المعترف بالعجز والقصور عبد الحکیم بن شمس الدین السیالکوتی عفی عنهما الجلی والخفی لما کان التشبیه اصلا للاستعارة والکنایة والتعریض وکان علم البیان مدونا بتدوینه مهذبا بتهذیبه وکان الاستعارة تبعیة ومکنیة وتخییلیة وترشیحیة وکان الکنایة والتعریض مشتملین علی اقسام شتی وکان الاستعارة بالکنایة ترشیحیة وکان الاستعارة التخییلیة مشتملة علی الاستعارة المکنیة وکان الاستعارة التبعیة مشتملة علی التحقیقیة والمکنیة وکان الاستعارة المکنیة مشتملة علی الترشیحیة وکان الاستعارة التحقیقیة مشتملة علی الترشیحیة وکان الاستعارة التحقیقیة مشتملة علی التجریدیة والمطلقة وکان الاستعارة المکنیة مشتملة علی المجردة والمرشحة وکان الاستعارة التبعیة مشتملة علی المجردة والمرشحة وکان الاستعارة التحقیقیة مشتملة علی المجردة والمرشحة وکان الاستعارة التخییلیة مشتملة علی المجردة والمرشحة وکان الاستعارة التحقیق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَضْعَافُ مَا حَمِدَہٗ جَمِیْعُ خَلْقِہٖ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی

تمام تعریفیں واسطے اللہ کے جو پروردگار ہے جہانوں کا کئی دُگنے اسکے جو تعریف کی اُسکی تمام خلقت اُسکی نے جیسا کہ دوست رکھتا ہے

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَرْسَلَہٗ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ کُلَّمَا ذَکَرَہُ

رب ہمارا اور پسند کرتا ہے اور خدا کی رحمت اور سلام نازل ہو اُس شخص پر جسکو خدا نے جہانوں کے لئے رحمت کرکے بھیجا ہے اور جسقدر کہ

الذَّاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ کَمَا یَنْبَغِیْ لَہٗ وَیَجْرِیْ

یاد کیا اُس کو یاد کرنے والوں نے اور جس قدر کہ غفلت کی اُس کے ذکر سے غفلت کرنے والوں نے

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْبَرَرَۃِ النُّقَی الثُّقٰی ٭

جیسا کہ مناسب اور لایق ہے اور اوپر آل اُسکی اور اصحابوں اُسکے کے جو پاک لوگ برگزیدہ و پرہیزگار تھے ٭

اما بعد نموده مے آید کہ این دفتر اوّل است از مکتوبات قدسی آیات حضرت غوث المحققین

اسپر پیچھے حمد اور صلوۃ کے ظاہر کیا جاتا ہے کہ یہ پہلا دفتر ہے پاکی کی نشانیاں والے خطوط حضرت فریادرس محققین

قطب العارفین برہان الولایۃ المحمدیۃ حجۃ الشریعۃ المصطفویۃ شیخ الاسلام والمسلمین شیخنا و

عارفوں کے قطب دلایت محمدی کے برہان دلیل شریعت مصطفوی کی روشن دلیل اسلام اور مسلمانوں کے شیخ ہمارے اور

۴ آہ کنایۃ عن ایصال النعم الی جمیعہا بطریق الفضل والجود۔ علی اتم وجہ واکمل نہج فافہم ہذا ما اخذت بعضہ من شرح السید الشریف ۱۲ مولوی رونق علی سلمہ اللہ القوی

امامنا الشیخ الاحمد الفاروقی النقشبندی سلمہ اللہ سبحانہ وابقاہ این احقر قلیل البضاعۃ

امام ہمارے شیخ احمد فاروقی نقشبندی خداوند پاک انکو سلامت اور باقی رکھے اس ناچیز تھوڑی پونجی والے

کمترین خاک نشینان آن مقدس درگاہ یار محمد الجدید البدخشی الطالقانی جمع نمودہ در تحریر

اس پاک درگاہ کے سب غلاموں سے کمترین یار محمد الجدید بدخشانی طالقانی نے اکٹھا کر کے لکھے ۔

آوردہ رجا آنکہ نفعے از آن بطالبان حق جل وعلی برسد وَالْمَسْئُوْلُ مِنَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ

امید یہ ہے کہ بڑا فایدہ اس سے خداوند تعالے کے طالبوں کو پہونچے گا اور خداوند پاک سے عصمت

الْعِصْمَۃَ وَالتَّوْفِیْقَ ۔

یعنے خطا سے بچنے اور توفیق کا سوال ہے ۔

مکتوب اوّل در میان احوالے کہ مناسبت باسم الظاہر دارند و ظہور قسم خاص از

خط پہلا بیچ بیان ان حالوں کے جو اسم الظاہر کے ساتھ مناسبت رکھتے ہین اور ایک خاص قسم

توحید و بیان عروجات کہ بر فوق محمد و واقع شدہ است و انکشاف درجات بہشت

توحید کا ظاہر ہونا اور بیان ان بلندیوں کا جو محمد کے اوپر واقع ہوئی ہین اور بہشت کے مراتب کا معلوم ہونا

و ظہور مراتب بعضے از اہل اللہ بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند و ہُوَ الشَّیْخُ الْکَامِلُ

اور بعضے خدا کے لوگون کے درجے ظاہر ہونا یہ مکتوب اپنے پیر مرشد بزرگ کو لکھا ہے اور وہ شیخ کامل

الْمُکَمِّلُ الْوَاصِلُ اِلٰی دَرَجَاتِ الْوِلَایَۃِ الْھَادِیْ اِلٰی طَرِیْقِ اِنْدَمَاجِ النِّھَایَۃِ فِی

مکمل ہے ولایت کے درجون پر پہنچنے والا راہ دکھانے والا طرف رستے درج کرنے والی نہایت کے بیچ ابتدا

الْبِدَایَۃِ مُؤَیِّدُ الدِّیْنِ الرَّضِیُّ شَیْخُنَا وَاِمَامُنَا الشَّیْخُ مُحَمَّدُ الْبَاقِیْ النَّقْشَبَنْدِیُّ

کے مدد کرنے والا پسندیدہ دین کی ہمارے شیخ اور ہمارے امام شیخ محمد باقی نقشبندی

ف یعنے دوسرے طریقے والوں کے نہایت کے طریقہ ابتدا میں درج کرنے والا ہے مطلب یہ کہ وہ انکو اخیر میں حاصل ہوتا ہے وہ جنکو ابتدا میں حاصل ہو جاتا ہے

Marfat.com

خطبة الكتاب

المخلوقات في بحار أفضاله ووجوده تتلألأ في ظلام الليالي

المراد بها ما مر من المراد الموجودات ١٢ — يحتمل كونه صفة بعد صفة المنعم ١٢

أنوار حكمته الباهرة واستنارت على صفحات الأيام آثار

سلطنته القاهرة فخمة على ملأ ولا نا من الأماء ازهرت رياضها

اى صارت ذات زهر وزينة ١٢

الاحراری قدس اللہ سرہ الاقدس وبلغہ اللہ سبحانہ الی اقصی مایتمنا ۔

الاحراری خداوند تعالی انکے بھید پاک کو مقدس کرے اور پہنچادے انکو خداوند پاک نہایت اس درجہ پر جسکی وہ ارزو رکھتے ہین ۔

عرضداشت کمترین بندگان احمد بندہ عرض مے رساند حسب الامر شریف

عرضی سب غلامون سے ناچیز احمد (اس بات کو) عرض کی بندی پہنچاتا ہے موافق حکم بزرگ کے

گستاخی مے نماید احوال پریشان را معروض میدارد کہ در اثنائے راہ آنقدر تجلی اسم

جرأت کرتا ہے اپنا پریشان احوال ظاہر کرتا ہے کہ سفر کے درمیان اسقدر خداوند کے اسم الظاہر کا چمکار اور روشن

الظاہر متجلی گشت کہ در جمیع اشیا بہ تجلی خاص علیحدہ علیحدہ ظاہر گشت علی الخصوص

ہوا کہ تمام چیزون مین ایک خاص قسم چمک سے تجلی ظاہر ہوئی خاص کر

در کسوت نساء بلکہ در اجزا ایہا جدا جدا و آنقدر منقاد این طائفہ گشتم کہ چہ عرض نمایم

عورتون کے لباس مین بلکہ جدا جدا اُن کے اجزا مین اور مین اُس گروہ کا اسقدر مطیع ہوا کہ کیا عرض کرون

و درین انقیاد مضطر بودم ظہور یکہ درین کسوت بودہ در ہیچ جا نبودہ خصوصیات لطائف

اور اس مطیع ہونے مین مین بیقرار تھا جو ظہور اس لباس مین ہوا کسی جا مین کبھی نہوا لطائف کے خصوصیات

و محسنات عجائب کہ درین لباس مے نمودہ از ہیچ منظرے ظاہر نمے شدہ پیش

اور خوبصورت عجائبات جو اس لباس مین ظاہر ہوے کسی منظر سے ظاہر نہ ہوے اُن کے آگے

ایشان تمام گداختہ آب شدہ مے رفتم و ہمچنین در ہر طعامے و شرابے و کسوتے جدا

مین تمام گلکر پانی کی طرح بہہ رہا تھا اور ایسا ہی ہر ایک کھانے اور پینے والی چیز اور ہر ایک

جدا متجلی شدہ لطافتے و حسنے کہ در طعام لذیذ پر تکلف بود در ماورا آن نبود و در آب

لباس مین جدا جدا چمکنے لگا جو پاکیزگی اور خوبصورتی لذت والے عمدہ پکے ہوے کھانے مین تھی اسکے غیر مین نتھی اور میٹھے پانی

Marfat.com

ولله ونشكره على ما اعطانا من نعماء اترعت حياضها

ونسأله ان يفيض علينا من زلال هدايته ويوفقنا للعروج

الى معارج عنايته وان يخصص رسوله محمدا اشرف البريات بافضل

الصلوات واله المنتجبين واصحابه المنتخبين باكمل التحيات

خطبة الكتاب

شیرین تا آب غیر شیرین ہمین تفاوت بود بلکہ در ہر لذیذ و شیرین یک خصوصیت

مین کڑوے پانی سے یہی فرق تھا بلکہ ہر ایک لذت والی میٹھی چیز مین ایک کمال

کمال علی تفاوت الدرجات جدا جدا بود خصوصیات این تجلی را بہ تحریر عرض نمیتواند

خصوصیت درجون کے فرق کے لحاظ سے علیحدہ علیحدہ تھی اس تجلی اور چمک کی خاص کیفیتون کو مین لکھنے

رسانید اگر در ملازمت علیہ مے بود شاید معروض میداشت اما در اثنائے این تجلیات

مین عرض نہین کرسکتا اگر حضور کی خدمت مین حاضر ہوتا تو شاید زبانی عرض کرسکتا لیکن ان نورانی چمکارون کے ظہور کے

آرزوے رفیق اعلے داشتم و بایہا ہما امکن بلتفت نمیشدم اما مغلوب بودم چارہ

وقت مین بلند رفیق یعنی خداوند پاک کی آرزو رکھتا تھا اور ان ظاہری چمکارون پر جہانتک ہوسکا دھیان کرتا تھا لیکن مغلوب

نداشتم در ین اثنا معلوم شد کہ این تجلی بآن نسبت تنزیہی جنگ ندارد و باطن ہمچنان

اور لاچار تھا اسی درمیان مین معلوم ہوا کہ یہ چمک اس پاک نسبت کے ساتھ مخالفت نہین رکھتی اور باطن بھی ویسا ہی اس

گرفتار آن نسبت است بظاہر اصلا بلتفت نیست و ظاہر را کہ از نسبت خالی و معطل

نسبت سے ملا ہوا ہے ظاہر کا ہرگز کچھ دھیان نہین اور ظاہر کو جو کہ نسبت سے خالی اور بیکار تھا (اہل تقدیر نے)

بود باین تجلی مشرف ساختہ اند و الحق ہمچنان یافتم کہ باطن اصلا بزرگ بصر مبتلا نیست

اس چمک سے مشرف کیا ہے اور سچ مچ مین نے ایسا ہی پایا کہ باطن ہرگز ساتھ کھوٹ ظاہر کے گرفتار نہین ۔

و از جمیع معلومات و ظہورات معرض است و ظاہر کہ متوجہ کثرت و اثنینیت بود باین تجلیات

اور تمام معلوم چیزون اور ظاہر چیزون سے منہ پھیرنیوالا ہے اور ظاہر جو متوجہ بہتات اور دوئی کے تھا ان چمکارون کے

مستعد گشتہ است بعد از چند گاہ این تجلیات رو بخفا آوردند و ہمان نسبت حیرت

ساتھ لائق ہوگیا ہے کچھ مدت کے بعد یہ چمکارے غائب ہوگئے اور وہی نسبت حیرت

Marfat.com

٥ اول العلم هو الادراك المطابق للواقع فمن هذه القرينة مدح الشارع نفسه ولا يليق الان يحمل على التحديث بالنعمة او ترغيب الطالبين الى هذا الفرع المنيف ١٢ لعبيد الله ر

وفنا دائی بحال خود ماند و صارت تلک التجلیات کان لم یکن شیئا مذکورا

اور فنا دائی کی اپنے حال پر رہی اور وہ چمکاے اس طرح (غائب) ہو گئے کہ گویا کوئی چیز ذکر کی گئی وجود نہ تھی

و بعد از آن یک فنا خاص رو داد ہمانا کہ آن تعین علمی کہ بعد از عود تعین پیدا شدہ

اور اس کے بعد ایک خاص فنا ظاہر ہوا اور یقیناً وہ علمی اندازہ جو اندازہ لوٹ آنے کے بعد پیدا ہوا تھا

بود و درین فنا گم شد و اثرے از ظالمان ما نماند درین وقت آثار اسلام بظہور است

اس فنا میں گم ہو گیا اور خودی کے گمانوں سے کچھ اثر باقی نہ رہا اس وقت اسلام کی نشانیاں ظاہر ہیں

انہدام عالم شرک خفی نظہور آمدن گرفتند و ہمچنین دید قصد اعمال و متیم داشتن

ہوئیں اور باطنی شرک کے مادیات کے بقیہ کی علامتیں ظاہر ہونے لگیں اور یہ ساہی سلوک کا قصد نظر آگیا

نیات و خواطر بالجملہ بعضے امارات عبودیت و نیستی از آن باز ظاہر گشتہ اند

اور نیتوں اور دل کی باتوں کے عیب دکھائی دیئے حاصل کلام کا بعضے نشانات بندگی اور نیستی کے اس میں ظاہر ہوئیں

نابودی کے

حق سبحانہ و تعالیٰ برکت و توجہ حضرت ایشان بحقیقت بندگی رسانید و سیر و عروجات

خداوند پاک اور بلند حضور کی برکت اور توجہ سے بندگی کی حقیقت پر پہنچا دیا اور محمدی سے اوپر

برفوق محمدی بسیار واقع مے شود مرتبہ اول کہ عروج واقع شد بعد از طے مسافت

بہت درجہ بلندیاں حاصل ہوتی ہیں - پہلی رفعہ جو بلندی حاصل ہوی منزلوں کا قصد کرنے

چون برفوق محمدی رسید و از خلد از انجا بانحت مشہود گشت در آن اثنا بخاطر آمد کہ

کے بعد جب محمد اوپر پہنچا اور بہشت سے وہاں تک جا کر نیچے کا سب کچھ نظر آگیا اسوقت دل میں آیا کہ

مقامات بعضے مردم را در آنجا مشاہدہ نمایم چون متوجہ شدم مقامات آنہا نظر آمد

بعضے لوگوں کے مقامات بیان پر دیکھوں جب میں متوجہ ہوا تو اُن کے مقامات نظر آئے

Marfat.com

ولما ازل اداقم قوما منهم بعد قوم واسوف الامر من يوم الى

يوم لاشتغال بال قد استولى على سلطانه واختلال حال قد

تبين لدى برهانه ولعلمى بان العلم فى هذا العصر قد لخبت نارة

وولت الادبار انصاره الا انهم كلما ازدت مطلا ولسويفا ازدادوا

وآن اشخاص را نیز در آن مجال دید علی تفاوتهٖ درجاتهم مکاناً ومکانةً وشوقاً و

اور اُن لوگون کو بھی اس موقع پر دیکھا اوپر فرق درجون اُن کے کے از روے مکان اور درجے اور شوق اور

ذوق **مرتبہ دوم** باز عروج واقع شد مقامات مشائخ عظام وائمہ اہل بیت وخلفاء

ذوق کے دوسری دفعہ پھر بلندی حاصل ہوئی بزرگ مشائخ کے مقامات اور امامان اہل بیت اور حضرت کے

راشدین ومقام خاصہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وبارک وہمچنین

مبارک خلیفون کے اور خاص مقام جناب رسول اللہ کا خداوند کی رحمت اُنپر اور اُن کی آل پر اور سلام ہو اور اللہ کی برکتین

مقامات سائر انبیاء ورسل علی التفاوت ومقامات ملائکہ ملا اعلی فوق محدد

اُنپر نازل ہوئے اور ایسا ہی مقامات باقی نبیون اور رسولون کے درجہ بدرجہ اور بلند جہان کے فرشتون کے مقامات محدد پر

مشہود گشت، وفوق محدد آن مقدار عروج واقع شد کہ از مرکز خاک تا محدد یا اندکے

دیکھے گئے اور محدد پر چڑھنا اسقدر حاصل ہوا کہ مرکز خاک سے محدد تک یا کچھ کم اس سے اور حضرت

کمتر ازین وتا مقام حضرت خواجہ نقشبند قدس اللہ تعالی سرہ الاقدس منتہی شد

خواجہ نقشبند کے مقام تک خداوند تعالے اُن کے پاک بھید کو مقدس کرے پہنچا

وفوق آن مقام چندے از مشائخ بودند بلکہ در ہمان مقام با فوقیت قلیلہ مثل شیخ

اور اُس مقام سے اوپر کچھ بزرگ تھے بلکہ اُسی مقام مین قدرے بلندی سے مثل شیخ

معروف کرخی وشیخ ابو سعید خراز وباقی مشائخ بعضے ورتہ آن مقام مقامات

معروف کرخی اور شیخ ابو سعید خراز اور باقی بزرگ بعضے تو اس مقام سے نیچے رہتے

داشتند وبعضے در ہمان مقام بودند اما در تحت مثل شیخ علاؤ الدولہ ونجم الدین

تھے اور بعضے اسی مقام رکھتے تھے اپنے جو نیچے تھے مثل شیخ علاؤ الدولہ اور نجم الدین

حتا وتشويقا فلم اجد بدا من اسعافهم بما اقترحوا
وايصالهم الى غاية ما التمسوا فوجهت ركاب النظر الى
مقاصد مسائلها وسحبت مطارف البيان فى مسالك
دلائلها وشرحتها شرحا كشف الاصداف عن وجوه فرائد

ای المنسوبة الیها سواء کانت دلالتها بالذات او دلائل دلالتها بالذات مفعول کشف ۱۲

کبرے و فوق آن مقام ایمہ اہل بیت بودند و فوق آن خلفا سے راشدین

کبرے اور اوپر اُن کے مقام امامان اہل بیت کے تھے اور اوپر اُن کے حضرت ضلم کے مبارک خلیفون کے

رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین و مقامات سائر انبیا علی نبیّنا و علیہم الصلوٰۃ

مقام تھے خدا اُن سب پر راضی ہو اور مقامات باقی نبیون کے ہمارے نبی اور اُنپر رحمتین اور سلام نازل

والسلام یک طرف علیحدہ از مقام آن سرور بود و ہمچنین مقامات ملائکہ

ہون ایک طرف علیحدہ حضرت کے مقام سے تھے اور ایسے مقامات بلند فرشتون کے

عالیین صلوٰۃ اللہ و سلامہ علی نبیّنا و علیہم اجمعین در طرف دیگر جدا از آن مقام

خدا کی رحمتین اور سلام ہمارے نبی پر اور اُن تمام پر نازل ہون دوسری طرف اس مقام سے علیحدہ

بود و امّا مقام آن سرور را از جمیع مقامات موفیت و سروری بود و اللہ سبحانہٗ

تھے لیکن حضرت سرور انبیا کا مقام تمام مقامات سے بلندی اور سرداری رکھتا تھا اور خداوند پاک

اَعلَمُ بِحَقَائِقِ الْاُمُوْرِ کُلِّھَا و ہرگاہ مے خواہیم بعنایت اللہ سبحانہ عروج واقع میشود

تمام کامون کی حقیقتین بہتر جاننے والا ہے اور جب ہم چاہتے ہین خداوند پاک کے فضل سے بلندی حاصل ہو جاتی ہے

و در بعضے اوقات بیخود است ہم واقع مے شود و چیزے دیگر دیدہ مے شود و بر

اور بعض وقتون مین چاہنے کے سوا بھی عروج واقع ہو جاتا ہے اور نئی چیزین نظر آتی ہین اور بعض بلندیون

بعضے عروجات آثار ہم مترتب مے شود و اکثر چیزہا فراموش مے شود و ہر چند بیخود است

کے نشان بھی ثابت رہتے ہین اور اکثر چیزین بھول جاتی ہین اور بڑی کوشش سے

کہ بعضے حالات را بنویسم کہ در وقت عرضداشت کردن بیاد آید میسر نمے شود

چاہتا ہون کہ بعض حالات کو لکھ لون تاکہ عرض کرنے کے وقت یاد رہین یہ بات حاصل نہین ہو سکتی

Marfat.com

فوائدها ونواظها اللآلي على معلقة قواعدها وضممت اليها
التي كانت في الرسالة المضية بحث الاستاذ ١٢ ف

من الابحاث الشريفة والنكت اللطيفة ما خلت الكتب
مفعول ضممت ١٢

عنه ولا بد منه بعبارات رائقة تسابق معانيها الاذهان وتقريرات
الواد حالية ١٢

شائقة تعجب استماعها الآذان وسميته بتحرير القواعد المنطقية
سر التسمية بمعنى نام نهاد دن ١٢ ب

Marfat.com

زیرا کہ در نظر محقرے در آید جاے آن دارد کہ از آن استغفار کردہ شود چہ جاے

کیونکہ پھر وہ نظر مین حقیر لگتے ہین اس لایق ہوجاتے ہین کہ اُن سے توبہ کی جاے بھلا کہان یہ بات

آنکہ نویسید در اثناے املاء عریضہ ہم بعضے چیزہا بیاد بود تا آخر وفا نہ کردہ کہ نوشتہ

کہ لکھون اس خط لکھنے کے وقت بھی بعض چیزین یاد تھین آخر تک یاد نہ رہین کہ لکھی جاتین

شود زیادہ گستاخی ننمود۔ حال مُلّا قاسم علی بہتر است غلبہ استہلاک و استغراق است

زیادہ دلیری نہ کی۔ اور مُلّا قاسم علی کا حال بہت اچھا ہے اُسپر فنا اور استغراق کا غلبہ ہے

و از جمیع مقامات جذبہ بفوق قدم نہادہ و صفات را کہ اول از اصل مے دید حالا

اور تمام جذبہ کے مقامات سے اوپر قدم رکھا ہے اور صفتون کو جو پہلے اصل سمجھتا تھا اب اُن

وجود آن صفات را از خود جُدا مے بیند و خود را خالی محض مے یابد و احوال

صفتون کے وجود کو اپنے آپ سے جُدا دیکھتا ہے اور اپنے آپکو صرف خالی پاتا ہے اور دوسرے

یاران دیگر ہم روز بروز در بہی است۔ در عرضداشت دیگر انشاء اللہ العزیز

یارون کے حالات بھی دن بدن اچھے ہوتے جاتے ہین۔ دوسری عرضی مین اگر خداوند تعالےٰ

بتفصیل عرضداشت خواہد کرد ٭

نے چاہا تو واضح کرکے عرض کرون گا +

مکتوب دوم در بیان حصول ترقیات و مباہات بعنایت

دوسرا خط بلندیون اور فخر حاصل ہونے کے بیان مین پروردگار بزرگ کی عنایتون

خداوندی جل سلطانہ بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ قدس سرہ۔

سے اپنے مرشد عالی شان کی خدمت مین لکھا ہے اُنکا بھید مقدس ہو

Marfat.com

خطبة الكتاب

في شرح الرسالة الشمسية وخدمت به عالي حضرة منحصة

الله تعالى بالنفس القدسية والرياسة الانسية وجعله بحيث يتصاعد بتصاعد تربيته مراتب الدنيا والدين ويتطاطأ ون سرادقات دولته رقاب الملوك والسلاطين وهو المخدوم الاعظم دستور اعاظم الوزراء في العالم صلصلب السيف والقلم سباق الغايات في نصب رايات السعادات البالغ

Marfat.com

عرضداشت کمترین بندگان احمد بذروہ عرض سے رسانذامر باستخارہ متصل ماہ مبارک

عرضی غلامون سے کم درجہ کا غلام احمد عرض کی بلندی پر پہنچاتا ہے استخارہ کرنے کا حکم مبارک مہینے

رمضان مولانا شاہ محمد رسانید آنقدر فرجہ نہ دید کہ تا ماہ رمضان خود در العتبہ بوسی

رمضان کے متصل شاہ محمد صاحب نے پہنچایا اسقدر فرصت نہ دیکھی کہ مہینے رمضان تک مین چوکھٹ چومنے کا

مشرف تواند ساخت بضرورت برضی آن خود را تسلّی داد از عنایات خداوندی

شرف حاصل کرسکون لاچار رمضان کے گذرنے پر یہ کام ملتوی کرکے اپنے آپکو تسلی دی اور خداوند بزرگ اور بلند

جل وعلا کہ ببرکت توجہات علیا حضرت ایشان علی التواتر والتوالی فائض و وارد دارند چہ عرض نماید ؎

کی عنایتون سے حضور کی بڑی مہربانیون کی برکت سے پے درپے اور لگاتار برسنے والی اور پہنچنے والی ہین کیا عرض کرے (نظم)

من آن خاکم کہ ابر نو بہاری	کند از لطف بر من قطرہ باری
مین وہ مٹی ہون کہ نئی بہار کا بادل	مہربانی سے مجھ پر بارش برساتا ہے
اگر بر روید از تن صد زبانم	چو سبزہ شکر لطفش کے توانم
اگرچہ میرے وجود سے سو زبان پیدا ہو	تو سبزہ (کھیت) کی طرح اسکا شکر ادا کرسکتا ہون

ہر چند اظہار این قسم احوال موہم جرأت و گستاخی است و شعر افتخار و مباہات ست ؎

ہر چند اس قسم کے حالات کا ظاہر کرنا دلیری اور بے ادبی ہے اور فخر و ناز پر دلالت کرتا ہے۔

ولے چون شہ مرا برداشت از خاک	سزد گر بگذرانم سر ز افلاک
مگر جب بادشاہ نے مجھے خاک سے اٹھا کر نوازش کی تو مجھے چاہیئے کہ آسمان سے سر گذرون یعنی اگر اتنا فخر کرون تو بیجا نہوگا	

ابتدائے عالم صحو و بقا از اوائل ماہ ربیع الآخر است و تا حال بہ بقائے خاص در ہر یک

ہوشیاری اور بقا کا زمانہ ربیع الآخر کے اخیر سے شروع ہے اور ابتک ہر ایک وقت مین خاص بقا کی

Marfat.com

فی اشاعة العدل والاحسان باقصی النهایات ناظورة دیوان الوزارة عین

اعیان الاملرة اللائح من غرته الغراء لوائح السعادة الابدیة الفائح

من همته العلیا روائح العنایة السرمدیة ممهد قواعد الملة

الربانیة موسس مبانی الدولة السلطانیة العالی بعنان الجلال

رایات اقباله التالی لشان الاقبال ایات جلاله ظل الله

علی العالمین ملجاء الافاضل والعالمین شرف الحق والدولة

والدین رشید الاسلام ومرشد المسلمین امیر احمد شعر الله القب

مدتے مشرف مے سازند ابتدائے از تجلی ذاتی حضرت شیخ محی الدین است قدس سرہ

بزرگی بخشتے ہین ذات پاک کی نورانی چمک کا شروع حضرت شیخ محی الدین ہین اُن کا بھید مقدس ہو

درصحو مے آرند باز بسکرے برند و در نزول و عروج علوم غریبہ و معارف عجیبہ افادہ

ہوشیاری مین لاتے ہین پھر مست کر دیتے ہین اور اوترنے اور چڑھنے مین نادانستہ علم اور عجیب عجیب معرفتین بخشے

مے فرمایند و باحسان و شہود خاص در ہر مرتبہ کہ مناسب بقائے آن مقام است

نازل فرماتے ہین اور ساتھ احسان اور خلوص جلوہ کے ہر مرتبہ مین جو مناسب اُس مقام کے ہے

مشرف مے سازند بتاریخ ششم ماہ رمضان مبارک بہ بقائے مشرف ساختند

بزرگی بخشتے ہین تاریخ چھٹی ماہ مبارک رمضان کو مجھے بقا کی بزرگی بخشی اور

واحسانے میسر شد کہ چہ عرض نماید میداند کہ نہایت استعداد تا آنجا بود و ہست

خداوند پاک کا ایسا حضور نصیب ہوا کہ کیا عرض کروں جانتا ہون کہ آخری لیاقت جتنی تھی اور جو دی

کہ مناسب حال بود ہم اینجا میسر گشت و جہت جذبہ اکنون تمام شد و شروع در سیر

کہ مناسب حال تھا اسی جگہ حاصل ہو گیا اور جذبہ کی جہت اب تمام ہوئی اور سیر فی اللہ جو مناسب

فی اللہ کہ مناسب مقام جذبہ است واقع شد ہر چند فنا اتم باشد بقا مترتب بر آن

مقام جذبہ کے ہے شروع ہو گیا جس قدر پورا فنا ہو بقا بھی اُس پہ پورے طور سے

اکمل خواہد بود و ہر چند صحو بیشتر باشد افاضہ علوم موافق شریعت غرا مے افتد

واقع ہوگا اور جس قدر ہوشیاری زیادہ ہوگی علموں کی بارش موافق شریعت روشن کے پڑے گی

چہ کمال صحو انبیا را بود علیہم الصلوٰۃ والسلام و معارفیکہ از آن سر بر زدہ اند شرائع

کیونکر کمال ہوشیاری نبیون کو تھی اُن پر خدا کی رحمتین اور سلام ہون اور جو معرفتین کہ اُن سے ظاہر ہوئی ہین شریعتین

Marfat.com

خطبة الكتاب والحمد

من عنده شرفا ۞ لانه شرفت دين الهدى شيما ان الامارة باهت
اذ به نسبت ۞ والحمد حمد لما اشتق منه سما ۞ لا زال يا علام العدل في
ايام دولته عالية وقيمة العلم من اثاريكيته غالية وايادية على اهل الحق
فائضة واعاديه من بين الخلق غائضة ۞ هو الذي عم اهل الزمان بافاضة
العدل والاحسان وخص العلماء من بينهم بفواضل متوالية وفضائل
غير متناهية ورفع لاهل العلم مراتب الكمال ونصب لارباب الدين مناصب
الاجلال وخفض لاصحاب الفضل جناح الافضال حتى جلبت
الى جناب رفعته بضائع العلوم من كل مرمى سحيق ورجحة تلقاه مدن
دولته مطلبا الامال من كل فج عميق ۞ اللهم كما ايدته لاعلاء كلمتك
فابده ۞ وكما نورت خليله لنظم مصالح خلقك فخلده ۞ شعر من قال
امين ابقى الله مهجته ۞ فان هذا دعاء يشمل البشرا ۞ فان وقع في حيز
القبول فهو غاية المقصود ونهاية المامول والله تعالى اسال ان يوفقه
للصدق والصواب ويجنبني عن الخطل والاضطراب انه ولي التوفيق وبيده
ازمة التحقيق ۞ قال بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي ابدع نظام الوجود
واخترع هياكل الاشياء بمقتضى الجود وانشأ بقدرته انواع الجواهر العقلية

است وعقاید یکه در ذات وصفات بیان فرموده اند ومخالفت ظاهر آن از بقیه

ہین اور وہ عقیدے جو پیغمبرون نے خداوند کی ذات وصفات مین بیان فرمائے ہین اور ظاہر شریعت کی مخالفت مستی

شکی است الحال معارف که باین کمینه فائض اند اکثر تفصیل معارف شرعیه است

کا ایک حصہ ہے اب جو معرفتین کہ اس خاکسار پر ملہم کی جاتی ہین اکثر شرعی معرفتونکی تفصیل اور کھلا بیان

وبیان آنها وعلم استدلال کشفی وضروری میگردد ومجمل مفصل میگردد ع گر بگویم

ہیشود

اُنکا ہے اور علم کشف سے یا دلایل اور حق الیقین ہوجاتا ہے اور مختصر بیان کھلا ہوجاتا ہے اگر بیان کردن

شرح این بجید شود ۔ مے ترسم مبادا منجر بدکتاخی شود ۔

تو اُس کی شرح بے شمار ہوجاوے ۔ مین ڈرتا ہون کہین ایسا نہ ہو کہ یہ بیان بے ادبی تک پہنچ جاوے ۔

مکتوب سوم در بیان محجوب شدن بران بمقام مخصوص و

تیسرا مکتوب بیچ بیان قید ہونے دوستون کے ایک سلوک کے مقام خاص

گذشتن بعضے ازان در رسیدن بمقامات تجلی ذاتی منجر میشود

ہین اور بعضون کا وہان سے گذر کر تجلی کے درجون مین پہنچنا یہ مکتوب بھی اپنے ہم

بزرگوار خود نوشته اند عرضه اشت آنکه یاران که اینجا اند و همچنین

ہندگوار کو لکھا ہے عرض یہ ہے کہ جو یار اس جگہ پر ہین اور ایسے

یاران آنجائی هر کدام بمقامے محجوب اند طریق برآوردن آنها از آن مقامات میسر

ہی وہان کے دوستہ ہر ایک ایک مقام سلوک مین قید ہے اُن کے نکالنے کا طریقہ ان مقامات سے

است آنقدر قدرت که مناسب آن مقام است در خود نمے یابد حق سبحانه بسیار است

ہے اتنی طاقت جو اُس مقام کے مناسب ہے ہین اپنے آپ مین نہین دیکھتا خداوند پاک ساتھ برکت

Marfat.com

وافاض برحمته على حركات الاجرام الفلكية والصلوة على ذوات الانفس
١٢ تبارك الله من رحم العلاسفة ١٢ ع
القدسية المنزهة عن الكدورات الانسية خصوصا على سيدنا
عليهم صاحب الآيات والمعجزات وعلى اله واصحابه التابعين الحجج
والبينات وبعد فلما كان باتفاق اهل العقل واطباق ذوى الفضل
ع اى الحكمة ١٢
ان العلوم سيما اليقينية اعلى المطالب وابهى المناقب واضاحها
روحى وتابان ١٢
اشرف الاشخاص البشرية ونفسه اسرع اتصالا بالعقول الملكية
اى مناسبة ١٢
وكان الاطلاع على دقائقها والاحاطة بكنه حقائقها لا يمكن الا بالعلم
لانه يتبدل الافكار [illegible]
الموسوم بالمنطق اذ به يعرف صحتها من سقمها وغثها من سمينها فاشار الى
فاصده ١٢ لاجهر ١٢ موله ١٢
من سبعانه بلطف الحق وامتنانه بتائيده من يشاء كافة الخلق وقال لجنابه الداعى
قريب
والقاصى فالى بمتابعته المطيع والعاصى وهو المولى الصدر الصاحب
بالاشين ١٢ قدس
المعظم العالم الفاضل المقبول المنعم المحسن الحسيب النسيب ذو المناقب والمفاخر
ذى شرف ١٢ تعالى نسبه ٢
عند الله وعند الناس ٢
شمس الملة والدين بهاء الاسلام والمسلمين قدوة الاكابر والاماثل
بها واحد والفوق بالاعلى ١٢
حرم اعلى ١٢ اى لتعتدى
ملك الصدور نزاله افاضل قطب الاعالى فلك المعالى محمد بن مولى الصدر
عند ١٢
المعظم الصاحب الاعظم ستور الافاضل صفوة الزمان ملك وزراء الشرق والغرب
هو الاصل علم الوزير سليمان ع ١٢
صاحب ديوان الممالك بهاء الحق والدين وموياء علماء الاسلام والمسلمين

Marfat.com

توجہات علیہ حضرت ایشان ترقی بخشد یک کس از خویشان این کمینہ ازآن مقام

عنایات بزرگ حضور کے بلندی نصیب کرے مجھ خاک سار کے رشتہ داروں سے ایک آدمی اس

گذشت وبمقدمہ تجلیات ذاتی رسید حالش بسیار خوب است قدم بر قدم

مقام سے گذرا اور تجلیات ذاتی کے ابتدا میں پہنچ گیا حال اُسکا بہت اچھا ہے خاک سار کے قدم پر

حقیر دارد و دربارہ دیگران ہم امیدوار است۔ دیگر بعضے از یاران آنجا بطریق

قدم رکھتا ہے اور دوسروں کے حق میں بھی مجھے امید ہے (کہ اُنکا حال بہتر ہوجائیگا) دوسرا بعضے دوست

مقربین مناسبت ندارند موافق حال آنہا طریق ابرار است فی الجملہ یقینے کہ حاصل

وہاں کے قریبیوں کی طرح مناسبت نہیں رکھتے حال اُنکے سے موافق پاک لوگوں کا طریقہ ہے الغرض جو یقین کہ

کردہ اند ہم غنیمت است ع ہر کسے را بہر کارے ساختند۔ در تفصیل اسامی

اُنہوں نے حاصل کیا ہے وہی غنیمت ہے۔ تقدیر والوں نے ہر کسیکو ایک خاص کام کے لئے بنایا ہے۔ اُن کے ناموں کی تفصیل

آنہا جرأت ننمودہ کہ از ایشان مخفی نخواہد بود زیادہ گستاخی نمود و در وقت تحریر عرضہ

لکھنے کی دلیری نہ کی کہ آپ سے مخفی نہوگا زیادہ دلیری نہ کی اور اس عرضی کے لکھنے کے دن

داشت میر سید شاہ حسین در مشغولی خود چنان دیدند کہ گویا بدروازہ کلان رسیدہ

میر سید شاہ حسین نے اپنی توجہ اور کشف میں ایسا دیکھا ہے کہ گویا ایک بڑے دروازہ پر پہنچا ہے

است مے گویند کہ دروازہ حیرت است در دن او کہ نظر مے کنم حضرت ایشان ط

غیب سے کہتے ہیں کہ یہ دروازہ حیرت کا ہے اُسکے اندر جو میں نے دیکھا تو حضور اور راقم الحروف دونوں

و ترا مے بینم و ہر چند کہ سعی مے کنم کہ خود را در دائرہ من یاری نمے کند +

نظر پڑے اور ہر چند میں کوشش کرتا ہوں کہ اُس کے اندر چلا جاؤں میرے پاؤں پر نہیں سکتے +

Marfat.com

قطب الملوك والسلاطين محمد ادام الله ظلالهما وضاعف جلالهما

الذی مع حداثة سنه فاق بالسعادات الابدية والكرامات السرمدية

واختص بالفضائل الجميلة والخصائل الحميدة فتحرير كتاب فی

المنطق جامع لقواعده محاولاصوله وضوابطه فبادرت الی مقتضی شائقه

وشرعت فی تبيته وكتابته مستلزما ان لا اخل بشیء يعتد به من القواعد

والضوابط مع زيادات شريفة ونكت لطيفة من عندی غير تابع

لاحد من الخلائق بل للحق الصريح الذی لا يأتيه الباطل من

بين يديه ولا من خلفه وسميته بالرسالة الشمسية فی تحرير القواعد

المنطقية ورتبته علی مقدمة وثلث مقالات وخاتمة

معتصما بحبل التوفيق من واهب العقل ومتوكلا علی جوده

المفيض للخير والعدل انه خير موفق ومعين اما المقدمة ففيها

بحثان الاول فی ماهية المنطق وبيان الحاجة اليه اقول

الرسالة مرتبة علی مقدمة وثلث مقالات وخاتمة اما

المقدمة ففی ماهية المنطق وبيان الحاجة اليه و

موضوعه اما المقالات فثلث فاوليها فی المفردات

Marfat.com

مکتوب چہارم دربیان فضایل شہر عظیم القدر شہر رمضان و بیان

چوتھا مکتوب عالی قدر والے مہینے رمضان کی فضیلتون کے بیان مین اور

حقیقت محمدی علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام نیز بہ پیر بزرگوار

بیان حقیقت محمدی اُن پر اور اُن کی آل پر درود اور سلام نازل ہون یہ بھی اپنے بزرگ مرشد کی

خود نوشتہ اند عرضداشت احقر الخدمہ آنکہ مدتے است کہ از راہ مفاوضہ

خدمت مین لکھا ہے۔ سب خادمون سے ناچیز خادم کی عرض یہ ہے کہ مدت ہوی عنایت نامہ

شریفہ از احوال خدمہ آن اطلاعے ندارد نگران مے باشد قدوم ماہ مبارک

شریفہ کے وسیلہ سے اُس دربار کے خادمون کی کچھ اطلاع نہین انتظار لگی رہتی ہے۔ مبارک مہینے رمضان

رمضان مبارک باشد این ماہ را با قرآن مجید کہ حاوی جمیع کمالات ذاتی و شیونی

کا آنا مبارک ہو یہ مہینہ قرآن شریف کے ساتھ جو گھیرنے والا تمام کمالات ذاتی اور شیونی

است و داخل دائرہ اصل است کہ ہیچ ظلیتی بدو راہ نیافتہ است و قابلیت

کا ہے اور اصل کے گھیرے مین داخل ہے کہ کوئی سایہ اُسکی طرف راہ نہین پاتا اور پہلی قابلیت اُس کا

اولی اظل اوست مناسب تام است و بآن مناسبت نزول آن درین ماہ

سایہ ہے پوری مناسبت رکھتا ہے اور اُسی مناسبت کے ساتھ قرآن شریف کا اوترنا اس مہینے

رتبع شدہ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ مصداق این سخن است

مین واقع ہوا (مہینہ رمضان کا جس مین قرآن شریف اُتارا گیا) اس بات کا مصداق ہے

و بہ آن مناسبت این ماہ نیز جامع جمیع خیرات و برکات است ہر برکتے و خیرے

اور ساتھ اس مناسبت کے یہ مہینہ بھی تمام بھلائیون اور برکتون کا جمع کرنیوالا ہے اور جو بھلائی اور برکت

Marfat.com

والثانية فى القضايا واحكامها والثالثة فى القياس واحكامه والخاتمة

فى مواد الاقيسة واجزاء العلوم واتمام ترتيبها عليها لان ما يجب

ان يعلم فى المنطق اما ان يتوقف الشروع فيه عليه اولا

البحث فيه عن المفردات فهو المقالة الاولى او عن المركبات

فلا يخلو اما ان يكون البحث فيه عن المركبات الغير المقصودة

بالذات فهو المقالة الثانية او عن المركبات التى

هى المقاصد بالذات فلا يخلو اما ان يكون النظر فيها

المقدمة

کہ در تمام سال بہر کہ میرسد از ہر راہ کہ میرسد قطرہ ایست از دریاے بے نہایت

سارے برس مین جس کسیکو پہنچتی ہے جس راہ سے آتی ہے اس بڑے قدر والے مہینے کی برکتون کے لیے

برکات این شہر عظیم القدر جمعیت این ماہ سبب جمعیت تمام سال است و تفرقہ

نہایت دریا سے ایک قطرہ ہے اس مہینے کی جمعیت تمام سال کی جمعیت کا سبب ہے اور اس مہینے کا

این ماہ سبب تفرقہ تمام سال فطوبیٰ لمن مضی علیہ ھذا الشھر المبارک و

تفرقہ سارے برس کے تفرقہ کا باعث ہے پس خوشخبری ہے واسطے اس شخص کے جسپر برکت والا مہینہ گذرا

ترضی عنہ و ویل لمن سخط علیہ فمنع من البرکات وحرم من الخیرات ایضاً

اور اس سے راضی گیا اور ہلاکی ہے واسطے اس شخص کے جسسے وہ ناراض گیا پس برکتون سے ہٹایا گیا اور بھلائیون سے بھی محروم

سنت ختم قرآن درین ماہ بواسطہ آن تواند بود کہ تا جمیع کمالات اصلی و برکات

کیا گیا ختم قرآن کی سنت اس ماہ مین ہونیکا یہی سبب ہوسکتا ہے کہ تا سب کمالات اصلی اور ظلی برکتین حاصل

ظلی میسر شود فمن جمع بینھما یرجی ان لا یحرم من برکاتہ ولا یمنع من خیراتہ برکاتے

ہوجائین پس جس نے ان دونون کو اکٹھا حاصل کیا امید کی جاتی ہے کہ اسکی برکتون سے محروم نرہیگا اور اسکی بھلائیونسے

کہ با یکدیگر این شہر وابستہ اند و دیگر اند و خیراتیکہ بہ لیالی آن متعلق اند دیگر از جہت

تعلق رکھیگا جو برکتین کہ اس شہر کے دنون سے متعلق ہین وہ علحدہ ہین اور جو بھلائیان کہ اسکی راتون سے متعلق ہین وہ علیحدہ

این سر تواند بود کہ حکم باولویت تعجیل افطار و تاخیر تسحیر بودہ باشد تا امتیاز تمام

اس اولویت کے سبب سے ہوسکتا ہے کہ روزہ چھوڑنے مین جلدی کرنے اور سحری کھانے مین دیر کرنیکی اولویت کا حکم ہوا ہو تا

بین اجزاء ایوقتین حاصل آید قابلیت اولی کہ بالا مذکور شد و حقیقت محمدی عبارت

کہ دونون وقتون کی جزون مین پورا امتیاز حاصل ہو قابلیت اولی جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہے اور حقیقت محمدی بھی

Marfat.com

من حيث الصورة وحدها وهي للمقالة الثالثة او من حيث
المادة وهو الخاتمة والمراد بالمقدمة ههنا ما يتوقف عليه
الشروع في العلم ووجه توقف الشروع اما على تصور العلم

از آنست علیٰ مظہرہا الصلوٰۃ والتسلیمات نہ قابلیت ذات است مر اتصاف

اُسی سے مراد ہے اسکی ظہور کی جگہ پر خدا کی رحمتین اور سلام نازل ہون نہ قابلیت ذات کی ہے سو معروف ہونے

جمیع صفات را کما حکم بعض بلکہ قابلیت ذات است عز سلطانہ مر اعتبار علم را کہ

تمام صفات کو جیسا کہ بعض نے حکم دیا ہے بلکہ قابلیت ذات کی علم کے اعتبار سے (جسکی بادشاہی غالب ہے) جو متعلق

متعلق شود بجمیع کمالات ذاتی وشیونی کہ حاصل حقیقت قرآن مجید است و

کمالات ذاتی اور شیونی جو قرآن بزرگ کی حقیقت کو حاصل ہین اُن کے ساتھ متعلق ہو اور

قابلیت اتصاف کہ مناسب خانہا صفات است و برزخ است میان

اتصاف کی قابلیت جو صفات کے خانون کے مناسب ہے درمیان ذات پروردگار اور اسکی صفتون کے

ذات جلشانہ وصفات او حقایق انبیا دیگر است علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ

برزخ ہے اور دوسرے نبیون کے حقایق علیحدہ ہین ہمارے نبی پر اور اُنپر خدا کی رحمتین اور

والتسلیمات والتحیات ہمین قابلیت بملاحظ اعتبارات کہ مندرجہ اندرونے

سلام اور برکتین نازل ہون یہی قابلیت بملاحظہ اعتبارات کے جو اس مین مندرج ہین حقیقتین

حقایق متعددہ گشتہ قابلیتے کہ حقیقت محمدی است علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ

بہت ہوگئی ہے جو قابلیت کہ حقیقت محمدی ہے اسپر خدا کی رحمت اور برکت نازل ہو

اگرچہ ظلیت دارد اما رنگ صفات باو ممتزج نگشتہ است وہیچ حایلے

اگرچہ ظلیت رکھتی ہے لیکن رنگ صفات کا اُس کے ساتھ نہین ملا اور وہ کوئی پردہ درمیان

درمیان نیامدہ وحقایق جماعت محمدی المشرب قابلیات ذات است عز شانہ

نہین آیا اور محمدی المشرب لوگون کی حقیقین قابلیات ذات ہین جس کا شان غالب ہے)

Marfat.com

في العلم لو لم يتصور اولا ذلك العلم لكان طالبا للمجهول
اى بوجه من الوجوه ١٢
المطلق وهو محال لامتناع توجه النفس نحو المجهول المطلق
اى المجهول من كل وجه ١٢ ع
وفيه نظر لان قوله الشروع في العلم يتوقف على تصوره
ان اراد به التصور بوجه ما فمسلم لكن لا يلزم منه انه
اى مسلم ثبوته بالدليل المذكور ١٢
لابد من تصوره برسمه فلا يتم التقريب اذ المقصود بيان
اى سوق الدليل على وجه يسلم ١٢ منه
سبب ايراد رسم العلم في مفتتح الكلام وان اراد به
التصور برسمه فلا نسلم انه لو لم يكن العلم متصورا برسمه
يلزم طلب المجهول المطلق وانما يلزم ذلك لو لم يكن العلم
متصورا بوجه من الوجوه وهو ممنوع فالاولى ان يقال لابد من
تصور العلم برسمه ليكون الشارع فيه على بصيرة في طلبه فانه اذا تصور
العلم برسمه وقف على جميع مسائله اجمالا حتى ان كل مسألة منه
ترد عليه علم انها من ذلك العلم كما ان من اراد سلوك
الطريق لم يشاهده لكن عرف امارته فهو على بصيرة في
سلوكه وانما على بيان الحاجة اليه فلانه لو لم يعلم غاية
العلم والغرض منه لكان طلبه عبثا وانما على موضوعه
اى الغاية والغرض يعني ١٢ منه ع

Marfat.com

مراعتبار علم را کہ متعلق شود بہ بعض آن کلمات و آن قابلیت محمدیہ برزخ است میان

خاص اعتبار علم کے رد سے جو متعلق ہے ساتھ بعض اُن کمالات کے اور وہ قابلیت محمدیہ درمیانی برزخ ہے

ذات جل سلطانہ و میان این قابلیات متعددہ و حکم آن بعض بواسطہ آنست کہ

پروردگار کی ذات اور اُن قابلیتون متعددہ کے درمیان اور اُن بعض کا حکم اس وسیلے سے ہے کہ

او را در خانہ صفات قدم گاہ است و پس و نہایت عروج آن خانہ تا آن قابلیت

اُسکو صفات کے خانہ مین آمد و رفت ہے اور بس اور نہایت چڑھنا اِس خانہ کا اُس قابلیت تک

است لاجرم آنرا آن سر در نسبت کردہ علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ و چون این

ہے اسی واسطے اسکو رسول اکرم سے نسبت کرتے ہین اُسپر صلوٰۃ اور سلام اور خدا کی رحمتین نازل ہون اور جب یہ

قابلیت اتصاف ہرگز مرتفع نمے شود آن بعض را نیز حکم کردہ با آنکہ حقیقت

قابلیت اتصاف کی ہرگز اُٹھ نہین سکتی اُس بعض کو بھی اُسی کا حکم ہوگیا باوجود اسکے کہ حقیقت محمدی

محمدی ہمیشہ حایل است والا قابلیت محمدیہ را علی مظہرہا الصلوٰۃ والتحیۃ کہ مجرد

ہمیشہ حایل ہے ورنہ قابلیت محمدیہ کو اُس کے چاہے ظہور پر خدا کی رحمتین اور برکتین نازل ہون جو

اعتبار است در ذات جلشانہ ارتفاع از نظر ممکن است بلکہ واقع است و قابلیت

محض اعتبار ہے پروردگار کی ذات مین اُسکا اُٹھ جانا نظر سے ممکن ہے بلکہ واقع ہے اور اتصاف کی

اتصاف اگرچہ نیز اعتبار است اما بواسطہ برزخیت رنگ صفات گرفتہ کہ حد

قابلیت اگرچہ بھی اعتبار ہے لیکن اُس نے برزخیت کے وسیلہ سے صفات کا رنگ پکڑا ہے جو

خارج موجود اند بوجود زائد وارتفاع او از امکان برآمدہ لاجرم حکم مے کند

ظاہر مین موجود ہین وجود زائد کے ساتھ اور اُٹھ جانا اُنکا امکان سے باہر ہے اُسی واسطے اس نے حکم کیا

من حيث الصورة وحدها وهي للمقالة الثالثة ومن حيث
المادة وهو الخاتمة والمراد بالمقدمة ههنا ما يتوقف عليه
الشروع في العلم ووجه توقف الشروع اما على تصور العلم

بوجود آن حائل دائما امثال این علوم کہ منشاء آن جامعیت اصالت و ظلیت

ہمیشہ ہونیکا حکم ثابت ہوا ان علوم کی مثالین جنکا منشاء اصل اور سایہ کے اکٹھا ہونے کا ہے

است بسیار وارد مے شوند اکثر آنہا در پرچہ ہاے کاغذ نوشتہ مے شود مقام

وارد ہوتی ہین اکثر اُن کے کاغذ کے پرچون مین (یعنی خطون مین) لکھی جاتی ہین مقام

قطبیت منشاء دقایق علوم مقام ظلی است و مرتبہ فردیت واسطہ و روز معارف

کا مقام منشاء دقایق علوم مقام ظلی کا ہے اور فردیت کا مرتبہ معرفتون کے اُترنے کا وسیلہ ہے

دائرہ اصل امتیاز میان ظل و اصل بے اجتماع این دو دولت میسر نیست لہذا بعضے

اصل امتیاز کا دائرہ درمیان سایہ اور اصل کے سواے اکٹھا ہونے ان دو دولتون کے حاصل نہین ہو سکتا

از مشائخ قابلیت اولی را کہ تعین اول مے گویند زائد بر ذات نمے دانند و تجلی

اسلئے بعضے مشائخ قابلیت اولی کو کہ تعین اول کہتے ہین ذات پر زائد نہین جانتے اور اس قابلیت

ذاتی شہود آن قابلیت را مے انگارند والحق ما تحققت والامر ما اوضحت واللہ

کے شہود کو تجلی ذاتی گمان کرتے ہین اور حق وہ ہے جو مین نے ثابت کیا اور امر وہی ہے جو

سبحانہ یحق الحق وھو یھدی السبیل رسالہ کہ بتسوید آن مامور شدہ بود باتمام

مین نے واضح کر دیا اور اللہ پاک حق کو ثابت کرتا ہے اور وہی رستہ دکھاتا ہے۔ جس رسالہ کے لکھنے کا حکم ہوا تھا اُس کے تمام

آن موفق نمے شود و ہمان مسودہا افتادہ اند تا حکمت الٰہی جل سلطانہ در میان چہ بودہ باشد۔ زیادہ گستاخی از ادب دور است *

کرنے پر توفیق نہین ملی وہی مسودے پڑے ہین دیکھئے کہ خداوند تعالی جلشانہ کی اس مین کیا

حکمت ہے۔ زیادہ دلیری ادب سے دور ہے *

Marfat.com

فى العلم لو لم يتصور اولا ذلك العلم لكان طالبا للمجهول
اى بوجه من الوجوه ١٢
المطلق وهو محال لامتناع توجه النفس نحو المجهول المطلق
اى المجهول من كل وجه ١٢ ع
وفيه نظر لان قوله الشروع فى العلم يتوقف على تصوره
ان اراد به التصور بوجه ما فمسلم لكن لا يلزم منه انه
اى مسلم ثبوته بالدليل المذكور ١٢
لابد من تصوره برسمه فلا يتم التقريب اذ المقصود بيان
اى سوق الدليل على وجه يسلمه الخصم ١٢
سبب ايراد رسم العلم فى مفتتح الكلام وان اراد به
التصور برسمه فلا نسلم انه لو لم يكن العلم متصورا برسمه
يلزم طلب المجهول المطلق وانما يلزم ذلك لو لم يكن العلم
متصورا بوجه من الوجوه وهو ممنوع فالاولى ان يقال لابد من
تصور العلم برسمه ليكون الشارع فيه على بصيرة فى طلبه فانه اذا تصور
العلم برسمه وقف على جميع مسائله اجمالا حتى ان كل مسألة منه
ترد عليه علم انها من ذلك العلم كما ان من اراد سلوك
اى سواء علم البعض البعض او لا ١٢
طريق لم يشاهده لكن عرف امارته فهو على بصيرة فى
سلوكه وانما على بيان الحاجة اليه فلانه لو لم يعلم غاية
اى الفائدة ١٢
العلم والغرض منه لكان طلبه عبثا وانما على موضوعه
اى الغاية والغرض بمعنى واحد ١٢ ع

Marfat.com

مکتوب پنجم در سفارش خواجہ برہان الدین کہ یکے از مخلصان بود

پانچوان مکتوب خواجہ برہان الدین کی سفارش مین جو ایک دوستون مین سے تھا صمیت

و بیان بعضے احوال او نیز بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند

بیان کرنے بعضے احوال اُسکے یہ بھی مرشد بزرگ کی خدمت مین لکھا ہے

عرضہ داشت احقر الخدمہ آنکہ رسالہ در بیان طریقت حضرت خواجگان قدس اللہ

عرضی کمترین خادم کی یہ ہے کہ جو رسالہ بیان طریقت حضرت خواجگان خداوند اُن کے بھیجدون کو

تعالی اسرارہم نوشتہ ارسال داشتہ است بنظر مبارک خواہد دریافت ہنوز مسودہ

مقدس کرے لکھ کر خدمت مین بھیجا ہے نظر مبارک مین گذرے گا ابھی تو صرف

است خواجہ برہان بسرعت راہی شدند فرصہ بیاض آن نشد یحتمل کہ بعضے علوم دیگر

مسودہ ہے خواجہ برہان جلدی سے روانہ خدمت ہوے اسلئے بھیجدیا اور نقل کرنے کی فرصت نہوی ہوسکتا ہے کہ

ہم آن ملحق شوند روزے رسالہ سلسلۃ الاحرار بنظر در آمد در آن اثنا بخاطر فاتر

بعضے علوم اور بھی اسکے ساتھ شامل ہوسکین ایکروز رسالہ سلسلۃ الاحرار مجھے نظر پڑا اُس وقت میرے دل مین گذرا

رسید کہ بایشان عرضہ داشت بکنم تا خود چیزے در باب بعضے علوم آن

کہ حضور سے عرض کرون تا آپ بھی کچھ اُس رسالہ کے بعضے علمون کے بارہ مین

رسالہ نویسند یا بفقیر امر کنند تا چیزے در آن باب نویسد این خاطر خیلے

لکھین یا اس عاجز کو حکم کرین تا کچھ اس بارہ مین لکھے یہ ارادہ بہت پکا

قوی گشت متصل آن بعضے از علوم آن مسودہ فائز گشتند و فی الجملہ معذرت

ہوگیا اُسی مدت مین اُس مسودہ کے بعض علمون سے مجھپر پلٹے گئے اور جو بعضے علوم رہ گئے

Marfat.com

فلأن تمائز العلوم بحسب تمائز الموضوعات فأن علم الفقه
مثلا انما يمتاز عن علم اصول الفقه بموضوعه لان علم
الفقه يبحث فيه عن افعال المكلفين من حيث انها تحل
وتحرم وتصح وتفسد وعلم اصول الفقه يبحث فيه
عن الادلة الشرعية السمعية من حيث انها يستنبط عنها الاحكام الشرعية
فلما كان لهذا موضوع ولذلك موضوع اخر صارا علمين متمايزين
منفردا كل منهما عن الاخر فلو لم يعرف الشارع في العلم ان موضوعه اى شئ
وما هو لم يتميز العلم المطلوب عنده ولم يكن له في طلبه بصيرة

بعضے علوم آن رسالہ در ضمن آن مبیّن گشت اگر ہمین مسودہ را تکملہ آن رسالہ سازند

انکا عذر اسی رسالہ گے اندر لکھدیا ہے اگر اسی مسودہ کو اس رسالہ کا تکملہ کرین تو ہو سکتا

گنجایش دارد و اگر بعضے علوم مناسبہ را از آن انتخاب نمودہ بآن رسالہ ملحق

ہے اور اگر بعضے علوم مناسب کو اس رسالہ سے چُن کر اُس دوسرے رسالہ کے

سازند ہم وجہے دارد و زیادت جرأت انا ادب دور ہست خواجہ برہان دریں

پیچھے لگادیوین تو بھی مناسب ہے اور زیادہ دلیری ادب سے دور ہے خواجہ برہان صاحب نے اِن

مدت کار خوب کردند و از سیر سوم کہ مناسب مقام جذبہ است نیز نصیبے یافتند

دونون مین خوب کام کیا ہے تیسرے سیر سے جو مناسب مقام جذبہ کے ہے بھی حصہ حاصل کیا ہے

خاطر بواسطہ مہم مدد معاش صوبہ مالوہ مشوش وقت سے شد در ملازمت رسیدہ اند

اُن کا ارادہ صوبہ مالوہ کا مدد معاش کی مہم کے لئے اُن کے وقت کو پریشان کر رہا تھا اب

ہر چہ امر خواہند فرمود مبارک خواہد بود ✦

خدمت مین پہنچے مین جو کچھ آپ حکم فرماوینگے مبارک ہوگا ✦

مکتوب ششم در بیان حصول جذبہ و سلوک و تربیت یافتن ہر دو

چھٹا مکتوب حصول جذبہ و سلوک کے بیان مین اور دونون صفتون سے تربیت پانا

صفت جمال و جلال و بیان فنا و بقا و ما یتعلق بذلک و

جو جمال اور جلال ہین اور بیان فنا اور بقا کا اور جو کچھ اُس سے متعلق ہے اور

بیان فوقیت نسبت نقشبندیہ نیز بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند۔

نسبت نقشبندیہ کی فوقیت کا بیان یہ بھی اپنے مرشد بزرگوار کو لکھا ہے۔

Marfat.com

ولما كان بيان الحاجة الى المنطق ينساق الى معرفته
برسمه اورد هما في بحث واحد وصدر البحث
بتقسيم العلم الى التصور فقط والتصديق ليتوقف
بيان الحاجة اليه عليه **فقال** العلم اما تصور فقط
وهو حصول صورة الشئ في العقل او تصور معه حكم وهو
اسناد امر الى آخر ايجابا او سلبا ويقال للمجموع تصديق
او قول العلم اما تصور فقط اى تصور لا حكم معه ويقال له
التصور الساذج كتصورنا الانسان من غير حكم عليه بنفي
او اثبات واما تصور معه حكم ويقال للمجموع تصديق

Marfat.com

عرضداشت کمترین بندگان احمد آنکہ مرشد علی الاطلاق جلت برکت توجہ

عرضی کمترین غلامون سے امید کی تہے کہ رہنماے برحق پروردگار بزرگ شان والے کے

عالی بہرہ و طریق جذبہ و سلوک تربیت فرمودہ بہرہ وصفت جلال و جمال مربی

ساتھ برکت توجہ و عنایت جناب کے دونون طریقون جذبہ اور سلوک کے ساتھ ترتیب فرا کر دونون صفتون جلال اور جمال

ساخت حالا جمال عین جلال است و جلال عین جمال در بعضے حواشی رسالہ

کے ساتھ پرورش کی اب جمال مین جلال ہے اور جلال ہو بہو جمال بعض حواشی رسالہ

قدسیہ این عبارت را از مفہوم صریح خود منحرف ساختہ بر مفہوم موہوم خود حمل

قدسیہ مین اس عبارت کو اپنے ظاہر معنون سے پھیر کر اپنے وہمی معنون پر قیاس کیا ہے

کردہ است و عبارت محمول بر ظاہر خود است قابل انحراف و تاویل نیست

اور عبارت اپنے ظاہر پر معنی دیتی ہے پھیرنے اور تاویل کرنے کے لایق نہین ہے

و علامت این تربیت متحقق شدن است بہ محبت ذاتی پیش از تحقق آن امکان ندارد

اور اس تربیت کی نشانی محبت ذاتی کے ساتھ ثابت ہونا ہے اسکے ثابت ہونے سے آگے ہو نہین سکتا

و محبت ذاتیہ علامت فناست و فنا عبارت از نسیان ماسوی است پس تا

اور ذاتی محبت فنا کی نشانی ہے اور فنا مراد نسیان ماسوی سے ہے (یعنی سواے ذات پروردگار

زمانیکہ علوم تمام از ساحت سینہ رفتہ نشود و جہل مطلق محقق نشود از فنا بہ

کے) پس جبتک تمام علوم سینہ کے میدان سے صاف نہو جاوین اور خالص جہل ثابت نہو جاے فنا

بقا راہ ندارد و این حیرت و جہل دایمی است امکان زوال ندارد نہ افتد کہ کسے

بقا نصیب نہین پاتا اور یہ حیرت اور جہل دایمی ہے دور ہو نہین سکتا ایسا نہین کہ کبھی حاصل

Marfat.com

كما اذا تصورنا الانسان وحكمنا عليه بانه كاتب
اوليس بكاتب اما التصور فهو حصول صورة الشئ
في العقل فليس معنى تصورنا الانسان الا ان ترتسم
صورة منه في العقل بها يمتاز الانسان عن غيره عند
العقل كما تثبت صورة الشئ في المرأة الا ان المرأة
لا تثبت فيها الا مثل المحسوسات والنفس
مرأة تنطبع فيها مثل المعقولات والمحسوسات

حاصل شود و گاہے زایل گردد و غایۃ تانی الباب پیش از بقا جہالت محض است

ہو اور کبھی دور ہو جاوے اور نہایت اس بات کا جسکا ذکر ہم کر رہے ہین بقا کے آگے

وبعد از بقا جہالت و علم باہم جمع اند در عین تا دانی شعور است و در یقین حیرت

محض جہل ہے اور بقا کے پیچھے جہل اور علم آپس مین ملے رہتے ہین عارف عین تا دانی مین دانائی ہے اور عین حیرت

بحضور کہ این موطن حق الیقین است کہ علم و عین حجاب یکدیگر نیستند و علم

مین حضور مین ہوتا ہے کہ یہ حق الیقین کا موقعہ ہے کہ علم اور آنکھ ایک دوسرے کے پردہ نہین ہین اور جو

کہ پیش از چنین جہالت حاصل شود از حیز اعتبار خارج است باوجود آن کہ علم

علم اس جہالت سے آگے حاصل ہوتا ہے اعتبار کے دائرہ سے باہر ہے باوجود اس کے کہ اگر علم ہے

است در خود است و اگر شہود است ہم در خود و اگر معرفت است یا حیرت ہم

اپنے آپ مین ہے اور اگر شہود ہے وہ بھی آپ مین ہے اور اگر معرفت ہے یا حیرت وہ بھی آپ

در خود است تا زمانے کہ نظر در بیرون است حاصل است اگرچہ در خود ہم نظر داشتہ

مین ہی ہے جب تک کہ نظر باہر مین ہے حاصل ہے اگرچہ نظر اپنے آپ مین بھی رکھتا ہو باہر سے

باشد نظر از بیرون بالکل منقطع مے باید کہ شود حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ

نظر بالکل قطع ہونی چاہئے حضرت خواجہ بزرگ اُن کا بھید مقدس ہو

میفرمایند کہ اہل اللہ بعد از فنا و بقا ہر چہ مے بینند در خود مے بینند و ہر چہ

فرماتے ہین کہ اولیاء اللہ فنا اور بقا کے پیچھے جو کچھ دیکھتے ہین اپنے آپ مین دیکھتے ہین اور جو کچھ

شناسند در خود مے شناسند و حیرت ایشان در وجود خود است از اینجا ہم

پہچانتے ہین اپنے آپ مین پہچانتے ہین اور حیرت اُن کی اپنے ہی وجود مین ہوتی ہے یہان سے بھی ظاہر

فقوله وهو حصول صورة الشيء في العقل اشارة الى تعريفه مطلق

التصور دون التصور فقط لانه لما ذكر التصور فقط ذكر امرين لاحدهما

التصور المطلق لان المقيد اذا كان مذكورا كان المطلق مذكورا

بالضرورة وثانيهما التصور فقط الذي هو التصور الساذج فذلك

الضمير اما ان يعود الى مطلق التصور او الى التصور فقط لا جائز

ان يعود الى التصور فقط لصدق حصول صورة الشيء في العقل

على التصور الذي معه حكم فلو كان تعريفا للتصور فقط لم يكن مانعا

لدخول غيره فيه فتعين ان يعود الضمير الى مطلق التصور الذي هو

مرادف العلم دون التصور فقط الذي هو مرادف التصور

تعريفا له وانما عرف مطلق التصور دون التصور فقط مع ان المقام

يقتضي تعريفه تنبيها على ان لفظ التصور كما يطلق فيما هو المشهور

على ما يقابل التصديق اعني التصور الساذج كذلك يطلق على

ما يرادف العلم ويعم التصديق وهو مطلق التصور واما الحكم

بحر سبحانی مفہوم نمی شود کہ شہود و معرفت و حیرت در نفس است و بس و در بیرون

سمجھا جاتا ہے کہ شہود اور معرفت اور حیرت صرف نفس مین ہوتی ہے ان مین سے کوئی

ہیچکدام انہا نیست تا زمانیکہ یکے ازین ثلثہ در بیرون است اگرچہ در خود ہم دارد

بھی باہر نہین جاتا جب تک ان تینون سے ایک باہر مین ہے اگرچہ اپنے آپ مین بھی

واز فنا بہرہ ندارد و کیف البقا نہایت مرتبہ در فنا و بقا اینست و این فنا

رکھتا ہو فنا سے کچھ حصہ نہین رکھتا پس بقا کیسے حاصل ہوگا نہایت مرتبہ فنا اور بقا مین یہ ہے اور یہ فنا

مطلق است و مطلق فنا عام است و بقا باندازہ فنا است لہذا بعضے

مطلق ہے اور مطلق فنا عام ہے اور بقا فنا کے اندازہ پر ہوتی ہے اسلئے بعضے

اہل اللہ بعد از تحقق بہ فنا و بقا در بیرون نیز شہود دارند اما نسبت آن عزیزان

اولیاء اللہ فنا اور بقا کو حاصل کرکے باہر مین بھی شہود رکھتے ہین لیکن نسبت ان خدا کے پیارون

فوق ہمہ نسبتہاست ۵

کی تمام نسبتون سے بلند ہے۔

نہ ہر کہ آئینہ دارد سکندری داند — نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند

جو کوئی شیشہ رکھے سکندر نہین بن جاتا — اور جو کوئی سر کو مونڈوا لے قلندری نہین جانتا

ہر گاہ از اکابر این سلسلہ بعد از قرون بسیار یکے بارود بہ را این نسبت

جبکہ اس سلسلہ (نقشبندیہ) کے عالیشان بندگون کو کئی قرون کے بعد ایک بار کو ساتھ اس نسبت کے

مشرف سازند از سلاسل دیگر چہ گوید این نسبت حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی

مشرف کرتے ہین تو دوسرے سلسلون کا کیا ذکر ہے یہ نسبت حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی

137098

فهو اسناد امر الى آخر ايجابا وسلبا والايجاب هو ايقاع
(ولم يقل اسناد لفظ ليدخل فيه القضايا المعقولة في الذهن لا القائمة بالالفاظ ١٢)
النسبة والسلب هو انتزاعها فاذا قلنا الانسان كاتب
او ليس بكاتب فقد اسندنا الكاتب الى الانسان واوقعنا
نسبة ثبوت الكتابة اليه وهو الايجاب او رفعنا نسبة
ثبوت الكتابة عنه وهو السلب فلا بد ههنا ان يدرك
او لا الانسان ثم مفهوم الكاتب ثم نسبة ثبوت الكتابة الى
الانسان ثم وقوع تلك النسبة اولا وقوعها فادراك الانسان
هو تصور المحكوم عليه وادراك الانسان المتصور محكوم عليه وادراك الكاتب هو تصور
المحكوم به وادراك الكاتب المتصور محكوم به وادراك نسبة ثبوت الكتابة

Marfat.com

است قدس سرہ ومتمم ومکمل آنحضرت خواجہ خواجہاست اعنی خواجہ بہاؤالدین

کی ہے انکا بھید مقدس ہوا ور پورا اور کامل کرنے والے اسکے حضرت خواجہ خواجگان یعنی خواجہ بہاؤالدین

المعروف بہ نقشبند قدس سرہما واز خلفاے ایشان حضرت خواجہ علاؤالدین ماین

مشہور نقشبند قدس سرہما اور اُن کے خلیفون سے حضرت خواجہ علاؤالدین اِس نعمت سے مشرف

دولت مشرف شدہ بودند ۵ این کار دولت است کنون تا کرا دہند

ہوے تھے ۔ یہ دولت کا کام ہے دیکھئے اب کِس کو دیتے ہین ۔

عجب کاریست اولاً ہر بلا و مصیبت کہ واقع مے شد باعث سرور و فرحت مے

عجیب قدرت ہے کہ پہلے جو بلا اور مصیبت کہ آتی تہی خوشی اور فرحت کا سبب ہوتی

شد و ھل من مزید مے گفت و ہر چہ از امتعہ دنیویہ کم مے شد خوش مے آید

تھی اور کیا کچھ اور بھی ہے" کہتا تھا اور جو کچھ دنیا کے اسبابون سے کم ہوتا تھا اچھا لگتا تھا

واین قسم را آزمودہ مے کرد حالا کہ بعالم اسباب فرود آرند و نظر بر عجز و افتقار خود

اور اِس قسم کی باتون پر خواہش ہوتی تہی اب کہ جہان اسباب مین لاے ہین اور اپنی عاجزی اور خاکساری پر نظر

افتاد اگر اندکے ضرر ے لاحق مے شود در اول دہلہ نوعے از حزن رو مے دہد

پڑی تو اب اگر تھوڑی سی تکلیف بہی پیش آئے پہلی ہی دفعہ ایک قسم غم کا ظاہر ہوتا ہے

ہر چند بسرعت زایل مے شود و ہیچ نمے ماند و ہمچنین اگر دعاے کرد از براے دفع

اگرچہ وہ غم جلدی دور ہو جاتا اور کچھ نہین رہتا اور ایسا ہی آگے اگر مصیبت اور آفت کے دور

بلا و مصیبت مقصود ازو نہ رفع آن بود بلکہ امتثال امر دعوتی بود حالا مقصود از دعا

ہونے کے لئے دعا کرتا تھا تو اس سے مقصود اُسکا دور ہونا نہوتا تھا بلکہ دعا کے حکم کی بجا آوری مدنظر ہوتی تھی

Marfat.com

اليه اولا ثبوتها هو تصور النسبة الحكمية وادراك وقوع النسبة
التى يقال لها النسبة بين و ائتبتها المتاخرون
اولا وقوعها بمعنى ادراك ان النسبة واقعة اوليست بواقعة
اشار الى انه ليس المراد ادراك هذا المركب التقييدى لانه ليس
هو الحكم وربما يحصل ادراك النسبة الحكمية بدون الحكم
كمن تشكك فى النسبة اوتوهمها فان الشك فى النسبة اوتوهمها بدون
تصورها لكن التصديق لا يحصل ما لم يحصل الحكم وعند متاخرى
المنطقيين ان الحكم اى ايقاع النسبة او انتزاعها فعل من افعال النفس
وكذا اذا كان كيفا لتعبيرهم عنه بالاسناد
فلم يكن ادراكا لان الادراك انفعال والفعل لا يكون انفعالا فلو
قلنا ان الحكم ادراك فيكون التصديق مجموع التصورات الاربعة تصور
المحكوم عليه وتصور المحكوم به وتصور النسبة الحكمية والتصور الذى

تقسيم العلوم مبحثه

رفع بلیّه ومصائب ست وخوف وحزنیکه زایل شده بودند باز رجوع کردند معلوم

اب دعا سے مقصود آفتون اور مصیبتون کا دور ہونا ہے اور جو خوف غم دور ہو گیا تھا پھر رجوع کر آیا اور معلوم

شد که آن از سکر بود در صحو همه عوام الناس را هست این راهست از عجز و افتقار

ہوا کہ وہ سب کچھ مستی سے تھا ہوشیاری مین جو کچھ عام لوگون کا حال ہے وہی میرا حال ہے - عاجزی محتاجی خوف

وخوف وحزن وغم وشادی - در ابتدا هم که مقصود از دعا رفع بلا نبود دل را

اور غم اور دلگیری اور خوشی سے - ابتدا مین بھی جبکہ دعا سے مقصود تکلیف کا دور ہونا نہ تھا دل کو

این معنی خوش نمے آمد لیکن حال غالب بود بخاطرے گذشت که دعاء انبیا ازین

یہ بات اچھی نہ لگتی تھی لیکن حال غالب تھا دل مین گذرتا تھا کہ پیغمبرون کی دعا اس قسم سے نہ تھی

قبیل نبود که حصول مراد بخواهند حالانکه بآن حالت مشرف ساختند حقیقت کار

کہ مراد کا حاصل ہونا چاہین اب چونکہ ہوشیاری کی حالت ہوی اصل حقیقت کھل

واضح گردانیدند ومعلوم شد که دعاهاے انبیا علیهم الصلوات از سر عجز وافتقار و

گئی اور معلوم ہوا کہ پیغمبرون کی دعائین اُن پر خدا کی رحمتین نازل ہون عاجزی اور

خوف وحزن بود نه مجرد امتثال امر بعضے امور که روی دهد بسبب امر گاه گاه بعرض آن امور

محتاجی اور خوف اور غم کے روسے ہوتی تھین نہ صرف بجا آوری حکم کے لئے بعضے کام جو ظاہر ہوتے ہین

گستاخی نماید *

جسکے امر کبھی کبھی اُن سے عرض کرنے مین گستاخی کرتا ہے -

مکتوب هفتم در بیان بعضے از احوال غریبه خود با بعضے استفسارها

ساتوان مکتوب بعضے عجائب احوال اپنے کے بیان مین سمیت بعضے سوالون ضروری

Marfat.com

هو الحكم وان قلنا انه ليس بادراك يكون التصديق مجموع التصورات
على نقل كما ذهب اليه صاحب الكشف
الثلث والحكم هذا على رأى الامام ولما على رأى الحكماء فالتصديق
هو الحكم فقط والفرق بينهما من وجوه احدها ان التصديق
بسيط على مذهب الحكماء ومركب على رأى الامام وثانيها ان
تصور الطرفين وشرط للتصديق خارج عنه على قولهم
وكان الاولى ان نعرض لى بيان الفرق بما هو اظهر وبجواب ع
وشطر الداخل فيه على قوله وثالثها ان الحكم نفس التصديق
على زعمهم وجزء الداخل على زعمه واعلم ان المشهور فيما
بين القوم ان العلم اما تصور او تصديق والمصنف عدل عنه الى
التصور الساذج والتصديق وسبب العدول عنه ورود
الاعتراض على التقسيم المشهور من وجهين الاول ان التقسيم
فاسد لان احد الامرين لازم وهو اما ان يكون قسم الشئ قسيما له
او يكون قسيم الشئ قسما منه وهما باطلان وذلك لان التصدق

مبحث العلم

ضروری به پیر بزرگوار خود نوشته اند عرضداشت کمترین بندگان

کے اپنے مرشد بزرگوار کو لکھتے ہین — سب غلامون سے کم درجہ احمد

احمد آنکہ مقامیکہ فوق محمد بود روح خود را بطریق عروج در آنجا یافت و آن

کی عرض یہ ہے کہ جو مقام محمد سے اوپر تھا خاکسار اپنی روح کو بلندی کے طور پر وہان پایا اور وہ

مقام بحضرت خواجہ بزرگ قدس اللہ سرہ الاقدس اختصاص داشت بعد از زمانے

مقام حضرت خواجہ بزرگ خداوندان کے پاک بھید کو مقدس کرے اُنکے ساتھ خصوصیت رکھتا تھا کچھ زمانے

بدن عنصری خود را نیز در همان مقام یافت و در آن وقت چنان متخیل گشت

کے بعد اپنے عنصری بدن کو بھی اُسی مقام پر پایا اور اُسوقت مین ایسا معلوم ہوا

کہ این عالم تمام از عنصریات و فلکیات بتہ فرو رفت و نام و نشان از آن نماند

کہ یہ سارا جہان عنصریات اور فلکیات سے نیچے چلا گیا — اور نام اور نشان اُس کا نہ رہا

و چون در آن مقام نبودند الا بعضے از اولیاء کبار این زمان کہ تمام عالم را بخود

اور جب کہ اُس بزرگ مقام مین سوائے بزرگ اولیاء کے اور کوئی نہ تھا اب جو تمام جہان کو اپنے ساتھ ایک

در جائے و مقامے شریک مے یابد حیرت دست میدہد کہ با وجود بیگانگی

جگہ اور ایک مقام مین شریک پاتا ہے حیرانی حاصل ہوتی ہے کہ باوجود بیگانگی اپنا

تمام خود را بایشان مے بیند الغرض حالتیکہ گاہ گاہ دست میداد کہ در آن

سارا وجود اُن کے ساتھ دیکھتا ہون الغرض جو حالت کبھی کبھی حاصل ہوتی ہے کہ اُس مین

نہ خود میماند و نہ عالم نہ در نظر چیزے مے آمد نہ در علم حالا آن حالت مستمرہ

نہ اپنا آپ رہتا ہے اور نہ جہان اور نہ نظر مین کچھ آتا ہے اور نہ علم مین اب یہ حالت جاری

Marfat.com

ان كان عبارة عن التصور مع الحكم والتصور مع الحكم قسم من التصور
للتصديق ١٢ كما يو ناى الاما ١٢
فالواقع وقد جعل في التقسيم المشهور قسيما له فيكون قسم الشئ
٣
قسيما له وهو الامر الاول وان كان عبارة عن الحكم والحكم قسيم
٤
للتصور وقد جعل في التقسيم قسما من العلم الذي هو نفس التصور فيكون
قسيم الشئ قسما منه وهو الامر الثاني وهذا الاعتراض انما يرد اذا قسم العلم
الى مطلق التصور والتصديق كما هو المشهور واما اذا قسم العلم الى التصور
٥
الساذج والى التصديق كما فعله المصنف فلا ورود له علينا كما اخترناه
اى جعل القسم الاول شيئا بقيد فقط ١٢ منه
عبارة عن التصور مع الحكم فقوله التصور مع الحكم قسم من التصور

Marfat.com

است وجود خلقت عالم از دیده و دانش برآمده بعد ازان در همان مقام

ہے اور یہان کی خلقت کا وجود آنکھون اور سمجھ سے غائب ہوگیا اُسکے بعد اُسی مقام مین ایک بلند

یکسا کوشک عالی ظاهر شد که زینه ها نهاده اند آنجا برآمد و آن مقام هم درنگ

محل ظاہر ہوا جسپر سیڑھیان رکھی ہین اُن پر مین چڑھ گیا اور وہ مقام بھی جہان کی

عالم بتمامی فرو رفت و ساعة فساعة خود را متصاعد مے یافت اتفاقاً نماز

طرح رفتہ رفتہ غائب ہوگیا اور دم بدم اپنے آپ کو بلندی مین پاتا تھا اتفاقاً کیا دیکھتا ہون کہ نفل

شکر باوضوے گذارد که مقامے بس عالی نمایان شده و اکابر اربعه نقشبندیه

شکرانہ گذار رہا ہون ناگاہ ایک بہت ہی بڑا بلند مقام ظاہر ہوا اور چار بڑے بزرگ نقشبندی

را قدس الله تعالی اسرارهم در آن مقام دید و مشائخ دیگر هم مثل سید الطائفه

خدا اُن کے بھیدون کو مقدس کرے وہان دیکھے اور دوسرے مشائخ بھی مثل سید الطائفہ

وغیره در آنجا بودند و بعضے دیگر از مشائخ بالاے آن مقام ایستاده اما قوایم

وغیرہ کے اُس جگہ تھے اور بعضے بزرگ اس مقام کے اوپر ہین لیکن اُس مکان کے ستون

آنرا گرفته نشسته اند و بعضے پایان علے تفاوت درجاتهم و خود را نسبیار دور

اور پاسے پکڑ کر بیٹھے ہین اور بعضے اپنے درجون کے فرق سے اُس مقام سے نیچے بھی ہین میں اپنے آپکو

از آن مقام یافت بلکه مناسبت هم ندید ازین واقعه اضطراب تمام پیدا شد

اُس مقام سے بہت دور پایا بلکہ کچھ نسبت بھی نہ دیکھی اِس واقعہ سے بیقراری سخت پیدا ہوی نزدیک

نزدیک بود که دیوانه شده برآید و از فرط اندوه و غصه قالب تهی کند چندگاه

تھا کہ دیوانہ ہوکر باہر آجاؤن اور غم و اندوہ سے جان ہی نکل جائے - کچھ وقت اسی

Marfat.com

قلنا ان اردتم به انه قسم من التصور الساذج للمقابل للتصديق

فظاهر انه ليس كذلك وان اردتم به انه قسم من مطلق التصور

فمسلم لكن قسيم التصديق ليس مطلق التصور بل التصور الساذج

فلا يلزم ان يكون قسم الشئ قسيما له والثاني ان المراد بالتصور اما

الحضور الذهن مطلقا او المقيد بعدم الحكم فان عنى به الحضور

الذهني مطلقا لزم انقسام الشئ الى نفسه والى غيره لان الحضور الذهن

مطلقا نفس العلم وان عنى به المقيد بعدم الحكم امتنع اعتبار التصور

في التصديق لان عدم الحكم يكون معتبرا فلو كان التصور معتبرا

في التصديق لكان عدم الحكم معتبرا فيه ايضا والحكم معتبر فيما يظن فلزم

اعتبار الحكم وعدمه في التصديق وانه محال وجواب ان التصور مطلق بالاشتراك

على ما اعتبر فيه عدم الحكم وهو التصور الساذج وعلى الحضور الذهن مطلقا

كما وقع التنبيه عليه والمعتبر في التصديق ليس هو الاول بل الثاني

Marfat.com

بدین نہج گذشت آخر بتوجہات علیا حضرت ایشان خود را مناسب آن

طور پر گذرا آخر حضور کی بزرگ مہربانیون سے اپنے آپ کو اُس مقام کے مناسب

مقام دید اول سر خود را محاذی آن مقام یافت بتدریج رفت و بالا رفت

دیکھا پہلے اپنے سر کو اُس مقام کے مقابل پایا درجہ بدرجہ اوپر چڑھتا گیا اور اُس مقام پر

آن مقام نشست بعد از توجہ چنان مخطور شد کہ آن مقام تکمیل تا

اوپر جا بیٹھا پھر توجہ کے بعد ایسا معلوم ہوا کہ وہ مقام پوری تکمیل کا ہے

از تمامی سلوک بآن مقام مے رسند مجذوب سلوک تمام نا کردہ را از آن مقام

سلوک کے درجات کو طے کر کے وہان جا پہنچتے ہین جس مجذوب نے سلوک تمام نہ کیا ہو اُسکو وہ مقام

بہرہ نیست و نیز در آن وقت چنان متخیل گشت کہ وصول باین مقام از نتائج

نہین ہوتا اور بھی اُسوقت مین ایسا معلوم ہوا کہ پہنچنا اس مقام مین اس واقعہ کے

آن واقعہ است کہ در ملازمت حضرت ایشان دیدہ بود و بعرض رسانید کہ

نتیجون سے ہے کہ آنحضرت کی خدمت مین دیکھا تھا اور حضور مین عرض بھی کیا تھا کہ

حضرت امیر کرم اللہ تعالی وجہہ مے فرماید کہ آمدہ ام تا ترا علم سموات تعلیم کنم الخ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین کہ مین اسلئے آیا ہون کہ تجھے آسمانون کے علم پڑھاؤن

وچون نیک متوجہ شد این مقام را مخصوص بہ حضرت امیر در سائر خلفاے

اور جب اچھی طرح دیکھا گیا تو یہ مقام حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ باقی خلیفون سے خدا اُن سب سے

راشدین رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین یافت واللہ سبحانہ اعلم دیگر چنان ظاہر

راضی ہو خاص معلوم ہوا اور خدا بہتر جانتا ہے دوسرا ایسا معلوم ہوتا

والحاصل ان الحضور الذهني مطلقا هو العلم والتصور لكن ان يعتبر شرط

شئ اى الحكم ويقال له التصديق او بشرط لا شئ اى عدم الحكم ويقال

له التصور السادج او لا بشرط شئ وهو مطلق التصور فالمقابل للتصديق

هو التصور بشرط لا شئ والمعتبر في التصديق شرطا وشطرا هو

التصور لا بشرط شئ فلا اشكال **قال** وليس الكل من كل منهما بديهيا

ولا لما جهلنا شيئا ولا نظريا والا لدار او تسلسل **اقول** العلم اما بديهي

وهو الذي لم يتوقف حصوله على نظر وكسب كتصور الحرارة والبرودة

وكالتصديق بان النفي والاثبات لا يجتمعان ولا يرتفعان ولما نظري

وهو الذي يتوقف حصوله على نظر وكسب كتصور العقل والنفس

وكالتصديق بان العالم حادث فاذا عرفت هذا فنقول

شود که اخلاق سیئه ساعت بساعت مے برآیند بعضے در رنگ رشته

ہے کہ بڑی خصلتین ساعت بساعت نکلتی جاتی ہین بعضے دھاگے کی طرح وجود

از وجود مے برآیند وگاہے در رنگ دود بیرون مے آیند در بعضے اوقات

سے باہر آتی ہین اور کبھی دھوئین کی شکل پر باہر آتی ہین بعض وقتون مین

متخیل مے شود که تمام برآمده اند و ثانی الحال چیزے دیگر باز ظاہر مے شود و مے

ایسا خیال ہوتا ہے کہ سب نکل گئی ہین اور دوسرے وقت مین کوئی دوسری چیز پھر ظاہر ہوتی اور ہر

برآید ثانیاً معروض میگرداند که توجه از براے دفع بعض امراض وشدائد

آتی ہے۔ دوسرا یہ عرض ہے کہ بعض مرضون اور تکلیفون کے دور کرنے کے لئے توجہ

آیا مشروط بآنست که اول مرضی حق سبحانه دانسته شود که در آن توجه هست

کرنا کیا اس شرط پر ہے کہ پہلے مرضی خداوند پاک کی معلوم کی جاوے کہ اس توجہ مین ہے

یا مشروط نیست آنچه ظاہر از عبارت رشحات است که از حضرت خواجه قدس الله

یا نہین یا یہ شرط کوئی نہین جو کچھ ظاہر عبارت کتاب رشحات سے ہے جو کہ حضرت خواجہ سے خداوند

تعالی سره الاقدس نقل مے کند مفہوم مے شود که نیست درین باب بهر چه حکم

اُنکے بھید کو مقدس کرے نقل کرتا ہے ایسا سمجھا جاتا ہے کہ شرط نہین اس بارہ مین جیسا حکم فرماوین

فرمایند با آنکه خوش نمے آید توجه کردن - ثالثاً بعرض مے رساند که بعد از تحقق حضور

عمل ہوگا دوسرا یہ بات بھی ہے کہ اس توجہ پر جی نہین چاہتا - تیسرا یہ عرض ہے کہ حضور حاصل ہونے

مر طالبان را آیا از ذکر باز داشتن و امر به نگاہداشت حضور کردن لازم است

کے بعد مریدون کو ذکر سے روکنا اور حکم ساتھ نگاہبانی حضور کے کرنا لازم ہے

ليس كل واحد من كل واحد من التصور والتصديق بديهيا

اشارة الى ان اللزوم من الكل في عبارة المص في الموضعين هو كل افرادي لا احدهما

فانه لو كان جميع التصورات والتصديقات بديهيا لما كان شيء من

الاشياء مجهولا لنا وهذا باطل وقيل نظر لجواز ان يكون الشيء بديهيا

ومجهولا لنا فان البديهي وان لم يتوقف حصوله على نظر وكسب لكن

يمكن ان يتوقف حصوله على شيء آخر من توجه العقل اليه والاحساس به والحدس

والتجربة او غير ذلك فلم يحصل ذلك الشيء الموقوف عليه لم يحصل البديهي فلا

يكون مجهولا لا

البداهة لا يستلزم الحصول قلت الصواب ان يقال لو كان كل واحد من التصورات

والتصديقات بديهيا لما احتجنا في تحصيل شيء من الاشياء الى الكسب والنظر

وهذا فاسد ضرورة احتياجنا في تحصيل بعض التصورات والتصديقات

الى الفكر والنظر فلا نظريا اي ليس كل واحد من كل واحد من التصورات والتصديقات

نظريا فانه لو كان جميع التصورات والتصديقات نظريا يلزم الدور والتسلسل

والدور هو توقف الشيء على ما يتوقف على ذلك الشيء من جهة واحدة

قال الشارح قلت الصواب فافهم ١٢ محمد عبد الحكيم

یا نہ دیگر کدام مرتبہ حضور است کہ در آن ذکر نہ گویند لیکن بعضے ہستند کہ از اول تا

یا نہ دوسرا یہ عرض ہے کہ کونسا مرتبہ حضور کا ہے جسمین ذکر نہین کیتے لیکن بعضے ہین جو اول سے آخر تک ذکر فرماتے

آخر ذکر گفتہ اند و اصلا از ذکر مانع نشدہ و کار نزدیک بنہایت رسانیدہ اند

ہین اور ہرگز منع نہین کرتے اور کام نزدیک نہایت کے پہنچایا ہے اصل بات کس

حقیقت کار چیست بہر چہ امر فرمایند۔ رابعًا معروض آنکہ حضرت خواجہ در فقرات

طرح جیسا حکم فرماوین عمل ہوگا چوتھا یہ عرض ہے کہ حضرت خواجہ فقرات مین فرماتے

مے فرمایند آخر بذکر امر مے کنند کہ بعضے مقاصد ہستند کہ بے آن میسر نمے شوند

ہین" آخر ذکر کا حکم اس لئے کرتے ہین کہ بعضے مقصد ہین جو ذکر کے سوائے پورے نہین ہوتے ان مقصدون

تعین آن مقاصد فرمایند۔ خامسًا بعرض اقدس مے رساند کہ بعضے طالبان اظہار

کے نام تحریر فرماوین پانچوین عرض حضور مین یہ ہے کہ بعض طالب اجازت تعلیم طریقہ

طلب تعلیم طریقہ مے کنند لیکن در رعایت احتیاط نمے توانند کرد با وجود بے احتیاطی

لوگون کو بیعت کرنے کی مانگتے ہین لیکن حلال کے لقمہ کی کوشش نہین کرسکتے باوجود بے احتیاطی

حضور و نحوی استغراق پیدا مے کنند و اگر تاکید در لقمہ کردہ شود از سستی

کے حضور اور کچھ استغراق حاصل کر لیتے ہین اور اگر لقمہ حلال کی تاکید کی جاوے تو سستی سے بالکل

تارک طلب کلی مے کنند درین باب چہ حکم است و بعضے دیگر ہستند کہ ترک

طلب کو ترک کر دیتے ہین اس بارہ مین کیا حکم ہے اور بعضے دوسرے ہین جو صرف اس سلسلہ کی طریق

اتصال باین سلسلہ شریفہ بطریق ارادہ مے خواہند بے آنکہ طلب تعلیم ذکر کنند

ارادت کے اتصال چاہتے ہین سوائے اسکے ذکر سیکھنے کی خواہش کرین

Marfat.com

اما بمرتبة فما يتوقف على ب وبالعكس وبمراتب كما يتوقف على ب ج

على ج ج على ا والتسلسل هو ترتب امور غير متناهية والملزوم باطل

والملزوم مثله اما الملازمة فلانه على ذلك التقدير اذ لحاولنا تحصيل شئ

منهما فلابد ان يكون حصوله بعلم اخر وذلك العلم لاخر ايضا نظرى

فيكون حصوله بعلم اخر وهلم جرا فاما ان تذهب سلسلة الاكتساب

الى غير النهاية وهو والتسلسل او تعود فيلزم الدور وايضا بطلان اللازم

فلان تحصيل التصور والتصديق لو كان بطريق الدور والتسلسل

لامتنع التحصيل والاكتساب اما بطريق الدور فلانه يقضى الى

ان يكون الشئ حاصلا قبل حصوله لانه اذا توقف حصول

ا على حصول ب وحصول ب على حصول ا مرتبة واحدة كان

حصول ب سابقا على حصول ا وحصول ا سابقا على حصول ب

والسابق على السابق على الشئ سابق على ذلك الشئ فيكون

این قسم اتصال ہم مجوز ہست یا نہ و اگر مجوز است طریق آن چیست زیادہ گستاخی

اس قسم کا اتصال بھی جائز ہے یا نہ اور اگر جائز ہے تو طریقہ اُس کا کیا ہے - زیادہ دلیری

بے ادبی تمام است ؛

گستاخی بہت ادبی ہے +

مکتوب ہشتم در بیان احوالیکہ بہ بقا و صحو تعلق دارند - بہ پیر بزرگوار

آٹھوان مکتوب بیان اُن حالات مین جو بقا اور ہوشیاری کے ساتھ تعلق رکھتے ہین اپنے

خود نوشتہ اند عرضداشت کمترین بندگان احمد آنکہ ازان زمان کہ بہ صحو

پیر بزرگوار کو لکھتے ہین عرضی سب غلامون سے کمتر احمد کی یہ ہے کہ جس زمانہ سے ہوشیاری مین

آوردہ اند و بقا بخشیدہ اند علوم غریبہ و معارف نادرہ غیر متعارفہ بتواتر و

لائے ہین اور بقا بخشا ہے عجائب علم اور عجیب عجیب معرفتین جو کبھی نہ دیکھی نہ سنی تھین پے در پے

توالی فایض دوارد ند اکثر آنہا بہ بیان مرقوم و اصطلاح متداول شان موافقت

اور متواتر نازل اور اوتر رہی ہین نہ وہ لکھنے مین آسکتی ہین نہ لوگون کی مشہور اصطلاح سے اُن کی کچھ مناسبت ہے

ندارند ہر چہ از مسئلہ وحدت وجود و توابع آن گفتہ اند در اوائل آن حال مشرف

جو کچھ وحدت وجود کے مسئلہ سے اور اُس کے متعلق لوگون نے بیان کیا پہلے پہل اُس حال کے ساتھ مجھے بندگی

ساختہ اند و شہود وحدت در کثرت میسر شد از آن مقام بدرجات بالا بردند

نصیب ہوئی اور شہود وحدت کی کثرت مین حاصل ہو رہی تھی اُس مقام سے بلند درجون پر لے گئے اور رنگا

رنگ انواع علوم درین ضمن افادہ فرمودہ اند اما مصداق آن مقامات و معارف

رنگ علوم اُسکے اندر حاصل ہوئے لیکن اُن مقامات اور معارف کا مصداق قوم کے کلام

Marfat.com

حاصلا قبل حصوله وانه محال واما بطريق التسلسل فلان حصول
العلم للمطلوب يتوقف على استحضار ما لا نهاية له واستحضار
ما لا نهاية له محال والموقوف على المحال محال فان قلت ان عنيتم
بقولكم حصول العلم المطلوب يتوقف على ذلك التقدير على استحضار
ما لا نهاية له انه يتوقف على استحضار الامور الغير المتناهية دفعة
واحدة فلا نسلم انه لو كان الاكتساب بطريق التسلسل يلزم توقف
حصول العلم المطلوب على حصول امور غير متناهية دفعة واحدة
فان الامور الغير المتناهية معدات لحصول المطلوب والمعدات
ليس من لوازمها ان تجتمع في الوجود دفعة واحدة بل يكون السابق
معدا للوجود اللاحق وان عنيتم به انه يتوقف على استحضارها آنا ما
متناهية فمسلم ولكن لا نسلم ان استحضار الامور الغير
المتناهية في الازمنة الغير المتناهية محال وانما يستحيل ذلك
لو كان النفس حادثة فاما اذا كانت قديمة تكون موجودة
في ازمنة غير متناهية فجاز ان يحصل لها علوم

قوله التسلسل محال كما ان الدور محال بيانه ان ترتب الامور الغير المتناهية بالفعل محال كما ان ترتب الامور المتناهية بالفعل محال والا لما وجد شيء منها لان ما لا يوجد الا بعد وجود الاول محال ان يوجد قبل وجود الاول فاذا لم يوجد الاول لم يوجد شيء منها

قوله بخلاف ما اذا كان الشرط الاول فاذا وجد الشرط الاول وجد المشروط ضرورة وجود الثاني عند وجود الاول

قوله لان الكلام في ان الشرط الاول هل يوجد ام لا

قوله فان قلت ان عنيتم بقولكم حصول العلم المطلوب يتوقف على حصول العلم بان الامور الغير المتناهية موجودة دفعة واحدة فلا نسلم ان الموقوف على حصول العلم بان الامور الغير المتناهية موجودة دفعة واحدة هو حصول العلم المطلوب بل الموقوف عليه هو حصول العلم بان الامور الغير المتناهية موجودة في الازمنة الغير المتناهية وهذا لا يستلزم حصول العلم المطلوب لجواز ان يكون الامور الغير المتناهية موجودة في الازمنة الغير المتناهية ولا يكون شيء منها معدا لحصول العلم المطلوب

قوله لا نسلم ان استحضار الامور الغير المتناهية في الازمنة الغير المتناهية محال وانما يستحيل ذلك لو كان النفس حادثة فاما اذا كانت قديمة تكون موجودة في ازمنة غير متناهية فجاز ان يحصل لها علوم

بيان حصول المحال بطريق التسلسل والدور

قوله ان عنيتم بقولكم حصول العلم المطلوب يتوقف على ذلك التقدير على استحضار ما لا نهاية له انه يتوقف على استحضار الامور الغير المتناهية دفعة واحدة فلا نسلم ان الاكتساب بطريق التسلسل يلزم توقف حصول العلم المطلوب على حصول امور غير متناهية دفعة واحدة فان الامور الغير المتناهية معدات لحصول المطلوب والمعدات ليس من لوازمها ان تجتمع في الوجود دفعة واحدة بل يكون السابق معدا للوجود اللاحق وان عنيتم به انه يتوقف على استحضارها آنا ما متناهية فمسلم ولكن لا نسلم ان استحضار الامور الغير المتناهية في الازمنة الغير المتناهية محال وانما يستحيل ذلك لو كان النفس حادثة فاما اذا كانت قديمة تكون موجودة في ازمنة غير متناهية فجاز ان يحصل لها علوم

قوله لا نسلم ان استحضار الامور الغير المتناهية في الازمنة الغير المتناهية محال وانما يستحيل ذلك لو كان النفس حادثة فاما اذا كانت قديمة تكون موجودة في ازمنة غير متناهية فجاز ان يحصل لها علوم

قوله لان الكلام في ان الشرط الاول هل يوجد ام لا

قوله بخلاف ما اذا كان الشرط الاول فاذا وجد الشرط الاول وجد المشروط ضرورة وجود الثاني عند وجود الاول

قوله التسلسل محال كما ان الدور محال بيانه ان ترتب الامور الغير المتناهية بالفعل محال كما ان ترتب الامور المتناهية بالفعل محال والا لما وجد شيء منها لان ما لا يوجد الا بعد وجود الاول محال ان يوجد قبل وجود الاول فاذا لم يوجد الاول لم يوجد شيء منها

قوله ان عنيتم بقولكم حصول العلم المطلوب يتوقف على ذلك التقدير على استحضار ما لا نهاية له انه يتوقف على استحضار الامور الغير المتناهية دفعة واحدة فلا نسلم ان الموقوف عليه هو حصول العلم بان الامور الغير المتناهية موجودة دفعة واحدة فلا نسلم ان الموقوف عليه هو حصول العلم بان الامور الغير المتناهية موجودة في الازمنة الغير المتناهية وهذا لا يستلزم حصول العلم المطلوب لجواز ان يكون الامور الغير المتناهية موجودة في الازمنة الغير المتناهية ولا يكون شيء منها معدا لحصول العلم المطلوب

قوله لا نسلم ان استحضار الامور الغير المتناهية في الازمنة الغير المتناهية محال وانما يستحيل ذلك لو كان النفس حادثة فاما اذا كانت قديمة تكون موجودة في ازمنة غير متناهية فجاز ان يحصل لها علوم

قوله لان الكلام في ان الشرط الاول هل يوجد ام لا

قوله بخلاف ما اذا كان الشرط الاول فاذا وجد الشرط الاول وجد المشروط ضرورة وجود الثاني عند وجود الاول

قوله التسلسل محال كما ان الدور محال بيانه ان ترتب الامور الغير المتناهية بالفعل محال كما ان ترتب الامور المتناهية بالفعل محال والا لما وجد شيء منها لان ما لا يوجد الا بعد وجود الاول محال ان يوجد قبل وجود الاول فاذا لم يوجد الاول لم يوجد شيء منها

از کلام قوه یافته نمے شود و اشارات و رموز اجمالیه در کلام شریف بعضے از بزرگان

سے کھلے طور پر نہین پایا جاتا اور اشارتین اور اجمالی رمزین اُن بعضے بزرگون کے کلام شریف مین

ہیں ہست لیکن گواہ عدل بر صحت آنہا موافقت ظاہر شریعت و اجماع علماء

ہین لیکن جبی گواہ ان کی صحت پر ظاہر شریعت کی موافقت اور اجماع علماے اہل

اہل سنت است در ہیچ چیزے مخالفت بظاہر شریعت نگذارند و ہیچ

سُنّت کا ہے کسی چیز مین ظاہر شریعت روشن کے مخالفت نہین رکھتے اور کچھ موافقت

موافقت بحکما و اصول معقول آنہا ندارند بلکہ از علماے اسلام جماعۂ کہ مخالفت

حکیمون اور اُن کے قواعد معقول سے نہین رکھتے بلکہ علماے اسلام سے جو جماعت کہ مخالفت

بہ اہلسنت دارند بہ اصول آنہا نیز موافق نیست استطاعت مع الفعل منکشف

اہل سُنّت سے رکھتے ہین اُن کے اصول سے بھی موافق نہین استطاعت مع الفعل کا مسئلہ حل

شدہ است بیش از فعل قدرتے ندارد قدرت بمقارنت فعل مے بخشند و تکلیف

ہو گیا فعل تقدیر سے زیادہ کوئی قدرت نہین رکھتا مقارنت فعل پر قدرت بخشتے ہین اور تکلیف

بر سلامت اسباب و اعضاء میدہند کما قررہ علماء اہل السنۃ درین مقام خود را

اسباب اور اعضا پر تکلیف دیتے ہین جیسا کہ علماے اہل سنت کے نزدیک مقرر ہے ہمقام مین

بر قدم حضرت خواجہ نقشبند قدس اللہ تعالی سرہ الاقدس مے یابد ایشان درین

خاکسار اپنے آپ کو حضرت خواجہ نقشبند (خداوند اُنکے بھید کو مقدس کرے) کے قدم پر پاتا ہے و اس

مقام بودہ اند و حضرت خواجہ علاء الدین را نیز ازین مقام نصیبے ہست واز

مقام مین تھے اور حضرت خواجہ علاء الدین کو بھی اس مقام سے حصہ ملا ہے اور اس

غير متناهية في الازمنة الغير المتناهية فنقول هذا الدليل مبني على
حدوث النفس وقد برهن عليه في فن البرهان قال بل البعض
من الشفاء وغيره ١٢ ع
من كل منهما بديهي والبعض الآخر نظري يحصل منه بالفكر
والاقسام اربعة ١٢ ع صفة موضحة ١٢
وهو ترتيب امور معلومة للتادي الى مجهول وذلك الترتيب
سواء كانت تصورية او تصديقية ١٢ ع
ليس بصواب دائما لمناقضة بعض العقلاء بعضا في مقتضى
ولا يقع التعيضان جميعا ١٢
افكارهم بل الانسان الواحد يناقض نفسه في وقتين نعم
ماده وصوره ١٢
الحاجة الى قانون يفيد معرفة طرق اكتساب النظريات
هو نهاية القانون
من الضروريات والاحاطة بالصحيح والفاسد من الفكر الواقع
هو الموافق للقانون المذكور ١٢
فيها وهو المنطق وسموه بانه آلة قانونية تعصم مراعاتها الذهن
انبه بهذا على ان المنطق ليس متصورا
عن الخطاء في الفكر اقول لا يخلو اما ان يكون جميع التصورات
بالنظر يتعقب علم آلي ١٢ منه
والتصديقات بديهيا او يكون جميع التصورات والتصديقات نظريا او يكون
بعض التصورات والتصديقات بديهيا والبعض الآخر منهما نظريا فالاقسام
منحصرة فيها ولما بطل القسمان الاولان تعين القسم الثالث وهو ان يكون
البعض من كل منهما بديهيا والبعض الآخر نظريا والنظري يمكن تحصيله

قوله والنظري يمكن الخ مرتبط بقوله الم يحصل منه بالفكر امكان التحصيل الان اثبات

بزرگان این سلسلہ علیہ حضرت خواجہ عبدالخالق اند قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس

بزرگ سلسلہ کے بزرگون سے حضرت خواجہ عبدالخالق قدس اللہ سرہ العزیز ہین

واز مشائخ ماتقدم حضرت خواجہ معروف کرخی و امام داؤد طائی و حسن بصری

اور اگلے بزرگون سے حضرت خواجہ معروف کرخی اور امام داؤد طائی اور حسن بصری

وحبیب عجمی قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم المقدسہ اند حاصل این ہمہ کمال بعد و بیگانگی

اور حبیب عجمی خدا ان سب کے پاک بھیدون کو مقدس کرے گذرے ہین حاصل ان تمام کمال کا دوری اور

است کار از معالجہ گذشتہ تا زمانیکہ حجب بسند دل بودہ اند سعی و اہتمام

بیگانگی ہے کام علاج سے گذر گیا جب تک پردے پڑے ہوے تھے کوشش اور اہتمام ہے اُن کے

گنجائش رفع آنہا داشت اکنون بزرگی او حجاب اوست فلا طبیب

اُٹھانے کی امید ہو سکتی تھی اب بزرگی اُس کی اُس کا حجاب ہے پس نہ کوئی اُس کا

لہا ولا مرا فی مگر کمال بیگانگی و بے مناسبتی را وصل و اتصال نام نہادہ

طبیب ہے اور نہ منتر والا مگر کمال بیگانگی اور بے مناسبتی کو وصل اور اتصال نام رکھا ہے

اندریہات بیہات ہمان بیت یوسف زلیخا موافق حال ست بیت

افسوس افسوس یہ بیت یوسف زلیخا کا موافق حال کے ہے (ترجمہ)

در افگندہ دف این آوازہ از دوست + کز و بر دست دف کوبان بود پیوست

دف نے یہ آوازہ دوست کی طرف سے ڈالا ہوا تھا کہ اُس سے دف بجانیوالون کے ہاتھ مین چمڑا ہی چپڑا ہے

شہود کجاست و شاہد کیست و مشہود چیست خلق را رہے کے نماید مالتراب و رب الارباب

شہود کہان ہے اور شاہد کون ہے اور مشہود کیا ہے خلقت کو کب منہ دکھاتا ہے ۵ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔

بطريق الفكر من البديهي لان من علم لزوم امر لآخر ثم علم وجود الملزوم
اختلف في تحصيل بطريق للدرس
حصل له من العلمين السابقين وهما العلم بالملازمة والعلم بوجود الملزوم
العلم بوجود اللازم بالضرورة فلو لم يكن تحصيل النظري بطريق الفكر
لم يحصل العلم الثالث من العلمين السابقين لانه يحصل بطريق الفكر والفكر
هو ترتيب امور معلومة للتنادي الى المجهول كما اذا حاولنا تحصيل معرفة
سوا ان الجزء الشروع
الانسان وقد عرفنا الحيوان والناطق رتبناهما بان قدمنا الحيوان
بجزء الشروع
واخرنا الناطق حتى يتادى الذهن منه الى تصور الانسان وكما اذا اردنا
بالكلية
التصديق بان العالم حادث وسطنا المتغير بين طرفي المطلوب وحكمنا
بان العالم متغير وكل متغير حادث فحصل لنا التصديق بحدوث العالم والترتيب
في اللغة جعل كل شئ في مرتبته وفي الاصطلاح جعل الاشياء
المتعددة بحيث تطلق عليها اسم الواحد ويكون لبعضها نسبة الى البعض

Marfat.com

خود را بندہ مخلوق غیر قادر میداند وہمچنین تمام عالم را و خالق و قادر حق عزّوجل را

اپنے آپ کو بندہ مخلوق غیر قادر جانتا ہے اور ایسا ہی تمام جہان کو اور خالق قدرت والا خداوند تعالی کو

میداند غیر این ہیچ نسبت اثبات نمے کند غیبت و مرئیت خود کجا در آئینہ در آید و علما

جانتا ہے سوائے اسکے کچھ نسبت ثابت نہین کرتا غیبت اور مرئیت خود کہان شیشہ مین سما سکتی ہے اور

ظاہر اہل سنت ہر چند در بعضے اعمال مقصر باشند اما جمال درستی عقاید اینہا در

علما ظاہر اہلسنت ہر چند بعضے اعمال مین سزاوار ہوتے ہین لیکن خوبصورتی ان کی درستی عقاید کی ذات اور

ذات و صفات آنقدر نورانیت دارد کہ آن تقصیر در جنب آن مضمحل و ناچیز در نظر

صفات مین اس قدر نورانیت رکھتی ہے کہ وہ تقصیر اُس کے پاس نابود اور ناچیز دکھائی دیتی

مے آید و بعض متصوفہ با وجود ریاضیات و مجاہدات چون در صفات و ذات

ہے اور بعضے صوفی باوجود ریاضتون اور نفس کشیون کے جبکہ ذات و صفات باری تعالی مین

آنقدر درستی عقیدہ ندارند آن جمال در اینہا یافتہ نمے شود و محبت علما و طلبا

اسقدر عقیدہ صاف نہین رکھتے وہ جمال ان مین پایا نہین جاتا اور محبت علما اور طالب علمون

علوم بسیار پیدا شدہ روش ایشان خوش مے آید و آرزو دارد کہ در جرگہ اینہا باشد

کی بہت پیدا ہوی ہے اُن کا طرز طریقہ اچھا لگتا ہے اور آرزو رکھتا ہون کہ اُنکے گروہ مین ہوجاؤن

و تلویح را از مقدمات اربعہ بطالب علمے مباحثہ مے کند و ہدایہ فقہ نیز مذکور

اور تلویح کو مقدمات اربعہ سے ایک طالب علم کے ساتھ تکرار کرتا ہون اور ہدایہ فقہ کا بھی پڑھایا جاتا

مے شود و در معیت و احاطہ علمی با علما شریک ست و ہمچنین حق سبحانہ را نیز علمین

ہے اور ہمراہی اور احاطہ علمی مین سا تھ علما کے شریک ہے اور ایسا ہی خداوند پاک کو بھی علمین

Marfat.com

الآخر بالتقدم والتاخر والمراد بالامور ما فوق الامر الواحد وكذلك كل
التقدمي او الوضعي الحسي ١٢
جمع يستعمل في التعريفات في هذا الفن وانما عبرت الامور لان الترتيب
لا يمكن الا بين شيئين فصاعدا وبالمعلومة الامور الحاصلة
عطف على قوله بالامور ١٢
فهو تقريح بما علم التزاما ١٢
صورها عند العقل وهي تتناول التصورية والتصديقية من
اليقينيات والظنيات والجهليات فان الفكر كما يجري في التصورات
المركبة ١٢
يجري ايضا في التصديقات وكما يكون في اليقين يكون ايضا في الظن
والجهل اما الفكر في التصور والتصديق اليقيني فكما ذكرنا واما في الظني
صفة التصديق فقط لا التصور ١٢
فكقولنا هذا الحائط ينتشر منه التراب وكل حائط ينتشر منه
التراب ينهدم فهذا الحائط ينهدم اما في المجهل فكما اذا
اي في الحال او في المستقبل القريب فلا يرد ايراد الجلا بالكرب ١٢
قيل العالم مستغن عن المؤثر وكل مستغن عن المؤثر قديم
هذه القضية مستقد البعض لكنها خلاف الواقع ١٢
فالعالم قديم لا يقال العلم من الالفاظ المشتركة فانه كما يطلق
هذا السوال وارد على تعريف الفكر بترتيب امور معلومة ١٢ عماد رح
على الحصول العقلي كذلك يطلق على الاعتقاد الجازم المطابق
فتح الجيم للتثنية ١٢
الثابت وهو اخص من الاول ومن شرائط التعريفات التحرز
لانه اخص من التصديق الذي هو قسم من العلم بالمعنى الاول ١٢ عماد رح
عن استعمال الالفاظ المشتركة لانا نقول الالفاظ المشتركة
لا تستعمل في التعريفات الا اذا قامت قرينة على ان

Marfat.com

عالم میداند ونہ متصل عالم ونہ منفعل ونہ با عالم ونہ جدا از عالم ونہ محیط ونہ ساری وذات

عالم جانتا ہے اور نہ متصل عالم کے اور نہ جدا اور نہ ساتھ جہان کے اور نہ جدا جہان سے اور نہ گھیرنے والا اور

وصفات وافعال را مخلوق او میداند نہ آنکہ صفات انہا صفات اوست

نہ اس مین رہنے والا اور نہ ذاتون اور صفتون اور فعلون کو اسکو بنایا ہوا جانتا ہون نہ یہ کہ اُن کی صفتین اُسکی صفتین ہین

وافعال انہا افعال او بلکہ در افعال مؤثر قدرت او را مے داند قدرت مخلوقات را

اور اُن کے فعل اُسکے فعل ہین بلکہ فعلون مین اُسکی قدرت کو مؤثر جانتا ہون مخلوقات کی قدرت کو

تاثیرے نمے داند کما ھو مذھب العلما المتکلمین ہمچنین صفات سبعہ را موجود

کچھ تاثیر نہین جانتا جیسا کہ مذہب علماء متکلمین کا ہے اور ایسا ہی سات صفتون کو موجود جانتا

میداند وحق سبحانہ وتعالی را مُرید میداند وقدرت را بمعنی صحت فعل وترک

ہون اور خداوند پاک کو ارادہ کرنے والا سمجھتا ہون اور قدرت کو ساتھ معنی صحت فعل کے اور ترک کے

بہ یقین وتصور مے نماید نہ بمعنی ان شاء فعل وان لم یشاء لم یفعل کہ شرطیہ

بالیقین کے تصور کرتا ہون نہ ساتھ ان معنون کے کہ اگر اُس نے چاہا ہوگیا اور اگر نہ چاہے نہین ہوتا کیونکہ دوسرا

ثانی ممتنع باشد کما قال الحکما وبعض الصوفیۃ زیرا کہ این سخن بایجاب میکشد

شرطیہ ممتنع ہے جیسا کہ حکما اور بعض صوفیہ نے کہا ہے اس لئے کہ یہ سخن ایجاب کی طرف کھینچتا ہے اور

وموافق اصول حکماء است ومسئلہ قضا وقدر را بطور علما مے داند فللمالک

موافق قواعد حکما کے ہے اور مسئلہ قضا وقدر کو بطور علما کے جانتا ہون پس مالک کے

ان یتصرف فی ملکہ کیف یشاء وقابلیت واستعداد را ہیچ دخل نے دہد

اختیار مین ہے کہ اپنے ملک مین جس طرح چاہے تصرف کرے اور قابلیت واستعداد کو مین کچھ دخل نہین دیتا

Marfat.com

على تعيين الالفاظ من معانيها وههنا قرينة دالة على ان المراد
ای فی تعاریف النظار ۱۲
بالعلم المذكور فی التعریف الحصول العقلی فانه لم یفسره فی
هذا الكتاب الا به وانما اعتبر الجهل فی المطحیث قال للتادی
ای بالحصول العقلی ۱۲
الی المجهول لاستحالة استعلام المعلوم وتحصیل الحاصل
ان المطلب لا یتعلق بہ عدم حصول المطلوب ۱۲
وهو اعم من ان یكون تصوریا او تصدیقیا اما المجهول التصوری
فاكتسابه من الامور التصوریة واما المجهول التصدیقی فاكتسابه
الصورة ۱۲
من الامور التصدیقیة ومن لطائف هذا التعریف انه مشتمل
السلوة ۱۲
علی العلل الاربع فالترتیب اشارة الی العلة الصوریة بالمطابقة فان
صورة الفكر هی الهیئة الاجتماعیة الحاصلة للتصورات والتصدیقات
كالهیئة الحاصلة لاجزاء السریر فی اجتماعها وترتیبها والی العلة
بدیعة ربیع ۱۲
الفاعلیة بالالتزام اذ لا بد لكل ترتیب من مرتب وهی القوة العاقلة
كالنجار للسریر وامور معلومة اشارة الی العلة المادیة كقطع الخشب
هذا بناء علی ما ذهب الیه الرازی والا فالتحقیق ان الفاعل هی الحركات التی هی مبدأ تسریر ۱۲ ع
للسریر وللتادی الی مجهول اشارة الی العلة الغائیة فان الغرض من ذلك
الترتیب لیس الا ان یتادی الذهن الی المطلوب المجهول كجلوس
السلطان مثلا للسریر وذلك الترتیب ای الفكر لیس بصواب دائما

Marfat.com

که بایجاب مے کشد وھوسبحانہ فعال لما یرید علی ھذا القیاس چون عرض حال

کیونکہ وہ ایجاب کی طرف کھینچتا ہے اور وہ خداوند پاک جو چاہے کرتا ہے اسی قیاس پر جبکہ حال کا عرض کرنا

از جملہ ضروریات است بنابران بہ جرأت آن گستاخی نمودہ - بندہ باید کہ حد خود داند -

نہایت ضروری تھا اسلئے اسکی جرأت پر دلیری کی غلام کو چاہئے کہ اپنی حد نگاہ رکھے -

مکتوب نہم در بیان احوال کہ بمقام فرود آمدن مناسبت دارند

نواں مکتوب اُن احوال کے بیان مین جو اُترنے کے مقام سے مناسبت رکھتے ہین

بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند عرضداشت مدبر سیاہ رو و مقصر بدخو

یہ بھی اپنے پیر بزرگوار کو لکھا ہے عرضی بدبخت سیاہ رو و تقصیروار گناہگار بدخو

مغرور وقت و حال مفتون وصل و کمال کارش ہمہ فرمان برداری مولی است

جو مغرور وقت اور حال کا اور دھوکا کھایا ہوا وصل اور کمال کا ہے کام اُسکا تمام نافرمانی مولیٰ کی ہے

و عملش ہمہ ترک عزیمت و اولی است نظرگاہ خلق را راستہ و منظر

اور عمل اسکا سب چھوڑنا ارادہ کی پختگی اور بہتر کام کا ہے لوگون کی نظرگاہ کو سنوارا ہوا اور خداوند

حق تعالی و تقدس خراب ساختہ ہمتش مقہور بظاہر آرای است و باطنش ازین

تعالی اور مقدس کی نظرگاہ یعنی دل کو خراب کیا ہوا ہمت اُسکی ظاہر کی آراستگی پر مبنی ہے اور باطن اُسکا اِس

رہگذر ہموارہ برسوائی است قال او منافی حال اوست و حال او مبنی بر خیال

طرف سے ہمیشہ خوار ہے مُنہ کی بات اُس کے حال کے مخالف ہے اور حال اُسکا خیال پر مبنی

و ازین خواب و خیال چہ آید و ازین قال و حال چہ کشاید ادبار و خسارت نقد

ہے اس خواب و خیال سے کیا حاصل اور اس قال اور حال سے کیا نفع ہو سکتا ہے بدبختی اور ٹوٹا حاصل ہے اور

لان بعض العقلاء يناقض بعضا فى مقتضى افكارهم فمن واحد
يبتدى فكره الى التصديق بحدوث العالم ومن آخر الى التصديق
بقدمه بل الانسان الواحد يناقض نفسه بحسب الوقتين فقد
يفكر ويودى فكره الى التصديق بقدم العالم ثم يفكر وينساق
فكره الى التصديق بحدوثه فالفكران ليسا بصوابين والا لزم
اجتماع النقيضين فلا يكون كل فكر صوابا فمست الحاجة الى
قانون يفيد معرفة طرق اكتساب النظريات التصورية والتصديقية
من ضروريا تهما والاحاطة بالافكار الصحيحة والفاسدة
الواقعة فيها اى فى تلك الطرق حتى يعرف منه ان كل
نظرى باىّ طريق يكتسب واىّ فكر صحيح واىّ فكر فاسد وذلك
القانون هو المنطق وانما سمى به لان ظهور القوة النطقية

وقت است وغیبت وضلالت برکفدست مبدا فساد وشرارت است ونشا

گند ذہنی اور گمراہی ہاتھ کی ہتھیلی پر فساد اور شرارت کا مبدا ہے اور ظلم وگنہگاری کا سرچشمہ

ظلم ومعصیت بالجملہ عیوب مجسمہ است وذنوب مجتمعہ خیرات اولایق لعن ورد

حاصل کلام سراسر گناہون سے مجسم اور عیبون کا مجموعہ ہے اور اُس کی بھلائیان لایق لعنت اور رد کے

وحسنات اوشایان طعن وطرد رُبَّ قَارِئِ الْقُرْاٰنِ وَالْقُرْاٰنُ یَلْعَنُہٗ درحق او گواہ

اور اُسکی نکوئیان لایق طعن اور ہٹادینے کے بہت قرآن کے پڑھنے والے اور قرآن اُنکو لعنت کرتا ہے اُسکے حق مین

عدل است رُبَّ صَائِمٍ لَیْسَ لَہٗ مِنْ صِیَامِہٖ اِلَّا الظَّمَاُ وَالْجُوْعُ درشان او

سچا گواہ ہے اور بہت روزہ دار ہین کہ اُن کو اپنے روزہ سے سوائے بھوکھ اور پیاس کے کچھ حاصل نہین اسکے شان

شاہد صادق قَوْلٌ لِمَا کَانَ ھٰذَا حَالُہٗ وَمَنْزِلُہٗ وَکَمَالُہٗ وَدَرَجَۃُ اسْتِغْفَارِہٖ

مین گواہ صادق ہے پس ہلاکی ہے واسطے اُسکے جسکا یہ حال اور یہ منزل اور یہ کمال ہو اور اُسکی استغفار کا رتبہ یہ ہے

ذَنْبٌ کَسَائِرِ الذُّنُوْبِ بَلْ اَشَدُّ وَتَوْبَۃُ مَعْصِیَۃٍ کَسَائِرِ الْمَعَاصِیْ بَلْ اَقْبَحُ

کہ وہ بھی ایک گناہ ہے مثل باقی گناہون کے بلکہ اس سے بھی شدید تر اور گناہون سے توبہ اسکی مثل باقی

کُلُّ مَا یَفْعَلُہُ الْقَبِیْحُ قَبِیْحٌ مصداق این سخن است ؎ زگندم جوز جو گندم

گناہون کے ہے بلکہ بدتر برا آدمی جو کچھ کرتا ہے برا کرتا ہے اس سخن کا مصداق ہے (ترجمہ) گیہون سے جو اور جو سے گیہون پیدا

نیاید۔ مرض او ذاتی است علاج نمے پذیرد و دوائے او اصلی است قبول دوا

نہین ہوتی۔ بیماری اسکی ذاتی ہے علاج قبول نہین کرتی اور مرض اسکی اصلی ہے دوا کو قبول نہین کرتی

نمے کند مَا بِالذَّاتِ لَا یَنْفَکُّ عَنِ الذَّاتِ ؎ سیاہی از حبشی کے رود کہ خود رنگ است

جو چیز ذاتی ہو وہ ذات سے دور نہین ہوسکتی (ترجمہ) سیاہی حبشی کب جاتی ہے کہ وہ اُسکا رنگ اصلی ہے

انما يحصل بسببه وربما عبر عنه بانه القانونية تعصم مراعاتها الذهن
اشار بصيغة المفرد الى كونه علما واحدا والمذكور بالتدوين ١٢
عن الخطاء في الفكر فالآلة هي الواسطة بين الفاعل ومنفعله
في وصول اثره اليه كالمنشار للنجار فانه واسطة بينه وبين
الخشب في وصول اثره اليه فالقيد الاخير لاخراج العلة
اي في وصول اثره ٢
المتوسطة فانها واسطة بين فاعلها ومنفعلها اذ علة علة
الشئ علة لذلك الشئ بالواسطة فان اذا كان علة
لب وب علة لج فكان اعلة لج ولكن بواسطة ب
الا انها ليست بواسطة بينهما في وصول اثر العلة
استدراك من قوله فانها واسطة بين فاعلها ومنفعلها ١٢ ع
البعيدة الى المعلول لان اثر العلة البعيدة لا يصل الى
المعلول فضلا عن ان يتوسط في ذلك شئ اخر وانما
مصدر فضل ١٢ في الوجود
الواصل اليه اثر العلة المتوسطة لانه الصادر منها وهي

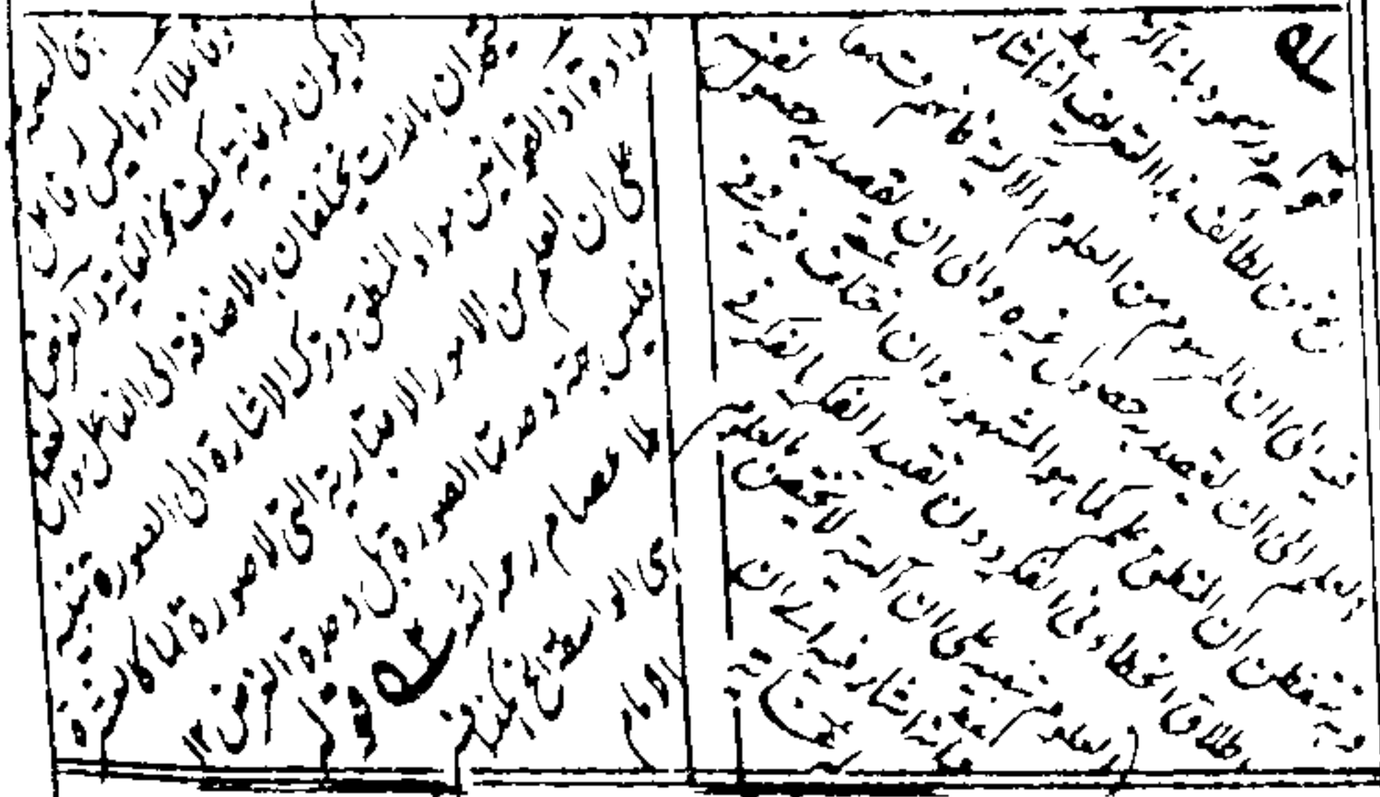

اي العلوم المدونة والا فكل شئ يمكن ان يكون المنطق آلة له لا بد ان يكون علما ١٢ ع

چہ توان کرد وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ اسے خیر محض بالشر

کیا کیا جاے اور نہین ظلم کیا اُنپر خدا نے ولیکن وہ تھے اپنے نفسون پر آپ ظلم کرنے والے خیر محض کے مقابلہ پر

محض مے باید تا حقیقت خیریت بظہور آید و تبیین اشیاء بضد دیگر آنجا کہ خیر و

شر محض چاہیے تا حقیقت بھلائی کی ظاہر ہو اور چیزین اپنی ضدون سے ظاہر ہوتی ہین جہان بھلائی ہو

کمال مہیا باید شر و نقص در میبایست حسن و جمال را آئینہ دار کمال بہت و آئینہ نمے

اور کمال ہو شر اور نقص بھی ہونا چاہیے حسن اور جمال کے لئے آئینہ دار کمال ہے اور آئینہ نہین ہوتا

باشد مگر در مقابل شے پس لاجرم خیر را شر و کمال را نقص آئینہ آمد پس در ہر جہ

مگر کسی چیز کے مقابل پر پس ضرور خیر کے لئے شر اور کمال کے لئے نقص آئینہ ہے پس جس جس

نقص و شرارت بیشتر نمایند خیر و کمال زیادہ تر ظاہر شود و عجائب کار و بار است

نقص اور شرارت زیادہ دکھاوین خیر اور کمال زیادہ تر ظاہر ہوتا ہے عجائب کار و بار سے ہے

این ذم معنی مدح پیدا کردہ درین شرارت و نقصان محل خیر و کمال گشت پس

کہ اس بدگوئی نے معنی مدح کے پیدا کئے ہین اس شرارت اور نقصان مین بھلائی اور کمال کا مقام ہے

لاجرم مقام عبدیت فوق جمیع مقامات باشد چہ این معنی را درین مقام عبدیت

پس ضرور عبدیت و خاکساری کا مقام تمام مقامات سے بلند تر ہوگا کیونکہ یہ معنی عبدیت کے مقام مین

اتم و اکمل است محبوبان را باین مقام مشرف مے سازند محبان بذوق شہود

پورے اور کامل ہین محبوبون کو اس مقام مین مشرف کرتے ہین محب مشہود کی ذوق سے لذت پاتے

متلذذ اند التذاذ در بندگی و انس آن مخصوص بہ محبوبان بست انس محبان بمشاہدہ

ہین اور بندگی مین لذت اور اُس کے ساتھ انس محبوبون کے ساتھ مخصوص ہے محبون کا انس محبوب کے

Marfat.com

من البعيدة والقانون هو امر كلي ينطبق على جميع جزئياته
ليتعرف احكامها منه كقولنا النحاة الفاعل مرفوع فانه امر كلي
منطبق على جميع جزئياته يتعرف احكام جزئياته منه حتى
يتعرف منه ان زيدا امر فوع في قولنا ضرب زيدا فانه فاعل وانما
كان المنطق آلة لانه واسطة بين القوة العاقلة وبين المطالب
الكسبية في الاكتساب وانما كان قانونا لان مسائله قوانين
كلية منطبقة على سائر جزئياتها كما اذا علمنا ان السالبة الضرورية
تنعكس الى سالبة دائمة عرفنا منه ان قولنا لاشيء من الانسان
بحجر بالضرورة ينعكس الى قولنا لاشيء من الحجر بانسان دائما وانما
قال تعصم مراعاتها الذهن لان المنطق ليس نفسه تعصم الذهن
عن الخطاء والا لم يعرض المنطق خطاء اصلا وليس كذلك
فانه ربما يخطأ الاهمال الآلة هنا هو مفهوم التعريف وما احترز

محبوب است وانس محبوبان ببندگی محبوب است وبین انس ایشانرا باین دولت

مشاہدہ کے ساتھ ہے اور محبوبون کا انس محبوب کی بندگی مین ہے اسی انس مین انکو اس دولت تک پہنچاتے ہین

مے رسانند وباین نعمت سرفرازے سازند شاہسوار یکہ تازاین میدان آن سرور

اور اس نعمت کے ساتھ سرفراز کرتے ہین اس میدان کا لاثانی شاہسوار وہ دنیا اور دین کا سردار اور پہلون اور

دنیا ودین وسیّد اولین وآخرین حبیب رب العالمین است علیہ من الصلوۃ

پچھلون کا سید پروردگار عالمین کا حبیب ہے اُسپر خدا کی پوری رحمتین اور کامل سلام

اتمہا من التحیات اکملہا وکسے را کہ بمحض فضل خواہند کہ باین دولت رسانند

نازل ہون اور جس کسی خاص فضل سے چاہتے ہین کہ اس دولت مین پہنچا دین

اورا بکمال متابعت آن سرور علیہ الصلوۃ والسلام متحقق مے سازند وآن را

اُسکو کمال متابعت و فرمان برداری رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ثابت کرتے ہین اور اس متابعت

بآن متابعت بدرجہ علیا مے برند ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ

کے سبب سے اُسکو اعلیٰ بلندی پر لیجاتے ہین یہ اللہ کا فضل ہے دیتا ہے جسکو چاہتا ہے اور اللہ صاحب

ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ مراد از کمال شر ونقص علم ذوقی است بہ آن۔ نہ آنکہ بشریت

بڑے فضل کا ہے مراد کمال شر اور نقص سے اُسکا علم ذوقی ہے نہ یہ کہ بشریت اور نقص سے اس علم

ونقص متصف شود صاحب این علم کہ متخلق باخلاق اللہ است تعالی شانہ و

کا صاحب متصف ہو جو کہ متخلق باخلاق اللہ ہے بلند ہے شان اُسکا

تقدس این علم ہم از جملہ ثمرات آن متخلق است شرارت ونقص را در آن موطن چہ

اور پاک ہے یہ علم بھی اُسکے متخلق ہونے کے میوون اور پھلون مین سے ہے شرارت اور نقص کو اس مقام پر کیا مجال ہے

Marfat.com

فالآلة بمنزلة الجنس والقانونية بمنزلة الفصل يخرج الآلات
الجزئية لارباب الصنائع وقوله تعصم مراعاتها الذهن عن الخطاء
في الفكر يخرج العلوم القانونية التي لا تعصم مراعاتها الذهن
عن الضلال في الفكر بل في المقال كالعلوم العربية وانما كان
هذا التعريف رسما لان كونه آلة عارض من عوارضه فان الذاتي
للشئ انما يكون له في نفسه والآلية المنطق ليست له في نفسه
بل بالقياس الى غيره من العلوم الحكمية ولانه تعريف بالغاية
اذ غاية المنطق العصمة عن الخطاء في الفكر وغاية الشئ تكون
خارجة عنه والتعريف بالخارج رسم وههنا فائدة
جليلة وهي ان حقيقة كل علم مسائله لانه قد حصلت
تلك المسائل اولا ثم وضع اسم العلم بازائها فلا تكون
له ماهية وحقيقة وراء تلك المسائل فمعرفته بحسب حده
وحقيقته لا تحصل الا بالعلم بجميع مسائله وليس ذلك مقدمة

چہ مجال جزآنکہ علم بآن متعلق شود این علم بواسطۂ مشہود تمام خیر محض است کہ در حسب

ہے سوائے اسکے کہ علم اُس سے متعلق ہو یہ علم شہود تام کے وسیلہ سے خیر محض ہے کہ اس کے پیچھے

آن ہمہ شر مے نماید۔ این بعد از فرود آمدن نفس مطمئنہ است بمقام خود لہذا تا این

تمام شر دکھائی دیتا ہے یہ پیچھے نفس مطمئنہ کے اپنے مقام پر آنے کے ہے اسلئے کہ نازل ہونے

قسم خورد ابر زمین نزند و کارش تا باین انجام نرسد از کمال مولائے خود نصیب

ہے گر بچاوے اور مبادا اس رتبہ تک پہنچ نہ سکے اپنے مولا کے کمال سے بے نصیب

است فکیف کہ خود را یقین مولا داند و صفات خود را صفات او انگارد و تعالی اللہ

ہے پس کجا یہ بات کہ اپنے آپ کو مولا جانے اور اپنی صفتوں کو اُسکی صفتیں گمان کرے بلند ہے اللہ

عَنْ ذٰلِكَ عُلُوًّا كَبِيْرًا و این الحاد در اسما و صفات است ارباب این در زمرہ

بات سے بڑی بلندی پر اور یہ بے دینی اسما اور صفات میں ہے صاحب اسکے بیچ کردہ

وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ داخل اند نہ آنکہ ہر کہ جذبہ او بر سلوک او مقدم

اور چھوڑو اُنکو جو کجراہی کرتے ہیں اسکے نامون میں داخل ہیں یہ بات نہیں کہ جسکا جذبہ اس کے سلوک پر

است از محبوبین است لیکن تقدیم جذبہ بشرط است و محبوبیت آنست کہ در جذبہ

مقدم ہے وہ محبوبون سے ہے لیکن جذبہ کا مقدم ہونا شرط ہے محبوبیت میں سے اُن ہر جذبہ میں ایک

نحوے از معنی محبوبیت حاصل است کہ جذب بے آن نے شود و آن قسم از عوائق

قسم محبوبیت کے معنون سے حاصل ہے کہ اس کے سوا جذب نہیں ہو سکتا اور وہ قسم عوائق سے

پیدا شدہ است ذاتی نیست آن شی ذاتی نیست آنچہ از عوائق

ہوے ہیں ذاتی نہیں ذاتی معنی علت سے پاک و صاف ہیں سالک کی راہ میں جو عوائق

Marfat.com

للشروع فيه وانما المقدمة معرفته بحسب رسمه فلهذا صح

بقوله ورسموه دون ان يقول وحدوه الى غير ذلك من العبارا

تنبيها على ان مقدمة الشروع فى كل علم رسمه لاحاده فان

قلت العلم بالمسائل التصديق بها ومعرفة العلم بحده تصوره

والتصور لايستفاد من التصديق قلت العلم بالمسائل هو التصديق

بالمسائل حتى اذا حصل التصديق بجميع المسائل حصل العلم

المطلوب ولكن تصور العلم المطلوب بحده يتوقف على تصور

تلك التصديقات لا على نفسها فالتصور غير مستفاد من

التصديق **قال** وليس كله بديهيا والا لاستغنى عن تعلمه

ولا نظريا والا لدار او تسلسل بل بعضه بديهى وبعضه نظرى

اقول هذا اشارة الى جواب معارضة تورد

مستفادمنه

هٰهنا وتوجيهها ان يقال المنطق بديهى فلا حاجة الى تعلمه

آخر جذبہ میسر است اما داخل زمرہ محبان است بواسطہ عارض معنی محبوبیت پیدا شدہ است

آخر جذبہ حاصل ہے لیکن گروہ محبان مین داخل ہے عارض کے وسیلہ سے محبوبیت کے معنی پیدا کئے ہوے ہین

وھو لا یکفی فیہ وآن عارض تزکیہ وتصفیہ است ودر بعضے مبتدیان اتباع آن

اور وہ اس مین کافی نہین اور وہ عارض تزکیہ اور تصفیہ ہے اور بعضے مبتدیون مین رسول اکرم کا اتباع اگرچہ

سرور ولو بالجملۃ باعث حصول آن معنی بالجملہ است بلکہ در منتہی ہم اتباع است وبس

مجمل ہو ان مجمل معنون کے حصول کا باعث ہے بلکہ منتہی مین بھی اتباع ضروری ہے اور بس

ودر محبوبان ظہور آن معنی ذاتی فضلی نیز وابستہ باتباع آن سرور است علیہ الصلوٰۃ

اور محبوبون مین ظہور ان معنون ذاتی فضلی کا بھی متعلق ساتھ تابعداری حضرت رسول اکرم کے اپنر خدا کی

والسلام والتحیۃ بلکہ گویم آن معنی ذاتی ہم بواسطہ مناسبت ذاتیہ آنحضرت است

رحمتین اور سلام نازل ہون) ہے بلکہ مین کہتا ہون وہ معنی ذاتی بھی ساتھ وسیلے مناسب ذاتیہ آنحضرت کے ہے

علیہ الصلوٰۃ والسلام واسمیکہ رب اوست مناسب اسمیکہ رب آنحضرت علیہ

اُسپر خدا کی رحمت اور سلام ہو اور جو اسم رب اسکے کا ہے مناسب اُس اسم کے جو رب رسول اکرم کا اسپر رحمت

الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ واقع شدہ است در حق این خصوصیت واز آنجا این

اور سلام نازل ہو واقع ہوا ہے اِس خصوصیت کے حق مین اور اس جگہ سے یہ سعادت

سعادت اکتساب کردہ است واللہ سبحانہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

حاصل کی ہے اور خداوند پاک بہتر جاننے والا ساتھ صواب کے اور طرف اُسکے مرجع اور مآب

واللہ یحق الحق وھو یہدی السبیل *

ہے اور اللہ حق کو ثابت کرتا ہے اور وہی راہ دکھائیگا *

بيان الاول لو لم يكن المنطق بديهيا لكان كسبيا فاحتيج في تحصيله الى

قانون آخر وذلك القانون ايضا يحتاج الى قانون آخر فلما ان

يدور به الاكتساب او يتسلسل وهو محال لان لا يقال لانا نم

لزوم الدور او التسلسل وانما يلزم لو لم يثبته الاكتساب

الى قانون بديهي وهو ممنوع لانا نقول المنطق مجموع قوانين

الاكتساب فاذا فرضنا ان المنطق كسبي وحاولنا

اكتساب قانون منها والتقدير ان الاكتساب لا يتم

الا بالمنطق فيتوقف اكتساب ذلك القانون على

قانون آخر فهو ايضا كسبي على ذلك التقدير فالدور او التسلسل

لازم وتقرير الجواب ان المنطق ليس بجميع الاجزاء بديهيا

والا لاستغنى عن تعلمه ولا بجميع اجزائه كسبيا

والا لزم الدور او التسلسل كما ذكر المعترض بل بعض اجزائه

بديهي كالشكل الاول والبعض الآخر كسبي كباقي الاشكال

Marfat.com

مکتوب دہم در حصول قرب و بُعد و فرق و وصل بمعانی غیر

دسوان مکتوب حصول کتب اور دوری اور جدای اور وصل کے بیان مین ساتھ معنون

متعارفہ بہ بعضے علوم مناسب آن نیز بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند

غیر مشہورہ کے بعض علوم مناسب اُسکے ساتھ یہ بھی اپنے پیر بزرگوار کو لکھا ہے

عرضداشت احقر الخدمہ آنکہ مدتے است کہ از احوال خدمہ آن عتبہ علیہ اطلاع ندارد

عرضی کمترین خادمون کی یہ ہے کہ مدت ہوئی دربار عالی کے خادمون کے احوال سے کچھ اطلاع

نگران است ؎

نہین انتظار لگ رہی ہے ۔ (ترجمہ)

عجبے نیست اگر زندہ شود جان عزیز + چون از آن یار جدا ماند پیامے برسد

کچھ تعجب نہین اگر جان عزیز زندہ ہوجاے ۔ جب اِس بچھڑے ہوے یار سے پیغام پہونچے

میداند کہ شایان دولت حضور نیست ع این بسکہ رسد ز دور بانگ جرسم

جانتا ہے کہ لایق دولت حضور کے نہین یہی کافی ہے کہ دور سے مجھے جرس کا آواز پہنچ جاے

عجائب کاروبار است کہ نہایت بُعد را قرب نامیدہ اند و غایت فراق را

عجائب کاروبار ہے کہ نہایت دوری کا دام قرب رکھتے ہین اور نہایت جدای کو وصل

وصل گفتہ اند گویا فی الحقیقت در ضمن این اشارت بہ نفی قرب و وصال کردہ اند شعر

کہتے ہین گویا درحقیقت اِس بات کے اندر قرب اور وصال کی نفی کی طرف اشارہ ہے (ترجمہ)

کَیْفَ اَلْوُصُوْلُ اِلٰی سُعَادٍ وَدُوْنَهَا + قُلَلُ الْجِبَالِ وَدُوْنَ ذَاکَ خُیُوْفُ

معشوقہ کی طرف پہنچنا کس طرح ہوسکے حالانکہ اُسکے راہ مین بلند چوٹیان والے پہاڑ اور انکی پیچھے خوفناک اور پیچ در پیچ پہاڑی درّے ہین

Marfat.com

والبعض الكسبي انما يستفاد من البعض البديهي فلا يلزم الدور
ولا التسلسل واعلم ان ههنا مقامين الاول الاحتياج الى النفس
المنطق والثاني الاحتياج الى تعلمه والدليل انما ينتهض على
ثبوت الاحتياج اليه لا الى تعلمه والمعارضة المذكورة وان
فرضنا تمامها لا تدل الا على الاستغناء عن تعلم المنطق
وهو لا ينافض الاحتياج اليه فلا يبعد ان لا يحتاج الى تعلم المنطق
لكونه حاصلا بالفطرة او لكونه معلوما بشيء آخر وتكون الحاجة
ماسة الى النفسه في تحصيل العلوم النظرية فالمذكور في معرض
المعارضة لا يصلح للمعارضة لانها المقابلة على سبيل الممانعة

قال البحث الثاني في موضوع المنطق موضوع كل علم ما يبحث فيه
عن عوارضه التي تلحقه لما هو هو اي لذاته او لما يساويه او لجزئه
فموضوع المنطق المعلومات التصورية والتصديقية لان المنطقي
يبحث عنها من حيث انها توصل الى مجهول تصوري او تصديقي
ومن حيث انها يتوقف عليها الموصل الى التصور كونها كلية وجزئية
وذاتية وعرضية وجنسا وفصلا وعرضا وخاصة ومن حيث

پس حزن ابدی و فکر دائمی لاجرم دامنگیر آمد مراد را نیز آخر الامر با اراده مرید میباید

پس ہمیشہ کا غم اور دائمی فکر اسی واسطے دامنگیر ہے مراد کو بھی آخر کار ارادہ کے ساتھ مراد ہونا چاہیئے

شد و محبوب را بمحبت محب مے باید گشت آنسرور دین و دنیا علیہ من

اور محبوب کو محب کی محبت سے محب ہوجانا چاہیئے وہ دین و دنیا کا سردار اوسپر خدا کی

الصلوٰۃ اکملہا و من التحیات افضلہا باوجود مقام مرادیت و محبوبیت از

پوری رحمتین اور بہترین سلام نازل ہون باوجود مقام مرادیت اور محبوبیت مجبون سے

محبین آمد و از مریدین گشت لاجرم از حال او چنین خبر داده اند کہ کان رسول اللہ صلعم

ہوگئے تھے اور مریدین گئے تھے اسی لئے اُن کے حال سے یون روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

مُتواصِلَ الحُزنِ دائمَ الفِکرِ والسرور فرموده علیہ الصلوٰۃ والسلام ما اُوذِیَ نبیٌ

وسلم کہ ہمیشہ غمناک اور دائم فکرمین رہتے تھے اور آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کسی نبی کو ایسا دکھ

بمثل ما اُوذیتُ محبان باید تواند کشید و محبوبان را تحمل این بار دشوار است

نہین جیسا دکھ مجھ کو اٹھایا ہے محب تو محبت کا بوجھ اُٹھا سکتے ہین اور محبوبون کو اسکا بوجھ اُٹھانا مشکل ہے

و این قصہ پایانے ندارد و قصۃُ العشقِ لا انفصامَ لہا حامل عرضداشت شیخ

اور یہ قصہ انتہا نہین رکھتا اور عشق کے قصہ کا کوئی ختم نہین عرضی کا لانے والا شیخ

الہ بخش نحوی از جذب و محبت کہ دارد بابرام چند کلمہ بخاطر ان ایشان نویسانیدہ

الہ بخش نحوی جذبہ اور محبت سے جو رکھتا ہے دلیری کرکے چند کلمے حضور کی خدمت مین لکھوائے آئے

الغرض کہ شوق ملازمت ظاہر ساختہ متوجہ آن حدود گشتہ است اول بعضے

الغرض ملاقات کی شوق ظاہر کرکے خدمت شریف مین روانہ ہوا ہے پہلے کچھ ارادے

Marfat.com

انها یتوقف علیها الموصل الی التصدیق اما توقفا قریبا ککونها
قضیة وعکس قضیة ونقیض قضیة واما توقفا بعیدا ککونها
موضوعات ومحمولات اقول قد سمعت ان العلم لا یتمیز
عند العقل الا بعد العلم بموضوعه ولما کان موضوع المنطق
اخص من مطلق الموضوع والعلم بالخاص مسبوق بالعلم بالعام
رجب اولا تعریف مطلق موضوع العلم حتی یحصل معرفة موضوع
علم المنطق فموضوع کل علم ما یبحث فی ذلک العلم عن عوارضه
الذاتیة کبیان الانسان لعلم الطب فانه یبحث فیه عن احواله من
حیث الصحة والمرض وکالکلمة لعلم النحو فانه یبحث فیه عن احوالها
من حیث الاعراب والبناء والعوارض الذاتیة هی التی تلحق الشئ
لما هو هو ای لذاته کالتعجب اللاحق لذات الانسان او تلحق الشئ
لجزئه کالحرکة بالارادة اللاحقة للانسان بواسطة ان حیوان او
تلحقه بواسطة امر خارج عنه مساو له کالضحک العارض
للانسان بواسطة التعجب والتفصیل هناک ولان العوارض ستة لان
ما یعرض الشئ اما ان یکون عروضه لذاته او لجزئه او لامر خارج عنه

بیان تعریف موضوع المنطق

ارادہ ظاہر ساخت چون درآن مایہ ازین حقیر تقاضا مفہوم کرد بمجرد ملاقات ساختہ

ظاہر کرتا تھا جب اس ارسے مین خاکسار کی ملاقات سے مفہوم کرکے بمجرد ملاقات پرداختہ

چند کلمہ نویسانیدہ زبان گستاخی انداز بسمع رسانیدہ

ہوکر چند کلمے لکھوانے یا سے زبان گستاخی انداز سمع رسانیدہ

مکتوب یازدہم در بیان بعضے کشفہا کہ در مکتوبات خود مرقوم ساختہ

گیارھوان مکتوب بعضے کشفون کے بیان مین اور مرقوم ساختہ

قصور خود و تتمہ داشتن خود را در جمیع احوال و اقوال و ظہور

دیکھنے کا اور اپنے آپ کو تقصیر ناک جاننا ہر ایک حال اور قول مین اور

سہ کلام شیخ ابوسعید ابوالخیر کہ گفتہ است تا ایشان چہ ماندہ است

تین کلامون شیخ ابوسعید ابوالخیر کا ظاہر ہوا جو انہون نے کہا ہے کہ ہمین کیا رہا

کجا ماند و بیان احوال بعضے یاران بہ پیر بزرگوار خویش نوشتہ

اور کہان رہتا ہے اور بیان احوال بعضے دوستون کا اپنے پیر بزرگوار کو اس طرح لکھتے ہین

اندعرضہ داشت کمترین بندگان احمد آنکہ مقامیکہ سابقاً خود را در آن دیدہ بود

عرضی کمترین غلامون سے احمد کی یہ ہے جس مقام مین آگے اپنے آپ کو دیکھا تھا

چون حسب الامر العالی باز ملاحظہ نمود عبور خلفائے ثلثہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم

جب موافق حکم شریف کے پھر دیکھا تو تینون حضرت کے خلیفون سے گزرا اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو

در آن مقام بہ نظر آمدہ اما چون مقام و مرتبہ خود را آنجا ندانست در مقامات دیگر نظر نکرد

ہو اس مقام مین نظر تو آیا لیکن جب وہ مقام اور مرتبہ اپنا وہان نہ پایا پہلی دفعہ دوسرے مقام نظر مین نہ آئے

Marfat.com

والامر الخارج عن المعروض اما مساوله او اعم منه او اخص منه
او مباين له فالثلثة الاول وهي العارض لذات المعروض والعارض
الجزء والعارض للمساوي تسمي اعراضا ذاتية لاستنادها الى ذات
المعروض اما العارض للذات فظاهر واما العارض للجزء فلان
الجزء داخل في الذات والمستند الى ما هو في الذات مستند اليها
الذات في الجملة واما العارض للامر المساوي فلان المساوي يكون
مستندا الى ذات المعروض والعارض مستندا الى المساوي والمستند
الى المستند الى الشئ مستند الى ذلك الشئ فيكون العارض
ايضا مستندا الى الذات والثلثة الاخيرة وهي العارض
الامر الخارج اعم من المعروض كالحركة اللاحقة للابيض
بواسطة انه جسم وهو اعم من الابيض وغيره والعارض
للخارج الاخص كالضحك العارض للحيوان بواسطة انه
انسان وهو اخص من الحيوان والعارض بسبب المباين
كالحرارة العارضة للماء بسبب النار وهي مباينة للماء
تسمي اعراضا غريبة لمباينتها من الغرابة بالقياس الى ذات المعروض

چنانکہ از ایمۂ اہلبیت غیر از امامین و امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین در آنمقام استقرار

جیساکہ امامان اہل بیت سے سوائے امام حسنؓ و حسینؓ صاحبان اور امام زین العابدینؒ کے خداوند تعالیٰ ان سب سے راضی ہو

و اثبات ندارد لیکن عبوری در آن واقع شدہ است بدقت نظر میتوان یافت و آنگاہ اول

اسمقام مین کوئی ٹھہر نہین سکتا لیکن وہان سے گذر جانا واقع ہوا ہے جو باریک نظر سے معلوم ہو سکتا ہے اسوقت پہلے

خود را در آنمقام نامناسب میدید بے مناسبتی دو نوع است یکے آنکہ بواسطہ عدم ظہور طریقے

تو اپنے آپ کو اس مقام مین نامناسب دیکھتا تھا بے مناسبتی دو قسم کی ہے ایک یہ کہ کوئی رستہ نہ ملنے کے سبب سے

از طرق طاری میشود و چون راہے باو نمودند آن بے مناسبتی بر طرف میشود دیگر بمناسبتی

دور ہوجاتی ہے اور جب سالک کو کوئی راہ دکھاوین تو وہ بے مناسبتی دور ہوتی ہے دوسری بے مناسبتی

مطلق است کہ بہیچ وجہ قابل زوال نیست و راہہا کہ موصل آنمقام اند کہ ثالث ندارند یعنی در

مطلق ہے جو کسی وجہ سے دور ہونے کے لایق نہین اور رستے جو اسمقام تک پہنچاتے ہین وہی ہین تیسرا کوئی

نظر او را آن دو طریق طریق دیگر ظاہر نمیشود یکے دیدن نقص و قصور است و ثبات خود را متہم

نہین یعنی نظر مین سوائے اُن دو رستون کے دوسرا کوئی راہ ظاہر نہین ہوتا ایک اپنے عیبون اور نقصون کی شناخت اور

داشتن در خیرات با قوت جذب دیگر صحبت شیخ مکملے مجذوبے سلوک تمام کردہ حق سبحانہ و

دوسرا اپنی نیتون کو تہمت ناک کرنا بھلائیون مین ساتھ قوت جذب کے دوسرا صحبت مرشد کامل مجذوب کی جسنے سلوک تمام کیا ہو خداوند

تعالیٰ بطفیل عنایت حضرت ایشان طریق اول را بقدر استعداد عنایت فرمودہ است ہیچ عملے از

تعالیٰ بطفیل عنایت حضور کے پہلا رستہ تو بقدر لیاقت کے عنایت فرمایا ہے کوئی عمل بھلائی کے عملون

اعمال خیر بوقوع نمے آید مگر آنکہ خود را در آن عمل متہم میسازد بلکہ تا زمانہ کہ بوجوہ تہمت نہند

سے صادر نہین ہوتا مگر اُس مین اپنے آپ کو تہمت ناک کرتا ہون بلکہ جبتک کئی وجہون سے تہمت نرکھون

Marfat.com

والعلوم لا يبحث فيها الا عن الاعراض الذاتية لموضوعاتها

فما هنا اقال عن عوارضه التي تلحقه لما هو هو الخ اشارة الى

الاعراض الذاتية واقامة للحد مقام المحدود واذا تمهد هذا

فنقول موضوع المنطق المعلومات التصورية والتصديقية

لان المنطقي يبحث عن اعراضها الذاتية ولا يبحث في العلم عن

اعراضه الذاتية فهو موضوع ذلك العلم فيكون للمعلومات التصورية

والتصديقية موضوع للمنطق وانما قلنا ان المنطقي يبحث عن الاعراض

الذاتية للمعلومات التصورية والتصديقية لانه يبحث عنها

بیقرار و بے آرام میباشد نزد خود چنان میداند کہ ہیچ عملے از وے صادر نمیشود کہ قابل کتابت باشد بلکہ

قرار اور آرام نہین آتا اپنے نزدیک یہ خاکسار ایسا جانتا ہے کہ کوئی عمل اس سے ایسا واقع نہین ہوتا جو رائین طرز کے

یمین باشد و میداند کہ صحیفہ یمین از اعمال خیر خالی است و لہٰذا آن معطل و بیکار نہ خود شایان آنحضرت

درشتونکے لکھنے کے لایق ہوا جانتا ہی کہ رائین ماذہ کا صحیفہ نیک عملونسے خالی ہی اور اسکے کاتب بیکار بیٹھے ہین بھلا وہ دربار خداوندی

جل جلالہ کے بودہ باشد و ہر کہ در عالم است حتی کہ کافر فرنگ و ملحد زندیق از خود بوجوہ بہتر میداند

جلشانہ کے کب لایق ہوسکتا ہے اور جو کوئی جہان مین ہے یہانتک کہ فرنگی کافر اور گمراہ بیدین بھی اپنے آپ سے کئی طرح سے بہتر جانتا ہے

و بدترین ہمہ اینہا خود را سے انگارد و جذبہ ہر چند بتمامی سیر الی اللہ تمام شدہ بود اما بعضے از

اور اپنے آپکو ان سب سے بُرا خیال کرتا ہون جذبہ کیطرف ہر چند سیر الی اللہ کی منزل ساری تمام ہوگئی تھی لیکن بعضے لوازم

لوازم و توابع آن باندہ بود کہ در ضمن فنائیکہ در مرکز مقام سیر فی اللہ واقع شدہ بود تمام شدند و

اور توابع لاحق ہوگئے تھے وہ اُس فنا کے ضمن مین جو مقام سیر فی اللہ کے مرکز مین واقع ہوا تھا تمام ہوگئے اور اُس فنا کے

احوال آن فنا را در عرضداشت سابق بتفصیل نوشتہ است و میباید کہ حضرت خواجہ احرار

حالات کو پہلی عرضی مین مفصل لکھ چکا ہون اور حضرت خواجہ احرار نے کہ اس منزل کے ختم

کہ نہایت این کار را فنا گفتہ اند ہمان فنا بودہ باشد کہ بعد از تجلی ذات و تحقق سیر فی اللہ متحقق

کا نام فنا فرمایا ہے ہوسکتا ہے کہ وہی فنا ہو جو تجلی ذات اور سیر فی اللہ حاصل ہونے کے بعد ہوتا

عمدہ و فنا را ارادت ہم از جملہ شعب ہمان فناست ﴿من یحلل اتی انکرد او فانیست ہ در

ہوا اور فنا کی ارادت بھی اُسی فنا کی شاخون مین سے ہے (ترجمہ) کسی شخص کو جبتک وہ فنا ہو درگاہ کبریائی

بارگاہ کبریا۔ و نامناسبان را اینمقام ہم کہ دو طائفہ اند در نظر اند جماعہ متوجہ اینمقام و جویای طریق

مین بار نہین ملتا۔ اور اس مقام کے لایق بھی جو دو گروہ ہین نظر مین ہین ایک جماعت اسمقام کی متوجہ اور اسمقام کے پہنچنے کا

من حيث انها توصل المجهول تصوري او مجهول تصديقي كما يبحث عن
ان كان العلوم تصوراً ۱۲
الجنس كالحيوان والفصل كالناطق وهما معلومان تصوريان من حيث انهما
يبحث ان يتوصل المجموع الى مجهول تصوري كالانسان وكما يبحث عن
القضايا المتعددة كقولنا العالم متغير وكل متغير محدث وهما معلومان
من حيث انهما يتوصل بهما الى مجهول تصديقي كقولنا العالم محدث وكذلك يبحث عنها من حيث انها
تتوقف عليها الموصل الى التصور كالمعلومات التصورية كلية وجزئية
ذاتية وعرضية وجنسا وفصلا وخاصة ومن حيث انها يتوقف عليها
الموصل الى التصديق اما توقفا قريبا اى بلا واسطة كالمعلومات
التصديقية قضية او عكس قضية او نقيض قضية واما توقفا بعيدا اى
بواسطة كونها موضوعات ومحمولات فان الموصل الى التصديق
يتوقف على القضايا بالذات لتركبه منهما والقضايا موقوفة على الموضوعات
والمحمولات فيكون الموصل الى التصديق موقوفا على
القضايا بالذات وعلى الموضوعات والمحمولات بواسطة توقف
القضايا عليها وبالجملة المنطق يبحث عن احوال المعلومات

Marfat.com

وصول آنہا و طائفہ دیگر ہیچ التفات و توجہ بآنمقام ندارند و توجہ حضرت ایشان بطریق دوم از طرق

رستہ تلاش کر رہے ہین دوسرا گروہ کچھ دھیان اور توجہ اس مقام کی نہین رکھتے اور حضور کی توجہ دوسرے طریق سے اُسمقام پر

وصول آنمقام بیشتر ظاہر میشود و مناسبتہ بہمان طریق مینماید چون از جانب حضرت ایشان باسور بود امثالاً

پہنچنے کے راستون سے زیادہ ظاہر ہوتی ہے اور مناسبت سے اسی راستہ دکھائی دیتی ہے جب خاکسار کو حضور کی طرف سے حکم تھا حکم بجالانے

للامور بعضہا امور جرأت و گستاخی نمود والا من ہمان احمد پارینہ کہستم ہستم ثانیاً معروض آنکہ

کے واسطے بعض کاموں مین جرأت اور دلیری کی ورنہ مین وہی پرانا احمد ہون جو ہون - دوسرا یہ عرض ہے کہ

در اثنائے ملاحظہ آنمقام مرۃ ثانیہ مقامات دیگر بعضہا فوق بعض ظاہر شدند بعد از توجہ بنیاز و شکستگی

اُسمقام کے ملاحظہ کے درمیان دوسری دفعہ کئی اور مقامات ایکدوسرے کے اوپر ظاہر ہوئے عجز و نیاز کے ساتھ توجہ کرنے کے بعد

چون آنمقام فوق آنمقام سابق رسیدہ شد معلوم شد کہ آنمقام حضرت ذی النورین ست و خلفائے دیگر را

جب پہلے مقام سے اوپر والے مقام پر پہونچگیا تو معلوم ہوا کہ یہ مقام حضرت عثمان رض کا ہے اور دوسرے خلیفونکو بھی اسمقام

ہم در آنمقام عبوری واقع شدہ ست و آنمقام در آنمقام ہم مقام تکمیل و ارشاد ست و ہمچنین دو مقام

مین گذر واقع ہوا ہے اور یہ مقام اسموقعہ پر بھی مقام تکمیل اور ارشاد کا ہے اور ایسا ہی دو مقام اوپر والے

فوق ہم کہ اکنون بذکور میشوند و بالاے آنمقام مقام دیگر در نظر آمد چون بآنمقام رسیدہ شد معلوم گشت

بھی جو ابھی ذکر کئے جاتے ہین اور اُس مقام پر ایک دوسرا مقام نظر پڑا جب وہان پہنچا ہوا تو معلوم ہوا

کہ آنمقام حضرت فاروق ست و خلفائے دیگر را ہم در آنجا عبوری واقع شدہ ست و فوق آنمقام

کہ وہ مقام حضرت عمر کا ہے اور دوسرے خلیفون کو بھی وہان گذر واقع ہوا ہے اور اُس مقام کے اوپر مقام حضرت

مقام حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین بآنمقام نیز رسیدہ شد و از مشائخ حضرت خواجہ

صدیق اکبر رض کا ظاہر ہوا خدا اِن سب سے راضی ہو اسمقام مین بھی پہونچنا ہوا اور مشائخ مین سے حضرت خواجہ

التصورية والتصديقية التي هي لها نفس الايصال الى المجهولات

او الاحوال التي يتوقف عليها الايصال وهذه الاحوال عارضة

للمعلومات التصورية والتصديقية لذواتها فهو باحث

عن الاعراض الذاتية لها **قال** وقد جرت العادة بان

يسمى الموصل الى التصور قولا شارحا والموصل الى التصديق

حجة ويجب تقديم الاول على الثاني وضعا لتقدم التصور على

التصديق طبعا لان كل تصديق لابد فيه من تصور المحكوم عليه

اما بذاته او بامر صادق عليه والمحكوم به كذلك والحكم لامتناع

الحكم من جهل احد هذه الامور **اقول** قد عرفت ان

الغرض من المنطق استحصال المجهولات والمجهول اما

تصوري او تصديقي فنظر المنطقي اما في الموصل الى التصور واما في

الموصل الى التصديق وقد جرت العادة اي عادة المنطقيين بان يسموا

الموصل الى التصور قولا شارحا اما كونه قولا فلانه في الاغلب مركب والقول يراد

نقشبند قدس اللہ سرہ الاقدس را در ہر مقامے باخود ہمراہ میدیافت و خلفاے دیگر را ہم در آنمقام
نقشبند کو خدا اُن کے بھید مقدس کرے ہر مقام پر اپنے ساتھ پاتا تھا اور دوسرے خلیفون کو بھی اسمقام مین گذر واقع
عبورے واقع شدہ است تفاوت نیست الا در عبور و مقام و مرور و ثبات و بالاے آنمقام مقامی مفہوم
ہوا ہے فرق کوئی نہین مگر گذرنے اور ٹھہرنے اور گذرنے اور ثابت رہنے مین اُسمقام کے اوپر کوئی مقام سمجھا نہین
نمیشود الا مقام حضرت رسالت خاتمت علیہ من الصلوۃ اتمہا و من التحیات اکملہا و محاذی مقام
جاتا مگر مقام حضرت خاتم الانبیا کا اُنپر پوری رحمتین خدا کی اور کامل سلام نازل ہون اور مقام حضرت صدیق رضی
حضرت صدیق رضی اللہ تعالی عنہ مقامے دیگر نورانی بس شگرف کہ ہرگز مثل آن در نظر نیامدہ بود
اللہ تعالے عنہ کے مقابل پر ایک دوسرا مقام نورانی نہایت عجیب کہ ہرگز مثل اُسکی نظر مین نہین آیا تھا
ظاہر شد و اندکے از آنمقام ارتفاع داشت چنانچہ صفحہ را از زمین بلند میسازند و معلوم شد کہ
ظاہر ہوا اور اُس مقام سے کچھ قدر اونچا تھا جیسا کہ صفحہ کو زمین سے بلند بناتے ہین اور معلوم ہوا کہ وہ مقام مقام
آنمقام مقام محبوبیت است و آنمقام رنگین و منقش بود خود را ہم بانعکاس آنمقام رنگین و منقش
محبوبیت کا ہے اور وہ مقام رنگین اور منقش تھا اپنے آپکو بھی اس مقام کے عکس پڑنے سے رنگین اور منقش پایا
یافت بعد ازان بہمان کیفیت خود را لطیف یافت و در نگ ہوا یا قطعہ ابر در آفاق منتشر دید
اس سے بعد اسی طرح اپنے آپ کو لطیف دیکھا اور ہوا یا بادل کے ٹکڑے کی طرح کنار زمین پھیلا ہوا دیکھا
و بعضے اطراف را واگرفت و حضرت خواجہ بزرگ و مقام صدیق اند رضی اللہ تعالی عنہما خود را
اور بعض طرفون کو گھیر لیا اور حضرت خواجہ بزرگ صدیق کے مقام مین ہین خدا ان دونون سے راضی ہو مین اپنے آپکو
در مقام محاذی آن میابد بکیفیتے کہ معروض شد است۔ دیگر ترک اشتغال باین عمل مرضی نمے نماید
اُس مقام کے مقابل پر پاتا ہون جیسا کہ عرض کر چکا ہون۔ دوسرا یہ بات ہے کہ اس شغل کا چھوڑنا پسند نظر نہین آتا

بيان الموصل الى التصديق

واما كون شارحا فلشرحه وايضاحه ماهيات الاشياء والموصل
اما الانشاء او الوجه ١٢ ع
الى التصديق حجة لان من تمسك به استدلالا على مطلوب غلب
على الخصم من حج يحج اذا غلب ويجب اى ليستحسن تقديم مباحث
اى من باب نصر لانه مشتق منه ١٢ ع فيه اشارة الى ان المراد بالوجوب
الاول اى الموصل الى التصور على مباحث الثانى اى الموصل الى التصديق
بحسب الوضع لان الموصل الى التصور التصورات والموصل الى
القريب ١٢
التصديق تصديقات والتصور مقدم على التصديق طبعا فليقدم
عليه وضعا لتوافق الوضع الطبع وانما قلنا التصور مقدم على التصديق
اخرج به التقدم بالزمان او
بمعنى ان التقدم بالطبع هو ان يكون المتقدم بحيث يحتاج اليه المتاخر
ولا يكون علة تامة له والتصور كذلك بالنسبة الى التصديق اما انه
ليس علة له فظاهر والا لزم من حصول التصور حصول التصديق
لان الامكان كذلك لجاز تخلف التصديق عن التصور وقد يتخلف
ضرورة وجوب وجود المعلول عند وجود العلة واما انه يحتاج اليه
التصديق فلان كل تصديق لا بد فيه من ثلث تصورات تصور
المحكوم عليه اما بذاته او بامر صادق عليه وتصور المحكوم به كذلك
وتصور الحكم للعلم الاولى بامتناع الحكم ممن جهل احد هذه التصورات
وفى هذا الكلام قد نبه على فائدتين احديهما ان استدعاء التصديق

Marfat.com

کیف حال آنکه عالم گبرداب ضلالت غرق میشود و کسیکه در خود قوت برآوردن از آن گرداب
جلا کسطرح ہو حالانکہ جہان گمراہی سکے بھنور مین غرق ہوتا ہے اور جو شخص اپنے تئین کیسکو اس گرداب سے نکالنے کی
پیدا بد چگونه خود را معاف دارد هر چند کار دیگر در پیش داشته باشد اشتغال باین امر ضروری است و مرضی
قوت پیدا نہ ہو تو کسطرح سکا پیچھا چھوڑے اگرچہ اسکو اور کام بھی درپیش ہون اس کام مین لگا رہنا ضروری اور پسندیدہ ہے
استغفار با بشرط آنکه بقدر از وسواس و هوا جس که در اثنای این عمل رود هند استغفار دیگر لازم باید
ہے لیکن شرط یہ ہے کہ بعضے وسواسون اور دل کے خطرون سے جو اس عمل کے دریان ظاہر ہوتے ہین استغفار کو لازم رکھنا چاہیے
نداشت بعین شرط داخل رضا میشود بے ملاحظه این شرط داخل رضا نمیشود و در تمے ایستد اما در داده
اسی شرط سے رضا مین داخل ہوتا ہے اس شرط کے ملحوظ رکھنے کے سوا رضا مین داخل نہین ہوتا اور تھم مین بیٹھ جاتا ہے لیکن حضرت
حضرت خواجه نقشبند و حضرت خواجه علاؤ الدین عطار قدس الله تعالی اسرارهما بے آنکه این شرط
خواجہ نقشبند کے تامدہ مین اور خصوصاً حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار کے طریقہ مین خدا ان دونون کے بھید کو مقدس کرے سوائے اثبات کے
را ملاحظه کرده شود معنی ست و عمل این کس بحال بے ملاحظه آن شرط گاہے داخل ست و گاہے
کہ اس شرط کو ملحوظ رکھے پسندیدہ ہے اور عمل اس ضعیف الحال کا سوای لحاظ اس شرط کے کبھی ٹھیک ہو جاتا ہے اور کبھی ملتبس ہو جاتا ہے دوسرا
در تمے ایستد دیگر در نفحات در سخنان شیخ ابو سعید ابو الخیر مذکور ست که عین نمیماند اثر کجا ماند
کتاب نفحات مین شیخ ابو سعید ابو الخیر کے اقوال مین مذکور ہے کہ عین نہین رہتا اثر کہان رہے نہ کچھ باقی چھوڑتا ہے اور
لا یبقی و الا اثر این سخن در اول نظر مشکل نمود که حضرت شیخ محی الدین و تابعان ایشان بر آنند که زوال
نہ کچھ رہے یہ سخن اول نظر مین مشکل دکھائی دیا کہ حضرت شیخ محی الدین اور انکے تابعدار اس بات پر ہین کہ زوال مین کا موصوف
عین که موصوف ست از معلومات الله سبحانه محال ست و الا انقلب العلم جهلا و چون عین زائل نشود
باری تعالی سے ایک معلوم ہے محال ہے ورنہ علم کا جہل ہو جانا لازم آتا ہے اور جب عین موجود نہ ہو

تصور المحكوم عليه ليس معناه انه يستدعي تصور المحكوم عليه بكنه
الحقيقة حتى لو لم يتصور حقيقة الشئ لامتنع الحكم عليه بل المراد انه
يستدعي تصوره بوجه ما امّا بكنه حقيقته او بامر مصادق عليه فانا
نحكم على اشياء لا نعرف حقائقها كما نحكم على واجب الوجود بالعلم
والقدرة وعلى شبح نراه من بعيد بانه شاغل للحيز المعين فلو كان
الحكم مستدعيا لتصور المحكوم عليه بكنه حقيقته لم يصح منا امثال
هذه الاحكام وثانيهما ان الحكم فيما بينهم مقول بالاشتراك
على معنيين لاحدهما النسبة الايجابية او السلبية المتصورة بين
شيئين وثانيهما ايقاع تلك النسبة الايجابية او انتزاعها فعنى بالحكم
حيث حكم بانه لابد في التصديق من تصور الحكم النسبة الايجابية
او السلبية وحيث قال لامتناع الحكم ممن جهل ايقاع النسبة او انتزاعها
تنبيها على تغاير معنى الحكم والا فان كان المراد بالنسبة الايجابية في
الموضعين لم يكن لقوله لامتناع الحكم ممن جهل احد هذه الامور معنى اذ
ايقاع النسبة فيهما فيلزم استدعاء التصديق تصور الايقاع وهو
باطل لانا اذا ادركنا ان النسبة واقعة وليست بواقعة يحصل التصديق

اثر کجا رود به همین ملمور ذهن این سخن متمکن شده بود سخن حضرت ابو سعید سیچ حل نمے شد

تو اثر کہان جاوے اور اسی ملمور کے ساتھ ذہن مین یہ بات ٹہری ہوی تہی سخن حضرت ابو سعید کا کچہ حل ہوتا تہا

بعد از توجه تام حق سبحانه و تعالی این سخن را منکشف ساخت و متحقق گشت که عین مے باشد

پوری توجہ کے بعد پروردگار جلشانہ نے اس سخن کو کھول دیا اور ثابت ہوا کہ نہ عین رہتا ہے اور نہ اثر

نه اثر و در خود نیز همین معنی را یافت و هیچ مشکل نماند و مقام این معرفت نیز در نظر

اور اپنے آپ مین بہی یہی معنی معلوم کیے اور کچہ مشکل نہی رہی اور اس معرفت کا مقام بہی نظر مین گیا جو ہمت

آمد بس عالیست فوق مقامے که حضرت شیخ و متابعان ایشان فرمودند این چه همت

بلند ہے اور پرے اس مقام سے کہ حضرت شیخ اور اس کے تابعدار فرماتے تہے یہ دونون ایک دوسرے کے

با یکدیگر هیچ منازعت و جنگ ندارند یکے از جاے هست و دیگر از جاے دیگر

ساتھ کچہ مخالفت اور نزاع نہین رکھتے ایک اور جگہ سے ہے اور دوسرا دوسری جگہ سے

به تفصیل عرضداشتن موجب تطویل و ملال است و ایضاً آنچه حضرت شیخ از دوام

مفصل عرض کرنا سبب لمبائی اور دلگیری کا ہے اور نیز جو کچہ حضرت شیخ نے دوام پر

این حدیث فرمودند نیز ظاهر گشت که حدیث عبارت از چه چیز بود و دوام آن چه چیز بود

حدیث سے فرمایا ہے وہ بہی ظاہر ہوا کہ حدیث مراد کس چیز سے ہوتی ہے اور دوام اس کا کیا ہوتا ہے

و در خود نیز این حدیث دائمی یافت اگرچه از نوادر است دیگر کتاب اصلا خوش نمے آید

اور اپنے آپ مین بہی یہ حدیث دائمی معلوم کی اگرچہ عجائبات سے ہے دوسرا کتاب ہرگز اچہی نہین لگتی

مگر آنکه ذکر اقدام عالیه اکابر که در مقامات واقع شده اندجاے ثبت کرده باشند خوش می آید

کتاب جس مین بزرگون کے حالات لکہے ہون کہ اسلاف ملوک مین انہون نے مقامات طے کیے ہین اچہی لگتی ہے

Marfat.com

ولا يتوقف حصوله على تصور لذلك الادراك فان قلت هذه القاعدة انما يتم اذا كان المحكم
ادراكا انما اذا كان فعلا فالتصديق يستدعي تصور الحكم لانه فعل من الافعال
الاختيارية للنفس والافعال الاختيارية انما تصدر عنها بعد شعورها
بها والقصد الى اصدارها فحصول الحكم موقوف على تصوره وحصول التصديق
موقوف على حصول الحكم فحصول التصديق موقوف على تصور الحكم على
ان المصنف في شرح الملخص صرح بوجعله شرطا لاجزاء التصديق حيث
لا يزيد اجزاء التصديق على اربعة فنقول قوله لان كل تصديق لا بد فيه من
تصور الحكم يدل على ان تصور الحكم جزء من اجزاء التصديق فلو كان المراد به
ايقاع النسبة في الموضعين لزاد اجزاء التصديق على اربعة وهو مصرح
بخلافه قال الامام في الملخص كل تصديق لا بد فيه من ثلث تصورات تصور
المحكوم عليه وبه الحكم فيل فرقنا بين قوله وقول المصنف ههنا ان الحكم فيها
قال الامام تصوره لا محالة بخلاف ما قال المصنف ان يجوز ان يكون قوله والحكم
معطوفا على تصور المحكوم عليه فحينئذ لا يكون تصورا كان قال لا بد في التصديق
من الحكم وغيره لازم منه ان يكون تصورا وان يكون معطوفا على المحكوم عليه فحينئذ
لا يكون تصورا وفيه نظر لان قوله والحكم لو كان معطوفا على تصور المحكوم عليه

Marfat.com

کہ این قسم چیزے دیدہ شود و احوال مشائخ متقدمین بیشتر مرغوب است کتب

کہ اس قسم کی باتین دیکھی جاوین اور اگلے مشائخ کے حالات زیادہ تر پسند خاطر ہین حقایق اور معارف

حقایق و معارف علی الخصوص سخنان توحید و تنزلات مراتب را نمے تواند مطالعہ

کی کتابین خصوصاً توحید کی باتین اور مرتبون کے تنزلات کو مطالعہ نہین کر سکتا

کرد خود را درین باب بحضرت شیخ علاء الدولہ بسیار مناسب مے یابد و در ذوق

اپنے آپ کو اس باب مین حضرت شیخ علاء الدولہ کے ساتھ بہت مناسب پاتا ہے اور ذوق و حال

و حال و درین مسئلہ شیخ مشارالیہ متفق است اما علم سابق تا باندکار و بشدت آمدن

مین اس مسئلہ کے اندر ساتھ شیخ مذکور کے متفق ہے لیکن اگلا علم فکرون تک اور زور کے ساتھ اپنے

ندہد۔ دیگر چند مرتبہ از برائے دفع بعضے امراض توجہ کردہ شد اثر آن ظاہر گشت و

قریب نے نہین دیتا۔ دوسرا کتنی دفعہ واسطے دفع بعض مرضون کے توجہ کی گئی اثر اس کا ظاہر ہوا اور

ہمچنین احوال بعضے موتی کہ از عالم برزخیت ظاہر شدہ بود نیز از برائے رفع آلام شدائد

ایسا ہی بعضے مُردون کے حالات جو عالم برزخ سے ظاہر ہوے تھے بھی واسطے دور ہونے صدمون

آنہا توجہ کردہ شد اما حالا قدرت بر توجہ نماندہ است کہ بر ہیچ چیز خود را جمع نمے تواند

اور سختیون انکے توجہ کیگئی۔ لیکن اب توجہ پر قدرت نہین رہی کیونکہ کسی چیز پر اپنے آپ کو مین متوجہ نہین کر سکتا

ساخت بعضے شدائد از مردم بر فقیر گذشتند و ستم ہا نمودند و جمع کثیر از متعلقان بنجانب

لوگون سے بعض سختیان فقیر پر گذری ہین اور انہون نے ظلم کئے ہین اور ایک بڑی گروہ ہمارے طرف کے

را بناحق ویران ساختند و جلاوطن نمودند اصلا بخاطر غبار و کلفت راہ نیافت چہ جائے آنکہ

لوگون کی ناحق ویران کردی اور انکو وطن سے نکالا بالکل دل مین ناراضی اور تنگی نہین آئی چہ جائے کہ

Marfat.com

ولا يكون الحكم تصورا الوجب ان يقول لامتناع الحكم ممن جعل احد هذين الامرين

ولو صح حمل قول احد هذه الامور على هذا الظهر الفساد من وجه اخر وهو ان

انما قال لو صح لان حمل الجمع على ما فوق الواحد ا يكون شايعا الى تعريفات هذا الفن ١٢ عبد

اللازم من ذلك استدعاء التصديق تصور المحكوم عليه به المدعى استدعاء

اكمل ١٢

التصديق التصورين والحكم فلا يكون الدليل واردا على الدعوى وايضا ذكر الحكم

يكون ح مستدركا كاذا المطلوب ان تقدم التصور على التصديق طبعا والحكم اذا لم يكن

تصورا لم يكن له دخل في ذلك **قال** واما المقالات فثلث المقالة الاولى في المفردات

وفيها اربعة فصول الفصل الاول في الالفاظ دلالة اللفظ على المعنى بتوسط الوضع

لمطابقة كدلالة الانسان على الحيوان الناطق وبتوسطه لما دخل فيه ذلك المعنى

انسان ١٢ — وضع ١٢

تضمن كدلالته على الحيوان او على الناطق فقط وبتوسطه لما خرج عنه التزام كدلالته

انسان ١٢

على قابل العلم وصنعة الكتابة **اقول** لا شغل للمنطقي من حيث هو منطقي بالالفاظ

فانه يبحث عن القول الشارح والحجة وكيفية ترتيبهما وهو لا يتوقف على الالفاظ فان

ما يوصل الى التصور ليس لفظ الجنس والفصل بل معناهما وكذلك ما يوصل الى

التصديق مفهومات القضايا لا الفاظها ولكن لما توقف افادة المعاني واستفادتها على

الالفاظ صار النظر فيها مقصودا بالعرض وبالقصد الثاني ولما كان النظر فيها من حيث

ان القصد الاول الى المعاني ١٢ الفاظ ١٢

انها دلائل المعاني قدم الكلام في الدلالة وهي كون الشيء بحالة يلزم من العلم به العلم

فوايم فتنه برنيه الطيبه ١٢ — جواب عن اعتراض الفاضل عصام كذا في الحاشية الآتية ١٢

Marfat.com

بخاطر گذرد بعضے از یاران کہ از مقام جذبہ شہود و معرفت پیدا کردہ اند تا غایت

دل پر گذرے بعضے دوستون مین سے کہ مقام جذبہ شہود و معرفت کا حاصل کیا ہے نہایت تک سلوک کی

قدمے در منازل سلوک نہادہ اند شمہ از احوال اینہا معروض میدارد امید ہست کہ حق

منزلون مین قدم رکھا ہے تھوڑا سا اُن کے حالات سے عرض کرتا ہے امید ہے کہ خداوند پاک بعد

سبحانہ و تعالی بعد از تمام جبت جذبہ بدولت سلوک مشرف گرداند شیخ نور در ہمان

تمام ہونے طرف جذبہ سے سلوک کی دولت پر اُن کو مشرف کرے گا شیخ نور اُسی مقام مین بند

مقام بند ہست بنقطہ فوق کہ در مقام جذبہ ہست نرسیدہ بدیر کاست و سکنات آنرا

ہے نقطہ فوق پر جو مقام جذبہ مین ہے نہین پہونچا دیر کاست و سکنات مین ڈال دیتا ہے

میدہد و قباحت کنے فہمد بخیر است کار او در توقف مے افتد چنین اکثر یاران بواسطہ

اور قباحت نہین پہونچاتا لاچار اُسکا کام درنگ مین پڑ جاتا ہے اسی طرح اکثر دوست لیے ہین

عدم رعایت آداب کار آنہا در توقف مے افتد درین باب حیران ہست کہ ازین

جنکا کام آداب کی رعایت نکرنے کے سبب سے درنگ مین پڑ جاتا ہے اسپر حیران ہے کہ اسکو

طرف ہیچ ارادہ توقف نیست بلکہ ارادہ ترقی آنہا ست بخیر است در کار کمتر

کچھ توقف کا ارادہ نہین بلکہ اُن کی ترقی کا ارادہ ہے بلا ارادہ کام مین دیر پڑ جاتی ہے در راہ

واقع مے شود و الا راہ قریب ہست مولانا مسعود بہ نقطہ پایان فرو رفتہ است و کار

بہت قریب ہے مولوی مسعود تو الیہ نقطہ پایان پر پہونچ گئے اور جذبہ

جذبہ را بانجام ہست و بہ نسبت آن مقام رسیدہ و فوق ہر اس و ہمہ نہایت رسانیدہ

کا کام ختم پر ہے اور بہ نسبت اُس مقام کی پہونچ گئی اور فوق کو ایک دم سے نہایت تک پہونچایا

Marfat.com

Marfat.com

اول صفات را بلکہ نوشتے کہ صفات آن قایم

اول صفات کو بلکہ اُس نور کو کہ صفتین اُسکے ساتھ قایم ہین لیتے آپ سے جدا دیکھا اور

بعد از آن صفات را از ذات جدا دیدہ وباین رسید باحدیت مقام جذبہ رسید

اُس سے بعد صفات کو ذات سے جدا دیکھا اور اس دیکھنے سے احدیت کے وسیلے سے مقام جذبہ

وخود را چنان گم ساختہ است کہ نہ باحاطہ قائلست ونہ بہ معیت وچنان باطن بطون

اب جہان اور اپنے آپکو ایسا گم کیا ہے کہ نہ احاطہ کا قایل ہے اور نہ معیت کا اور بطن بطون کے ساتھ ایسا

متوجہ است کہ غیر از حیرت ونادانی حاصل ندارد وسید شاہ حسین ہم نزدیک بہ نقطہ

متوجہ ہے کہ سوائے حیرت اور نادانی کے حاصل نہین رکھتا اور سید شاہ حسین بھی نزدیک نقطہ پایان

پایان از مقام جذبہ رسیدہ است وپسرش بہ نقطہ رسیدہ است وہمچنین صفات را

مقام جذبہ سے پہونچا ہے اور اُسکا بیٹا نقطہ پر پہنچا ہے اور ایسا ہی صفتون کو ذات سے جدا

یابد ذات جدا دیدہ لیکن ذات احد را در ہمہ جاے بیند واز ظاہر محظوظ است وہمچنین

دیکھا لیکن ذات واحد کو ہر جگہ پاتا ہے اور ظاہر سے خوش ہے اور ایسا ہی

میان جعفر نزدیک بہ نقطہ پایان رسیدہ است وخیلے بشوق ودلولہ ظاہر مے شود

میان جعفر اخیری نقطہ کے قریب پہونچا ہے بڑا شوق اور دلولہ مین دکھائی دیتا ہے قریب شاہ حسین

قریب بشاہ حسین است ومدار آن دیگر ہم تفاوت ظاہر مے شود میان شیخن

کے ہے اور دوسرے یارون مین بھی فرق ظاہر ہوتا ہے میان شیخن اور شیخ یحیی و شیخ

شیخ صبلی وشیخ کمال رسیدہ بہ نقطہ فوق رسیدہ اند وشیخ کمال نیز متوجہ نزول

کمال جذبہ مین نقطۂ فوق پر پہونچے ہین اور شیخ کمال بھی متوجہ نزول ہے

وهي اما مطابقة او تضمن او التزام وذلك لان اللفظ اذا كان دالا بحسب الوضع على
اى كون الوضعية منحصرة فى الاقسام الثلثة ١٢
معنى فان ذلك المعنى الذى هو مدلول اللفظ اما ان يكون عين المعنى الموضوع له او داخلا
فيه او خارجا عنه فدلالة اللفظ على معناه بواسطة ان اللفظ موضوع لذلك المعنى
مطابقة كدلالة الانسان على الحيوان الناطق فان الانسان انما يدل على الحيوان
الناطق لاجل انه موضوع للحيوان الناطق ودلالته على معناه بواسطة ان اللفظ
موضوع لمعنى دخل فيه ذلك المعنى المدلول للفظ تضمن كدلالة الانسان على الحيوان
او الناطق فان الانسان انما يدل على الحيوان او الناطق لاجل انه موضوع للحيوان
فيه ان هذا الحصر ليس مما لا بد منه فى وجه التسمية لدخول دالم فى التسمية ١٢ جندى ح
الناطق وهو معنى دخل فيه الحيوان او الناطق الذى هو مدلول للفظ ودلالته على
معناه بواسطة ان اللفظ موضوع لمعنى خرج عنه ذلك المعنى المدلول
التزام كدلالة الانسان على قابل العلم وصنعة الكتابة فان دلالته عليه
بواسطة ان اللفظ موضوع للحيوان الناطق وقابل العلم وصنعة الكتابة
خارج عنه ولازم وانما تسمية الدلالة الاولى بالمطابقة فلان اللفظ
مطابق اى موافق لتمام ما وضع له من قولهم طابق النعل بالنعل اذا
توافقا واما تسمية الدلالة الثانية بالتضمن فلان جزء المعنى الموضوع
له داخل فى ضمنه فهى دلالة على ما فى ضمن المعنى الموضوع له

است و شیخ ناگوری در نقطه فوق آمده است اما خیلے مسافت در پیش دارد یاران

اور شیخ ناگوری نقطہ فوق کے نیچے آیا ہے لیکن بہت مسافت درپیش رکھتا ہے یہان کے دوست

اینجائی تا الحال شهرت یا نه کس بلکه ده کس در نقطه فوق آمده اند بعضے واصل نقطه شده

ابتک آٹھ یا نو بلکہ دس آدمی نقطۂ فوق کے نیچے پہونچے ہین بعضے نقطہ پر پہنچکر نزول کر رہے

رو به نزول در آمده و بعضے دیگر قریب اند و بعضے بعید میان شیخ منزل خود را کم

ہین اور بعضے دوسرے قریب ہین اور بعضے دور میان شیخ منزل اپنے آپ کو کم پاتا

مییابد و صفات را از اصل مے بیند و مطلق را در همه جاے مییابد و اشیا را در رنگ

ہے اور صفتون کو اصل سے دیکھتا ہے اور مطلق کو تمام جگہون مین پاتا ہون اور چیزون کو سراب

سراب بے اعتبار مے داند بلکه هیچ نمے یابد درین باب مولانا معهود چنان

کی طرح بے اعتبار جانتا ہے بلکہ کچھ نہین پاتا اس بارہ مین مولوی معلوم ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسکو بعیت

ظاهر مے شود که اجازت تعلیم او مردم را از جمله مرضیات است اما اجازتیکه مناسب

اور لوگون کی تعلیم کی اجازت دینا پسندیدہ باتون سے ہے لیکن جو اجازت کہ جذبہ کے مناسب

جذبه است هر چند بعضے امور مانده اند که او را استفاده می باید کرد لیکن در رفتن

ہے ہر چند بعضے امر اسکو تعلیم کرنے باقی رہ گئے ہین لیکن چلنے مین اُس نے بڑی جلدی کی

سرعت کرد و توقف ننمود بحضور اقدس مے رسد هر چه صلاح کار خواهند دانست

اور کچھ دیر نہ لگائی حضور شریف مین آتا ہے جو کچھ مناسب سمجھین اُسکے حق مین فرماوین

خواهند فرمود و آنچه در علم کمینه آمد معروض داشت والحکم عند که خواجه ضیاء الدین محمد

خاکسار کی سمجھ مین جو کچھ آیا عرض کر دیا اور حکم اب حضور کے پاس ہے خواجہ ضیاء الدین محمد

وأما تسمية الدلالة الثالثة بالالتزام فلان اللفظ لا يدل على كل امر
خارج عن معناه الموضوع له بل على الخارج اللازم له وانما قيد حدود
الدلالات الثلث بتوسط الوضع لانه لو لم يقيد به لانتقض حد بعض
الدلالات ببعضها وذلك بجواز ان يكون اللفظ مشتركا بين الجزء والكل
كالامكان فانه موضوع للامكان الخاص وهو سلب الضرورة عن الطرفين
والامكان العام وهو سلب الضرورة عن احد الطرفين وان يكون للفظ
مشتركا بين الملزوم واللازم كالشمس فانه موضوع للجرم وللضوء
وبيصور من ذلك صور اربع الاولى ان يطلق لفظ الامكان ويراد به
الامكان العام والثانية ان يطلق ويراد به الامكان الخاص
والثالثة ان يطلق لفظ الشمس ويعنى به الجرم الذى هو الملزوم
والرابعة ان يطلق ويعنى به الضوء اللازم واذا تحققت هذه الصور
فنقول لو لم يقيد حد دلالة المطابقة بقيد توسط الوضع لانتقض
بدلالة التضمن والالتزام اما الانتقاض بدلالة التضمن فلانه اذا اطلق الامكان

چند روز اینجا بودند فی الجملہ حضور و جمعیت پیدا کردہ بودند آخر الامر از قلت اسباب

چند روز یہان رہے اور کچھ حضور اور جمعیت پیدا کی تھی آخر گذران کی تنگی کے سبب سے

معیشت نتوانستند خود را جمع ساخت متوجہ لشکر شوند و پسر مولانا شیر محمد ہم متوجہ ملازمت

تسلی نہین ہو سکے اور لشکر کی طرف چلے گئے اور مولوی شیر محمد کا بیٹا بھی نوکری پر تیار ہے

است فی الجملہ حضور و جمعیت دارد بواسطہ بعضے موانع چند ترقی نکرد زیادہ گستاخی

کچھ حضور اور جمعیت رکھتا ہے کئی روکون کے سبب سے اُس نے ترقی نہین کی زیادہ

است ۵ بندہ باید کہ حدِ خود داند۔ بعد از تحریر عرضداشت کیفیتے رو داد و حالے

گستاخی ہے غلام کو چاہیے کہ اپنے رتبہ کو جانے۔ اس عرضی کے لکھنے کے بعد ایک کیفیت ظاہر ہوی

پیش آمد کہ در تحریر گنجایش بیان آن نیست و در آنجا فنائے ارادت متحقق گشت

اور ایک حال پیش آیا جو تحریر مین سما نہین سکتا اور وہان فنائے ارادت ثابت ہوی جیسا کہ آگے متعلق

ہمچنانکہ سابقاً متعلق ارادت بمرادات بر طرف شدہ بود لیکن اصل ارادت ماند

خواہش مرادون کے برطرف ہو گئی تھی لیکن اصل ارادت رہی تھی

بود چنانچہ در عرضداشت مرقوم شدہ بود الحال ارادت ہم از بیخ برآمد و حینئذ

چنانچہ عرضی کیا تھا اب ارادت بھی جڑ سے نکل گئی اب نہ مراد ہے

لا مُرادَ و لا ارادَۃ و صورت این فنا نیز در نظر در آمد و بعضے علوم کہ مناسب این

نہ ارادت اور اس فنا کی صورت بھی نظر آگئی اور بعضے علم جو مناسب اس مقام کے تھے

مقام بود ہ فائض گشتند چون در تحریر آن علوم بواسطہ دقت و غموض تعسرے بود

حاصل ہوے جب کہ اُن علمون کے لکھنے مین اُن کی باریکی اور گہرای کے سبب تکلیف تنگی تھی

وانما قيدنا بالامكان الخاص كان دلالته على الامكان الخاص مطابقة
وعلى الامكان العام تضمنا ويصدق عليها انها دلالة اللفظ على
المعنى الموضوع له لان الامكان العام مما وضع له ايضا لفظ الامكان
فيدخل في حد دلالة المطابقة بدلالة التضمن فلا يكون مانعا واذا
قيدنا بتوسط الوضع خرجت تلك الدلالة عنه لان دلالة لفظ
الامكان على الامكان العام في تلك الصورة وان كانت دلالة
اللفظ على ما وضع له ولكن ليست بواسطة ان اللفظ موضوع
للامكان العام لتحققها وان فرضنا انتفاء وضعه بازاء به بل
بواسطة ان اللفظ موضوع للامكان الخاص الذي يدخل
فيه الامكان العام ولما الاشتقاض بدلالة الالتزام فلانه اذا
اطلق لفظ الشمس وعنى به الجرم كان دلالته عليه مطابقة وعلى الضوء
الالتزام مع انه يصدق عليها انها دلالة اللفظ على ما وضع له
فلو لم يقيد حد دلالة المطابقة بتوسط الوضع دخلت فيه ولما
قيد به خرجت عنه تلك الدلالة لان تلك الدلالة وان كانت
دلالة اللفظ على ما وضع له الا انها ليست بواسطة ان اللفظ موضوع له

Marfat.com

لاجرم عنان قلم را از تحریر آن علوم گردانیده و در وقت تحقق این فنا و افاضه علوم

ناچار قلم کی باگ کو اُن علوم کے لکھنے سے پھیر لیا۔ اور اس فنا کے ثبوت کے وقت اور سے علوم

یک نظر خاص در ما وراء وحدت پیدا شده است هر چند مقرر است که ما وراء او بسته

حاصل ہونے کے درمیان ایک نظر خاص ماوراء وحدت مین پیدا ہوی ہے ہر چند مقرر ہے کہ وحدت سے اُسکے

نظرے نیست بلکه هیچ نسبتے نیست اما آنچه مے باید معروض میدارد تا راست شود که

کوئی نظر نہین بلکہ کوئی نسبت نہین لیکن خاکسار جو کچھ معلوم کرتا ہے عرض کرتا ہے جو درست

به یقین نه پیوست بر نوشتن جرأت ننمود و صورت آن مقام در ما وراء که

تک پورا یقین نہ ہو گیا لکھنے پر دلیری نہ کی اور صورت اس مقام کی وحدت سے اُسکے

چنان مے بیند که آگره ما واست دهلی هست و هیچ شبهه در ما وراء نیست یا هیچ چیز

دیکھتا ہون کہ جیسا آگرہ دہلی سے آگے ہے اور کچھ شبہ اس مین نہین ہو سکتا ہر چند وہان

نظر نه وحدت است نه وراء آن و نه هیچ مقامے که بعنوان خفیه دانند حاصل را

وحدت ہے نہ آگے اُسکے اور نہ کوئی مقام کہ عنوان خفیہ کے ساتھ نہ جانے

وراء آن داند حیرت و جهل همان صرافت است و ازین دید هیچ لفظ

حیرت اور نادانی وہی خالص ہے اور اس دیکھنے سے کچھ فرق نہین ہوا

نمیدانم چه عرض نمایم همه تناقض در تناقض است و در گفت نمے آید و حال

مین نہین جانتا کیا عرض کرون ضد مین ضد جمع ہے کچھ کہا نہین جاتا اور حال

متحقق است اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مِنْ جَمِيْعِ مَا كَرِهَ اللّٰهُ قَوْلًا وَفِعْلًا وَخَاطِرًا نَاظِرًا

ثابت ہے استغفر اللہ کی بخشش کی مانگتا ہون اور طرف اللہ کے توبہ کرتا ہون تمام اُس چیز سے جو اللہ کو نہین بھاتی قول اور فعل اور خاطر اور ناظر

Marfat.com

لانا لو فرضنا انه ليس بموضوع للضوء كان دالا عليه بتلك الدلالة
الالتزامية ١٢
اى لفظ الشمس ١٢
بل بسبب وضع اللفظ للجرم المذكور له وكذا الولم يقيد بحد
دلالة التضمن بذلك القيد لانتقض بدلالة المطابقة فانا اذا
اى قيد توسط الوضع ١٢
اطلق لفظ الامكان واريد به الامكان العام كان دلالته عليه
لانه موضوع له ١٢
مطابقة وصدق عليها انها دلالة اللفظ على ما دخل في المعنى
اى دلالة الامكان على الامكان العام ١٢
الموضوع له لان الامكان العام داخل في الامكان الخاص وهو معنى
المراد بهنا ١٢
وضع اللفظ بازائه ايضا فاذا قيدنا الحد بتوسط الوضع خرجت
عنه لانها ليست بواسطة ان اللفظ موضوع لما دخل ذلك المعنى
فيه وكذلك الولم يقيد حد دلالة الالتزام بتوسط الوضع لانتقض
يكون نفسية بل بواسطة ان لفظ الامكان موضوع بازاء ١٢
بدلالة المطابقة فانه اذا اطلق لفظ الشمس وعنى به الضوء كان دلالته
انه موضوع له ١٢
عليه مطابقة وصدق عليها انها دلالة اللفظ على ما خرج عن المعنى
الموضوع له فهي داخلة في حد دلالة الالتزام لولا التقييد بتوسط
الوضع فاذا قيد بخرجت عنه لانها ليست بواسطة ان اللفظ موضوع
لما خرج ذلك المعنى عنه قال ويشترط في الدلالة الالتزامية كون
حتى يكون التزامية بل بواسطة ان لفظ الشمس موضوع بازاء ١٢
الخارج بحالة يلزم من تصور المسمى في الذهن تصوره والا لاشتهر فهم

وایضاً این زمان چنان معلوم گشت کہ سابقاً آنچہ از فنائے صفات میدانستم

ہو یا آنکہ بندہ کے متعلق اور نیز اسوقت مجھے ایسا معلوم ہوا ہے کہ آگے جو کچھ صفات کی فنا سے جانتا تھا دراصل

فی الحقیقت فنائے خصوصیت صفات ومابہ الامتیاز آنہا بود کہ درضمن وحدت مندرج

صفات خصوصیت اور اُن کی امتیاز کا فنا تھا جو وحدت کے ضمن میں مندرج

شدہ بود وندالحال اصل صفات ولو کانت علی سبیل الاندماج والاندراج نیز بر طرف

ہوئی تھی اب اصل صفتیں اگرچہ اوپر طریقے داخل ہونے اور درج ہونے کے ہوں ہی

شدہ بود فہرمان احدیت ایں جبر را نگذاشتہ وتمیزے کہ از علم اجمالی یا تفصیلی حاصل

برطرف ہوگئیں اور احدیت کے داروغہ نے کوئی جبر نہیں چھوڑا اور جو تمیز کہ علم مجمل یا تفصیلی سے حاصل ہوئی

نشدہ بود نماند وتمام نظر بر خارج آمدہ کان اللہ ولم یکن معہ شیئ وھو الان کما کان

تھی نہیں رہی اور تمام نظر باہر پر آئی اللہ تھا اور اُسکے ہمراہ کوئی چیز نہ تھی اور وہ اب بھی ایسا ہی ہے

این زمان مطابق حال گشتہ وسابقاً علم بہ مضمون این حدیث بود نہ حال امید

جیسا کہ تھا اسوقت مطابق حال کے ہوا اور آگے علم موافق مضمون اُس حدیث کے تھا نہ حال امید رکھتا

میدارد کہ بہ صحت وعدم تنبہ خواہند ساخت دیگر چنان مے نماید کہ مولانا قاسم علی را

ہے کہ صحت اور غلطی سے آگاہ فرماویں گے دوسرا اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ مولوی قاسم علی کو مقام

از مقام تکمیل نصیبے ہست ہمچنین بعضے یاران اینجائی را نیز از ان مقام نصیبے معلوم

تکمیل سے حصہ ملا ہے ایسا ہی بعضے یہاں کے دوستوں کو بھی اُس مقام سے حصہ معلوم ہوتا ہے

مے شود واللہ سبحانہ اعلم بحقیقۃ الحال ٭

اور خداوند پاک حقیقت حال کو آپ جانتا ہے ٭

Marfat.com

من اللفظ ولا يشترط فيها كونه بحالة يلزم من تحقق المسمى في الخارج
اى الخارج ١٢
تحقق فيه كدلالة لفظ العمى على البصر مع عدم الملازمة بينهما في الخارج
في الخارج

اقول لما كانت الدلالة الالتزامية دلالة اللفظ عن المعنى الموضوع له
وللاخفاء في ان اللفظ لا يدل على كل امر خارج عنه فلا بد للدلالة على الخارج
من شرط وهو اللزوم الذهني اى كون الامر الخارج لازما للمسمى اللفظ بحيث
يلزم من تصور المسمى تصوره فانه لو لم يتحقق هذا الشرط لامتنع فهم
الامر الخارج من اللفظ فلم يكن دالا عليه وذلك لان دلالة اللفظ على
المعنى بحسب الوضع لاحد الامرين لما لاجل انه موضوع بازائه
او لاجل انه يلزم من فهم المعنى الموضوع له فهمه واللفظ ليس
بموضوع للامر الخارج فلو لم يكن بحيث يلزم من تصور المسمى تصوره
لم يكن الامر الثاني ايضا متحققا فلم يكن اللفظ دالا عليه ولا يشترط
فيها اللزوم الخارجي وهو كون الامر الخارجي

Marfat.com

مکتوب دوازدہم در بیان حصول مقام فنا و بقا و حصول ظہور

بارھوان مکتوب حصول مقام فنا اور بقا اور حصول ظہور وجہ خاص ہر شے

وجہ خاص ہر شے و حقیقت سیر فی اللہ و تجلی ذاتی برقی و

اور حقیقت سیر فی اللہ اور تجلی ذوقی برقی وغیرہ کا بیان یہ بھی اپنے

جز آن نیز بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند۔ عرضداشت کمترین

پیر بزرگوار کو لکھتے ہین عرضی سب غلامون

بندگان احمد بذروہ عرض میرساند از تقصیرات خود چہ عرض نماید ماشاء اللہ کان

سے کمتر احمد کی عرض کی بلندی پر پہنچا تا ہے اپنی کوتاہیون کی بابت کیا عرض کرون جو اللہ نے چاہا

وما لم یشاء لم یکن ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ملومے کہ تعلق بمقام

ہوا اور جو نہین چاہتا نہین ہوتا اور نہین طاقت گناہ سے پھرنیکی اور نہ قوت نیکی کرنیکی مگر اللہ بلند اور عظیم کی مدد سے

فنا فی اللہ و البقا داشتند حق سبحانہ بعنایت خود منکشف ساخت و ہمچنین

جو علم کہ مقام فنا فی اللہ اور بقا سے تعلق رکھتے تھے خداوند پاک نے اپنی عنایت سے کھولدیئے اور ایسا ہی

معلوم کرد کہ وجہ خاص ہر شے چیست و سیر فی اللہ بچہ معنی است و تجلی ذاتی برقی

معلوم کیا کہ وجہ خاص ہر چیز کی کیا ہے اور سیر فی اللہ کن معنون سے ہے اور تجلی ذاتی برقی کیا ہوتی

چہ مے باشد و محمدی المشرب کیست و امثال آن در ہر مقامے لوازم و ضروریات

ہے اور محمدی المشرب کون ہے اور مانند اُس کے ہر ایک مقام مین اُسکے لوازم اور ضروریات

آنرا مے نمایند و میگزرانند و کم چیزے ماندہ باشد کہ اولیا اللہ آنرا نشان دادہ

دکھاتے ہین اور وہان سے گذارتے ہین کوئی کم چیز رہ گئی ہوگی کہ اولیا اللہ نے اُسکا نشان دیا ہے

Marfat.com

بحيث يلزم من تحقق المسمى في الخارج تحققه في الخارج كما ان اللزوم
الذهني هو كون الامر الخارجي بحيث يلزم من تحقق المسمى في الذهن
تحققه في الذهن شرط لانه لو كان اللزوم الخارجي شرطا لم يتحقق دلالة
على الالتزام بدون اللازم باطل فالملزوم مثله اما الملازمة فلانتفاء تحقق
المشروط بدون الشرط واما بطلان اللازم فلان العدم كالعمى يدل على
الملكة كالبصر دلالة التزامية لانه عدم البصر عما من شانه ان يكون
بصيرا مع المعاندة بينهما في الخارج فان قلت البصر جزء مفهوم
العمى فلا يكون دلالته عليه بالالتزام بل بالتضمن فنقول العمى
عدم البصر لا العدم والبصر والعدم المضاف الى البصر

اند در راہ فرو گذارند و نہ نمایند قبل من قبل بلا علۃ ہمچنانکہ ذوات اشیاء را

ہے راہ مین چھوڑ جاوین اور نہ دکھاوین قبول کیا گیا بلا علت ایسا ہی اشیاء کی ذاتون کو مصنوعی

مجعول میداند اصل قابلیات و استعدادات نیز مجعول و مصنوع میداند او سبحانہ

جانتا ہے جیسا اصل قابلیات اور استعدادات کو بھی مصنوعی اور بنا دی جانتا ہے خداوند

محکوم قابلیات نیست و نشاید کہ چیزے بروے حاکم باشد۔ زیادہ گستاخی ننمود

پاک قابلیات کا زیر حکم نہین ہے اور یہ جائز نہین کہ کوئی چیز اُسپر حاکم ہو۔ زیادہ دلیری نہ کی۔

ع بندہ باید کہ حد خود داند ٭

غلام کو اپنی حد نگاہ رکھنا چاہیئے ٭

مکتوب سیزدہم در بیان بے نہایتی راہ و مطابقت

تیرہوان مکتوب — راہ سلوک کی بے نہایتی کے بیان مین اور علوم

علوم حقیقت با علوم شریعت نیز بہ پیر بزرگوار خود

حقیقت کی مطابقت علوم شریعت سے یہ بھی اپنے پیر بزرگوار کو لکھتے

نوشتہ اند۔ عرضداشت کمترین بندگان احمد معروض مے گرداند

ہین کمترین بندگان احمد کی عرضی عرض کرتا ہے کہ افسوس ہزار

آہ ہزار آہ از بے نہایتی این راہ سیر باین سرعت و ارادت و عنایات باین

افسوس اس راہ کی بے نہایتی سے روانگی اس جلدی اور خواہشون کے ساتھ اور اتنی بڑی کوششون

کثرت از ینجا ست کہ مشائخ عظام فرمودہ اند سیر الی اللہ پنجاہ ہزار سالہ راہ است

(پھر ختم نہین ہوتا) یہی وجہ ہے کہ بڑے بزرگون نے فرمایا ہے کہ سیر الی اللہ پنجاہ ہزار سال کا راستہ ہے

Marfat.com

أيكون البصر خارجا عنه والاجتمع في العمى البصر وعدمه فقال

والمطابقة لاستلزم التضمن كما في البسائط واما استلزامها الالتزام

فغير متيقن لان وجود لازم ذهني لكل ماهية يلزم من تصورها

تصوره غير معلوم وما قيل ان تصور كل ماهية ليستلزم تصور انه

القائل به الرازي ١٢

ليست غيرها فممنوع ومن هذا تبين عدم استلزام التضمن الالتزام

لانه ليس بلازم بالمعنى المتكلم ١٢

واما هما فلا يوجد ان الامع المطابقة لاستحالة وجود التابع من حيث

انه تابع بدون المتبوع اقول اراد المصنف بيان نسب الدلالات

وهو المطابقة ١٢

الثلث بعضها مع بعض بالاستلزام وعدمه فالمطابقة

متعلق بالنسب الا بالبيان ١٢

لاستلزم التضمن اى ليس متى تحققت المطابقة تحقق

التضمن لجواز ان يكون اللفظ موضوعا لمعنى بسيط فيكون

دلالته عليه مطابقة ولا تضمن ههنا لان المعنى البسيط

لا جزء له واما استلزام المطابقة الالتزام فغير

متيقن لان الالتزام يتوقف على ان يكون لمعنى

اللفظ لازم بحيث يلزم من تصور المعنى تصوره

وكون كل ماهية بحيث يوجد لها لازم كذلك غير معلوم

Marfat.com

تعرج الملائكة والروح اليه في يوم كان مقداره خمسين الف سنة

چڑھتے ہین ملائک اور روح طرف اسکی ایک دن مین کہ ہے مقدار اُس کی پچاس ہزار سال

مگر ایماے باین معنی داشتہ اند چون کار بیاس رسید وامیدہا منقطع گشت

مگر اشارہ ان معنون پر رکھا ہے کہ جب کام ناامیدی تک پہنچ جائے اور امیدین منقطع ہو جائین

هو الذي ينزل الغيث من بعد ما قنطوا وينشر رحمته اور کارشد جب ناامید ہوجائین

وہ اللہ ہے جو اُتارتا ہے بادل کو پیچھے اسبات کے کہ لوگ ناامید ہوجائین اور اپنی رحمت پھیلاتا ہے

کہ سیر در اشیاء واقع شدہ است ومردم مسترشد باز غلو کردہ اند فی الجملہ سیر در

کچھ روزون سے اشیاء مین سیر واقع ہوا ہے اور مرید لوگون نے پھر حد سے زیادہ بڑھنا شروع کیا ہے فی الجملہ

کار ایشان کردہ شدہ است اما ہنوز خود را قابل آن مقام نمے یابد لیکن از براہم

اُنکے کام مین شروع ہوا ہون لیکن ابھی اپنے آپ کو اس مقام کے لایق نہین پاتا لیکن لوگون کی طرف

مردم بواسطہ مروت وحیا چیزے نمے گویند ودر مسئلہ توحید کہ سابقا متعرض شدہ

کا جواب سبب مروت اور حیا کے کچھ نہین کہہ سکتا اور توحید کے مسئلہ مین کہ آگے خاموش رہا

چنانکہ مکرر بعرض رسانیدہ بودہ افعال وصفات را باصل ہمیدا وچون حقیقت

جیسا کہ کئی دفعہ عرض کر چکا ہون اور افعال وصفات کو اصل سے نسبت کرتا تھا جب اصل ثابت

کار معلوم گشت از توقف برآمدہ ویقہ ہمہ از وست را چیرہ یافت وکمال را

معلوم ہوئی توقف کو چھوڑا اور ہمہ از وست کی ترجیح معدوم ہوئی اور کمال کو اشیاء مین

در آن بیشتر دید از مقولہ ہمہ اوست وافعال وصفات را ہمہ حکم شیء معلوم کردہ

زیادہ دیکھا مقولہ ہمہ اوست سے اور افعال اور صفات کو بھی دوسرے رنگ مین معلوم کیا

Marfat.com

بجواز ان يكون من الماهيات ما لا يستلزم شيئا كذلك فاذا كان
اللفظ موضوعا لتلك الماهية لكان دلالته عليها مطابقة ولا التزام
لانتفاء شرطه وهو اللزوم الذهنى وزعم الامام ان المطابقة (اى ايام التكليف)
مستلزمة للالتزام لان تصور كل ماهية يستلزم تصور
لازم من لوازمها واقله انها ليست غيرها واللفظ اذا دل
على الملزوم بالمطابقة دل على اللازم فى التصور بالالتزام و
جوابه انا لا نم ان تصور كل ماهية يستلزم تصور انها ليست غيرها
فكثيرا ما نتصور ماهيات لاشياء ولم نخطر ببالنا غيرها فضلا عن
انها ليست غيرها ومن هذا تبين عدم استلزام التضمن الالتزام
لانه كما لم يعلم وجوده لازم ذهنى لكل ماهية لبسيطة لم يعلم ايضا وجود
لازم ذهنى لكل ماهية مركبة بجواز ان يكون من الماهيات المركبة ما لا يكون
له لازم ذهنى فاللفظ الموضوع بازائه دال على اجزائه بالتضمن دون
الالتزام وفى عبارة المصنف تسامح فان اللازم مما ذكره ليس تبين عدم
استلزام التضمن الالتزام بل عدم تبين استلزام التضمن الالتزام والفرق
بينهما ظاهر اولا هما اى التضمن والالتزام فمستلزمان للمطابقة لانهما لا يوجدان

وہمہ را یک یک نمودہ بفوق گذرانیدند ریب وشبہ بالکل برطرف شد تمام کشفیات

تمام ایک ایک کرکے مجھے دکھاکر اعلی رتبہ بخشا شک وشبہ بالکل دور ہوگیا تمام کشفیات

مطابق ظاہر شریعت برآمدند وسر موے از ظاہر شریعت مخالفت ندیدم آنچہ بعضے

موافق ظاہر شریعت کے معلوم ہوے اور ایک بال برابر ظاہر شریعت سے مخالفت نہ دیکھی جو کچھ بعض

صوفیہ مخالف ظاہر شریعت کشفہا را بیان مے کنند یا از سہو ست یا از سکر

صوفیون نے مخالف ظاہر شریعت اپنے کشف بیان کئے ہین یا کرتے ہین یا تو اُن کی بھول سے ہے یا

باطن از ظاہر ہیچ مخالف نیست در توسط راہ مخالفت در نظر مے آید ومحتاج بتوجیہ

باطن کی مستی سے ظاہر سے کچھ مخالفت نہین راہ کے وسط مین مخالفت نظر آتی ہے اور دل کی جمعیت

وجمع مے شود اما منتہی حقیقی موافق ظاہر شریعت باطن را مے یابد درمیان علما و

کی محتاج ہوجاتی ہے لیکن حقیقی منتہی موافق ظاہر شریعت کے باطن کو پاتا ہے درمیان علما اور

ایں بزرگواران ہمین تفاوت ست کہ علما استدلالاً وعلماً میدانند وایشان

اِن بزرگوارون کے یہی فرق ہے کہ علما از روے دلایل اور علم کے جانتے ہین اور وہ لوگ کشف

کشفاً وذوقاً مے یابند وایُّ دلیلٍ علٰی صحۃِ حالِھِم اَدَلّ مِن ھٰذِہِ المُطَابَقَۃِ

اور ذوق سے معلوم کرتے ہین اور کون سی دلیل ہے اُن کے صحت حال پر زیادہ تر پختہ اس مطابقت سے

یَضِیقُ صَدرِی وَلَا یَنطَلِقُ لِسَانِی فقد وقت است نمیدانم چہ عرض نمایم

میرا سینہ تنگ ہوگیا اور میری زبان نہین چلتی یہ حال حاصل ہے مین نہین جانتا کیا عرض کروں

توفیق بر تسویہ بعض احوال ندارد ودر عرضداشتہا ہم گنجایش تحریر نیست شاید حکمت

بعض احوال کے سدھار کی مجھے توفیق نہین اور ان عرضیون مین بھی لکھنے کی گنجایش نہین شاید کوئی اسمین

Marfat.com

الاعم لانهما تابعان لها والتابع من حيث انه تابع لا يوجد
بدون المتبوع وانما قيد بالحيثية احترازا عن التابع الاعم
كالحرارة للنار فانها تابعة للنار وقد توجد بدونها كما في الشمس
والحركة اما من حيث انها تابعة للنار فلا توجد الا معها وفي
هذا البيان نظر لان التابع في الصغرى ان قيد بالحيثية منعنا لها
لانتفاء الصغرى التابع المطلق وفي الكبرى مقيد ١٢
وان لم يقيد بها لم يتكرر الحد الاوسط فلم ينتج المطلوب ويمكن ان يجاب
عنه بان الحيثية في الكبرى ليست قيدا للاوسط بل للحكم فيها فيتكرر
الحد الاوسط نعم اللازم من المقدمتين ان التضمن من حيث انه
تابع لا يوجد بدون المطابقة وهو غير المطلوب والمطلوب ان التضمن
مطلقا لا يوجد بدون المطابقة وهو غير لازم **قال** والدال بالمطابقة
ان قصد بجزئه الدلالة على جزء معناه فهو المركب كزيد حيوان ابيض
والا فهو **المفرد** **اقول** اللفظ الدال على المعنى بالمطابقة اما ان يقصد

Marfat.com

درین بودہ باشد این محروم مہجور را از توجہ غریب پروری محروم ندارند و در راہ

حکمت ہوگی اِس محروم مہجور کو توجہ غریب پروری سے محروم نہ رکھین اور راہ بین نہ

نگذرانند ع این سخن را چون تو مبدا بودہ - گر فزون گردد تو اش افزودہ

چھوڑین اِس سخن کا تو ہی مبدا رہا ہے اب اگر بڑھے تو تو ہی اُسکا بڑھانے والا ہے

زیادہ گستاخی ننمود ع بندہ باید کہ حدِ خود داند ٭

زیادہ دلیری نہ کی - غلام کو چاہیئے کہ اپنی حد نگاہ رکھے ٭

مکتوب چہاردہم در بیان حصول وقائع کہ در اثنائے

چودھوان مکتوب حصول وقائع کے بیان مین جو راہ مین

راہ رو دادہ بودند و بیان احوال بعضے مستعد شدان

درمیان مین حاصل ہوے تھے اور بیان حالات بعضے مریدون کا یہ تھی

بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند عرضداشت کمترین بندگان احمد

پیر بزرگوار کو لکھتے ہین عرضی کمترین غلامان احمد کی یہ ہے

آنکہ تجلیاتے کہ در مراتب اکوان ظاہر شدہ بودند پارہ ازان در عرضداشت

کہ جو تجلیات مراتب اکوان مین ظاہر ہوی تھین کچھ حصہ اُن کا اگلی عرضی مین عرض کیا

سابق معروض داشتہ بود بعد ازآن مرتبہ وجوب کہ جامع صفات کلیہ

تھا اُس سے پیچھے مرتبہ وجوب کا جو صفات کلیہ کا جامع ہے ظاہر

است ظاہر شد و بصورت زن غیر جمیلہ مسود اللون متمثل گشت و پس ازآن

ہوا اور بدصورت سیاہ رنگ کی عورت بن کر دکھائی دیا اِس سے پیچھے مرتبہ احدیت کا مرد بلند

Marfat.com

بجزء منه الدلالة على جزء معناه او لا يقصد فان قصد بجزء منه الدلالة
على جزء معناه فهو المركب كزيد الحجارة فان الرامي مقصود منه الدلالة
على رمي منسوب الى موضوع ما والحجارة مقصود منه الدلالة على الجسم
المعين ومجموع المعنيين معنى امي الحجارة فلا بد ان يكون للفظ جزء
وان يكون لجزئه دلالة على معنى وان يكون ذلك المعنى جزء المعنى
المقصود من اللفظ وان يكون دلالة جزء اللفظ على جزء معنى المقصد
مقصودة فيخرج عن الحد ما لا يكون لجزء كهمزة الاستفهام وما يكون
لجزء لكن لا دلالة له على معنى كزيد وما يكون لجزء دال على المعنى
لكن ذلك المعنى لا يكون جزء للمعنى المقصود كعبد الله علما فان له
جزء العبد دالا على معنى وهو العبودية لكنه ليس جزء المعنى المقصود
اى الذات المشخصة وما يكون لجزء دال على جزء المعنى المقصود
ولكن لا يكون دلالته مقصودة كالحيوان الناطق اذا سمي به

Marfat.com

مرتبہ العدیت بصورت مردود از بالا کہ بر دیوار باریک پہن ایستادہ بود متجلی

قد کی شکل مین جو کہ باریک چوڑی دیوار پر کھڑا تھا جلوہ نما ہوا یہ دونون صورتین حقانیت کے

گشت واین ہر دو تجلی بعنوان حقانیت ظاہر شدند بخلاف تجلیات سابق

عنوان مین ظاہر ہوئین بخلاف گذشتہ تجلیات کے جو اس عنوان مین ظاہر

کہ نہ باین عنوان بودند و درہمین اثنا آرزوے موت پیدا شد وچنان در نظر

ہوی تھین اسی اثنا مین موت کی آرزو پیدا ہوئی اور ایسا دیکھا گیا کہ مین گویا

آمد کہ من گویا شخصے ام بر کنار دریاے محیط ایستادہ ام بارادہ آنکہ خود را در دریا

ایک شخص ہون ایک سمندر عظیم کے کنارے پر کھڑا ہون اس ارادہ پر کہ اپنے آپ کو دریا

انداز م اما از عقب مرا بریسمانے مضبوط کردہ اند کہ نمے توانم بدریا درون

مین ڈالدون لیکن پیچھے سے مجھے رسی سے محکم باندھا ہوا ہے کہ دریا مین نہین جا سکتا اور اس

رفت وآن ریسمان عبارت از تعلقات بہ بدن عنصری خود میدانستم

رسی کو مین جانتا تھا کہ میرے بدن عنصری کے ساتھ دنیا کے تعلقات ہین

وآرزو میکردم کہ این ریسمان گسستہ شود وایضاً کیفیتے خاص رو داد کہ در آن

مین آرزو کرتا تھا کہ یہ رسی ٹوٹ جاوے اور نیز ایک کیفیت خاص ظاہر ہوئی کہ اس وقت مین

وقت بطریق ذوق دریافت کہ دل را ہیچ بایستے غیر از حق سبحانہ نماندہ است

ذوق کے طریق پر معلوم کیا کہ دل کو خداوند پاک کے سوا کسی چیز کی خواہش نہین رہی

بعد از آن صفات کلیہ وجوبیہ کہ باعتبار محال ومظاہر خصوصیات پیدا کردہ

اس سے پیچھے صفات کلیہ وجوبیہ جو باعتبار محلون اور مظہرون کے خصوصیات پیدا کی ہوی تھین

Marfat.com

شخص انسانی فان معناہ الماهية الانسانية مع التشخص فالماهية

(بخلاف ما اذا سمي به شخص غير انساني فانه لا يكون من هذا القبيل تقرير)

الانسانية مجموع مفهومي الحيوان والناطق فالحيوان مثلا الذي

هو جزء اللفظ دال على جزء المعنى المقصود الذي هو الشخص الانساني

لانه دال على مفهوم الحيوان ومفهوم الحيوان جزء الماهية الانسانية

وهي جزء معنى اللفظ المقصود لكن دلالته الحيوان على مفهومه ليست مقصودة

(لان معناه المقصود هو الماهية الانسانية مع التشخص)

في حال العلمية بل ليس المقصود من الحيوان الناطق الا الذات المشخصة

(في المثال المذكور)

والا اي وان لم يقصد بجزء معنى الدلالة على جزء معناه فهو

المفرد سواء لم يكن له جزء او كان له جزء ولم يدل على معنى او كان له

جزء دال على معنى ولا يكون ذلك المعنى جزء المعنى المقصود من اللفظ

كعبد الله او كان له جزء دال على جزء المعنى المقصود لكن لم يكن دلالته

مقصودة فخرج المفرد بقيدنا المتناول للالفاظ الاربعة فان المفرد مقدم

(اي في التعريف الذي سيجيء)

على المركب طبعا فلم اخره وضعا ومخالفة الوضع الطبع في قوة الخطاء

عند المحصلين فنقول المفرد والمركب اعتبار ان احدهما بحسب الذات

(في الجواب)

وهو ما صدق عليه للمفرد من زيد وعمرو وغيرهما وثانيهما بحسب

(وترك بيان ما صدق عليه المركب لظهوره وبيان ما صدق عليه المفرد)

المفهوم وهو ما وضع اللفظ بازائه كالكاتب مثلا فان له مفهوما هو شيء

Marfat.com

بودند در نظر آمدند پس از آن خصوصیات بتمام از آنها فرو ریختند و باقی نماندند الّا

نظر مین آئین پھر ساری خصوصیات اُن سے جدا ہوگئین اور عنوان کلیہ وجودیہ کے سوا

بعنوان الکلیۃ الوجودیۃ وصورت تجرید آنہا از خصوصیات نیز در نظر در آمد و حینئذ

اِن کا کچھ باقی نہ رہا اور اُن کی تجرید کی صورت خصوصیات سے بھی دیکھی گئی اور اب معلوم

معلوم گشت کہ اکنون حقیقۃ صفات را باصل دادی و پیش از تجرید از خصوصیات

ہوا کہ اب حقیقۃ صفات کو اصل سے نسبت ٹھیک ہوئی اور تجرید سے پہلے خصوصیات

باصل دادن معنی ندارست مگر آنکہ بطریق تجویز باشد کما ہو حال ارباب التجلّی

کو اصل سے نسبت کرنا بالکل بے معنی تھا مگر یہ کہ مجاز کے طور پر ہو جیسا کہ صاحبان تجلی ظاہری کا حال

الصوری و فنائے حقیقی این زمان متحقق گشت بعد از تحقق این حالت

ہوتا ہے اور فنائے حقیقی اُسوقت ثابت ہوئی اِس حالت کے ثابت ہونے کے بعد

صفاتے کہ در خود و در غیر خود بودند بیک نہج یافت و امتیاز محال برخاست

جو صفتین کہ اپنے اور غیر اپنے مین تھین ایک طرز پہ پائین اور امتیاز محال کا اُٹھ گیا۔

درین وقت از بعضے دقایق انواع شرک خلاصی میسر گشت و حینئذ نہ عرش ماند

اِس وقت مین بعضے باریک اقسام شرک سے خلاصی حاصل ہوئی اور اب نہ عرش رہا

نہ فرش نہ زمان نہ مکان نہ جہات نہ حدود اگر فرضاً سالہا فکر کنم ہرگز در علم نیاید

نہ فرش نہ زمان نہ مکان نہ طرفین نہ حدین اور اگر فرضاً کئی سال فکر کرون ہرگز علم مین نہین آ

کہ یک ذرہ از عالم مخلوق گشتہ است بعد از آن تعین خود در نظر آمد و وجہ خاص

کہ ایک ذرہ عالم مخلوق سے ہو گیا ہے اس سے پیچھے اپنا تعین نظر پڑا اور وجہ خاص اپنا

بيان المفرد والمركب

ه الكتابة وذاتا وهو ما صدق عليه الكاتب من افراد الانسان فان

نيتم نقول كلم المفرد مقدم على المركب طبعا ان ذات المفرد مقدم على

ذات المركب فمسلم ولكن تاخيره ههنا في التعريف والتعريف ليس

بحسب الذات بل بحسب المفهوم وان عنيتم ان مفهوم المفرد مقدم

على مفهوم المركب فهو ممنوع فان القيود في مفهوم المركب وجودية

وفي مفهوم المفرد عدمية والوجود في التصور سابق على العدم فلذا

اخر المفرد في التعريف وقدمه في الاقسام والاحكام لانها بحسب

ذات وانما اعتبر في المقسم دلالة المطابقة لا التضمن والالتزام

لان المعتبر في تركيب اللفظ وافراده دلالة جزئه على جزء معناه

المطابقي وعدم دلالته عليه لا دلالة جزئه على جزء معناه

التضمني او الالتزامي وعدم دلالته عليه فانه لو اعتبر التضمن

والالتزام في التركيب والافراد لزم ان يكون اللفظ المركب من

لفظين موضوعين لمعنيين بسيطين مفرد العدم دلالة جزء

اللفظ على جزء المعنى التضمني اذ لا جزء له وان يكون اللفظ

المركب من لفظين الموضوع بازاء معنى له لازم ذهني بسيط

و تعیین در رنگ جامہ بود کہنہ پارہ پارہ شدہ کہ شخصے پوشیدہ باشد و آن

اور تعین جامہ کے رنگ مین تھا جو پرانا ٹکڑے ٹکڑے ہوا ہو جو کسی شخص نے پہنا ہو اور اُس

شخص را وجہ خاص دانستم اما بعنوان حقانیہ متصور نگشت بعد از آن بالاے

شخص کی وجہ خاص کو مین نے جان لیا لیکن حقانیت کے عنوان سے متصور نہوا اسکے بعد اُس شخص کے

آن شخص متصل پوست رقیق نظر آمد و خود را عین آن پوست یافتم و این جامہ

اوپر ایک چمڑا نظر پڑا اور اپنے آپ کو مین نے اُس چمڑے کا معلوم کیا اور اس تعین

تعین را از خود بیگانہ دیدم و نوریکہ در آن پوست بود در نظر آمد بعد از ساعتے

کے جامہ کو اپنے آپ سے بیگانہ دیکھا اور جو نور اس چمڑے مین تھا نظر پڑا ایک ساعت کے بعد

نور از نظر غائب گشت و این پوست و جامہ نیز از نظر مرتفع گشتند و ہمان

وہ نور نظر سے غائب ہوگیا اور یہ چمڑا اور جامہ بھی نظر سے اُٹھ گئے اور وہی جہالت اگلی رہ گئی

جہالت سابق ماند تعبیر این صورت واقعہ مذکورہ آنچہ در علم آمد بعرض مے رساند کہ

تعبیر اس صورت واقعہ مذکورہ کی جو کچھ میرے علم مین آئی ہے عرض کرتا ہون

صحت و سقم او معلوم شود و آن آنست کہ این صورت مذکور عین ثابت است

کہ صحت اور غلطی اُس کی معلوم ہوجاے اور وہ یہ ہے کہ یہ صورت مذکور عین ثابت ہے

کالبرزخ بین الوجوب و الامکان کہ بر طرف او از یکدگر جدا گشتہ اند و بہ کمال

مثل برزخ کے درمیان وجوب اور امکان کے جو اسکے ہر دو گرد ایک دوسرے سے جدا ہوے ہین

فرق متحقق شدہ اند و آن پوست کہ در میان آن جامہ کہنہ و آن نور واقع شدہ است

کمال فرق کے ساتھ ثابت ہوے ہین اور وہ چمڑا جو درمیان اُس پرانے کپڑے اور اُس نور کے واقع ہوا ہے ایک

Marfat.com

مفرداً لان شيئاً من جزئي اللفظ لا دلالة له على جزء المعنى

الا التزامي وفيه نظر لان غاية ما في الباب ان يكون اللفظ بالقياس

اى فى الدليل الذى ذكر لاعتبار المطابقة ١٢

الى المعنى المطابقي مركباً وبالقياس الى المعنى التضمني او الالتزامي

مفرداً ولما جاز ان يكون اللفظ باعتبار معنيين مطابقين مفرداً

ومركباً كما في عبد الله لان مدلوله المطابقي قبل العلمية يكون مركباً

وبعدها يكون مفرداً فلم لا يجوز ذلك باعتبار المعنى المطابقي والمعنى

التضمني او الالتزامي فالاولى ان يقال الافراد والتركيب بالنسبة الى

المعنى التضمني او الالتزامي لا يتحقق الا اذا تحقق بالنسبة الى المعنى المطابقي

اما في التضمني فلان متى دل جزء اللفظ على جزء المعنى التضمني دل على جزء معناه

المطابقي لان المعنى التضمني جزء المعنى المطابقي وجزء الجزء جزء واما في الالتزامي فلان

متى دل جزء اللفظ على جزء معناه الالتزامي بالالتزام فقد دل على جزء المعنى

المطابقي بالمطابقة لامتناع تحقق الالتزام بدون المطابقة وقد يتحقق

الافراد والتركيب بالنسبة الى المعنى المطابقي لا بالنسبة الى المعنى التضمني

او الالتزامي كما في المثالين المذكورين فلهذا خصص القسمة الى الافراد

والتركيب بالمطابقة الا ان هذا الوجه يفيد اولوية اعتبار المطابقة

ان يكون في زمانٍ واحد فلا يلزم من جواز ذاك جواز هذا فتدبر فيه ١٢ كر عفي عنه

بيان المركب والمفرد

Marfat.com

برزخیست بین الوجود والعدم وخودرا کہ در آخر آن پوست یافتم اشارت است

ایک برزخ ہے درمیان وجود و عدم کے اور اپنے آپ کو جو میں نے اس چمڑے کے آخر میں پایا

بہ وصول ببرزخیت و سابقاً در وقایع نمیز خود را برزخ بین الوجود والعدم مے

اشارت ہے ساتھ پہونچنے کے برزخیت پر اور آگے کئی مکاشفوں میں بھی اپنے آپ کو وجود اور عدم میں برزخ

یافتم اما ظاہر آن بہ نسبت آفاق بود این نظر بہ نفس است و یک فرق دیگر ہم

معلوم کیا لیکن ظاہر آن بہ نسبت جہان کے تھا یہ نفس کی ہر نسبت سے ہے اور ایک فرق اور بھی

در آن وقت ظاہر شدہ بود اما بوقت نوشتن فراموش گشت ھذا

اسوقت ظاہر ہوا تھا لیکن لکھنے کے وقت بھول گیا یہ کچھ ہے جو عرض کیا گیا

آنچہ دایم حاصل است حیرت و نکارت است وگاہ گاہ ہمین طور شعبدہ پیدا

جو کچھ ہمیشہ حاصل ہے حیرت اور تنہائی ہے اور کبھی کبھی اس طرح کا شعبدہ ظاہر ہوتا ہے اور

میشود و بر طرف میگردد و معرفت آن میماند و در تعبیر بعضے وقایع فرو مے ماند

پھر دور ہو جاتا ہے اور اس کی معرفت رہ جاتی ہے اور بعضے کشفوں کی تعبیر میں عاجز رہجاتا

واگر چیزے در علم مے آید بر آن اعتماد نمے کند ہمان تقریب در عرضداشتہا

ہوں اگر کچھ سمجھ میں آتا بھی ہے تو اسپر اعتبار نہیں کرتا اسی تقریب سے عریضیوں میں دلیری کر گئے

گستاخی مینماید باشد کہ باعلام حضرت ایشان یقین بامرے پیدا شود امید

لکھدیتا ہوں کہ شاید حضور کی اطلاع سے کسی امر پر یقین پیدا ہو امید وار ہوں کہ حضور

وار است بتوجہات عالیہ کہ از گرفتاری تعلقات دینیہ نجات میسر بود والا کار

کی توجہات سے کہ تعلقات کی گرفتاری سے نجات حاصل ہو ورنہ کام بہت مشکل

Marfat.com

في القسمة والوجه الاول ان تم يفيد وجوب اعتبار المطابقة في القسمة
الى الاقرار والترتيب ١٢ ع

قال وهو ان لم يصلح لان يخبر به وحده فهو الاداة كفى ولا وان صلح
لذلك فان دل بهيئته على زمان معين من الازمنة الثلثة فهو الكلمة
وان لم يدل فهو الاسم اقول اللفظ المفرد اما اداة او كلمة او اسم
لانه اما ان يصلح لان يخبر به وحده او لا يصلح فان لم يصلح لان
يخبر به وحده فهو الاداة كفى ولا وانما ذكر مثالين لان ما لا يصلح
لان يخبر به وحده اما ان لا يصلح للاخبار به اصلا كفى فان المخبر به
اى لا وحده ولا مع غيره ١٢
في قولنا زيد في الدار هو حصل او حاصل ولا دخل لفي في الاخبار
به واما ان يصلح للاخبار به لكن لا يصلح للاخبار به وحده كالافعال
المخبر في قولنا زيد لا يجر هو لا يجر ولا دخل في الاخبار به لعلك
مثل لا اى ان الفضية معدولة ١٢
تقول الافعال الناقصة لا تصلح لان يخبر بها وحدها فيلزم ان تكون ادوات فنقول
مع انها افعال ١٢
لا بعد في ذلك حتى انهم قسموا الادوات الى غير ماض ومضارع والزمانية هي الافعال
الناقصة وغاية ما في الباب ان اصطلاحهم لا يطابق اصطلاح النحاة ذلك
غير لازم لان نظرهم في الالفاظ من حيث المعنى ونظر النحاة فيها من حيث اللفظ
لا دخل لما سبق في دفع توهم هذا المعارض كذا نظر النحاة ١٢ منه
نفسه عند تغاير جهتي البحث لا يلزم تطابق الاصطلاحين فان صلح لان يخبر به وحده

بيان تقسيم المفرد

Marfat.com

بسیار مشکل است ۵ بے عنایاتِ حق وخاصانِ حق - گر باک باشد سیاہ است

ہے سوائے خداوند پاک اور خدا کے خاص بندون کی عنایت سے اگرچہ فرشتہ ہو

ورق - شیخ طاہا پسر شیخ عبداللہ نیازی کہ شاہیر مشائخ سرہند است وخدام

تو اُسکا نامۂ اعمال سیاہ ہے شیخ طاہا شیخ عبداللہ نیازی کے بیٹے نے جو سرہند کے شہور مشائخ مین سے ہے اور حاجی

حاجی عبدالعزیز بتفصیل باشیان آشنا اند قدمبوسی ونیازمندی معروضداشتہ

عبدالعزیز کے خادم اُسکو اچھی طرح جانتے ہین قدمبوسی ونیازمندی عرض کی ہے اور اوس کو اس

واورا داعیہ انابت باین طریقہ علیہ شریفہ پیدا شدہ است وبصدق ونیاز

بلند وبزرگ طریقہ کی طرف رجوع کرنے کی خواہش پیدا ہوی ہے اور صدق اور عاجزی سے

ملتجی شدہ است استخارہ اش گفتہ ام کہ بکند ظاہرا مناسبت دارد ویارا

آرزو کرتا ہے اُسکو مین نے استخارہ کرنے کو کہا ہے ظاہر مین مناسبت رکھتا ہے اور جن لوگون

کہ اینجا تعلیم ذکر گرفتہ اند اکثر بطریق رابطہ مشغول اند بعضے از آنہا در واقعات

نے یہان ذکر کرنا سیکھا ہے اکثر رابطہ کے طریق پہ مشغول ہین بعضے اُن کشفون مین دیکھکر رابطہ

دیدہ رابطہ گرفتہ ہمراہ مے آیند وبعضے پیش از آمدن از دہلی رابطہ داشتند

پکڑکر ہمراہ آتے ہین اور بعضے دہلی کے آنے سے پہلے رابطہ رکھتے تھے اور پہلے سے

واوّلا بحضور واستغراق میرسند بعضے از آنہا صفات ہم باصل میدہند

ہی حضور اور استغراق مین جاتے ہین بعضے اُن سے صفتون کو بھی اصل سے نسبت کرتے

وبعضے نہ اما ہیچکس براہ توحید وانوار وکشوف نمیرود تا ملا قاسم علی وملا مودود

ہین اور بعضے نہین لیکن کوئی شخص توحید اور انوار اور کشفون کے راہ نہین جاتا ملا قاسم علی اور ملا مودود

فاما ان يدل بهيئة وصيغة على زمان معين من الازمنة الثلثة

عطف تفسيري

كضرب ويضرب فهو الكلمة او لا يدل وهو الاسم كزيد وعمرو والمراد بالهيئة

والصيغة الهيئة الحاصلة للحروف باعتبار تقديمها وتاخيرها وحركاتها

وسكناتها وهي صورة الكلمة والحروف مادتها وانما قيد احد الكلمتين بالاخر

لانها بها تكون بالقوة

ما يدل على الزمان لا بهيئة بل بحسب جوهره ومادته كالزمان والامس

واليوم والصبوح والغبوق فان دلالتها على الزمان بموادها وجواهرها

لا بهيأتها بخلاف الكلمات فان دلالتها على الزمان بحسب هيئاتها

بشهادة اختلاف الزمان عند اختلاف الهيئة وان اتحدت المادة كضرب

ويضرب واتحاد الزمان عند اتحاد الهيئة وان اختلفت المادة كضرب وطلب

فان قلت فعلى هذا يلزم ان يكون الكلمة مركبة لدلالتها على جزءي معناها

الحدث وهيئتها وصورتها على الزمان فيكون جزءاها دالا على جزء معناها

فنقول المعتبر من التركيب ان يكون هناك اجزاء مترتبة مسموعة

بيان تقسيم اللفظ

Marfat.com

وممحمد وعبد المومن ظاہرا بہ نقطہ فوق رسیدہ انداز مقام جذبہ اما ملا قاسم علی رو

اور ممحمد اور عبد المومن ظاہرا نقطہ فوق پر پہونچے ہین مقام جذبہ سے لیکن ملا قاسم علی اُترے

بہ نزول دارد و آن دو معلوم نیست کہ فرود آیند و شیخ نور ہم نزدیک بنقطہ

پر رجوع رکھتا ہے اور وہ دو معلوم نہین کہ نیچے آوین اور شیخ نور بھی نقطہ کے نزدیک ہے

است اما نرسیدہ است ملا عبد الرحمن ہم نزدیک بنقطہ است اما مسافت

لیکن ابھی پہونچا نہین ملا عبد الرحمن بھی نقطہ کے نزدیک ہے لیکن تھوڑی مسافت

قلیلہ درمیان است تا عبد الہادی حضور با استغراق در آن پیدا کردہ است

درمیان ہے ملا عبد الہادی حضور کو استغراق کے ساتھ حاصل کیا ہے

و نیز میگوید کہ مطلق منزہ را جلشانہ در اشیا بصفت تنزیہ مے بینم و افعال را

اور یہ بھی کہتا ہے کہ پاک مطلق جلشانہ کو اشیا مین تنزیہ کی صفت سے دیکھتا ہون اور فعلون کو

ہم از و تعالی میدانم و دولت ایشان است کہ بطالبان و مستعدان فائض میشود

بھی پروردگار سے جانتا ہون سب حضور کی دولت ہے جو طالبون اور لائقون پر بٹتی جاتی ہے

و این کمینہ را در افاضہ آن ہیچ نصیبے نیست من ہمان احمد پارینہ کہ ہستم ہستم

اور اس کمینہ کو اُس فیض بخشی مین کچھ حصہ نہین مین وہی پرانا احمد جو ہون وہی اب بھی ہون

روزے فرمودہ بودند درمیان واقع از وقائع کہ اگر نہ معنی محبوبیت در دیدمے دلتوقف

ایک روز کشف کے درمیان حضور نے فرمایا تھا کہ اگر محبوبیت اُس مین نہ ہوتی تو بہت دیر مقصد تک

بسیار در وصول بمقصد واقع میشد و محبوبیت او را نسبت بعنایت خود ہم

پہونچنے مین اس سے واقع ہوتی اور اسکی محبوبیت کو اپنی عنایت کی طرف نسبت کر کے حضور نے

Marfat.com

وهي الالفاظ والحروف والهيئة مع المادة ليست بهذه المثابة فلا يلزم

التركيب والتقييد بالمعين من الازمنة الثلثة لا دخل له في الاحتراز

الا ان قيد حسن لان الكلمة لا تكون الا كذلك ففيه مزيد ايضاح ورجحه

التسمية اما بالاداة فلانها الة في تركيب الالفاظ بعضها مع بعض واما

بالكلمة فلانها من الكلم وهو الجرح كانها لما دلت على الزمان وهو متجدد

ومنصرم تكلم المخاطر بتغير معناها واما بالاسم فلانه اعلى مرتبة من مباني

انواع الالفاظ فيكون مشتملا على معنى السمو وهو العلو قال ح اما ان

يكون معناه واحدا او كثيرا فان كان الاول فان تشخص ذلك المعنى يسمى

علما والا فتساوي الجزئيات استوت افراده الذهنية والخارجية فيه كالانسان

والشمس وشككا ان كان حصوله في البعض اولى او اقدم واشد من

الاخر كالوجود بالنسبة الى الواجب والممكن وان كان الثاني فلا كان

وضعه لتلك المعاني على السوية فهو المشترك كالعين فان

لم يكن كذلك بل وضع لاحدها اولا ثم نقل الى الثاني وح ان ترك

موضوعه الاول يسمى لفظا منقولا عرفيا ان كان الناقل هو العرف

العام كالدابة وشرعيا ان كان الناقل هو الشرع كالصلوة والصوم

بیان فرموده بود ند از آن سخن امیدواری تمام است واین جرأت وگستاخی از انست

بیان فرمایا تھا اُس سخن سے پوری امیدواری ہے اور یہ دلیری اور گستاخی اُسی سبب سے ہے۔

مکتوب پانزدہم در بیان احوالے کہ مناسب مقامات ہبوط

پندرھواں مکتوب اُن حالات کے بیان مین جو مناسب مقامات ہبوط اور

نزول است با بعضے اسرار مکنونہ نیز بہ پیر بزرگوار خود

نزول کے ہین ساتھ بعضے پوشیدہ بھیدون کے یہ بھی اپنے پیر بزرگوار کو

نوشتہ اند۔ عرضداشت حاضر و غائب واجد و ناقد مقبل و معرض

لکھتے ہین عرضی حاضر اور غائب ملنے والے اور غائب ہونے والے پیش

آنکہ مدتہا او را جستہ خود را نیافت بعد از ان کار او بآنجا انجامید کہ

آنے والے کے عرض یہ ہے کہ مدتون سے اُسکو ڈھونڈھتا تھا اور اپنے آپکو پاتا تھا اس سے پیچھے اسکا کام

او خود را جستہ و او را نیافت اکنون او را گم کردہ خود را مے یابد

یہانتک پہنچا کر وہ اپنے آپکو ڈھونڈھتا تھا اور اُسکو پاتا تھا اب اسکو گم کیا لیکن اپنے آپ کو پاتا ہے

با وجود گم کردن جویائے او نیست و با تحقق فقدان خوانان او نہ از روی

باوجود گم کرنے کے اُسکا ڈھونڈھنے والا نہین اور باوجود ثابت ہونے گمشدگی کے چاہنے والا نہین

علم حاضر و واجد و مقبل است و از روے ذوق غائب و فاقد و معرض

علم کے رو سے حاضر اور پانے والا اور پیش آنیوالا ہے اور ذوق کے رو سے غائب اور گم اور پیش کیا

ظاہرش بقاء است و باطنش فنا در عین بقا فانی است و در عین فنا باقی

گیا تھا۔ اُسکا بقا ہے اور باطن اُسکا فنا مین بقا مین فانی ہے اور عین فنا مین باقی۔

Marfat.com

واصطلاحيا ان كان هو العرف الخاص كاصطلاح النحاة والنظار

وان لم يترك موضوعه الاول يسمى بالنسبة الى المنقول عنه حقيقة

ان يكون مستعملا عنده لا قرينة وفي الثاني بالقرينة ١٢ ع

وبالنسبة الى المنقول اليه مجازا كالاسد بالنسبة الى الحيوان المفترس

والرجل الشجاع **اقول** هذا اشارة الى قسمة الاسم بالقياس الى

معناه فالاسم اما ان يكون معناه واحدا او كثيرا فان كان الاول اى

ان كان معناه واحدا فاما ان يتشخص ذلك المعنى اى لم يصلح لان يكون

مقولا على كثيرين او لم يتشخص اى يصلح لان يقال على كثيرين فان

تشخص ذلك المعنى ولم يصلح لان يقال على كثيرين كزيد يسمى

علما وعرف النحاة لانه علامة دالة على شخص معين وجزئيا

حقيقيا وعرف المنطقين وان لم يتشخص وصلح لان يقال على كثيرين

فهو الكلى والكثيرون افراده فلا يخلو اما ان يكون حصوله في افراده

الذهنية والخارجية على السوية او لا فان تساوت الافراد الذهنية

والخارجية في حصوله وصدق عليها اسم متواطيا لان افراده

متوافقة في معناهم التواطى وهو التوافق كالانسان والشمس فان الانسان

له افراد في الخارج وصدق عليها بالسوية والشمس لها افراد في الذهن

اول واقدم ١١ منه ١٢ عبيد ع

بيان تقسيم الاسم

لیکن فنا علمی است وبقا ذوقی کاروبارش بہبوط ونزول قرار یافتہ وازصعود

لیکن فنا علمی ہے اور بقا ذوقی کاروبار اُسکا ساتھ اُترنے اور نزول کے قرار پایا اور بلندی اور چڑھنے سے

وعروج بازمانده وہمچنانکہ اورا از قلب بہ مقلب قلب برده بودند اکنون

بازرہا اور جیسا کہ اُس کو دل سے بطرف پھیرنے والے دل کے لے گئے تھے اب پھر

بازاز مقلب قلب در مقام قلب فرود آورند با وجود تخلص روح از نفس

دل کے پھیرنے والے سے مقام قلب میں اُتار لائے ہیں باوجود خلاص پانے روح کے نفس سے

وخروج نفس بعد از اطمینان از غلبات انوار روح اورا جامع ہر دو جہت روح

اور نکلنے نفس کے پیچھے اطمینان ہونے کے انوار روح کے غلبوں سے اُسکو جمع کرنے والا دونوں طرفین

ونفس ساخته اند وبہ برزخیت این جہتین اورا مشرف گردانیده اند استفاده

روح اور نفس کی کیا ہے (اور تقدیر والوں نے) اُسکو ان دو طرفوں کی برزخیت پر مشرف کیا ہے فایدہ لینے کو

رافوق وافاده بہ تحت اورا معا بواسطه حصول برزخیت عطا فرموده اند در

اوپر اور فایدہ پہنچانے کو نیچے اُسکو یکدم حصول برزخیت کے واسطہ سے عطا فرمایا ہے بین فائدہ لینے

عین استفاده مفید است ودر عین افاده مستفید بیت گر بگویم وصف

بین یعنے شاگردی بین استاد ہے اور عین استادی بین شاگرد اگر میں اُسکی صفت

این بجہ شود - ور نویسم بس قلمہا بشکند - معروض میگرداند کہ دست چپ

کہوں تو بیسیا ہو جاے - اور اگر لکھوں تو بہت قلمیں ٹوٹنی پڑیں عرض کرتا ہے کہ بایاں ہاتھ مراد مقام

عبارت از مقام قلب است کہ پیش از عروج بمقلب قلب حاصل است

قلب سے ہے جو آگے عروج مقلب قلب سے حاصل ہے

Marfat.com

وصدقها عليها ايضا بالسوية وان لم تتساوا لافراد بل كان
حصوله في بعضها اولى واقدم واشد من البعض الاخر يسمى مشككا
والتشكيك على ثلثة اوجه التشكيك بالاولية وهو لخصر الافراد
في الاولية وعدمها كالوجود فانه في الواجب اتم واثبت واقوى منه
في الممكن والتشكيك بالتقدم والتاخر وهو ان يكون حصول معناه
في بعضها متقدما على حصوله في البعض الاخر كالوجود ايضا فان حصوله
في الواجب قبل حصوله في الممكن والتشكيك بالشدة والضعف
وهو ان يكون حصول معناه في بعضها اشد من حصوله في البعض
كالوجود ايضا فانه في الواجب اشد من الممكن لان آثار الوجود في وجود الواجب
اكثر كما ان اثر البياض وهو تفريق البصر في بياض الثلج اكثر مما في
بياض العاج وانما سمي مشككا لان افراده مشتركة في اصل معناه
ومختلفة باحد الوجوه الثلثة فالناظر اليها ان نظر الى جهة الاشتراك خيل
انه متواطئ لتوافق افراده فيه وان نظر الى جهة الاختلاف اوهم انه مشترك
كانه لفظ له معان مختلفة كالعين فالناظر فيه يتشكك هل هو متواطئ
او مشترك فلهذا سمي بهذا الاسم وان كان الثاني اي ان كان المعنى كليا

بيان اقسام التشكيك

بعداز ہبوط از فوق کہ بمقام قلب فرود می آیند کہ برزخ چپ و راست کما ھو الظاھر

فوق سے نزول کے پیچھے کہ مقام قلب پر اُتر آتے ہین جو چپ و راست کی برزخ ہے جیسا کہ وہ صاحبان

علی آربابہٖ مجذوبان سلوک ناکردہ از ارباب قلوب بند رسیدن بمقلب القلوب

اس فن پر ظاہر ہے مجذوب لوگ جنہون نے سلوک نہ حاصل کیا ہو ارباب قلوب سے ہین مقلب القلوب کے

وابستہ بسلوک است وتعلق مقام بہ شخصے کنایت از حصول شان خاص است

پاس پہنچنا سلوک سے متعلق ہے اور تعلق مقام کا ساتھ ایک شخص کے مراد حصول شان خاص سے ہے

اورا درین مقام امتیاز علیحدہ است اورا از ارباب این مقام از جملہ آن امتیاز

اُسکو اس مقام مین امتیاز علیحدہ ہے اُسکو صاحبان اس مقام سے اس امتیاز کے جملہ سے پیشدستی

آن سبقت انجذاب است در ما نحن فیہ و بقا خاص است کہ نشان علوم معارف

جذبہ کی ہے اس بارہ مین جس کی بابت بحث کر رہے ہین اور بقا خاص ہے جو علمون اور اس مقام

مناسبہ آن مقام شدہ تحقیق علوم و مقام قلب و حقیقت جذبہ و سلوک و فنا و

کے مناسب معرفتون کا منشا ہوا ہے تحقیق مقام قلب کے علمون کی اور حقیقت جذبہ اور سلوک اور فنا اور

بقا و امثال آنہا در رسالہ موعودہ بتفصیل تحریر یافتہ است میر سید شاہ حسین اضطراب

بقا اور مثل اُن کی رسالہ موعودہ مین تفصیل کے ساتھ لکھی گئی ہے - میر سید شاہ حسین بیقرار

راہی شدند فرصت بیان آن نشد منتظر انشاء اللہ تعالیٰ شرف مطالعہ

یہان سے چلے گئے بیان کرنے کی فرصت نہین ملی اللہ تعالیٰ سے چاہا تو پیچھے سے رسالہ کا

خواہد یافت منزلہا منتہی ... از فوق فرود آمدہ است در مقام جذبہ اما روشن

شرف حاصل کریگا عرض کرا ہوا فوق سے نیچے اُترا ہے مقام جذبہ مین لیکن مٹ اُسکا جہان

Marfat.com

فاما ان يتخلل بين تلك المعانى نقل بان كان موضوعا لمعنى اولا ثم لوحظ ذلك المعنى ووضع لمعنى آخر لمناسبة بينهما اولم يتخلل فان لم يتخلل النقل بل كان وضعه لتلك المعانى على السوية اى كما كان موضوعا لهذا المعنى يكون موضوعا لذلك المعنى من غير نظر الى المعنى الاول فهو المشترك الاشتراكى بين تلك المعانى كالعين فانها موضوعة للباصرة والماء والركبة والذهب على السواء وان تخلل بين تلك المعانى نقل فاما ان يترك استعماله فى المعنى الاول ولا فان ترك يسمى لفظا منقولا لنقله من المعنى الاول والناقل اما الشرع فيكون منقولا شرعيا كالصلوة والصوم فانهما فى الاصل للدعاء ومطلق الامساك ثم نقلهما الشرع الى الاركان المخصوصة وللامساك المخصوص مع النية واما غير الشرع وهو اما العرف العام فهو المنقول العرفى كالدابة فانها فى اصل اللغة لكل ما يدب على الارض ثم نقل العرف العام الى ذوات القوائم الاربع من الخيل والبغال

Marfat.com

بعالم نسبت توجہ بفوق دارد چون عروج فوقانی بقدرت بود بالطبع مناسبت

کی طرف نہین فوق پر توجہ رکھتا ہے جب بلندی کا چڑھاؤ مجبوری تھا بالطبع مناسب جذبہ

بجذبہ داشت در وقت نزول از فوق بمراد خود چیزے کمتر آوردہ است

کے ساتھ رکھتا تھا بلندی سے اُترنے کے وقت اپنی مراد کی چیز بہت تھوڑی لایا ہے

و مایۂ نسبتی کہ از توجہ قاصر بود و عروج اثر آن توجہ بود ہنوز باقی است در نسبت

اور نسبتی متاع جو توجہ سے قصور رہتی اور عروج اثر اُس توجہ کا تھا ابھی تک باقی ہے جذبہ کی نسبت

جذبہ کالروح فی الجسد است و کالنور فی الظلمۃ لیکن این جذبہ حال غیر جذبہ

مانند روح کی بدن مین ہین اور مانند نور کی اندھیرے مین ہین ہے لیکن یہ جذبہ حال کا اور جذبہ

خواجہ ہاست قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم جذبہ ایست کہ حضرت خواجہ احرار از آنجا

نقشبندیہ کے جذبہ کے سوا ہے خدا اُن کے بھیدونکو مقدس کرے ایک جذبہ وہ ہے جو حضرت خواجہ احرار

کرامت خود رسیدہ است و شان خاص ایشانرا درین مقام بودہ است و ہمانجا

کو اپنے بزرگون سے پہنچا ہے اور ایک خاص شان انکو اس مقام مین ہوگذرا ہے اسی جگہ سے

بعضے طالبان کہ منوط بودند کہ خواجہ را چنانچہ بودہ اند آنعزیز مستوفی خوردہ

کہ جو کشف مین معلوم ہوا کہ خواجہ صاحب کا جذبہ جیسا کہ تھا اس طرح ہوا ہے بعض طالبون کو اس سے

است ظہور اثر آن درین مقام است این جذبہ از مقامات

مناسبت ہے اُسکے ظہور کا اثر اس مقام مین ہے یہ جذبہ اوائل کے مقام سے

و ہمیشہ درین مقام رو بفوق است و شکر دائمی لازم آنست بعضے از مقامات

اور ہمیشہ اس مقام مین بلندی کی طرف متوجہ ہے اور ہمیشہ اُسکا شکر لازم ہے مقامات جذبہ سے بعض

Marfat.com

والحمد او العرف الخاص وسيمى منقولا اصطلاحيا كاصطلاح

النحاة والنظار اما اصطلاح النحاة فكالفعل فانه كان اسما للمصدر

عن الفاعل كالاكل والشرب والضرب ثم نقلها النحاة الى كلمة دلت على

معنى فى نفسه مقترن باحد الازمنة الثلثة واما اصطلاح النظار

فكالدوران فانه كان فى الاصل للحركة فى السمك ثم نقله

النظار الى ترتيب الاثر على ما له صلوح العلية وان لم يترك الاول

بل يستعمل فيه ايضا ليسمى حقيقة ان استعمل فى الاول وهو المنقول

عنه ومجازا ان استعمل فى الثانى وهو المنقول اليه كالاسد فانه وضع اولا

للحيوان المفترس ثم نقل الى الرجل الشجاع لعلاقة بينهما وهى الشجاعة

فاستعمله فى الاول بطريق الحقيقة وفى الثانى بطريق المجاز اما الحقيقة

فلانهما من حق فلان الامر اى اثبته او من حققته اذا كنت منه على يقين فاذا كان

اللفظ مستعملا فى موضوعه الاصلى فهو شئ مثبت فى مقامه معلوم الدلالة واما المجاز

فلانه مجاز الشئ يجوزه اذا تعداه واذا استعمل اللفظ فى المعنى المجازى فقد جاز

مكانه الاول وموضوعه الاصلى قال وكل لفظ فهو بالنسبة الى لفظ آخر مرادف

له ان توافقا فى المعنى وهبائله اذا اختلفا فيه اقول ما ذكره من تقسيم اللفظ كان بالقياس الى نفسه

Marfat.com

جذبہ منافی سلوک است بعد از دخول در آن و بعضے دیگر منافی سلوک نیست

قسم منافی سلوک کے ہین پیچھے داخل ہونے کے اُس مین اور بعض قسم مخالف سلوک کے نہین بلکہ

بعد از دخول از برائے سلوک متوجہ میشوند این جذبہ منافی سلوک است بعد از

داخل ہونے کے بعد سلوک کے واسطے متوجہ ہوتے ہین یہ جذبہ مخالف سلوک کے ہے پیچھے

دخول در آنوقت تحریر عریضہ متوجہ آنمقام شدہ بود بعضے دقایق آن ظاہر

داخل ہونے سے اُس مین اس عرضی کے لکھنے کے وقت خاکسار متوجہ اُسمقام کا ہوا تھا بعض باریکیان

گشت تا باعث نباشد توجہ میسر نمیشود واللہ سبحانہ اعلم بحقیقۃ الحال چند ماہ

اُسکی ظاہر ہوئین مگر جبتک کوئی سبب نہو توجہ حاصل نہین ہوتی اور خداوند پاک حقیقت حال کو اچھا جانتا ہے چند ماہ

است کہ آنعزیز فرود آمدہ است اما تمام داخل مقام جذبہ مذکور نشدہ مانع عدم

گذرے ہین کہ وہ عزیز نیچے اُترا ہے لیکن تمام داخل مقام جذبہ مذکور مین نہین ہوا اس مقام کے

علم است بشان آن مقام با توجہات پراگندہ امید ہست کہ در وقت مطالعہ

شان کا علم نہ ہونا علاوہ پریشان توجہات کے اُسکا مانع ہو رہا ہے امید ہے کہ خاکسار کے ان چند

این کلمات نامربوط دخول تمام در آن مقام میسر شود بعد از آن حضرت خواجہ را

کلمات ناموزون کے مطالعہ کے وقت پورا دخول اُس مقام مین حاصل ہوگا اُس سے پیچھے حضرت

بتمام فرو خواہد برد ۱۲

خواجہ کے جذبہ کو پورے طور پر حاصل کرے گا ۱۲

مکتوب شانزدہم در بیان احوال عروج و نزول و غیر آن نیز بپیر بزرگوار خود نوشتہ

سولہوان مکتوب بلندی اور اُترنے کے احوال وغیرہ کے بیان مین یہ بھی اپنے پیر بزرگوار کو لکھتے ہین

Marfat.com

وبالنظر الى نفس معناه وهذا تقسيم اللفظ بالقياس الى غيره من الالفاظ
فاللفظ اذا نسبناه الى لفظ آخر فلا يخ اما ان يتوافقا في المعنى اى يكون معناهما
واحدا او يختلفا في المعنى اى يكون لاحدهما معنى وللآخر معنى آخر فان كانا متوافقين
فهو مترادف وله اللفظان متترادفان فان اخذا من التردف فالذى هو كوجه احد خلف
آخر كان المعنى مركوبا للفظين ركبا عليه فيكونان متترادفين كالليث والاسد
وان كانا مختلفين فهو مباين له واللفظان متباينان لان المباينة المفارقة
ومنى اختلف المعنى لم يكن المركوب احدا فيتحقق المفارقة بين اللفظين للتفرقة
بين المركوب بين كالانسان في الفرس ومن الناس من ظن ان مثل الناطق والفصيح
ومثل السيف والصارم من الالفاظ المترادفة لصدقهما على ذات واحدة
وهو فاسد لان الترادف هو الاتحاد في المفهوم لا الاتحاد في الذات
نعم الاتحاد في الذات من لوازم الاتحاد في المفهوم بدون العكس قال
واما المركب فهو اما تام وهو الذى يصح السكوت عليه وغير تام والتام
ان احتمل الصدق والكذب فهو الخبر والقضية وان لم يحتمل
فهو الانشاء فان دل على طلب الفعل دلالة اولية الى
وضعية فهو مع الاستعلاء امر كقولنا اضرب انشئ مع الخضوع

بيان المركب وتعريفه

عرضہ داشت احقر الطلبا آنکہ نوازشنامہ مولانا علاؤالدین رسانید در کشف

عرضی خاکسار کی یہ ہے کہ نوازشنامہ حضور کا مولوی علاؤ الدین صاحب نے پہنچایا کشف مین

ہریک از مقدمات مذکورہ بمقتضاے وقت مسودہ کردہ شد بعضے متممات و ۶

ہر ایک مقدمات مذکورہ سے حسب ضرورت لکھ دیئے گئے بعضے باقیماندہ مضامین اور

مکملات آنمقام مسطور نبود مخطور شدہ بود فرصت تحریر آنہا نشد کہ حامل عرضداشت

مکمل کرنیوالے اس مقام مذکور کے بھی دل مین کھٹک رہے تھے اُن کے لکھنے کی فرصت نہوی

راہی شد انشاء اللہ تعالی متعاقب بخدمت خواہد فرستاد۔ الحال رسالہ دیگر

کیونکہ عرضی کا لانیوالا اُسیوقت چل کھڑا ہوا اللہ تعالی نے چاہا تو پیچھے سے خدمتمین بھیجدونگا اب ایک دوسرا رسالہ

کہ بیاض رسیدہ بود فرستادہ آن رسالہ بالتماس بعضے یاران مسپرده۔ التماس

جو لکھا جاچکا تھا خدمت مین بھیجا ہے اور وہ رسالہ بعض دوستون کی خواہش سے تیار ہوا ہے اُنہون نے

نمودہ کہ نصائح بنویسند کہ در طریقہ نافع باشد۔ و مقتضاے آن زندگانی کردہ

آرزو کی ہتی کہ ایسی نصیحتین لکھو جو طریقت (سلوک) مین نافع ہون اور اُن کے موافق زندگانی بسر کیجاوے

شود۔ الحق رسالہ غیر مکرر کثیر البرکت است۔ بعد از تحریر آن چنان معلوم شد کہ

سچ تو یہ ہے کہ رسالہ بلا تکلف بڑی برکت والا ہے اسکے لکھنے کے بعد (کشف مین) ایسا معلوم ہوا

حضرت رسالت خاتمیت علیہ الصلوۃ والسلام و التحیۃ با جمعے کثیر از مشائخ امت خود

کہ حضرت خاتم الانبیاء اپنپر خدا کی رحمتین اور سلام نازل ہون ہمراہ بڑے گروہ مشائخ امت کے

حاضر اند۔ و ہمین رسالہ را در دست مبارک خود دارند و از کمال کرم خویش آنرا بوسہ میکنند و بمشائخ

موجود ہین اور یہی رسالہ اپنے ہاتھ مبارک مین پکڑا ہوا ہے اور کمال مہربانی اپنی سے اسکو چوم رہے ہین اور مشائخ کو

Marfat.com

سوال ودعاء ومع التساوى التماس وان لم يدل فهو التنبيه ويندرج
دلالة وضعية على طلب الفعل ١٢
فيه التمنى والترجى والتعجب والقسم والنداء واما غير التام فهو اما تقييدى
كالحيوان الناطق واما غير تقييدى كالمركب من اسم واداة او كلمة
واداة اقول لما فرغ عن المفرد واقسامه شرع فى المركب واقسامه
وهو اما تام او غير تام لانه اما ان يصح السكوت عليه اى يفيد المخاطب
فائدة تامة ولا يكون ج مستتبعا للفظ اخر ينتظره المخاطب كما
اى مستدعيا ١٢ محلف تفضيلى ١٢
اذا قيل زيد فيبقى المخاطب منتظرا لان يقال قائم او قاعد مثلا
بخلاف ما اذا قيل زيد قائم واما ان لا يصح السكوت عليه فان
يصح السكوت عليه فهو المركب التام والا فهو المركب الناقص وغير التام
والمركب التام اما ان يحتمل الصدق والكذب فهو الخبر والقضية ولا يحتمل
فهو الانشاء فان قيل الخبر اما ان يكون مطابقا للواقع او لا فان كان مطابقا للواقع لم يحتمل
الكذب وان لم يكن مطابقا لم يحتمل الصدق فلا خبر داخل فى الحد فقد يجاب عنه
بان المراد بالواو والواصلة او الفاصلة بمعنى ان الخبر هو الذى يحتمل الصدق والكذب
فكل خبر صادق يحتمل الصدق وكل خبر كاذب يحتمل الكذب فجميع الاخبار داخلة فى
الحد وهذا الجواب غير مرضى لان الاحتمال لا معنى له بل يجاب بان يقال الخبر ما صدق او كذب لذاته

Marfat.com

مے نمایند کہ این نوع معتقدات حاصل مے باید کرد جماعہ کہ باین علوم مستعد گشتہ بودند

دکھلاتے ہین کہ اس قسم کے عقاید حاصل کرنے چاہئے اور جو گروہ کہ ان علون سے فیضاب ہوی ہین

فورانی و ممتاز و عزیز الوجود روبروے آنسرور علیہ الصلوۃ والسلام والتحیۃ ایستادہ

فورانی اور ممتاز اور عزیز الوجود (برگزیدہ) ہین روبرو سے رسول اکرم اپنے خدا کی رحمت اور سلام اور تحفے نازل ہون

بودند القصہ بطول انجامید در ہمان مجلس باشاعت این واقعہ حقیر را امر فرمود و ندع باکریمان

سب کھڑے ہوے تھے بات بہت لمبی ہے اسی مجلس مین اس کشف کے مشہور کرنیکا حکم اس خاکسار کو (حضرت نے) فرمایا

کارہا دشوار نیست ۔ واز آن روز کہ از ملازمت برآمدہ است بواسطہ میل بفوق

بزرگون کے آگے کوئی کام مشکل نہین ۔ اسروز سے کہ خدمت سے رخصت ہوا ہون بباعث جوع فوق کے ارشاد

بمقام ارشاد چندانی مناسبت ندارد و چندگاہ خود ہمت آن بود کہ در گوشہ خزیدہ

کے مقام مین کچھ مناسبت نہین رکھتا کچھ مدت تو یہ ارادہ تھا کہ کسی کونہ مین بیٹھ جاؤن

شود و مردم در صحبت ہمچو سبزہ شیر نظرے در آمدند عزم عزلت مصمم شدہ بود اما

اور آدمی صحبت مانند بگھیلے اور شیر کی نظر آتے تھے گوشہ نشینی کا ارادہ پختہ ہوگیا تھا لیکن استخارہ

استخارہ موافق نمے افتاد عروج در مدارج قرب بغایۃ الغایت ہر چند غایت ندارد

موافق نہ پڑتا تھا قرب کی بلندیون مین چڑھاؤ نہایت سے نہایت تک ہر چند نہایت نہین

میسر شد و میشود مے برندہ مے آرند کل یوم ہو فی شان برمقامات جمیع مشائخ

رکھتا حاصل ہوا اور ہورہا ہے لیجاتے ہین اور بھرلاتے ہین (ہر روز وہ ایک نئی شان ہی) تمام مشائخ کے مقامات

الا ماشاء اللہ تعالیٰ گذرانیدند ۵ گلے ہر یکے در دامن دلخستہ پست ۔ باین درگاہ والا دولت بیسابقہ

بہ (مگر جو اللہ نے چاہا) گذار دیئے ہین ہاں بہت پھولون سے دامن بھر گئے ۔ اس بلند درگاہ مین ہاتھ نہ

Marfat.com

في الجواب ان المراد احتمال الصدق والكذب بمجرد النظر الى مفهوم
الخبر ولا شك ان قولنا السماء فوقنا اذا جردنا النظر الى مفهوم اللفظ ولم نعتبر
الخارج احتمل عند العقل الكذب وقولنا اجتماع النقيضين موجود
يحتمل الصدق بمجرد النظر الى مفهومه فيحصل التقسيم ان المركب التام
ان احتمل الصدق والكذب بحسب مفهومه فهو الخبر والا فهو الانشاء
وهو اما ان يدل على طلب الفعل دلالة اولية اى وضعية او لا يدل
فان دل على طلب الفعل دلالة وضعية فاما ان يقارن الاستعلاء او يقارن
التساوي او يقارن الخضوع فان قارن الاستعلاء فهو امر وان قارن
التساوي فهو التماس وان قارن الخضوع فهو سوال ودعاء وانما
قيدنا الدلالة بالوضع احترازا عن الاخبار الدالة على طلب الفعل لا بالوضع
فان قولنا كتب عليكم الصلوة او اطلب منك الفعل دال
على طلب الفعل لكنه ليس موضوعا لطلب الفعل بل للاخبار
عن طلب الفعل وان لم يدل على طلب الفعل فهو
تنبيه لانه نبه على ما في ضمير المتكلم ويندرج فيه التمني
والترجي والنداء والتعجب والقسم ولقائل ان يقول الاستفهام والنهي

Marfat.com

درین میان اگر توسط روحانیات مشائخ را تعداد ننمایم بطول انجامد بالجملہ از جمیع مقامات

اس درمیان مین اگر مشائخ کے روحانیات کا توسط بیان کردن تو لمبای ہوجاتی ہے حاصل کلام کا تمام مقامات

اصل در رنگ مقامات ظلی گذارنیدند از عنایات چہ نویسد قبل من قبل بلا علۃ

اصل سے مقامات ظلی کے رنگ مین گذار دیگئے خداوند کی عنایت کا کیا بیان کردن قبول کیا گیا جو قبول کیا گیا بلا

چندان وجوہ ولایت وکمالات آنرا وانمودند کہ چہ در تحریر آرد در شہر ذی الحجہ در مدارج

اسقدر ولایت اور کمالات کے وجوہ (اہل تقدیر نے) دکھلائے کہ کیا لکھون ذالحجہ کے مہینہ مین مدارج کے

نزول تا مقام قلب فرود آوردند آنمقام مقام تکمیل وارشاد است اما ہنوز چیزہا را

مدارج مین مقام قلب تک نیچے لے آے ہین اور یہ مقام مقام تکمیل اور ارشاد کا ہے لیکن ابھی کچھ چیزین

متمم ومکمل از برائے آنمقام درکار است تا کے میسر شود امر آسان نیست باوجود مرادات

تمام اور مکمل کرنیوالی اس مقام کے واسطے درکار ہین - دیکھئے کب حاصل ہون کام آسان نہین باوجود مرادات

چند قطع منازل کردہ میشود کہ مریدان را در عمر نوح ہم معلوم نیست کہ میسر شود بلکہ این وجوہ

ہونے کے اسقدر منزلین طے کیجاتی ہین کہ مریدون کو نوح کی عمر مین بھی معلوم نہین کہ آسان ہوسکین بلکہ یہ وجوہات

مخصوص برادران است مریدان اینجا قدمگاہ ندارند نہایت عروج افراد تا ہدایت

محبوبون سے مخصوص ہین مرید تو یہان قدم بھی نہین رکھ سکتے نہایت چڑھاؤ لوگون کا اصلی مقام کے ہدایت تک

مقام اصلی است بیشتر افراد ہم گذر ندارند ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ

ہوتا ہے اکثر لوگ یہان گذر بھی نہین سکتے یہ اللہ کا فضل ہے دیتا ہے جسکو

واللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ وجہ توقف در مراتب تکمیل وارشاد این است

اللہ صاحب بڑے فضل کا ہے - مراتب تکمیل اور ارشاد مین توقف کی یہ وجہ ہے

Marfat.com

بان عن القسمة اما الاستفهام فلانه لايليق جعله من التنبيه
ستعلام ما فى ضمير المخاطب لانتنبيه على ما فى ضمير المتكلم واما
تعلم دخوله تحت الامر لانه دال على طلب الترك لا على طلب الفعل
لم ادراج الاستفهام تحت التنبيه ولم يعتبر المناسبة اللغوية
ايا عن الاعتراض ١٢
تحت الامر هنا على ان الترك هو كف النفس لا عدم الفعل عما من
فيكون نفيا مخصوصا ١٢
ان يكون فعلا او لو اردنا ايرادهما فى القسمة قلنا الانشاء اما ان لا يدل
الاستفهام والنهى ١٢
شئ بالوضع فهو التنبيه او يدل فلا يخلو اما ان يكون المط
هو الاستفهام او غيره فاما ان يكون مع استعلاء فهو امر ان كان
طلوب الفعل ونهى ان كان المطلوب الترك اى عدم الفعل ويكون مع
ساوى فهو التماس او مع الخضوع فهو السوال واما المركب الغير التام
ان يكون الجزء الثانى منقيد الاول وهو التقييدى كالحيوان
لنوا او لا يكون وهو غير التقييدى كالمركب من اسم واداة او كلمة واداة
نحو زيد ١٢ نحو قد ضرب ١٢
ال الفصل الثانى فى المعانى المفردة كل مفهوم فهو جزئى ان
ع نفس تصوره من وقوع الشركة فيه وكل ان لم يمنع واللفظ الدال عليها
ه كليا وجزئيا بالعرض اقول المعانى هى الصور الذهنية من حيث انها هى

Marfat.com

بواسطه ظهور نور ظلمت غیب است چیز دیگر نیست مردم در متخیلات خود چیزہا مے

بسبب ظاہر ہونے نور ظلمت غیب کے کوئی دوسری چیز نہین ہے لوگ اپنے خیالات مین کئی باتین بناتے ہین

پندارند اعتبار نباید کرد ۵ در نیابد حال پختہ ہیچ خام - پس سخن کوتاہ باید والسلام

اعتبار نکرنا چاہیے - پختہ لوگون کا حال ناقص لوگ معلوم نہین کر سکتے - پس سخن مختصر چاہیے اور سلام

در اندیشہ این قسم ظنیات احتمال ضرر غالب است آن جماعہ را فرمایند کہ از احوال

اس قسم کے ظنیات کے اندیشہ مین احتمال ضرر کا غالب ہے اُن لوگون کو فرماوین کہ اس خاکسار کے احوال

این خستہ بال نظر خیالی خود بپوشند مجال نظر را محال دیگر بسیار است ۵ من گم

سے اپنی خیالی نظر ڈھانپ لیوین نظر خرچ کرنیکو اور جگہین بہتیری ہین

شدہ ام مرا مجوئید - با گم شدگان سخن مگویید - از غیرت خداوندی جل سلطانہ باید

ہون مجھے مت ڈھونڈو - گم شدہ لوگون سے باتین مت کرو - خداوند غالب کی غیرت سے ڈرنا چاہیے جس

اندیشید امرے را کہ حق سبحانہ وتعالی کمال میخواہد در تنقیص او سخن گفتن بسیار نامناسب

کام کو خداوند پاک اور بلند کمال پر پہونچانا چاہتا ہے اُسکے ناقص بنانے مین باتین کرنا بہت ہی نامناسب ہے

است فی الحقیقت معارضہ است با وتعالی و نزول در مقام قلب بحقیقت مقام فوق

اصل مین خداوند تعالے کے ساتھ مقابلہ ہے اور نزول مقام قلب مین درحقیقت مقام فوق کا

است کہ مقام ارشاد است و فوق درین موطن عبارت از جدا شدن نفس است

ہے جو مقام ارشاد کا ہے اور فوق اس موقع مین مراد جدا ہونے نفس سے ہے روح سے

از روح و روح از نفس بعد از آن کہ نفس داخل بود در نور روح و آن جمع بود از جمع و

اور جدا ہونا روح کا ہے نفس سے پیچھے اس سے کہ نفس داخل ہو نور روح مین اور وہ جمع اور فوق کا اکٹھا

Marfat.com

بازائها الالفاظ فان عبر عنها بالفاظ مفردة فهي المعاني المفردة والا

فالمركبة والكلام ههنا انما هو في المعاني المفردة كما ستعرف فكل مفهوم

وهو الحاصل في العقل اما جزئي او كلي لانه اما ان يكون نفس تصوره

اي من حيث انه متصور ما نعا من وقوع الشركة فيه اي من اشتراكه

بين كثيرين وصدقه عليها او لا يكون فان منع نفس تصوره عن الشركة

فهو الجزئي كهذا الانسان فان الهذية اذا حصل مفهومها عند العقل

امتنع العقل بمجرد تصوره عن صدقه على امور متعددة وان لم يمنع الشركة

من حيث انه متصور فهو الكلي كالانسان فان مفهومه اذا حصل

وفوق پیش ازین ہرچہ مفہوم میشود از سکر است حق را از خلق جدا دیدن کہ مقام فوق

ہونا ہوتا ہے آگے اس سے جو کچھ سمجھا جاتا ہے مستی سے ہے خداوند کو خلق سے جدا دیکھنا جو مقام فوق

مے انگارند حقیقت ندارد ہمین روح را حق میدانند وجدا دیدن حق میدانند تعالیٰ

گمان کرتے ہین کچھ حقیقت نہین رکھتا یہی روح ہے جسکو حق جانتے ہین اور جدا دیکھنا اُسکا نفس سے جدا دیکھنا حق کا

وَتَقَدَّسَ عَنِ الْخَلْقِ وَهٰكَذَا الْقِيَاسُ فِي اَكْثَرِ عُلُوْمِ اَرْبَابِ السُّكْرِ لِاَنَّ حَقِيْقَةَ

جانتے ہین بلند اور اوپاک ہے وہ خداوند خلق سے اور ایسا ہی قیاس ہے اکثر علوم صاحبان سکر مین کہ انکا اصل بات وہان

الْاَمْرِ ثَمَّةَ مَفْقُوْدَةٌ وَالْاَمْرُ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَرِسَالَةٌ تَفْصِيْلِ عُلُوْم

نایاب ہوتی ہے اور کام ہمارے خداوند پاک کے قبضہ مین ہین دوسرے رسالہ مین تفصیل کے ساتھ علوم

وارباب جذبہ وسلوک وحقیقت این ہر دو مقام تحریر یافتہ است بنظر شریف

اور صاحبان جذبہ وسلوک کے حالات اور حقیقت ان دونو مقاموں کی لکھی گئی ہے حضور کے

خواہد گذشت ٭

مطالعہ شریف سے گذریگی ٭

مکتوب ہفدہم در بیان بعضے از احوال کہ تعلق بعروج ونزول

سترہوان مکتوب بعضے اُن احوال کے بیان مین ہے جو عروج اور نزول سے تعلق رکھتے ہین

دارند وغیر آن نیز بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند۔ عرضداشت

وغیرہ یہ بھی اپنے پیر بزرگوار کو لکھا ہے عرضی

احقر الخدمہ آنکہ عزیزے چند گاہ متوقف بودند۔ روز تحریر چنان ظاہر شد کہ از آنمقام

کمترین خادمان کی یہ ہے کہ جو عزیز کچھ مدت سے ٹھہرے ہوے تھے اس تحریر کے روز ایسا ظاہر ہوا کہ اُنمقام

Marfat.com

العقل لم يمنع من صدقه على كثيرين وقد وقع في بعض النسخ
تصور معناه وهو سهو والا لكان للمعنى معنى لان المفهوم هو
وانما قيد بنفس التصور لان من الكليات ما يمنع الشركة بالنظر
الخارج كواجب الوجود فان الشركة فيه ممتنعة بالدليل الخارجي
لكن اذا جرد العقل النظر الى مفهومه لم يمنع من صدقه على كثيرين
ان بمجرد تصوره لو كان ما نعا من الشركة لم يفتقر في اثبات الوحدانية
دليل آخر وكالكليات الفرضية مثل اللاشيء واللاامكان واللاوجود
ما يمتنع ان تصدق على شيء من الاشياء في الخارج لكن بالنظر
في مجرد تصورها ومن ههنا يعلم ان افراد الكلي لا يجب ان يكون
الكلي صادقا عليها بل من افراده ما يمتنع ان يصدق الكلي عليه
في الخارج لو لم يمتنع العقل عن صدقه عليه بمجرد تصوره فلم
ظرف لتعلق الجار والمجرور الواقع خبرا عن بعض افراده الكلي ١٢ ع
يمس التصور في تعريف الكلي والجزئي لدخل تلك الكليات في
تعريف الجزئي فلا يكون مانعا وخرجت عن تعريف الكلي فلا يكون
من اخول النهر ١٢
جامعا وبيان التسمية بالكلي والجزئي ان الكلي جزء للجزئي غالبا
كالانسان فان جزء لزيد والحيوان فانه جزء للانسان والجسم فانه جزء للحيوان

Marfat.com

نحوے از عروج نمودہ بپایان فرود آمدہ اند لیکن بتمام نزول نکردہ اند و بقایائیکہ در

تھے کسقدر عروج کرکے نیچے اترا ہے لیکن پورا نزول نہین کیا اور جو باقی مدارج

زیر آن مقام بود نیز عروج نمودہ از راہ ہمان مقام فوق رو بہ نزول آوردہ است

اُس مقام کے نیچے تھے وہ بھی چڑھکر اُسی مقام فوق سے اُترنے پر رجوع لایا ہے

بعد ازین ہر چہ کیفیت روخواہد داد در معرض ظہور خواہد آمد معروض خواہد داشت

اس کے بعد جو کچھ کیفیت ظاہر ہوگی اور جلوے دکھاوے گی عرض کرتا رہون گا

اگر صاحب معاملہ نیز بعد انکشاف حال خود چیزے نویسد بصواب نزدیکتر است

اگر صاحب معاملہ بھی حال واضح ہونے کے بعد کچھ تحریر کرے تو نہایت بہتر ہوگا

چون حدوث این قضیہ نزول پُر زود بود و حقیر را بواسطہ تناول جلاب ضعفے

جب کہ اس نزول کا وقوع نہایت جلدی ہوا ہے اور خاکسار کو بسبب لینے مسہل کے ضعف غالب

طاری شدہ بود بانجام کار این نزول نپرداخت انشاء اللہ تعالیٰ ظاہر خواہد شد۔

ہو رہا تھا اس لئے اس نزول کے انجام پہ مشغول ہوا اللہ نے چاہا تو ظاہر ہو جاوے گا +

مکتوب ہژدہم در بیان تمکین است کہ بعد از تلوین حاصل

اٹھارہوان مکتوب اس تمکن کے بیان مین ہے جو پریشانی کے بعد حاصل ہوتی ہے

مے شود و بیان ہر اتب سہ گانہ ولایت و در بیان آنکہ وجود

اور بیان تین مدارج ولایت کا اور اس بیان مین کہ وجود

واجب تعالیٰ زاید است بر ذات او تعالیٰ و غیر آن نیز بر ہمین

باری تعالیٰ کا زائد ہے ذات باری تعالیٰ پر اور غیر اسکے کئی حالات ہین

Marfat.com

فيكون الجزئي كلا والكلي جزءا وكلية الشئ انما يكون بالنسبة ا
الجزئي فيكون ذلك الشئ منسوبا الى الكل والمنسوب الى الكل كل
جزئية الشئ انما هي بالنسبة الى الكلي فيكون منسوبا الى الجزء والمنس
الى الجزء جزئي واعلم ان الكلية والجزئية انما تعتبران بالذا
في المعاني ولهما الالفاظ فقد تسمى كلية وجزئية بالعرض تسمية ال
باسم المدلول قال والكلي اما ان يكون تمام ماهية ما تحته م
او خلافيها او خارجا عنها والاول هو النوع سواء كان متعد
الاشخاص وهو المقول في جواب ما هو بحسب الشركة والخصوص
معا كالانسان او غير متعدد الاشخاص وهو المقول في جواب ما ه
بحسب الخصوصية المحضة كالشمس فهو اذن كلي مقول
واحد على كثيرين متفقين بالحقائق في جواب ما هو اقول الله
قد عرفت الغرض من وضع هذه المقالة معرفة كيفية اقتناص المجهو
التصورية من المعلومات التصورية وهي لا تقتنص بالجزئيات بل
لا يبحث عنها في العلوم لتغيرها وعدم انضباطها فلهذا صار نظ
المنطقي مقصورا على بيان الكليات وضبط اقسامها فالكلي اذا نسب

نسخة
قوله لكنه الخ ولم
يقل تمام ماهية الجز
ئيات اعتبارا لما
الم ئيات المماثلة
فان الكلي وان كان
خارجا منها ولكن
ليس محمولا عليها
والكلام في الكلي
المحمول ١٢

بيان تقسيم الكلي و تعريفه

Marfat.com

بزرگوار خود نوشته اند - عرضداشت کمترین بندگان پر تقصیر احمد بن عبداللہ

یہ بھی اپنے پیر بزرگوار کو لکھتے ہین عرضی کمترین غلامان پر تقصیر احمد بن عبداللہ

انکہ تا زمانیکہ از قسم احوال و موارد رومے داد بعرض آن گستاخی مے نمود و جرأت

کی یہ ہے کہ جب تک قسم احوال اور واقعات سے ظاہر ہوتے تھے ان کے عرض کرنے مین دلیری کرتا

میکرد چون حق سبحانہ و تعالی ببرکت توجہات علیہ از رقیت احوال محرر ساخت

کرتا تھا اور جرأت دکھلاتا تھا جب خداوند پاک اور بلند نے باتھ برکت توجہات عالی کے احوال کی غلامی سے

واز تلوین تمکین مشرف فرموده حاصل کار جز حیرت و پریشانی بدست نیامد واز

آزاد کیا اور پریشانی سے تسلی پر مشرف فرمایا حاصل کار سوائے حیرت اور پریشانی کے کچھ ہاتھ مین نہ آیا اور

وصل جز ہجر واز قرب جز بعد حاصل نشد واز معرفت جز نکره واز علم جز جہل

وصل سے سوائے ہجر کے اور قرب سے سوائے دوری کے حاصل نہوا اور معرفت سوائے نکرہ کے اور علم سے

نیفزود ولاجرم در عراء اشتہاے توقف واقع شد و بمجرد عرض اخبار روزمرہ جرأت

سوائے نادانی کچھ زیادہ نہوا اسیواسطے عرضیدن مین دیر واقع ہوی اور صرف روزمرہ کی خبرین لکھنے پر دلیری

ننمود - معذالک دل را بر دست نہ نہجے مستولی شدہ است کہ ہیچ امر سرگرمی ندارد

نہ کی - باوجود اسکے دل پر کچھ اس قسم کی سردی غالب ہوی ہے کہ کسی کام کے ساتھ سرگرمی نہین

و در رنگ بیکاران بہ کارے نمے تواند پرداخت ؎ من ہیچم و کمتر ز ہیچ

رکھتا اور بیکاروں کے رنگ مین کسی کام پر مشغول نہین ہوتا ہین ہیچ ہون اور ناچیز سے

بسیارے - و ز ہیچ کمتر از ہیچ نیاید کارے - بر سر اصل سخن آیم - عجب آنست کہ

بھی بہت کم درجہ ہون اور ہیچ اور ہیچ سے کم سے کوئی کام نہین ہوسکتا - اب اصل مطلب پر آتا ہون عجب یہ ہے کہ

الى ماتحته من الجزئيات فاما ان يكون نفس ماهيتها اودلخلا فيها

وخارجا عنها والداخل يسمى ذاتيا والخارج عرضيا وربما يقال الذاتى

على مالايسن بخارج وهذا اعم من الاول اى الكلى الذى يكون نفس ماهية

ماتحته من الجزئيات هو النوع كالانسان فان نفس ماهية زيد وعمرو

وبكر وغيرهم من جزئياته وهى لاتزيد على الانسان الا بعوارض مشخصة

خارجية عنه بها يمتاز عن شخص اخر ثم النوع لايخ اما ان يكون متعددا

الاشخاص فى الخارج اولا يكون فان كان متعددا الاشخاص فى

الخارج فهو المقول فى جواب ماهو بحسب الشركة والخصوصية معا

لان السوال بماهو على الشئ انما هو لطلب تمام ماهيته وحقيقته

فان كان السوال سوالا عن شئ واحد كان طالبا لتمام ماهيته

المختصة بحيث لم يجمع بين شيئين او اشياء فى السوال كان طالبا لتمام ماهيتها

حالا بحق یقین مشرف ساخته اند که در آن موطن علم و عین حجاب یکدیگر نیست

اب حق الیقین پر پہنچا ہون کہ اس موقعہ مین علم الیقین اور عین الیقین ایکدوسرے کے حجاب نہین

وفنا و بقا در آنجا جمع اند۔ و در عین حیرت و بے نشانی بہ علم شعور است۔ و نفس

اور فنا اور بقا دونان جمع ہین۔ عین حیرت اور بے نشانی مین علم کے ساتھ شعور ہے۔ اور نفس

غیبت حضور است باوجود علم و معرفت جز از دیار جہل و نکرت نیست مصرعہ

غیبت کا حضور ہے باوجود علم اور معرفت کے سوائے ملک نادانی اور جہل کے کچھ نہین۔

عجب اینست کہ من واصل و سرگردانم۔ اللہ تعالی بہ محض عنایت بے غایت خویش

عجب یہ ہے کہ مین واصل اور سرگردان ہون۔ اللہ تعالے نے محض مہربانی بے نہایت اپنی سے

در مدارج کمالات ترقیات ارزانی داشتہ است۔ فوق مقام ولایت مقام

کمالات کے درجون مین ترقیات نصیب فرمائی ہین۔ ولایت کے مقام سے اوپر شہادت

شہادت است و نسبت ولایت بہ شہادت نسبت تجلی صوری بہ تجلی ذات است

کا مقام ہے اور نسبت ولایت کی شہادت کے ساتھ نسبت تجلی ظاہری کی تجلی ذات کے ساتھ ہے

بل بعد بینہما اکثر من بعد ہذین التجلیین کذا مر و فوق مقام شہادت مقام صدیقیت

بلکہ ان دونون مین ان دونون تجلیون کی دوری سے زیادہ دوری ہے جیسا کہ گذرا اور مقام شہادت کے اوپر مقام

و تفاوتے کہ میان این دو مقام است۔ اجل من ان یعبر عنہ بعبارۃ و اعظم من

صدیقیت کا ہے اور جو تفاوت کہ درمیان ان دو مقام کے ہے۔ اس سے بڑا ہے کہ کسی عبارت مین بیان ہو اور اس سے

ان یشار الیہ باشارۃ و فوق آن مقامے نیست۔ الا النبوۃ علی اہلہا الصلوۃ و التسلیمات

اعظم ہے کہ کسی اشارہ سے اسکو مشار الیہ کیا جاوے اور اسکے اوپر کوئی مقام نہین سوائے نبوت کے اسکے صاحب پر خدا کی رحمتین اور سلام ہون

وتمام ماهية الاشياء انما يكون تمام الماهية المشتركة بينها ولما كان
النوع متعددا الاشخاص كالانسان كان هو تمام ماهية كل واحد
من افراده فاذا سئل عن زيد مثلا بما هو كان المقول في الجواب
الانسان لا تمام الماهية المختصة به وان سئل عن زيد وعمرو
بما هما كان الجواب الانسان ايضا لانه تمام ماهيتهما المشتركة
بينهما فلا جرم ان يكون مقولا في جواب ما هو بحسب الخصوصية
والشركة معا وان لم يكن متعددا الاشخاص بل ينحصر نوعه في شخص واحد
كالشمس كان مقولا في جواب ما هو بحسب الخصوصية المحضة لان السائل بما
هو عن ذلك الشخص لا يطلب الا تمام الماهية المختصة به اذ لا فرد آخر له في
الخارج حتى يجمع بينه وبين ذلك الشخص في السؤال حتى يكون طالبا لتمام الماهية
المشتركة ولذا علمت ان النوع ان تعدد اشخاصه في الخارج كان مقولا على كثيرين
في جواب ما هو كالانسان وان لم يتعدد كان مقولا على واحد في جواب ما هو
فهو اذن كلي مقول على واحد او على كثيرين متفقين بالحقائق في جواب
ما هو فالكلي جنس قولنا مقول على واحد ليدخل فيه النوع الغير
المتعدد الاشخاص وقولنا او على كثيرين ليدخل النوع المتعدد الاشخاص

ونشاید کہ میان صدیقیت ونبوت مقامے بودہ باشد بلکہ محال است واین حکم

اور لایق بھی نہین کہ صدیقیت اور نبوت مین کوئی مقام ہو بلکہ محال ہے اور یہ حکم

بہ محالیت او بہ کشف الصریح صحیح معلوم گشتہ وآنچہ بعضے از اہل اللہ واسطہ میان

محالیت کا کھلے کشف اور صحیح سے معلوم ہوا ہے اور جو کہ بعضے اولیا اللہ ایک وسیلہ درمیان

این دو مقام ثابت کردہ اند وبہ قرب نامیدہ اند بآن نیز شرف ساختند وبر

اِن دو مقام کے ثابت کرتے ہین اور اُسکا نام قرب رکھتے ہین وہ بھی مجھ پر ظاہر ہوا اور (اہل تقدیر نے)

حقیقت آنمقام اطلاع دادند۔ بعد از توجہ بسیار وتضرع بشمار اولاً ہمان طور کہ بعضے

اُس کی حقیقت پر اطلاع دی ہے۔ بہت توجہ اور بشمار عاجزی کے بعد پہلے تو اُسی طور پر جیسا کہ بعضے

اکابر فرمودہ اند ظاہر شد آخر الامر حقیقت را معلوم فرمودند۔ آرے حصول آن مقام

بزرگون نے فرمایا ہے ظاہر ہوا آخرالامر حقیقت کو مجھ پر ظاہر کیا ۔ ہان حصول اُس مقام کا

بعد حصول مقام صدیقیت است۔ ورِ وقت عروج اما واسطہ بودن محل تامل است

پیچھے حصول مقام صدیقیت کے ہے۔ عروج کے وقت مین لیکن وسیلہ ہونا محل تامل ہے

بعد از ملازمت صوری انشاء اللہ تعالی حقیقت را بہ تفصیل عرض خواہد کرد۔ آن

خدمت شریف مین حاضر ہونے کے بعد انشا اللہ تعالی حقیقت کو تفصیل سے عرض کرون گا۔۔۔

مقام بسے عالی است ومنازل عروج فوق آنمقام معلوم نیست وزائدیت وجود

مقام بہت بلند ہے اور اس مقام کے اوپر چڑھنے کی منزلین معلوم نہین اور زائدیت وجود کی

بر ذات جل وعلا درین مقام ظاہر مے شود چنانکہ مقرر علماء اہل حق است شکر اللہ

اوپر ذات باری تعالی کے اس مقام مین ظاہر ہوتی ہے جیسا کہ علما اہل حق کا مقرر شدہ عقیدہ ہے خدا

Marfat.com

قولنا متفقين بالحقائق ليخرج الجنس فان مقول على كثيرين مختلفين
بالحقائق وقولنا فى جواب ما هو ليخرج الثلثة الباقية اعنى الفصل والخاصة
والعرض العام لانها لا تقال فى جواب ما هو وهمانك تنظر وهو ان احد
الامرين لازم اما اشتمال التعريف على امر مستدرك واما ان لا يكون التعريف
جامعا لان المراد بالكثيرين ان كان مطلقا سواء كانوا موجودين فى الخارج
او لم يكونوا فيلزم ان يكون قولنا المقول على واحد احترازا عما حشوا لان النوع
غير المتعدد الا شخاص فى الخارج مقول على كثيرين موجودين فى الذهن
وان كان المراد بالكثيرين موجودين فى الخارج يخرج عن التعريف الانواع التى
لا وجود لها فى الخارج اصلا كالعنقاء فلا يكون جامعا والصواب ان يحذف من
التعريف قولنا على واحد بالفظ الكل ايضا فان المقول على كثيرين يغنى عنه
فيقال النوع هو المقول على كثيرين متفقين بالحقيقة فى جواب ما هو

Marfat.com

ایجاد وجود ہم در راہ میماند و فوق آن عروج واقعہ میشود۔ ابو المکارم

کل کائنات کو مشکور کرے اور اس جگہ وجود بھی راہ مین رہجاتا ہے اور اوپر اُسکے عروج واقع ہوتا ہے ابو المکارم

سیف الدین شیخ علاؤ الدولہ در بعضی تصانیف خود میفرماید فوق عالم الوجود ملک

رکن الدین شیخ علاؤ الدولہ اپنی بعض تصنیفات مین فرماتے ہین کہ عالم وجود کے اوپر عالم

و فوق ہر مقام صدیقیت از مقام بقاست کہ رو بعالم دارد پایان تر از آن مقام

ملک وجود کا ہے اور ہر مقام صدیقیت مقام بقا سے ہے کہ جہان کی طرف اُسکا رجوع ہے نیچے اُس مقام

نبوت است کہ فی الحقیقت بالاتر است و کمال صحو و بقاست مقام قرب لیاقت

سے مقام نبوت کا ہے جو اصل مین اِس سے بہت بلند ہے اور کمال ہوشیاری و بقا ہے مقام قرب لیاقت

بر خیزد این دو مقام ندارد کہ رویش بتنزیہ صرف است و تمام عروج است

بر خیزد ان دو مقام کی نہین رکھتا کیونکہ اُسکا رجوع تنزیہ خالص پر ہے اور پورا عروج ہے ان کا فرق

نمایان بینما سے در پس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند۔ آنچہ اوستاد ازل

واضح ہو گیا شیشے کے پیچھے مجھے طوطی کی طرح (اہل تقدیر نے) رکھا ہے۔ جو کچھ ازل کے اوستاد

گفت بگوئے گویم۔ علوم شرعیہ نظریہ استدلالیہ را ضروریہ کشفیہ ساختہ اند سر موئے

کہنے کو فرمایا ہے وہی کہتا ہون۔ علوم شرعیہ نظریہ استدلالیہ کو ضروریہ کشفیہ کر دیا ہے بال برابر مخالفت

مخالفت باصول علماے شریعت نیست ہمان علوم اجمالی را تفصیلی ساختہ اند

علماے شریعت کے قواعد سے نہین وہی علم جو مجمل تھے اُن کو تفصیلی کر دیا

و این نسبت بفضل دولت آورده اند شخصے از حضرت خواجہ بزرگ قدس اللہ تعالیٰ

اور یہ نسبت بفضل دولت آوردہ اند شخصے از حضرت خواجہ بزرگ قدس اللہ تعالیٰ

اور یہ نسبت فضل کی دولت سے حاصل ہوئی ہے کہ رسالہ مبدا و معاد مین لکھا ہے مجھ سے ایک شخص نے حضرت خواجہ بزرگ سے خدا انکے پاک بھید کو

Marfat.com

بيان تعريف النوع والجنس

وح يكون كل نوع مقولا فى جواب ما هو بحسب الشركة والخصوصية معا والمصلما اعتبر النوع فى قوله فى جواب ما هو بحسب الخارج قسيما الى ما يقال بحسب الشركة والخصوصية معا والى ما يقال بحسب الخصوصية المحضة وهو خروج عن هذا الفن من وجهين اما اولا فلان نظر الفن عام يشمل المواد كلها فالتخصيص بالنوع الخارجى ينافى ذلك واما ثانيا فلان المقول فى جواب ما هو بحسب الخصوصية المحضة هو عندهم الحد بالنسبة الى المحدود وقد جعله من اقسام النوع

قال وان كان الثانى فانكان تمام الجزء المشترك بينها وبين نوع آخر فهو المقول فى جواب ما هو بحسب الشركة المحضة ويسمى جنسا ويسمونه بانه كلى مقول على كثيرين مختلفين بالحقائق فى جواب ما هو

قول الكلى الخ

سوالا قدس پرسید کہ مقصود از سلوک چیست فرمودند تا معرفت اجمالی تفصیلی شود و

مقدس سرہ سے پوچھا کہ سلوک سے مقصود کیا ہے فرمایا کہ تا معرفت اجمالی تفصیلی ہو جاوے اور

استدلالی کشفی گردد نفرمودند کہ علوم دیگر سوائے آنہا حاصل شود آرے در راہ علوم

استدلالی کشفی ہو جاوے اور یہ نفرمایا کہ دوسرے علوم سوائے ان علوم کے حاصل ہوتے ہین یا ان راہ مین

و معارف بسیار رو میدہند کہ از آنہا مے باید گذشت و تا نہایت النہایت کہ مقام

علم اور معرفتین بہت ظاہر ہوتی ہین کہ اُن سے گذر جانا ہوتا ہے جبتک کہ نہایت کے نہایت پر جو مقام صدیقیت

صدیقیت است نرسد ازین علوم بہرہ نمے یابد ۵ فیالیت شعری ان من

کا ہے نہ پہنچ جاوے ان علون سے فائدہ نہین اُٹھا سکتا ۔ پس کاشکے میں جانتا کہ بعض اہل اللہ سے جو

اہل اللہ القائلین بحصول ہذا المقام الشریف ولیس لہم من مناسبۃ بہذا المقام

حصول اس مقام شریف کے قایل ہین اور حالانکہ اُن کے لئے کوئی مناسبت اس مقام سے نہین

ہذا المقام ومعارفہ فما وجہ وفوق کل ذی علمٍ علیم و بر سر ہمہ قضا و قدر

اور معرفتون سے نہین پس کیا وجہ ہے اِسبات کی اور ہر صاحب علم کے اوپر ایک علیم ہے اور سب قضا و قدر

نیز اطلاع دادند و آنرا بہ نہجے اعلام فرمودند کہ ہیچ وجہ بہ اصول ظاہر شریعت

کے بھید سے بھی اطلاع دی ہے اور اُسکو ایسے طریق پر ظاہر فرمایا ہے کہ کسیوجہ سے ظاہر شرع شریف کے

عزا مخالفت لازم نیاید و از نقص ایجاب و شائبہ جبر مبرا و منزہ ہمہ حقہ و ظاہر

سے مخالفت لازم نہین آتی اور نقص ایجاب اور شائبہ جبر سے پاک صاف ہے

بمثابہ قمر لیلۃ البدر است عجب است کہ با وجود عدم مخالفت بہ اصول

مثال چاند چودھوین رات کی ہے تعجب ہے کہ باوجود عدم مخالفت کے ساتھ قوانین شرع شریف کے

وجزء الماهية منحصر في جنس الماهية وفصلها لانه اما ان يكون
تمام الجزء المشترك بين الماهية وبين نوع آخر او لا يكون والمراد بتمام
الجزء المشترك بين الماهية وبين نوع آخر الجزء المشترك الذي
لا يكون وراءه جزء مشترك بينهما اي جزء مشترك لا يكون جزء
مشترك اخر خارجا عنه بل كل جزء مشترك بينهما اما ان يكون نفس
ذلك الجزء او جزء منه كالحيوان فانه تمام الجزء المشترك بين
الانسان والفرس لانه لا جزء مشترك بينهما الا وهو اما نفس الحيوان
او جزء منه كالجوهر والجسم النامي والحساس والمتحرك بالارادة وكل
منها وان كان مشتركا بين الانسان والفرس الا انه ليس تمام المشترك
بينهما بل بعضه وانما يكون تمام المشترك هو الحيوان المشتمل على الكل
وربما يقال المراد بتمام المشترك مجموع الاجزاء المشتركة بينهما كالحيوان فانه
مجموع الجوهر والجسم النامي والحساس والمتحرك بالارادة وهي اجزاء مشتركة
بين الانسان والفرس وهو منقوض بالجنس البسيط كالجوهر فانه جنس عال وليس
بجزء مشترك بين اقل من نوعين فلا يصح ان مجموع الاجزاء المشتركة
فنقول جزء الماهية ان كان تمام الجزء المشترك بين الماهية وبين نوع آخر فهو الجنس وان لا فهو الفصل

این مسئله راچرا پوشیده داشته اند اگر شائبه مخالفت میدانست اخفا دستر مناسب

اس مسئلہ کو لوگون نے کیون پوشیدہ رکھا ہے اگر کچھ شائبہ مخالفت کا رکھتا تو چھپانا اور مخفی کرنا مناسب

بود لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ ؎ کراز ہرہ آنکہ از بیم تو ۔ کشاید زبان جز بہ تسلیم تو

تھا لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ ؎ کراز ہرہ آنکہ از بیم تو ۔ کشاید زبان جز بہ تسلیم تو

تھا خداوند پوچھا نہین جائیگا ان کامون سے جو کرتا ہے ۔ یہ کسکی طاقت ہے کہ تیرے خوف سے تیرا حکم ان لینے کے سوا زبان

وعلوم ومعارف در رنگ ابر نیسان میریزند کہ قوت مدرکہ از تحمل آن عاجز میشود

کھولے علوم اور معرفتین برنیسان کی طرح برستی ہین کہ قوت مدرکہ اُن کے اُٹھانے سے عاجز ہو جاتی ہے

وقوت مدرکہ مجرد تعبیر است والا لَا یَحْمِلُ عَطَایَا الْمُلُوْکِ اِلَّا مَطَایَا در اوائل

قوت مدرکہ صرف تعبیر ہے ورنہ بادشاہ کی بخششی ہوی چیزین کہی اُٹھا نہین سکتا مگر اسی کے بار بردار ابتدا

شوق آن بود کہ این علوم غریبہ را در قید کتابت آوردہ شود اما توفیق نمی

مین اس بات کا شوق تھا کہ ان عجیب علمون کو لکھنا چاہیے لیکن توفیق نہ پاتا تھا

یافت وازین ممر در بار بود آخر الامر تسلی فرمودند کہ مقصود از افاضہ این علوم

اور اس باعث سے دلگیری رہتی تھی آخر الامر صاحبان تقدیر نے تسلی دلائی کہ مقصود ان علوم کے پلٹے

حصول ملکہ است نہ یاد کردن این علوم چنانچہ طلبہ علوم تحصیل علوم برائے

جانے سے حصول استعداد کی ہے نہ یاد کرنا ان علمون کا جیسا کہ طالب علم لوگ علمون کی تحصیل کیلئے کرتے

آن مے کنند کہ ملکہ مولویت بہم رسانند نہ آنکہ حفظ اصول صرف ونحو وغیرہما

ہین کہ مولویت کا ملکہ حاصل کرین نہ یہ کہ قواعد صرف ونحو وغیرہ کا یاد کرنا مقصود

کنند بعضے از علوم بعرض میرساند قال اللہ سبحانہ تبارک وتعالیٰ لمثلہ شیئ

رکھین بعضے اِن علوم سے عرض کرتا ہون خداوند پاک برکت والے عالیشان نے فرمایا ہے اُسکی مانند کوئی

Marfat.com

بيان تعريف النوع والجنس

اما الاول فلان جزء الماهية اذا كان تمام الجزء المشترك بينها وبين
نوع اخر يكون مقولا في جواب ما هو بحسب الشركة المحضة لانه اذا سئل عن
الماهية وذلك النوع كان المطرح تمام الماهية المشتركة بينهما وهو ذلك الجزء
اى مطلوب السائل ١٢
واذا لم يرد الماهية بالسوال لم يصلح ذلك الجزء لان يكون مقولا في الجواب
لان المطرح هو تمام الماهية المختصة والجزء لا يكون تمام الماهية المختصة
اى من افراد الماهية بالسوال ١٢
اذ هو ما يتركب الشئ عنه وعن غيره فذلك الجزء انما يكون مقولا في جواب
ما هو بحسب الشركة فقط ولا نعني بالجنس الا هذا كالحيوان فانه تمام
الجزء المشترك بين ماهية الانسان ونوع اخر كالفرس مثلا حتى اذا سئل
عن الانسان والفرس بما هما كان الجواب الحيوان وان افرد الانسان بالسوال
لان مطلوب السائل هو تمام الجزء المشترك بينهما وهو ١٢
لم يصلح للجواب الحيوان لان تمام ماهية الحيوان الناطق لا الحيوان فقط
كما هو مطلوب السائل عند الافراد ١٢
ورسموه بانه كلي مقول على كثيرين مختلفين بالحقائق في جواب
ما هو فلفظ الكلي مستدرك والمقول على كثيرين جنس
للخمسة ويخرج بالكثيرين الجزئي لانه مقول على واحد
اى من انواع الكلي ١٢ الحقيقي ١٢
فيقال هذا زيد ويقولنا مختلفين بالحقائق يخرج
النوع لانه مقول على كثيرين متفقين بالحقائق

وھو السمیع البصیر اول کلام اثبات تنزیہ محض است کما ھو الظاھر وقولہ

جزء نہین اور وہ دیکھنے والا سننے والا ہے پہلے کلام اثبات تنزیہ خالص مین ہے جیسا کہ ظاہر ہے اور قول

سبحانہ وھو السمیع البصیر متمم ومکمل للتنزیہ بیانش آنست کہ چون ثبوت سمع وبصر

خداوند پاک کا اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے یہ تمام اور کامل کرنیوالا تنزیہ کا ہے بیان اسکا یہ ہے کہ جب سمع اور بصر کا

مر عالم را موہم ثبوت مماثلت است ولوفی الجملۃ نفی اللہ سبحانہ عنہم السمع والبصر لدفع

ثبوت جہان کے لئے وہم مین ڈالنے والا ثبوت مماثلت کا ہے اگر چہ مجمل طور پہ تو خداوند پاک نے ان سے سمع اور بصر کی

ھذا لوھم یعنی سمیع وبصیر اوست جلشانہ وسمع وبصر کہ در خلایق مخلوق است

نفی کردی اس وہم کو دفع کرنیکے لئے یعنی سمیع اور بصیر وہی ہے بلند ہے شان اسکا اور سننا دیکھنا جو خلایق مین مخلوق ہے

در رویۃ وسماع ہیچ مدخلے ندارد ہمچنانکہ حق سبحانہ وتعالی خلق سمع وبصر مے کند

رویت اور سماع مین کچھ دخل نہین رکھتا جیسا کہ خداوند پاک کان اور آنکھ پیدا کرتا ہے سننا اور

خلق سماع ورویت میکند بعد خلق آن دو صفت بطریق جری العادۃ من غیر

دیکھنا بھی پیدا کرتا ہے بعد پیدا کرنے اسکے دو صفتون کو بطریق جاری ہونے عادت کے سوائے

تاثیر بصفاتہم ولو قلنا بالتاثیر فالتاثیر فیہا ایضا مخلوق پس چنانکہ ذوات ایشان

تاثیر کے اُن کی صفات کے ساتھ اور اگر ہم کہین کہ تاثیر کے ساتھ تو ہمین تاثیر بھی مخلوق ہے پس جیسا کہ ذوات

جماد محض است صفات ایشان نیز جماد محض است در رنگ آنکہ قادرے بمحض

انکی بیجان محض ہین صفتین اُن کی بھی بیجان محض ہین اس رنگ مین ایک بڑی قدرت والا محض قدرت

قدرت خویش در سنگ کلام خلق کند شے توان گفت کہ سنگ فی الحقیقت متکلم است

اپنی سے پتھر مین کلام پیدا کرے تو یہ نہین کہہ سکتے کہ پتھر فی الحقیقت باتین کرنے والا ہے

Marfat.com

فی جواب ماھو وبجواب ماھو یخرج الکلیات البواقی اعنی الخاصۃ

والفصل والعرض العام **قال** وھو قریب ان کان الجواب عن اللھیۃ
الجنس ١٢
وعن بعض ما یشارکھا فیہ عین الجواب عنھا وعن کل ما یشارکھا فیہ
الجنس ١٢
کالحیوان بالنسبۃ الی الانسان وبعید ان کان الجواب عنھا وعن
بعض ما یشارکھا فیہ غیر الجواب عنھا وعن بعض اٰخر ویکون ھناک
جوابان ان کان بعید الرتبۃ واحدۃ کالجسم النامی بالنسبۃ الی
الانسان وثلثۃ اجوبۃ ان کان بمرتبتین کالجسم وار بع اجوبۃ ان کان
بعیدا بثلث مراتب کالجوھر وعلی ھذا القیاس **اقول** القوم قد
یزاد عدد الاجوبۃ علی عدد مراتب البعد بواحد ١٢
رتبوا الکلیات حتی یتھیاء لھم التمثیل بھا تسھیلا علی المتعلم
للقریب والبعید والابعد ١٢
المبتدی فوضعوا الانسان ثم الحیوان ثم الجسم النامی ثم الجسم
المطلق ثم الجوھر فالانسان نوع کما عرفت والحیوان
وھو یکون مقولۃ وجنس عال بسیط لاجنس فوقہ ١٢ عبید
جنس للانسان لانہ تمام الماھیۃ المشترکۃ بین الانسان
والفرس وکذلک الجسم النامی جنس للانسان والنباتات
لانہ کمال الجزء المشترک بین الانسان والنباتات
حتی اذا سئل عنھما بما ھما کان الجواب الجسم النامی وکذلک

Marfat.com

و صفت کلام دارد همچنانکه سنگ جماد است این صفت هم در وے اگر فرضاً موجود باشد

اور صفت کلام کی رکھتا ہے جیساکہ پتھر جان ہے یہ صفت بھی اُس مین اگر فرضاً موجود ہووے

جماد است در ظہور حرف و صوت ازوے ہیچ مدخلیتے ندارد و جمیع صفات ازین قبیل

تو بیجان ہے ظہور حرف اور آواز مین اُس سے کچھ دخل نہین رکھتا تمام صفتین اسی قسم سے ہین

است غایۃ ما فی الباب چون این ہر دو صفت ظاہر تر بودند خصصہما اللہ تعالیٰ بنفیہما

نہایت اُسکا جس کی ہم بات کر رہے ہین جب یہ دو صفتین بہت ظاہر تھین خداوند تعالیٰ ان دونو کو نفی سے

و یکون لزوم نفی البواقی منہ بالطریق الاولیٰ حق سبحانہ اول صفت علم خلق کرد بعد

خاص کیا اور انکی نفی سے باقیونکی نفی بطریق اولیٰ ہوگئی - خداوند پاک نے پہلے صفت علم کی پیدا کی بعد اس سے

ازان توجہ او بمعلومی خلق کرد بعد ازان تعلق او بمعلومی خلق کرد بعد ازان معلوم را بروے

توجہ اُسکی ساتھ معلومی خلقت کے کی پھر خلقت کی معلومی سے تعلق اُسکا کیا اُس سے بعد معلوم کو اُسپر کھول دیا

منکشف ساخت پس انکشاف در وے خلق کرد بعد خلق صفت علم بمجرد جری

پھر انکشاف اُس مین پیدا کیا پیچھے پیدا کرنے صفت علم کے ساتھ مجرد جریان

العادۃ پس معلوم است کہ علم را در انکشاف چہ مدخلیتے باشد ہمچنین اول خلق صفت

عادت کے پس معلوم ہے کہ علم کو انکشاف مین کیا دخل ہوگا ایسا ہی پہلے صفت سننے والی کو پیدا کیا

سمع کرد بعد ازان اصغاء و توجہ بمسموع بعد ازان سماع بعد ازان ادراک بمسموع ہمین طور

پھر سُننا اور توجہ کلام کی طرف بعد اُس کے سماع پیچھے اُس سے مسموع کا ادراک اسی طرح پہلے

اول خلق بصر کرد بعد ازان تقلیب حدقہ و توجہ بمرئی بعد ازان رویت بعد ازان

بصر کو پیدا کیا پھر آنکھ کی پُتلی کا پھرانا اور مرئی پر رجحان کرنا پیچھے اُس سے دیکھنا پھر مرئی چیز کا

Marfat.com

الجسم المطلق جنس لانه تمام الجزء المشترك بينه وبين الحجر مثلا وليس
الانسان
ای للانسان ۱۲
الجوهر جنسا لانه تمام الماهية المشترك بينه وبين العقل فقد ظهر انه يجوز ان
ای للانسان ۱۲
يكون لماهية واحدة اجناس مختلفة بعضها فوق بعض واذا انتقشت هذه على
صحيفة الخاطر فنقول الجنس اما قريب او بعيد لانه ان كان الجواب
الجنس
عن الماهية وعن بعض ما يشاركها في ذلك الجنس عين الجواب عنها
وعن جميع مشاركاتها فيه فهو القريب كالحيوان فانه الجواب عن السوال
بالنسبة الى الانسان فان الحيوان جزء من الانسان وعن كل
عن الانسان والفرس وهو الجواب عنه وعن جميع الانواع المشاركة
للانسان في الحيوانية وان كان الجواب عن الماهية وعن بعض
مشاركاتها في ذلك الجنس غير الجواب عنها وعن البعض الاخر
فهو البعيد كالجسم النامي فان النباتات والحيوانات تشارك
الانسان فيه وهو الجواب عنه وعن المشاركات النباتية
لازم تمام الماهية المشتركة بينهما ۱۲
لا المشاركات الحيوانية بل الجواب عنه وعن المشاركات
لازم ليس بتمام الماهية بين تلك المشاركات ۱۲ ع
الحيوانية الحيوان ويكون هناك جوابان ان كان الجنس

Marfat.com

اور اک مرئی علی ہذا القیاس سمیع و بصیر کسے است کہ مبدء سماع و رویت و این دو صفت

اور ادراک کرنا اسی قیاس پر سمیع اور بصیر وہ شخص ہے کہ سماع اور رویت اسکی کا مبدا ہو یہ دو صفتین ہون

باشد و اذا لم یکن کذلک فلا سمیع و لا بصیر پس متحقق گشت کہ صفات ایشان در

اور جب ایسا نہو تو وہ نہ سمیع ہے اور نہ بصیر ہے پس ثابت ہوا کہ اُن کی صفتین ذاتون کی صفتون

رنگ صفات ذوات جماد صرف اند فالمقصود من آخر الکلام نفی الصفات عنهم راسا

کے رنگ مین بے جان صرف ہین پس مقصود آخر کلام سے لوگون سے صفات کی نفی ہے بالکل یہ

لا ان لهم صفات و تلک الصفات ثابتة لله سبحانه لیکون جمعا بین التنزیه و التشبیه

بات نہین کہ اُنکے لئے صفتین نہین بلکہ یہ سب صفتین خداوند پاک کے لئے ثابت ہین تاکہ تنزیہ اور تشبیہ مین

بل تمام الآیة الکریمة لاثبات التنزیه و نفی المماثلة راسا۔ علم اول یعنی اثبات صفات

جمع ہو بلکہ ساری آیت شریف تنزیہ کے ثابت کرنے اور مماثلت کی بالکلیہ نفی کرنے مین ہے علم پہلا یعنی ثابت کرنا

انهم حق سبحانه و تعالی را و ذوات انهارا جماد محض دانستن و در رنگ نادانان گوزه

صفات انکا خاص خداوند پاک اور بزرگ کو اور اُنکی ذاتونکو بیجان صرف جاننا ہے اور گوزہ پین معلوم

یافتن کہ آب از انجا ظاہر است از علوم مناسبه مقام ولایت است و علم ثانی یعنی

کرنا کہ پانی اُس جگہ سے ظاہر ہے علوم مناسبہ مقام ولایت سے ہے اور علم دوسرا یعنے اُن

صفات انهارا نیز در رنگ جماد یافتن و تمامی او را میت دانستن کہ آنات میت

کی صفتون کو بھی بے جان کی مانند معلوم کرنا اور اُن کو بالکل میت جاننا جیسا کہ آیت مین ہے ٹھیک تر

دانهم میتون از علوم مناسبه مقام شهادت است از اینجا هم تفاوت درمیان مقامین مفهوم میشود

میت ہے اور وہ بھی میت ہین معلوم مناسبہ مقام شہادت سے ہے یہان سے بھی فرق درمیان دو مقامون کے سمجھا جاتا ہے

Marfat.com

بعيد بمرتبة واحدة كالجسم النامي بالنسبة الى الانسان فان

الحيوان جواب وهو جواب اخر وثلثة اجوبة ان كان بعيد

بمرتبتين كالجسم المطلق بالقياس اليه فان الحيوان والجسم

النامي جوابان وهو جواب ثالث واربع اجوبة ان كان

بعيدا بثلث مراتب كالجوهر فان الحيوان والجسم النامي

والجسم اجوبة ثلثة وهو جواب رابع وعلى هذا القياس

فكلما يزيد البعد يزيد عليه عدد الاجوبة ويكون عدد

الاجوبة زائدا على عدد مراتب البعد بواحد لان

الجنس القريب جواب ولكل مرتبة من البعد جواب

اخر قال وان لم يكن تمام المشترك بينهما وبين نوع اخر

فلا بد اما ان لا يكون مشتركا بين الماهية وبين نوع

اخر اصلا كالناطق بالنسبة الى الانسان او يكون بعضا من

تمام المشترك مساويا له كالحساس والا لكان مشتركا بين

الماهية وبين نوع اخر ولا يجوز ان يكون تمام المشترك بالنسبة

الى ذلك النوع لان المقدر خلافه بل بعضه ولا يتسلسل

اَلْقَلِیْلُ یَدُلُّ عَلَی الْکَثِیْرِ وَالْجُزْءُ تُنْبِیُ عَلَی الْبَحْرِ الْغَدِیْرِ ع سالے کہ نکوست از بہارش پیدا

تھوڑا بہت پر دلالت کرتا ہے اور گھونٹ کہے دریا پر جو سال کہ اچھا ہے اپنی بہار سے ظاہر ہے

وہمچنین ارباب این مقام عالی افعال مخلوقات را نیز کالبمت والجماد مے یابند زکہ

ایسا ہی اس مقام بلند کے لوگ مخلوقات کے فعلون کو بھی مثل مردہ اور بیجان کے معلوم کرتے ہین نہ یہ کہ

افعال انہارا بحق سبحانہ بدہند و فاعل این افعال او سبحانہ را دانند تعالی اللہ سبحانہ عن ذٰلِکَ

اُنکے فعلون کو خداوند پاک سے نسبت کرین اور ان فعلون کا فاعل خداوند پاک کو جانین منزہ ہے خداوند پاک اس

عُلُوًّا کَبِیْرًا ۔ درنگ آنست کہ شخصے سنگ را جنباند و حرکت دہد نمے توان گفت

سے بڑی بلندی ۔ یہ اسطرح کی مثال ہے کہ جیسا کوئی شخص پتھر کو ہلاتا اور حرکت دیتا ہے تو یہ نہین کہہ سکتے ۔

کہ او شخص متحرک است بلکہ موجد حرکت است در سنگ و سنگ متحرک است مثلاً

کہ وہ شخص حرکت کرنے والا ہے بلکہ یون کہینگے کہ موجد حرکت کا ہے پتھر مین اور پتھر حرکت کرنیوالا ہے باوجود

ہمچنانکہ سنگ جماد محض است حرکت او نیز جماد صرف است اگر بالفرض آن حرکت

اسکے جیسا کہ پتھر بیجان محض ہے حرکت اسکی بھی بیجان محض ہے اگر فرضاً اُس حرکت سے کوئی

شخصے ہلاک شد نمے گویند کہ سنگ کشت بلکہ میگویند کہ آن شخص کشت و قول علماء

شخص ہلاک ہوا تو یہ نہین کہتے کہ پتھر نے اُسے مارا ہے بلکہ کہتے ہین کہ اُس شخص نے قتل کیا ہے اور قول علماء

شریعت شکر اللہ تعالی سعیہم موافق این علم است میفرمایند کہ باوجود صدور افعال ولو

شریعت کا خدا ان کی کوشش کو مشکور کرے موافق اس علم کے ہے فرماتے ہین کہ باوجود صدور افعال کے اگرچہ ارادہ

بالارادۃ والاختیار از مخلوقات مفعول آنہا مصنوع حق است سبحانہ و فعل انہا را در مصنوعیت

اور اختیار سے ہو مخلوقات سے اُنکا کیا ہوا خداوند کا پیدا کردہ ہے (پاک ہے وہ) اور اُنکو فعل کو خداوند کی کاریگری

Marfat.com

بل ينتهي الى ما يساويه فيكون فصل جنس وكيف ما كان
يميز الماهية عن مشاركيها في جنس اولي وفي وجود فكان

بيان الفصل

فصلا اقول هذا بيان للشق الثاني من الترديد
وهو ان جزء الماهية ان لم يكن تمام الجزء المشترك بينها
وبين نوع آخر يكون فصلا وذلك لان احد الامرين
لازم على ذلك التقدير وهو ان ذلك الجزء اما ان لا يكون مشتركا
اصلا بين الماهية ونوع آخر او يكون بعضا من تمام المشترك
مساويا له واياه ما كان يكون فصلا اما لزوم احد الامرين
فلان الجزء ان لم يكن تمام المشترك فاما ان لا يكون
مشتركا اصلا كالناطق وهو الامر الاول او يكون
بين الماهية ونوع آخر
مشتركا ولا يكون تمام المشترك بل بعضه فذلك
البعض اما ان يكون مساويا لتمام المشترك او خاصا
منه او اعم منه او مساويا له لا جائز ان يكون
مباينا له لان الكلام في الاجزاء المحمولة
ومن المحال ان يكون المحمول على الشيء

وہیچ مدخلے نیست افعال انسان حرکات چند است من غیر ان یکون لہا تاثیر فی

ہین کچھ دخل نہین افعال اُن کے چند حرکتین ہین سوائے اس بات کے کہ ہوا اُس کے لئے تاثیر معمول

تحصولیتہ المعمول اگر گویند کہ برین تقدیر افعال را مثابت ثواب وعقاب ساختن غیر

کے مصنوعی ہونے مین اگر کوئی اعتراض کرے کہ اس تقدیر پر فعلون کو ثواب اور عذاب کا مدار کرنا غیر معقول

معقول است ودر سنگ آنست کہ سنگے را امرے مکلف سازند وبر فعل او مدح وذم

ہے جیسا کہ پتھر کو کسی امر کی تکلیف دیوین اور اُس کے فعل پر شاباش اور بدگوئی مترتب کرین

مترتب سازند گوئیم کہ فرق است درمیان سنگ ومکلفین چہ مناط تکلیف قدرت و

ہم جواب کہتے ہین کہ پتھر اور مکلفین کے درمیان فرق ہے اسلئے کہ مدار تکلیف کی قدرت اور

ارادت است ودر سنگ ارادت نیست لیکن چون ارادت اینہا نیز مخلوق حق است

ارادہ ہے اور پتھر مین ارادہ نہین لیکن جب ارادہ اُن کا بھی خدا کا پیدا کیا ہوا ہے

سبحانہ من غیر تاثیر لہ فی حصول المراد آن ارادت نیز کالمیت است ہمین کار کرد کہ مراد

سوائے اسکی تاثیر کے ارادہ کی ہوی بات کے حصول مین وہ ارادہ بھی مثل میت کے ہے ارادہ نے یہی کچھ کیا

بعد از تحقق آن مخلوق مے شود بطریق جری العادت واگر قدرت مخلوق را موثر فی الجملہ

کہ اُسکے پیدا ہونے کے بعد ارادہ کی ہوی چیز پیدا ہوتی ہے بطریق جاری ہونے عادت کے اور اگر مخلوق کو کسی

ہم گفتہ شود چنانچہ علما ماوراء النہر شکر اللہ تعالی سعیہم گفتہ اند کہ آن تاثیر ہم در وے خلق

طرح سے بھی موثر کہا جاوے جیسا کہ علما ماوراء النہر نے خدا اُنکی کوشش کو مشکور کرے کہا ہے کہ وہ تاثیر بھی اُسی مین خدا ونے پیدا

کردہ اند چنانکہ قدرت را آفریدہ اند فعی تاثیرہ لا اختیار لہ اصلا فیکون تاثیرہ ایضا کذالک

کی ہے جیسا کہ قدرت کو پیدا کیا ہے پس اُسکی تاثیر مین اُسکا اپنا ہرگز کوئی اختیار نہین پس تاثیر اُسکی بھی مثل ہے جان قدرت کے

Marfat.com

مبانيا له ولا اخص لوجود الاعم بدون الاخص فيلزم وجود الكل
بدون الجزء وانه محال ولا اعم لان بعض تمام المشترك بين الماهية
ونوع اخر لو كان اعم من تمام المشترك لكان موجودا في نوع اخر
بدون تمام المشترك تحقيقا لمعنى العموم فيكون مشتركا بين
الماهية وذلك النوع الذي هو بازاء تمام المشترك لوجوده
فيهما فلما ان يكون تمام المشترك بينهما وهو محال لان
المقدر ان الجزء ليس تمام المشترك بين الماهية ونوع
ما من الانواع واما ان لا يكون تمام المشترك بين
الماهية وبين نوع الذي هو بازائها والثاني تمام
المشترك بينها وبين النوع الثاني الذي هو بازاء تمام
المشترك الاول وح لو كان بعض تمام المشترك بين
الماهية والنوع الثاني اعم منه لكان موجودا في
نوع اخر بدون تمام المشترك الثاني فيكون مشتركا
بين الماهية وذلك النوع الثالث الذي هو بازاء
تمام المشترك الثاني فليس تمام المشترك بينهما

مثلاً شخصے سنگے را دید کہ از بالا بپایان آمد بتحریک محرکے و چیوانے را ہلاک ساخت

ہوئی مثلاً کسی شخص نے پتھر کو دیکھا کہ اوپر سے نیچے آتا ہے کسی ہلنے والے کی تحریک سے اور اس پتھر نے کسی حیوان کو

آنشخص ہمچنانکہ آن سنگ را جماد میداند فعلش را کہ حرکت اوست نیز جماد میداند و اثر

ہلاک کیا وہ شخص جیسا کہ اُس پتھر کو بیجان جانتا ہے اُسکے فعل کو بھی جو اُس کی حرکت ہے بھی بیجان جانتا ہے اور اثر

مترتب را بر آن فعل کہ ہلاک است نیز جماد میداند فالذّاتُ والصِّفاتُ والأفعالُ

مترتب کو اُسپر جو ہلاکت ہے بھی بیجان جانتا ہے ۔ پس ذاتین اور صفتین اور فعل تمام

کلہا جمادات محضۃ و اموات صرفۃ فہو الحیّ القیوم وہو السمیع البصیر وہو

بیجان محض اور مُردے خالص ہیں پس وہی زندہ قایم اور وہی سُننے والا اور دیکھنے والا اور وہی جاننے والا

العلیم الخبیر وہو الفعّال لما یرید قل لو کان البحر مدادا لکلمات ربی لنفد

خبر رکھنے والا اور وہی جو چاہے کرنیوالا ہے کہہ اگر ہوئے دریا سیاہی واسطے باتون پروردگار میرے کے

البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولو جئنا بمثلہ مددا گنجائی بسیار نمود و جرأت

البتہ تمام ہو جاوے دریا پہلے اس سے کہ تمام ہوون باتین پروردگار میرے کی اگرچہ لاویں ہم برابر اسکے مدد دلبری بہت کی اور جرأت

بحد واقع شد چہ توان کرد جمال سخن کہ از جمیل مطلق است برآن داشت کہ ہر چند سخن

بشمار واقع ہوی کیا ہو سکتا ہے سخن کی خوبصورتی نے جو جمیل مطلق سے ہے اسپر آمادہ کیا کہ جسقدر سخن دراز

دراز کند زیبا آید و ہر چہ از وگوید رعنا نماید با وجود خود را ہیچ مناسبت نمی یابد کہ لب

کرے خوبصورت آوے اور جو کچھ اُسکا بیان کرے عجائب کھائی باوجود اسکے اپنے آپکو کچھ لایق نہیں دیکھتا کہ اُس جناب

جناب سخن کند و یا نام او بر زبان آرد ہزار بار بشستم دہن بمشک و گلاب ہنوز

سے سخن کرے یا نام اُس کا زبان پہ لاوے ۔ مُنہ کو ہزار بار مینے کستوری اور گلاب سے دھویا ۔ ابھی تیرا

Marfat.com

بل بعضه فيحصل تمام مشترك ثالث وهلم جرا فا
بين الماهية والنوع الثالث ١٢
ان يوجد تمام المشتركات الى غير النهاية او ينتهى ا
بعض تمام مشترك مساوله والاول محال والا لتركب
الماهية من اجزاء غير متناهية فقوله ولا يتسلس
ليس على ما ينبغى لان التسلسل هو ترتب امور غ
متناهية ولم يلزم من الدليل ترتب اجزاء الماه
وانما يلزم لو كان تمام المشترك الثانى جز
كلته انما يجرد الثانى ١٢ او لتحصر ١٢
من تمام المشترك الاول وهو غير لازم ولعل
وتمام المشترك الثالث جزء امن تمام المشترك الثانى وهكذا ١٢
اراد بالتسلسل وجود امور غير متناهية فى الماهيه
لكنه خلاف المتعارف واذا بطلت الاقسام الثلث
تعين ان تكون بعض تمام المشترك مساويا له
الامر الثانى واما ان الجزء فصل على تقدير كل وا
من الامرين فلانه ان لم يكن مشتركا اصلا يكو
مختصا بها فيكون مميزا للماهية عن غيرها وان كا
اى بالماهية ١٢
بعض تمام المشترك مساويا له فيكون فصلا التم
١٢ فيكون

بيان النوع وتعريفه

نام تو گفتن مرا ننگے شاید۔ ع بندہ باید کہ ہمہ خود داند۔ امید وار توجہ و عنایت است

نام کہنا مجھے لایق نہین ہے۔ غلام کو چاہیئے کہ اپنی حد کو جانے۔ امید وار توجہ اور عنایت کا ہے

از خرابی خود چہ عرض نماید و ہر چہ در خود میابد از عنایات بسیار آن توجہ عالی است

خرابی اپنی سے کیا عرض کرے اور جو کچھ اپنے آپ مین پاتا ہے عنایات بسیار اس بلند توجہ سے ہے

والا ع من ہمان احمد پارینہ کہ ہستم ہستم۔ میان شاہ حسین طریق توجہ دارد و در آن محفوظ

ورنہ۔ مین تو وہی پرانا احمد ہون جو ہون۔ میان شاہ حسین توجہ کا طریق رکھتا ہے اور اس مین خوش

است بخاطرے آید کہ از آنجا برآوردہ شود تا بحیرت رسد کہ مقصود است محمد صادق

ہے دل مین آتا ہے کہ اسکو وہان سے نکالا جاوے تا حیرت پہونچے جو مقصود ہے۔ محمد صادق

از خوردی خود را ضبط نتواند کرد اگر در سفرے ہمراہ باشد ترقیات بسیار میکند

چھٹپن سے اپنے آپ کو ضبط نہین کرسکتا اگر کسی سفر مین ہمراہ ہو تو بہت ترقیان کرتا ہے

در سیر دامن کوہ ہمراہ بود ترقی بسیار نمود و در مقام حیرت غوطہ خوردہ است در حیرت

دامن کوہ کی سیر مین ہمراہ تھا وہان بہت ترقی کی اور مقام حیرت مین غوطہ کھایا ہے۔ حیرت

بہ فقیر مناسبت تمام دارد و شیخ نور درین مقام است خیلے ترقی کردہ است در حیرت

فقیر کے ساتھ پوری مناسبت رکھتا ہے اور شیخ نور بھی اسی مقام مین ہے بہت ترقی کی ہے اور اس حیرت

ایں فقیر جوانے است حالش بسیار بلند است بہ تجلیات ترقیہ نزدیک است

رشتہ داروں سے ایک جوان ہے اسکا حال بہت بلند ہے تجلیات ترقیہ کے ساتھ نزدیک ہے

مستعد است +

مستعد ہے +

Marfat.com

لمشترك لاختصاصه به وتمام للمشترك جنس فيكون
فصلا للماهية لانه لما ميز الجنس عن جميع اغياره وجميع
غيار الجنس بعض لغيار الماهية فيكون مميزا للماهية
عن بعض اغيارها ولا نعني بالفصل الا مميز الماهية
في الجملة والى هذا اشار بقوله وكيف ما كان اي سواء لم يكن
الجزء مشتركا اصلا او يكون بعضا من تمام المشترك
مساويا له فهو يميز الماهية عن مشاركيها في جنس
لها او وجود فيكون فصلا وانما قال في جنس او وجود
لان اللازم من الدليل ليس الا ان الجزء اذا لم يكن تمام
المشترك يكون مميزا لها في الجملة وهو الفصل واما انه
يكون مميزا عن للمشاركات الجنسية اذا كان للماهية فصل
وجب ان يكون لها جنس فلا يلزم من الدليل فالماهية ان
كان لها جنس كان فصلها مميزا لها عن المشاركات الجنسية
وان لم يكن لها جنس فلا اقل من ان يكون لها مشاركات في
الوجود والشيئية وح يكون فصلها مميزا لها عنها ويمكن اختصاص

مکتوب نوزدہم در سفارش بعضے ارباب حوائج نیز بہ پیر

عنوان مکتوب — بعضے حاجت والے لوگون کی سفارش مین اپنے پیر بزرگوار کو لکھتے

بزرگوار خود نوشتہ اند عرضداشت احقر الخدمہ آنکہ شخصے از لشکر آمدہ وا

مبین — عرضی کمترین غلامان کی یہ ہے کہ ایک شخص نے لشکر سے آکر

نمود کہ مبلغ وظیفہ داران فقرا در دہلی و سرہند از بابت فصل خریف گذشتہ حوالہ

ظاہر کیا کہ دہلی اور سرہند کے وظیفہ دار فقیرون کی رقم بابت فصل خریف گذشتہ کے حضور کے خادمان

ملازمان عقبہ جلیہ کردہ اند کہ بعد از تحقیق حق بہ مستحقان رسانند بنا بر علی ذلک

کو حوالہ ہوی ہے کہ اصل بابت معلوم کرکے حقدارون کو پہنچا دین اسی واسطے دلیری کی گئی

گستاخی نمودہ شد کہ ہزار تنکہ فصلانہ باسم شیخ ابو الحسن حافظ اہل علم و ہزار

کہ ہزار تنکہ فصلانہ شیخ ابو الحسن حافظ صاحب علم کے نام — اور ہزار

تنکہ فصلانہ باسم شیخ شاہ محمد حافظ از سرکار نواب شیخ مقرر است مشار الیہما

تنکہ فصلانہ شیخ شاہ محمد حافظ کے نام سرکار نواب شیخ سے مقرر ہے وہ دونون زندہ اور

حی و قایم اند و شائبہ اشتباہ ندارند و کس خود را فرستادہ اند اعتمادے است

قایم ہین اور کچھ شبہ کا شائبہ نہین رکھتے انہون نے اپنا آدمی بھیجا ہے

اگر خبر مذکور صدق داشتہ باشد مبلغ این دو اسامی مذکورین را حوالہ حامل عرضداشت

اگر خبر مذکور سچی ہو — تو ان دو اسامیون کی تنخواہ خط لانے والے کے حوالہ

نمایند مشار الیہما در سرہند اند ٭

فرماوین وہ دونون شخص سرہند مین ہین ٭

Marfat.com

الدليل بحذف النسب الاربع بان يقال بعض تمام المشـ
وبين نوع آخر فيكون مختصا بتمام المشترك فيكون فصلا
فيكون فصلا للماهية وان كان مشتركا بينهما فيكون بعض م
المشترك بين الماهية والنوع للثاني وهكذا لايقال حصر جز
في الجنس والفصل باطل لان الجوهر الناطق والجوهر الحساسة
جزء لماهية الانسان مع انه ليس بجنس ولا فصل لانا
الكلام في الاجزاء المفردة لا في مطلق الاجزاء وهذا ما وعد
صدر البحث **قال** رسموه بانه كلي يحمل على الشئ في جواب ما

مکتوب ستم نیز در سفارش بعضے ارباب حوائج

مجموعہ مکتوب یہ بھی بعضے حاجت مند لوگون کی سفارش مین

بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند - عرضداشت احقر الخدمہ آنکہ مکرر ادر باب

اپنے مرشد بزرگوار کو لکھتے ہین - عرض کمترین خادمان کی یہ ہے کہ دوبارہ

وظائف والدہ حبیب سرہندی و منکوحۂ او و مخانیم دیگر کہ در ضمن عریضہ مسطور اند

حبیب سرہندی کی والدہ اور منکوحہ کے وظائف کے بارہ مین اور دوسرے مخدومون کی تنخواہ

مصدع اوقات خادمان عتبہ میگردد اگر مبلغ وظائف مشارالیہم بہ دہلی آوردہ

جنکے ہم خط مین لکھے ہوئے ہین حضور کے خادمونکو تکلیف دیتا ہون اگر انکے وظائف کی رقم دہلی مین لائے ہون تو

باشند مولانا علی را حکم خواہند فرمود کہ تسلی مشارالیہم نمایند بعضے بطریق وکالت

مولانا علی کو حکم فرماوین کہ مشارالیہم کی تسلی کرین بعضے بطریق وکالت

و بعضے بطریق اصالت آمدہ اند و اگر مبلغ نیاوردہ باشند مشارالیہم حق دقائم اند

اور بعضے بطریق اصالت کے آئے ہین اور اگر روپے نہ لائے ہون تو مشارالیہم زندہ اور قائم

التماس تصحیح پروانجات مے نمایند زیادہ گستاخی است ؛

ہین پروانون کی تصدیق کی آرزو کرتے ہین - زیادہ گستاخی ہے ؛

الحمد للہ رب العالمین کہ باتمام انجامید پارۂ اول الطاف رحمانی ترجمہ اردو مکتوبات

امام ربانی در شہر ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۴ھ

قطعہ تاریخ طبع کتاب ہذا از طبع لطیف جناب مترجم مدظلہ

حصہ اولین ز مکتوبات
فی البدیہ چنین بگفت حسین

طبع کشتہ بفضل رب نام
سال او - جلد مظہر اسلام

۱۳۱۴ھ

Marfat.com

هره فعلی هذا الوترکبت حقیقة من امرین متساویین

ر متساویه کان کل منها فصلا لها لانه یمیزها عن

ها فی الوجود **اقول** ره سموا الفصل بانه کلی یحمل علی الشئ

جواب ای شئ هو فی جوهره کالناطق والحساس فانه اذا

ا عن الانسان او زید بای شئ هو فی جوهره فالجواب

اطق او حساس لان السوال بای شئ هو انما یطلب

میز الشئ فی الجملة فکل ما یمیزها یصلح الجواب ثم ان طلب

فی الجملة ۱۲

ز الجوهری یکون الجواب بالفصل وان طلب الممیز العرضی

ثم الیه فی جوهره او فی عرضه ۱۲ منه

ن الجواب بالخاصة فالکلی جنس یشمل سائر الکلیات

ول لنا یحمل علی الشئ فی ای شئ هو یخرج

وع والجنس والعرض العام لان النوع والجنس

لان فی جواب ماهو لا فی جواب ای شئ هو

عرض العام لا یقال فی الجواب اصلا ونقولنا

جوهره یخرج الخاصة لانها وان کانت

میزة للشئ لکن لا فی جوهره وذاته بل فی عرضه

هو کما اذا قیل کیف زید یقال صحیح او مریض ۱۲ مولانا عبد الحکیم رحمه الله

Marfat.com

بيان الفصل وتعريفه

فان قلت السائل باى شئ هو ان طلب ممـ
الشئ عن جميع الاغيار لا يكون مثل الجنس
فصلا للانسان لانه لا يميز عن جميع الاغيار وا
فلا يكون التعريف جامعا ١٢
لطلب المميز في الجملة سواء كان عن جميع الاغـ
او من بعضها فالجنس مميز الشئ عن بعضها فيجـ
ان يكون صالحا للجواب فلا يخرج عن الحد فـ
٣ في سوال الماشي ١٢ ٣ صا الفصل ١٢
لا يكفي في جواب اى شئ هو في جوهره التميز في
بل لابد منه من ان لا يكون تمام المشترك بين
ونوع اخر فالجنس خارج عن التعريف ولما كا
محصله ان الفصل كلي ذاتي لا يكون مقولا في جوا
اى محصل قوله انه كلي الخ لا محصل للتعريف فلا يكون قوله ان الفصل الخ ١٢ ع
ماهو ويكون مميز الشئ في الجملة فلو فرضنا ماه
متركبة من امرين متساويين او امور متسا

Marfat.com

ماهية الجنس العالي الفصل الاخير كان كل منهما فصلا
لانه يميز الماهية تميز اجوهريا عما يشاركها في الوجود ويحمل عليها
في الجواب اي موجود هو واعلم ان قدماء المنطقيين زعموا ان كل
ماهية لها فصل وجب ان يكون لها جنس حتى ان الشيخ تبعهم
في الشفاء وحد الفصل بانه كلي مقول على الشيء في جواب اي
هو في جوهره من جنسه واذا لم يساعده البرهان على
ذلك بنبه المصنف على ضعفه بالمشاركة في الوجود اولا وبايراد
المثال الاحتمال ثانيا **قال** والفصل المميز للنوع عن مشاركيه
في الجنس قريب ان ميزه عنه في جنس قريب كالناطق
للانسان وبعيد ان ميزه عنه في جنس بعيد كالحساس للانسان
اقول الفصل اما مميز عن المشارك الجنسي او عن المشارك
في الوجود فان كان مميزا عن المشارك الجنسي فهو اما قريب
او بعيد لانه ان ميزه عن مشاركاته في الجنس القريب
فهو الفصل القريب كالناطق للانسان فان يميزه عن مشاركاته
في الحيوان وان ميزه عن مشاركاته في الجنس البعيد

Marfat.com

فهو الفصل البعيد كالحساس للانسان فانه يميزه عن
مشاركاته في الجسم النامي وانما اعتبر القرب والبعد في
الفصل المميز في الجنس لان الفصل المميز في الوجود ليس
متحقق الوجود بل هو مبني على احتمال مذكور وربما يمكن
ان يستدل على بطلانه بان يقال لو تركبت ماهية حقيقية
من امرين متساويين فاما ان لا يحتاج احدهما الى الآخر
وهو محال ضرورة وجوب احتياج بعض اجزاء الماهية
الحقيقية الى البعض ويحتاج فان احتاج كل منهما
الى الآخر يلزم الدور ولا يلزم الترجيح بلا مرجح
لانهما ذاتيان متساويان فاحتياج احدهما
الى الآخر ليس اولى من احتياج الآخر اليه او يقال
لو تركب الجنس العالي كالجوهر مثلا عن امرين متساويين

بيان الفصل وتعريفه

فاحدهما ان كان عرضا فيلزم ان تقوم الجوهر بالعرض وهو محال

وان كان جوهرا فاما ان يكون الجوهر نفسه فيلزم ان يكون

الكل نفس جزئه وانه محال او لا لخلافيه وهو ايضا محال

لامتناع تركب الشئ من نفسه ومن غيره او خارجا عنه فيكون

عارضا له لكن ذلك الجزء ليس عارضا لنفسه بل يكون

العارض بالحقيقة هو الجزء الآخر فلا يكون العارض بتمامه عارضا

وانه محال فلينظر في هذا المقام فانه من مطارح الاذكياء

قال واما الثالث فان امتنع انفكاكه عن الماهية فهو اللازم

والا فهو العرض المفارق واللازم قد يكون لازما للوجود

كالسواد للحبشي وقد يكون لازما للماهية كالزوجية للاربعة

وهو اما بين وهو الذي يكون تصور ملزومه مع تصور

ملزومه كافيا في جزم الذهن باللزوم بينهما كالانقسام

بمتساويين للاربعة واما غير بين وهو الذي

يفتقر جزم الذهن باللزوم بينهما الى وسط كتساوي

الزوايا الثلث للقائمتين للمثلث وقد يقال البين

Marfat.com

على اللازم الذى يلزم من تصور ملزومه تصوره
والاول اعم والعرض المفارق اما سريع الزوال كحمرة
الخجل وصفرة الوجل واما بطيئه كالشيب والشباب
اقول الثالث من اقسام الكلى ما يكون خارجا عن
الماهية وهو اما ان يمتنع انفكاكه عن الماهية او يمكن
انفكاكه والاول العرض اللازم كالفردية للثلثة والثانى
العرض المفارق كالكتابة بالفعل للانسان واللازم
اما لازم للوجود كالسواد للحبشى فانه لازم لوجوده وشخصه
لا لماهيته لان الانسان قد يوجد بغير السواد ولو كان السواد
لازما للانسان لكان كل انسان اسود وليس كذلك واما
لازم للماهية كالزوجية للاربعة فانه متى تحققت ماهية الاربعة

Marfat.com

متنع انفكاك الزوجية عنها لا يقال هذا تقسيم الشئ الى نفسه
والى غيره لان اللازم على ما عرفته ما يمتنع انفكاكه عن الماهية
وقد قسمه الى ما لا يمتنع انفكاكه عن الماهية وهو لازم
الوجود والى ما يمتنع وهو لازم الماهية لانا نقول لا نسلم ان لازم
الوجود لا يمتنع انفكاكه عن الماهية على اطلاقها في الجملة بل
لا يمتنع انفكاكه عن الماهية من حيث هي هي لكن لا يلزم
منه انه لا يمتنع انفكاكه عن الماهية في الجملة حتى لا يصح
لا انفكاك عن الماهية الموجودة وما يمتنع انفكاكه عن الماهية
الموجودة هو ممتنع الانفكاك عن الماهية في الجملة فان
انفكاكه عن الماهية في الجملة اما ان يمتنع انفكاكه عن الماهية
من حيث انها موجودة او يمتنع انفكاكه عن الماهية
والثاني لازم الماهية والاول لازم الوجود فمورد القسمة
لقسمية لو قال اللازم ما يمتنع انفكاكه عن الشئ
لازم الماهية اما بين او غير بين اما اللازم البين فهو الذي يكفي
تصوره مع تصور ملزومه في جزم العقل باللزوم بينهما

الانقسام بمتساويين للاربعة فان من تصور الاربعة وتصور

الانقسام بمتساويين جزم بمجرد تصورهما بان الاربعة منقسمة

بمتساويين واما اللازم الغير البين فهو الذى يفتقر فى جزم

الذهن باللزوم بينهما الى وسط كتساوى الزوايا الثلث

للقائمتين للمثلث فان مجرد تصور المثلث وتصور تساوى

الزوايا للقائمتين للمثلث لا يكفى فى جزم الذهن بان المثلث

متساوى الزوايا للقائمتين بل يحتاج الى وسط وههنا نظر

وهو ان الوسط على ما قسره القوم ما يقترن بقولنا لانه

حين يقال لانه كذا مثلا اذا قلنا العالم محدث لانه

متغير فالمقارن بقولنا لانه وهو المتغير وسط وليس

يلزم من عدم افتقار اللزوم الى وسط انه يكفى فيه مجرد تصور

اللازم والملزوم بل جواز توقفه على شئ اخر من حدس او تجربة

او حس او غير ذلك فلو اعتبرنا الافتقار الى الوسط فى

مفهوم غير البين لم ينحصر لازم الماهية فى البين وغيره لوجود

قسم ثالث وقد يقال البين على اللازم الذى يلزم من تصور

ملزومه تصوره لكون الاثنين ضعف الواحد فان من تصور الاثنين
ادرك ان ضعف الواحد والمعنى الاول لم لانه متى يكفى تصور
الملزوم فى اللزوم يكفى تصور اللازم مع تصور الملزوم وليس كلما
يكفى التصور ان يكفى تصور واحد والعرض المفارق اما سريع الزوال
كحمرة الخجل وصفرة الوجل واما بطئ الزوال كالشيب والشباب وهذا
التقسيم ليس بحاصر لان العرض المفارق هو ما لا يمتنع انفكاكه
عن الشئ وما لا يمتنع انفكاكه عن الشئ لا يلزم ان يكون منفكا حتى
ينحصر فى سريع الانفكاك وبطيئه نعم يجوز ان لا يمتنع انفكاكه
عن الشئ ويدوم له كحركات الافلاك قال فى كل واحد من اللازم
والمفارق ان اختص بافراد حقيقة واحدة فهو الخاصة كالضحك
والا فهو العرض العام كالماشى وترسم الخاصة بانها كلية مقولة على
ما تحت حقيقة واحدة فقط قولا عرضيا والعرض العام بانه
كلى مقول على افراد حقيقة واحدة وغيرها قولا عرضيا فالكليات
اذن خمس نوع وجنس وفصل وخاصة وعرض عام

قول الكلى الخارج عن الماهية سواء كان لازما او مفارقا اما خاصة او عرض عام

Marfat.com

لانه اختص بافراد حقيقة واحدة فهو الخاصة كالضاحك فانه مختص بحقيقة
الانسان وان لم يختص بها بل بعمها وغيرها فهو العرض العام كالماشي
فانه شامل للانسان وغيره وترسم الخاصة بانها كلية مقولة على افراد
حقيقة واحدة فقط قولنا عرضيا فالكلية مستدركة على ما مر غير مرة وقولنا
فقط يخرج الجنس والعرض العام لانهما مقولان على حقائق مختلفة وقولنا
قولا عرضيا يخرج النوع والفصل لان قولهما على ما تحتهما ذاتي لا عرضي ويرسم
العرض العام بانه كلي مقول على افراد حقيقة واحدة وغيرها قولا عرضيا
فبقولنا وغيرها يخرج النوع والفصل والخاصة لانها لا يقال الا على
افراد حقيقة واحدة وبقولنا قولا عرضيا يخرج الجنس لان قوله ذاتي

بيان الخاصة والعرض العام

فلما كانت هذه التعريفات رسوما للكليات فجاز ان يكون لها ماهيات تغاير تلك المفهومات

ودخل متقدروهو انه لما كانت هذه التعريفات رسوما ١٢

ملزومات مساوية لها فحيث لم يتحقق ذلك اطلق عليها اسم الرسم وهو معزول عن التحقيق

اى الدليل ١٢ اى كون الماهيات لمزومات ١٢

لان الكليات امور اعتبارية حصلت مفهوماتها ولا وضعت اسماؤها بازائها فليس لها

معان غير تلك المفهومات فيكون هي حدودا على ان عدم العلم بانها حدود

التعريفات ١٢

لا يوجب العلم بانها رسوم فكان المناسب ذكر التعريف الذي هو عم من الحد والرسم

م ١٢

في تمثيل الكليات بالناطق والضاحك والماشي لا بالنطق

والضحك والمشي التي هي مبادئها فائدة وهي ان المعتبر في حمل الكلي على

مبنا ١٢

جزئياته حمل المواطاة وهو حمل هو هو لا حمل الاشتقاق وهو حمل ذو هو والنطق

والضحك والمشي لا يصدق على افراد الانسان بالمواطاة فلا يقال زيد

نطق بل ذو نطق او ناطق وانا لهق واذا قد سمعت ما تلونا عليك ظهر لك ان تلك

الكليات منحصرة في خمس نوع وجنس وفصل وخاصة وعرض عام لان الكلي

اما ان يكون نفس ماهية ما تحته من الجزئيات او داخلا فيها او خارجا عنها

فان كان نفس ماهية ما تحته من الجزئيات فهو النوع وان كان داخلا فيها

الكلي ١٢ اى الكلي ١٢

فاما ان يكون تمام المشترك بين ماهية ونوع آخر فهو الجنس والا يكون

فهو الفصل وان كان خارجا عنها فان اختص بحقيقة واحدة فهو

ص اعتبر تقييدها بما يقصها من الامور الخارجة عنها المقارنة اياها فيكون كل كلي بالنسبة الى حصصه ذاتيا حقيقيا فاضل ١٢ احمادوم

سك قوله فيما تحته من الجزئيات اى الكلي ١٢

سك قوله وان كان خارجا عنها اى الكلي ١٢

Marfat.com

الخاصة والا فهو العرض العام واعلم ان المصنف قسم الكلي الخارج عن
الماهية الى اللازم والمفارق وقسم كلا منهما الى الخاصة والعرض العام
فيكون الخارج عن الماهية منقسما الى اربعة اقسام فيكون اقسام
الكلي اذن سبعة على مقتضى تقسيمه لا خمسة فلا يصح قوله بعد
ذلك فالكليات اذن خمس **قال** الفصل الثالث في مباحث الكلي
والجزئي وهو خمسة الاول الكلي قد يكون ممتنع الوجود في الخارج
اي المبحث الاول
لا لنفس مفهوم اللفظ كشريك الباري عز اسمه وقد يكون ممكن
والا لم يكن كليا ١٢
الوجود ولكن لا يوجد كالعنقاء وقد يكون الموجود منه واحدا
هو اسم لا يوجد مسمى ١٢
فقط مع امتناع غيره كالباري عز اسمه او لا مع امكانه كالشمس وقد
يكون الموجود منه كثيرا لا متناهيا كالكواكب السبعة السيارة او
غير متناه كالنفوس الناطقة عند بعضهم **اقول** قد عرفت في
القائلين بقدم انواع العالم ١٢
اول الفصل الثاني ان ما حصل في العقل فهو من حيث انه حاصل
وهو المفهوم ١٢
في العقل ان لم يكن مانعا من اشتراك كثيرين فهو الكلي وان كان مانعا
من الاشتراك فهو الجزئي فمناط الكلية والجزئية انما هو الوجود العقلي واما
ان يكون الكلي ممتنع الوجود في الخارج او ممكن الوجود فيه فلم يخرج عن مفهومه

والجزئية

والى هذا اشار بقوله والكلى قد يكون ممتنع الوجود فى الخارج لا لنفس
مفهوم اللفظ يعنى امتناع وجود الكلى او امكان وجوده شئ
لا يقتضيه نفس مفهوم الكلى بل اذا اجرى العقل النظر اليه احتمل
عنده ان يكون ممتنع الوجود فى الخارج او ان يكون ممكن الوجود فيه
فالكلى اذا نسبناه الى الموجود الخارجى اما ان يكون ممكن الوجود
فى الخارج او ممتنع الوجود فى الخارج الثانى كشريك البارى عز
اسمه والاول اما ان يكون موجودا فى الخارج او لا الثانى كالعنقاء
والاول اما ان يكون متعدد الافراد فى الخارج او لا يكون متعدد الافراد
فان لم يكن متعدد الافراد فى الخارج بل يكون [illegible]
فلا يخلو اما ان يكون مع امتناع غيره من الافراد فى الخارج او يكون مع
امكان غيره فالاول كالبارى عز اسمه والثانى كالشمس ان كان اذ امتنع
موجودة فى الخارج فاما ان يكون افراده متناهية او غير متناهية والاول كالكواكب
السيارة فانه كل له افراد منحصرة فى الكواكب السبعة السيارة والثانى
كالنفس الناطقة فان افرادها غير متناهية على مذهب بعض **قال** الثانى اذا قلنا الحيوان
يعنى على مذهب من قال بقدم العالم ١٢
مثلا انه كلى فههنا امور ثلثة الحيوان من حيث هو وكونه كليا والمركب منهما والاول يسمى كليا

Marfat.com

الطبعيا والثاني يسمى كليا منطقيا والثالث يسمى كليا عقليا والكلي الطبيعي موجود في الخارج كما في

جزء من هذا الحيوان الموجود في الخارج وجزء الموجود موجود في الخارج اما

الكليان الاخيران ففي وجودهما في الخارج خلاف والنظر فيه خارج عن المنطق

اقول اذا قلنا الحيوان مثلا كلي فهناك امور ثلثة الحيوان من حيث هو

هو ومفهوم الكلي من غير اشارة الى ما دتهن المولد والحيوان الكلي وهو المجموع المركب

منهما اي من الحيوان والكلي والتغاير بين هذه المفهومات ظاهر فان لو كان المفهوم

من احدهما عين المفهوم من الاخر لزم من تعقل احدهما تعقل الاخر وليس

كذلك فان مفهوم الكلي مما لا يمنع نفس تصوره عن وقوع الشركة فيه ومفهوم

الحيوان الجسم النامي الحساس المتحرك بالارادة ومن البين جواز تعقل

احدهما مع الذهول عن الاخر فالاول يسمى كليا طبيعيا لانه طبيعة من الطبائع

ولانه موجود في الطبيعة اي في الخارج والثاني كليا منطقيا لان المنطقي انما يبحث

عنه وما قال ان الكلي المنطقي كونه كليا فيه مساهلة اذ الكلية انما هي مبدأ

والثالث كليا عقليا لعدم تحققه الا في العقل وانما قال الحيوان

مثلا لان اعتبار هذه الامور الثلثة لا يختص بالحيوان ولا بمفهوم

الكلي بل يتناول سائر الماهيات ومفهومات الكليات حتى اذا قلنا

Marfat.com

الانسان نوع حصل عندنا نوع طبعي ونوع عقلي وكذلك في الجنس (نوع منطقي)

والفصل وغيرهما ولكلي الطبع موجود في الخارج لان هذا الحيوان

موجود والحيوان جزء من هذا الحيوان الموجود وجزء الموجود موجود

فالحيوان موجود هو الكلي الطبعي واما الكليان الاخران اي الكلي

المنطقي والكلي العقلي ففي وجودهما في الخارج خلاف والنظر في ذلك

خارج عن الصناعة لانه من مسائل الحكمة الالهية البحثة عن احوال

الموجود من حيث انه موجود وهذا مشترك بينهما وبين الكلي الطبعي فلا وجه

لارادته ههنا واحالتهما على علم اخر قال الثالث الكليان

اي الكلي الطبعي ١٢ كالمنطقي والعقلي ١٢

متساويان ان صدق كل واحد منهما على كل ما يصدق عليه الآخر كالانسان
والناطق وبينهما عموم وخصوص مطلقا ان صدق احدهما على كل ما يصدق
عليه الآخر من غير عكس كالحيوان والانسان وبينهما عموم وخصوص من وجه
ان صدق كل منهما على بعض ما صدق عليه الآخر فقط كالحيوان والابيض
ومتباينان ان لم يصدق شئ منهما على شئ مما يصدق عليه الآخر كالانسان
والفرس **اقول** النسب بين الكليين منحصرة في اربعة التساوي
والعموم والخصوص المطلق والعموم والخصوص من وجه والتباين وذلك لان
الكلي اذا نسب الى كلي آخر فاما ان يصدق على شئ واحد اصلا ولم يصدقا فان
لم يصدقا على شئ اصلا فهما متباينان كالانسان والفرس فانه لا يصدق
الانسان على شئ من افراد الفرس وبالعكس وان صدقا على شئ فاما ان يصدق كل منهما على
كل ما يصدق عليه الآخر ولا يصدق فان صدقا فهما متساويان كالانسان والناطق فان
كل ما يصدق عليه الانسان يصدق عليه الناطق وبالعكس وان لم يصدقا
فاما ان يصدق احدهما على كل ما صدق عليه الآخر من غير عكس
ولا يصدق فان صدق كان بينهما عموم وخصوص مطلقا
والصادق على كل ما صدق عليه الآخر اعم مطلقا والآخر اخص

Marfat.com

مطلقا اما الانسان والحيوان فان كل انسان حيوان وليس كل حيوان

انسانا وان لم يصدق كان بينهما عموم وخصوص من وجه

اعم بالاضافة الى كل ما يصدق عليه الآخر ١٢ ع

وكل واحد منهما اعم من الآخر من وجه واخص من وجه فانهما لما صدقا

على شئ ولم يصدق احدهما على كل ما صدق عليه الآخر كان هناك

ثلثة صور احديها ما يجتمعان فيها على الصدق والثانية ما يصدق

فيها هذا دون ذاك والثالثة ما يصدق فيها ذاك دون هذا كالحيوان

والابيض فانهما يصدقان معا على الحيوان الابيض ويصدق الحيوان

دون الابيض على الحيوان الاسود والعكس في الجماد الابيض فيكون كل

واحد منهما شاملا للآخر وغيره فالحيوان شامل للابيض وغير

الابيض والابيض شامل للحيوان وغير الحيوان فباعتبار ان كل

واحد منهما شامل للآخر يكون اعم منه وباعتبار انه مشمول له يكون

اخص منه فمن اجل التباين الكلي الى سالبتين كليتين من الطرفين

اى دائمتين ١٢

كقولنا لا شئ مما هو انسان فهو فرس ولا شئ مما هو فرس

فهو انسان والتساوي الى موجبتين كليتين كقولنا كل

مطلقتين عامتين ١٢

ما هو انسان فهو ناطق وكل ما هو ناطق فهو انسان والعموم

مبحث الكلي والجزئي

Marfat.com

المطلق الى موجبة كلية من احد الطرفين وسالبة جزئية من الطرف الآخر كقولنا

مطلقة عامة ١٢ دائمة ١٢

كل ما هو انسان فهو حيوان وليس بعض ما هو حيوان فهو انسان والعموم

من وجه الى سالبتين جزئيتين وموجبة جزئية كقولنا بعض ما هو حيوان

دائمتين ١٢ مطلقة ١٢

هو ابيض وليس بعض ما هو حيوان ابيض وليس بعض ما هو ابيض هو حيوان

كالفرس الابيض ١٢ كالثلج ١٢ كالقطن ١٢

وانما اعتبرت النسب بين الكليتين دون المفهومين لان المفهومين اما

كليان او جزئيان او كلي وجزئي والنسب الاربع لا تتحقق في القسمين

الاخيرين اما الجزئيان فلانهما لا يكونان الا متباينين واما الجزئي والكلي

فلان الجزئي انما كان جزئيا لذلك الكلي يكون اخص منه مطلقا وان

لم يكن جزئيا له يكون مباينا له **قال** ونقيضا المتساويين متساويان

والا لصدق احدهما على بعض ما كذب عليه الآخر فيصدق احد المتساويين

على ما كذب عليه الآخر وهو محال ونقيض الاعم من شيء مطلقا اخص من نقيض

اذ هو خلاف مقتضى التساوي ١٢ ع

الاخص مطلقا لصدق نقيض الاخص على كل ما يصدق عليه نقيض

الاعم من غير عكس اما الاول فلانه لو لا ذلك لصدق عين

الاخص على بعض ما صدق عليه نقيض الاعم وذلك

مستلزم لصدق الاخص بدون الاعم وانه محال واما الثاني فلانه

Marfat.com

لولاذ لك لصدق نقيض الاعم على كل ما يصدق عليه نقيض الاخص

وذلك مستلزم لصدق الاخص على كل الاعم وهو ظ والاعم

من شئ من وجه ليس بين نقيضيهما عموم اصلا لتحقق

هذا العموم بين عين الاعم مطلقا ونقيض الاخص مع التباين

الكلى بين نقيض الاعم مطلقا وعين الاخص ونقيضا المتباينين

متباينان تباينا جزئيا لانهما ان لم يصدقا معا اصلا كاللاوجود

واللاعدم كان بينهما تباين كلى وان صدقا معا كاللاانسان واللافرس

كان بينهما تباين جزئى ضرورة صدق احد المتباينين مع

نقيض الاخر فقط فالتباين الجزئى لازم جزما **اقول** لما فرغ من

بيان النسب الاربع بين العينين شرع فى بيان النسب بين النقيضين

نقيضا المتساويين متساويان اى يصدق كل واحد من نقيضى

المتساويين على كل ما يصدق عليه نقيض الاخر واعم

على بعض ما صدق عليه نقيض الاخر لكن ما يكذب عليه احد النقيضين يصدق

عينه والا لكذب النقيضان فيصدق عين احد المتساويين على بعض نقيض الاخر

وهو يستلزم صدق احد المتساويين بدون الاخر وهذا خلف مثل ما يجب

Marfat.com

يصدق كل انسان لا ناطق وكل لا ناطق لا انسان والا لكان بعض اللانسان
ليس بلا ناطق فيكون بعض اللانسان ناطقا وبعض الناطق لا انسانا وهو مح
نقيض الاعم من شئ مطلقا اخص من نقيض الاخص مطلقا اى يصدق
ونقيض الاخص على كل ما يصدق عليه نقيض الاعم وليس كلما صدق عليه نقيض
الاخص يصدق عليه نقيض الاعم اما الاول فلانه لو لم يصدق نقيض الاخص
على كل ما يصدق عليه نقيض الاعم يصدق عين الاخص على بعض ما صدق
عليه نقيض الاعم فيصدق الاخص بدون الاعم وهو مح كما تقول يصدق
كل لا حيوان لا انسان والا لكان بعض اللاحيوان انسانا فبعض لا انسان
لا حيوان هذا خلف واما الثانى فلانه لو لم يصدق قولنا ليس كلما صدق
عليه نقيض الاخص يصدق عليه نقيض الاعم لصدق نقيض الاعم على كل ما يصدق
عليه نقيض الاخص فيصدق عين الاخص على كل الاعم بعكس النقيض وهو مح فليس
كل لا انسان لا حيوانا والا لكان كل لا انسان لا حيوانا وينعكس الى كل حيوان
انسانا او نقول ايضا قد ثبت ان كل نقيض الاعم نقيض الاخص فلو كان
كل نقيض الاخص نقيض الاعم لكان النقيضان متساويين فيكون العينان
انسانا او يزهذا خلفا او نقول العام صادق على بعض نقيض الاخص تحقيقا للعموم

Marfat.com

فليس بعض نقيض الاخص نقيض الاعم بل عينه وفي قوله الصدق نقيض الاخص

على كل مايصدق عليه نقيض الاعم من غير عكس لما مر لجعل الدعوى جزء من الدليل

وهو مصادرة على المطلوب والامران اللذان بينهما عموم من وجه ليس بين

نقيضيهما عموم اصلا اي لا مطلقا ولا من وجه لان هذا العموم اي العموم من وجه

يتحقق بين عين الاعم مطلقا ونقيض الاخص ليس بين نقيضيهما عموم لا مطلقا

ولا من وجه اما تحقق العموم من وجه بينهما فلانهما يتصادقان في اخص اخص

ويصدق الاعم بدون نقيض الاخر في ذلك الاخص بالعكس في نقيض الاعم

وهو الحيوان اللا الانسان فانهما يجتمعان في الفرس والحيوان يصدق بدون اللا انسان في

الانسان اللا انسان بدون الحيوان في الجماد واما ان نقيضيهما ليس بينهما عموم

اصلا فلتباين الكلي بين نقيض الاعم وعين الاخص لامتناع صدقهما على شيء

فلا يكون بينهما عموم اصلا وانما قيد التباين بالكلي لان التباين قد

يكون جزئيا وهو صدق كل واحد من المفهومين بدون الاخر في جملة فرد

الى سالبتين جزئيتين كما ان مرجع التباين الكلي سالبتان كليتان

والتباين الجزئي اما عموم من وجه او تباين كلي لان المفهومين اذا لم يتصادقا

في بعض الصور فان لم يتصادقا في صورة اصلا فهو التباين الكلي والا فالعموم

Marfat.com

من وجه فلما صدق التباين الجزئي على العموم من وجه وعلى التباين الكلي

لايلزم من تحقق التبائن الجزئي ان لايكون بينهما عموم اصلا فان قلت

الحكم بان الاعم من شئ من وجه ليس بين نقيضيهما عموم اصلا باطل

لان الحيوان اعم من الابيض من وجه وبين نقيضيهما عموم من وجه

فنقول المراد منه انه ليس يلزم ان يكون بين نقيضيهما عموم فيندفع

الاشكال ونقول لو قال بين نقيضيهما عموم لافاد العموم في جميع الصور

لان الاحكام الموردة في هذا الفن انما هي كليات فاذا قال ليس بين

نقيضيهما عموم اصلا كان رفعا للايجاب الكلي وتحقق العموم في

بعض الصور لاينافيه نعم لم يتبين مما ذكره النسبة بين نقيضي الامرين

بينهما عموم من وجه بل تبين عدم النسبة بالعموم وهو يصدق ذلك

فاعلم ان النسبة بينهما المباينة الجزئية لان العينين اذا كان كل واحد

منهما بحيث يصدق بدون الآخر كان النقيضان ايضا كذلك

ولا نعني بالمباينة الجزئية الا هذا القدر ونقيضا المتباينين

متباينان تباينا جزئيا لانهما اما ان يصدقا معا على شئ

كالانسان والفرس الصادقين على الجماد او لا يصدقا

نبيان نقيضي المتساويين

كاللاوجود واللاعدم فلاشئ مما يصدق عليه اللاوجود يصدق
عليه اللاعدم وبالعكس وايما كان يتحقق التبائن الجزئي بينهما
اما اذا لم يصدق على شئ اصلا كان بينهما تبائن كلي فيتحقق التبائن
الجزئي بينهما قطعا واما اذا صدق على شئ كان بينهما تباين جزئي
لان كل واحد من المتبائنين يصدق مع نقيض الاخر فيصدق كل
واحد من نقيضهما بدون نقيض الاخر والتباين الجزئي لا يلزم جزما
وقد ذكر في المتن ههنا ما لا يحتاج اليه وترك ما يحتاج اليه اما الاول
فلان قيد فقط بعد قوله ضرورة صدق احد المتبائنين مع نقيض
الاخر زائد لا طائل تحته واما الثاني فلان وجب ان يقول ضرورة صدق
كل واحد من المتبائنين مع نقيض الاخر لان التباين الجزئي بين النقيضين
صدق كل واحد منهما بدون الاخر لا صدق واحد منهما بدون الاخر
فليس يلزم من صدق احد الشيئين مع نقيض الاخر صدق كل واحد من
النقيضين بدون الاخر فترك لفظ كل ولا بد منه وانت تعلم ان الدعوى
يثبت بمجرد المقدمة القائلة بان كل واحد من المتبائنين يصدق مع
نقيض الاخر لانه يصدق كل واحد من النقيضين بدون الاخر وهو المباينة

نبيان الجزئى

الجزئية فباقى المقدمات مستدرك **قال** الرابع الجزئى كما يقال على المعنى
اى البحث الرابع ١٢
المذكور المسمى بالحقيقى فكذلك يقال على كل اخص تحت الاعم وبسيمى الجزئى
الاضافى وهو اعم من الاول لان كل جزئى حقيقى فهو جزئى اضافى دون العكس
ما الاول فلاندراج كل شخص تحت اللاهيات المغايرة عن المشخصات واما الثانى
فلجواز كون الجزئى الاضافى كليا وامتناع كون الجزئى الحقيقى كذلك **اقول**
الجزئى[1] مقول بالاشتراك على المعنى المذكور ويسمى جزئيا حقيقيا لان جزئيته
اى بالاشتراك اللفظى ١٢ اى مايمنع نفس تصوره عن الشركة ١٢
بالنظر الى حقيقته المانعة من الشركة وبازاء الكلى الحقيقى وعلى كل اخص تحت
الاعم كالانسان بالنسبة الى الحيوان ويسمى جزئيا اضافيا لان جزئيته بالاضافة
الى شئ اخر وبازاء الكلى الاضافى وهو الاعم من شئ اخر وفى تعريف الجزئى
الاضافى نظر لانه والكلى الاضافى متضايفان لان معنى الجزئى الاضافى والخاص ومعنى
اى الجزئى الاضافى ١٢
الكلى الاضافى العام وكما ان الخاص خاص بالنسبة الى العام كذلك العام عام بالنسبة
لان معنى الكلى الاضافى هو المندرج تحته شئ آخر وهذا هو معنى العام بعينه فالعام والكلى الاضافى يكونان
الى الخاص واحد المتضائفين لا يجوز ان يذكر فى تعريف للمتضائف الاخر والا لكان
مع ان المتضائفين لا يتعقلان الا معا ١٢
تعقلا قبل تعقل لا معه وايضا لفظة كل انما هى للافراد والتعريف بالافراد ليس بجائز
فالاولى ان يقال هو الاخص من شئ وهو الجزئى الاضافى والاعم من الجزئى الحقيقى يعنى ان
كل جزئى حقيقى جزئى اضافى وبدون العكس اما الاول فلان كل جزئى حقيقى فهو مندرج تحت الماهية

Marfat.com

المعرفة عن المشخصات كما اذ لجز د زيدا عن المشخصات التي بها صار شخصا معينا بقيت الماهية

الانسانية هي امر منه يكون كل جزئي حقيقي منه جانحة اعم فيكون جزئيا اضافيا وهذا

منقوض بواجب الوجود فانه شخص معين ويمتنع ان يكون له ماهية كلية

ولا فهو ان كان عجز ذلك الماهية الكلية يلزم ان يكون امر واحد كليا و

جزئيا وهو محال وان كان تلك الماهية مع شيء اخر يلزم ان يكون واجب الوجود

معروضا للتشخص وهو محال مما تقرر في فن الحكمة ان التشخص واجب الوجود عينه واما

الثاني فلجواز ان يكون الجزئي الاضافي كليا لان الاخص عن الشيء والاخص

من شيء يجوز ان يكون كليا تحت كل اخر بخلاف الجزئي الحقيقي فانه يمتنع

ان يكون كليا **قال** الخامس النوع كما يقال على ما ذكرناه ويقال

له النوع الحقيقي فكذلك يقال على كل ماهية يقال عليها وعلى غيرها

الجنس في جواب ما هو قولا اوليا ويسمى النوع الاضافي **اقول** النوع

كما يطلق على ما ذكرناه وهو المقول على كثيرين متفقين بالحقيقة في جواب

بيان النوع

بيان النوع

ما هو ويقال له النوع الحقيقي لان نوعيته انما هي بالنظر الى حقيقة الواحدة
لتنزل ان الحقيقة ه ايس مقابل آلي ١٢
الحاصلة في افراده كذلك يطلق بالاشتراك على كل ماهية يقال عليها
اي بالاشتراك المعنوي ١٢ اي كل ١٢
وعلى غيرها الجنس في جواب ما هو قولا اوليا اي بلا واسطة كالانسان بالقياس
الى الحيوان فان ماهية يقال عليها وعلى غيرها كالفرس الجنس وهو الحيوان
اي كميل ١٢
حتى اذا قيل ما الانسان والفرس فالجواب انه حيوان ولهذا المعنى يسمى نوعا اضافيا
لان نوعيته بالاضافة الى ما فوقه فالماهية منزلة بمنزلة الجنس ولا بد من
ترك لفظ الكل لما سمعت في مبحث الجزئي الاضافي من ان الكل للافراد
والتعريف للافراد لا يجوز وذكر الكلي لان جنس الكليات فلا يتحدد بها
عطف على قوله ترك لفظ الخ ١٢
بدون ذكره فان قلت الماهية هي الصورة العقلية من شئ والصور
اي اذا كان المذكور هذا كما هو الظاهر ١٢
العقلية كليات فذكرها يغني عن ذكر الكلي فنقول الماهية ليس
اي المأخوذة من الشئ فلا يرد صور الجردات على تقدير حصولها وجزئيات الامور العامة فانها عقلية وليست بكليات ١٢
مفهومها مفهوم الكلي غاية ما في الباب انه من لوازمها فيكون
فيه اشارة الى منع كونه لازما ذهنيا ١٢ ع
دلالة الماهية على الكلي دلالة الملزوم على اللازم يعني دلالة الالتزام
لكن دلالة الالتزام مهجورة في التعريفات وقوله في جواب
ما هو يخرج الفصل والخاصة والعرض العام فان الجنس
لا يقال عليها وعلى غيرها في جواب ما هو واما تقييد القول

Marfat.com

بالاولى فاعلم اولا ان سلسلة الكليات انما تنتهي بالاشخاص وهو

النوع المقيد بالتشخص وفوقها الاصناف وهو النوع المقيد بصفات

(ای الصنف ١٢)

عرضية كلية كالرومي والتركي وفوقها الانواع وفوقها الاجناس واذا

حمل كليات مترتبة على شيء واحد يكون حمل المحمولات عليه بواسطة حمل السافل

(ای ذاتيات مترتبة فلا يرد ان حمل الانسان على زيد ليس بواسطة حمل التركي عليه ١٢ ع لان)

عليه فان الحيوان انما يصدق على زيد وعلى التركي بواسطة حمل

الانسان عليهما وحمل الحيوان على الانسان اولى فقوله قولا اوليا

(ای بالذات ١٢)

احتراز عن الصنف فانه كلي يقال عليه وعلى غيره الجنس في جواب ما هو

(ای الصنف ١٢)

حتى اذا سئل عن التركي والفرس بما هما كان الجواب الحيوان لكن

قول الجنس على الصنف ليس بأولى بل بواسطة حمل النوع عليه

فباعتبار الاولية في القول يخرج الصنف عن الحد لانه لا يسمى نوعا

اضافيا قال ومراتبه اربع لانه اما اعم الانواع وهو النوع العالي

كالجسم واخصها وهو النوع السافل كالانسان وليسمى نوع الانواع

بيان النوع

اواعم من السافل واخص من العالی وهو النوع المتوسط کالحیوان
والجسم النامی اومبائن للکل وهو النوع المفرد کالعقل ان قلنا ان الجوهر
جنس له اقول ارادان یشیر الی مراتب النوع الاضافی دون الحقیقی
لان الانواع الحقیقیة یستحیل ان تترتب حتی یکون نوع حقیقی فوقه
نوع اخر والا لکان النوع الحقیقی جنسا وانه محال واما الانواع
الاضافیة فقد تترتب لجواز ان یکون نوع اضافی فوقه نوع
اضافی کالانسان فانه نوع اضافی للحیوان وهو نوع
اضافی للجسم النامی وهو نوع اضافی للجسم المطلق وهو
نوع اضافی للجوهر فبلاعتبار ذلک صار مراتبه اربعا لانه
اما ان یکون اعم الانواع او اخصها واعم من بعضها
واخص من البعض اومبائنا للکل والاول هو النوع العالی
کالجسم فانه اعم من الجسم النامی والحیوان والانسان
والثانی النوع السافل کالانسان فانه اخص من سائر الانواع والثالث
النوع المتوسط کالحیوان فانه اخص من الجسم النامی واعم من
الانسان وکالجسم النامی فانه اخص من الجسم المطلق واعم من الحیوان والرابع

Marfat.com

النوع للفرد ولم يوجد له مثال في الوجود وقد يقال في تمثيله انه كالعقل
اى الا يكون تحته نوع بل يندرج تحت جنس فقط ١٢
ان قلنا ان الجوهر جنس له فان العقل تحته العقول المعشرة وهي كلها
حي يقال عليه وعلى غيره ولي جواب ما هو ١٢
حقيقة العقل متفقة فهو لا يكون اعم من نوع اخر اذ ليس تحته
يعني ان العقل تمام الماهية الخ نشار الى كل واحد منها ١٢
نوع بل اشخاص ولا اخص لانه ليس فوقه نوع بل الجنس وهو الجوهر
وهي العقول المشرة ١٢
على ذلك التقدير فهو نوع مفرد وربما يقرر التقسيم على وجه اخر وهو
ان النوع اما ان يكون فوق نوع وتحته نوع او لا يكون فوق نوع ولا تحته
وهو النوع المتوسط ١٢
نوع او يكون فوق نوع ولا يكون تحته نوع او يكون تحته نوع ولا يكون
وهو النوع السافل ١٢
فوقه نوع وذلك ظاهر **قال** ومراتب الاجناس ايضا هذه الاربع
المذكورة ١٢
لكن العالي كالجوهر في مراتب الاجناس يسمى جنس الاجناس
لا السافل كالحيوان ومثال المتوسط فيها الجسم النامي ومثال
المفرد العقل ان قلنا ان الجوهر ليس بجنس له **اقول** كما
ان الانواع الاضافية قد تترتب متنازلة كذلك الاجناس ايضا

قد تترتب متصاعدة حتى يكون جنس فوق جنس آخر وكما ان مراتب الانواع اربع

اشار بلفظ قد الى ان الترتيب فى الاجناس مما لا يجب كما لا يجب فى الانواع ١٢ س

فكذلك مراتب الاجناس ايضا تلك الاربع لانه ان كان اعم الاجناس فهو الجنس

العالى كالجوهر وان كان اخصها فهو الجنس السافل كالحيوان او اعم

وسائر المقولات التسع العرضية ١٢ ح

واخص فهو الجنس المتوسط كالجسم النامى والجسم او مبائنا

للكل فهو الجنس المفرد الا ان العالى فى مراتب الاجناس يسمى جنس

جعل الجنس المفرد من المرتب باعتبار ان الترتيب لمجرد وظيفته مدا كما مر فى النوع المفرد ١٢ س

الاجناس لا السافل والسافل فى مراتب الانواع يسمى نوع الانواع

لا العالى وذلك لان جنسية الشئ انما هى بالقياس الى ما تحته فهو انما يكون

جنس الاجناس اذا كان فوق جميع الاجناس ونوعية الشئ انما يكون بالقياس

الى الاضافية ١٢

الى ما فوقه فهو انما يكون نوع الانواع اذا كان تحت جميع الانواع والجنس

المفرد ممثل بالعقل على تقدير ان لا يكون الجوهر جنسا له فانه ليس اعم

من جنس اذ ليس تحته الا العقول العشرة وهى انواع الاجناس

منحصرة فى اثنا عشر ١٢

ولا اخص اذ ليس فوقه الا الجوهر وقد فرض انه ليس بجنس له

لا يقال احد التمثيلين فاسد اما تمثيل النوع المفرد بالعقل على

تقدير جنسية الجوهر واما تمثيل الجنس المفرد بالعقل على تقدير

عرضية الجوهر لان العقل ان كان جنسا يكون تحته انواع

Marfat.com

فلا يكون نوعا مفردا بل كان عاليا فلا يصح التمثيل الاول وان لم يكن
جنسا لم يصح التمثيل الثاني ضرورة ان ما لا يكون جنسا لا يكون جنسا مفردا
لانا نقول التمثيل الاول على تقدير ان العقول العشرة متفقة بالنوع
والثاني على تقدير انها مختلفة والتمثيل يحصل بمجرد الفرض سواء طابق
الواقع اولم يطابقه **قال** والنوع الاضافي موجود بدون الحقيقي
كالانواع المتوسطة والحقيقي موجود بدون الاضافي كالحقائق
البسيطة فليس بينهما عموم وخصوص مطلقا بل كل منهما
اعم من الاخر من وجه لصدقهما على النوع السافل **اقول**
لما نبه على ان للنوع معنيين اراد ان يبين النسبة بينهما
وقد ذهب قدماء المنطقيين حتى الشيخ في كتاب الشفاء
الى ان النوع الاضافي اعم مطلقا من الحقيقي وبهذا ذهب المصنف
في صورة دعوى اعم وهي ان ليس بينهما عموم وخصوص
مطلقا فان كلا منهما موجود بدون الاخر

Marfat.com

اما وجود النوع الاضافي بدون الحقيقي فكما في الانواع المتوسطة فانها
انواع اضافية وليست انواعا حقيقية لانها اجناس واما وجود النوع
الحقيقي بدون الاضافي فكما في الحقائق البسيطة كالعقل والنفس
والنقطة والوحدة فانها انواع حقيقية وليست انواعا اضافية والا
لكانت مركبة لوجوب اندراج النوع الاضافي تحت جنس فيكون مركبا
من الجنس والفصل ثم بين ما هو الحق عنده وهو ان بينهما عموما
وخصوصا من وجه لانه قد ثبت وجود كل منهما بدون الآخر وهما
يتصادقان على النوع السافل لانه نوع حقيقي من حيث انه مقول على افراد
متفقة الحقيقة ونوع اضافي من حيث انه مقول عليه وعلى غيره الجنس في جواب ما هو

Marfat.com

قال وحد جزء المقول فی جواب ما هو انکان مذکورا بالمطابقة یسمی

واقعا فی طریق ما هو کالحیوان والناطق بالنسبة الی الحیوان الناطق المقول

فی جواب السوال بما هو عن الانسان وان کان مذکورا بالتضمن یسمی داخلا فی جواب

ما هو کالجسم والنامی والحساس والمتحرک بالارادة الدال علیها الحیوان بالتضمن

اقول المقول فی جواب ما هو هو الدال علی الماهیة المسئول عنها بالمطابقة

کما اذا سئل عن الانسان بما هو فاجیب بالحیوان الناطق فانه یدل علی

ماهیة الانسان مطابقة واما جزؤه فانکان مذکورا فی جواب ما هو

بالمطابقة ای بلفظ یدل علیه بالمطابقة یسمی واقعا فی طریق ما هو

کالحیوان او الناطق فان معنی الحیوان جزء لمجموع معنی الحیوان الناطق

المقول فی جواب السوال بما هو عن الانسان وهو مذکور بلفظ الحیوان الدال

علیه مطابقة وانما سمی واقعا فی طریق ما هو لان المقول فی جواب ما هو

وهو واقع فیه وان کان مذکورا فی جواب ما هو بالتضمن

ای بلفظ یدل علیه بالتضمن یسمی داخلا فی جواب ما هو کمفهوم الجسم

او النامی او الحساس او المتحرک بالارادة فان جزء معنی

الحیوان الناطق المقول فی جواب ما هو وهو مذکور فیه بلفظ الحیوان

Marfat.com

الدال عليه بالتضمن وانما انحصر جزء المقول في جواب ما هو في
القسمين لان دلالته بالالتزام مهجورة في جواب ما هو بمعنى انه لا يذكر في
جواب ما هو لفظ يدل على الماهية المسئول عنها او على اجزائها بالالتزام
اصطلاحا قال والجنس العالي جاز ان يكون الفصل يقومه لجواز
كالجوهر وغيره من المقولات العشرة ١٢ عبيد
تركبه من امرين متساويين او امور متساوية ويجب ان يكون له فصل
يقسمه والنوع السافل يجب ان يكون له فصل يقومه ويمتنع ان يكون له
لان كل ما له جنس فله فصل ١٢ عبيد
فصل يقسمه والمتوسطات يجب ان يكون لها فصول تقسمها وفصول
والا لكان جنسا ١٢
تقومها وكل فصل يقوم العالي فهو يقوم السافل من غير عكس كلي وكل
فصل يقسم السافل فهو يقسم العالي من غير عكس كلي اقول الفصل بالنسبة
الى النوع هو نسبته الى الجنس اي جنس ذلك النوع فاما نسبته الى النوع
فبانه مقوم له اي داخل في قوامه وجزء له واما نسبته الى الجنس
وذاته ١٢
فبانه مقسم له اي محصل قسم له فانه اذا انضم الى الجنس صار
المجموع قسما من الجنس ونوعا له مثلا الناطق اذا نسب الى الانسان

نبيان المقوم والمقسم

فهو داخل فی قوامه وماهیته واذا نسب الی الحیوان صار حیوانا ناطقا وهو

قسم من الحیوان واذا تصورت هذا فنقول الجنس العالی جاز ان یکون

الفصل یقومه لجواز ان یترکب من امرین متساویین بسیطین ویمیزان عن مشارکاته

وما ورد علیه ان معنی التراکیب ان یکون من امرین وقد کان

فی الوجود وقد امتنع القدماء عن ذلک بناء علی ان کل ماهیة لها فصل

یقومها لابد ان یکون لها جنس وقد سلف ذلک ویجب ان یکون له

ای للجنس العالی فصل یقسمه لوجوب ان یکون تحته انواع وفصول الانواع

بالقیاس الی الجنس مقسمات له والنوع السافل یجب ان یکون له فصل

مقوم ویمتنع ان یکون له فصل مقسم اما الاول فلوجوب ان یکون

فوقه جنس وما له جنس لابد ان یکون له فصل یمیزه عن مشارکاته

فی ذلک الجنس واما الثانی فلامتناع ان یکون تحته انواع والا لم یکن

سافلا والمتوسطات سواء کانت انواعا او اجناسا یجب

لم یذکر النوع العالی لاندراجه فی الجنس المتوسط ولا الجنس السافل لاندراجه فی النوع المتوسط

ان یکون لها فصول مقومات لان فوقها اجناسا وفصول

مقسمات لان تحتها انواعا فکل فصل یقوم النوع العالی

او الجنس العالی فهو یقوم السافل لان العالی مقوم

للسافل ومقوم المقوم مقوم من غیر عکس کلی

اى ليس كل مقوم للسافل فهو مقوم للعالي لانه قد ثبت ان جميع
كالناطق فانه مقوم للسافل الذي هو الانسان وليس مقوما للعالي الذي هو الحيوان ١٢
مقومات العالي مقومات للسافل فلو كان جميع مقومات السافل
مقومات العالي لم يكن بين السافل والعالي فرق وانما قال من غير
عكس كلي لان بعض مقوم السافل مقوم للعالي وهو مقوم العالي
كالناطق فانه كما يقوم الانسان كذلك يقوم الحيوان ايضا ١٢ مولوي رونق علي سلمه
وكل فصل يقسم الجنس السافل فهو يقسم العالي لان معنى تقسيم السافل
تحصله في نوع وكل ما يحصل السافل في نوع يحصل العالي فيه فيكون
العالي حاصلا ايضا في ذلك النوع وهو معنى تقسيمه للعالي وبالعكس
كليا اى ليس كل مقسم للعالي مقسما للسافل لان فصل السافل مقسم
فدسبق فائدة التقييد بالكلي فانه كما لنامي فانه يقسم الجسم دون الحيوان ١٢
للعالي وهو لا يقسم السافل بل يقومه ولكن ينعكس جزئيا فان بعض
مقسم العالي مقسم للسافل وهو مقسم للسافل

قال الفصل الرابع

في التعريفات المعرف للشيء هو الذي يستلزم تصوره تصور ذلك الشيء
فالف بين العنوان والمعنون تبينا على الترادف ١٢
او امتيازه عن كل ما عداه وهو لا يجوز ان يكون نفس الماهية لان المعرف
بالكسر ١٢
معلوم قبل المعرف والشيء لا يعلم قبل نفسه ولا اعم لمقصوره عن
بالفتح ١٢
افادة التعريف ولا اخص لكونه اخفى فهو مساويها في العموم و
لان الاخص له قيد زائد ١٢
الخصوص

اقول

قد سلف لك ان نظر المنطقي انما هو في القول الشارح

او فی الحجیۃ ولکل منھم مقدمات یتوقف معرفتہ علیہا وما وقع
انفرانع عن بیان مقدمات القول الشارح فقد حان ان نشرع فیہ
وھی الکلیات الخمس ١٢
فالقول الشارح ھو المعرف وھو ما یستلزم تصورہ تصور الشئ
او امتیازہ عن کل ما عداہ ولیس المراد بتصور الشئ تصورہ بوجہ ما
ولو لکان الاعم من الشئ او الاخص منہ معرفا لانہ قد یستلزم تصورہ
تصور ذلک الشئ بوجہ ما ولکان قولہ او امتیازہ
الخ ١٢
عن کل ما عداہ مستدرکا لان کل معرف فھو
مفید لتصور ذلک الشئ بوجہ ما بل المراد التصور
فیکفی بالجامعیۃ تعریف المعرف الجزء الاول منہ ١٢ عبید
بکنہ الحقیقۃ وھو الحد التام کالحیوان الناطق
بناء علی ان ذالک ہو الفرد الکامل المتبادر منہ ١٢ عبید
فان تصورہ مستلزم لتصور حقیقۃ الانسان وانما
قال او امتیازہ عن کل ما عداہ لیتناول الحد الناقص

والرسوم فان تصوراتها لا تستلزم تصور حقيقة الشئ بل امتيازه
عن جميع اغياره ثم المعرف اما ان يكون نفس المعرف او غيره لا جائز
ان يكون نفس المعرف لوجوب ان يكون المعرف معلوما قبل المعرف
والشئ لا يعلم قبل نفسه فتعين ان يكون غير المعرف ولا يخ اما
ان يكون مساويا له او اعم منه او اخص منه ولو مباينا له لا سبيل
الى انه اعم من المعرف لانه قاصر عن افادة التعريف فان المقصود
من التعريف اما تصور حقيقة المعرف او امتيازه عن جميع ما عداه
والاعم من الشئ لا يفيد شيئا منهما ولا الى انه اخص لكونه
اخفى لانه اقل وجودا في العقل فان وجود الخاص في العقل
مستلزم لوجود العام وربما يوجد العام في العقل بدون
الخاص وايضا شروط تحقق الخاص ومعانداته اكثر فان
كل شرط ومعاند للعام فهو شرط ومعاند للخاص ولا ينعكس
وما يكون شروطه ومعانداته اكثر يكون وقوعه في العقل اقل

المعرف بالكسر ١٢ اى للمعرف بالفتح ١٢ اى من المعرف بالفتح ١٢ اى من المعرف بالفتح ١٢
بالفتح ١٢ اى الاعم ١٢
بالفتح ١٢ بالفتح ١٢
لما لا خفى عليه مما ذكر في التعريف ١٢

نبيان المعرف

Marfat.com

وما هو اقل وجودا في العقل فهو اخفى عند العقل والمعرف

لابد ان يكون اجلى من المعرف ولا الى انه مباين لان الاعم

والاخص لما لم يصلحا للتعريف مع قربهما الى الشيء فالمباين بالطريق

الاولى لانه في غاية البعد عنه فوجب ان يكون المعرف

مساويا للمعرف في العموم والخصوص فكل ما صدق عليه

المعرف صدق عليه المعرف وبالعكس وما وقع في عبارة

القوم من انه لابد ان يكون جامعا ومانعا او مطردا ومنعكسا

راجع الى ذلك فان معنى الجمع ان يكون المعرف متناولا لكل

واحد من افراد المعرف بحيث لا يشذ منه فرد وهذا المعنى

ملازم للكلية الثانية القائلة كلما صدق عليه المعرف صدق

عليه المعرف ومعنى المنع ان يكون بحيث لا يدخل فيه شيء

من اغيار المعرف وهو ملازم للكلية الاولى والاطراد التلازم في الثبوت

اي متى وجد المعرف وجد المعرف وهو عين الكلية الاولى والانعكاس

بيان المعرف

التلازم فى الانتفاء اى متى انتفى المعرف انتفى المعرف وهو ملازم
للكلية الثانية فانه اذا صدق قولنا كل ما صدق عليه المعرف صدق عليه المعرف وكلما
لم يصدق عليه المعرف لم يصدق عليه المعرف وبالعكس **قال** وليس
حدا تاما ان كان بالجنس والفصل القريبين وحدا ناقصا ان كان
بالفصل القريب وحده او به وبالجنس البعيد ورسما تاما ان كان
بالجنس القريب والخاصة ورسما ناقصا ان كان بالخاصة وحدها
او بها وبالجنس البعيد **اقول** المعرف اما حد او رسم وكل
منهما اما تام او ناقص فهذه اقسام اربعة فالحد التام ما يتركب
من الجنس والفصل القريبين كتعريف الانسان بالحيوان
الناطق ما تسمية حدا فلانه فى اللغة المنع وهو لاشتماله على
الذاتيات مانع عن دخول الاغيار الاجنبية فيه واما تسميته تاما
فلذكر الذاتيات فيه بتمامها والحد الناقص ما يكون بالفصل القريب

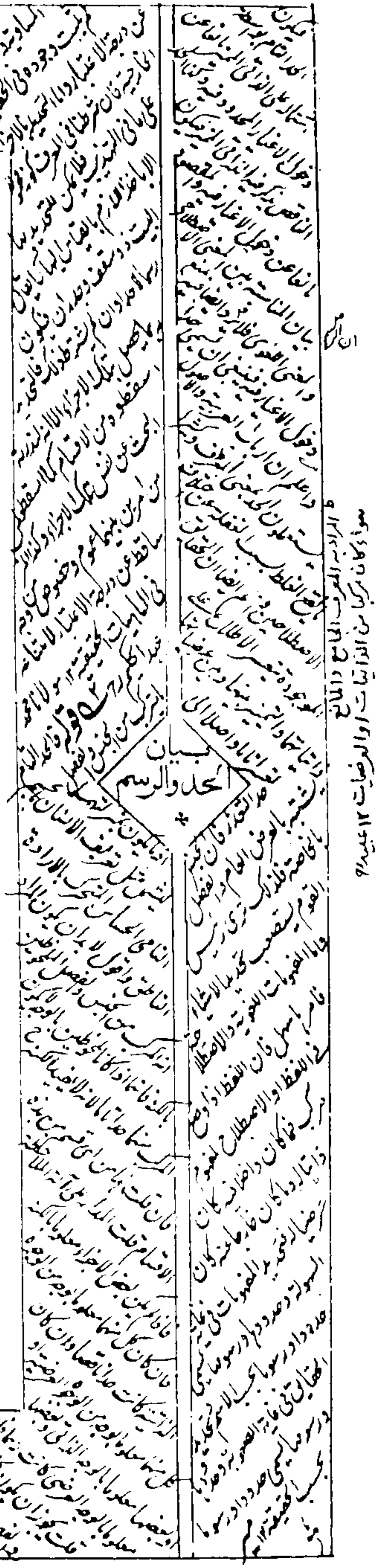

وحده او بم وبالجنس البعيد كتعريف الانسان بالناطق
وبالجسم الناطق اما انه حد فلما ذكرنا واما انه ناقص فلحذف
من ان الحد الى آخره ١٢
بعض الذاتيات عنه والرسم التام ما يتركب من الجنس القريب
اى الجنس القريب ١٢
والخاصة كتعريفه بالحيوان الضاحك اما انه رسم فلان
الانسان ١٢
رسم الدار اثرها + ولما كان تعريفا بالخارج اللازم الذى هو اثر من
اى بذا التعريف ١٢
اثار الشئ فيكون تعريفا بالاثر واما انه تام فلمشابهة الحد التام
من حيث انه وضع فيه الجنس القريب وقيد بما يختص بالشئ
والرسم الناقص ما يكون بالخاصة وحدها او بها وبالجنس البعيد
١٢ عند من يجوز التعريف بالمفرد
كتعريفه بالضاحك او بالجسم الضاحك اما كونه رسما فلما مر واما كونه
ناقصا فلحذف بعض اجزاء الرسم التام عنه لا يقال ههنا اقسام اخر وهى
وهو الجنس القريب ١٢
التعريف بالعرض العام مع الفصل او مع الخاصة او بالفصل مع الخاصة
لانا نقول انما لم يعتبر واهذه الاقسام لان الغرض من التعريف اما
التمييز كالاطلاع على الذاتيات والعرض العام لا يفيد شيئا منهما فلا
اى التمييز والاطلاع
فائدة فى ضمه مع الفصل والخاصة واما المركب من الفصل
والخاصة فالفصل فيه يفيد التمييز والاطلاع على الذاتى

بيان الرسم التام والناقص

Marfat.com

فلاحاجة الى ضم الخاصة اليه وان كانت مفيدة للتمييز

لان الفصل افاده مع شئ آخر وطريق الحصر في الاقسام

الاربعة ان يقال التعريف اما بمجرد الذاتيات او لا فان كان

بمجرد الذاتيات فاما ان يكون بجميع الذاتيات وهو الحد

التام او ببعضها وهو الحد الناقص وان لم يكن بمجرد الذاتيات

فاما ان يكون بالجنس القريب والخاصة وهو الرسم

التام او بغير ذلك فهو الرسم الناقص **قال** ويجب

الاحتراز عن تعريف الشئ بما يساويه في المعرفة

والجهالة كتعريف الحركة بما ليس بسكون والزوج

بما ليس بفرد وعن تعريف الشئ بما لا يعرف الا به سواء

كان بمرتبة واحدة كما يقال الكيفية ما بها يقع المشابهة ثم

يقال المشابهة اتفاق في الكيفية او بمراتب كما يقال الاثنان

زوج اول ثم يقال الزوج الاول هو المنقسم بمتساويين ثم يقال المتساويان

هما الشيئان اللذان لا يفضل احدهما على الآخر ثم يقال

الشيئان هما الاثنان ويجب ان يحترز عن استعمال الفاظ

غريبة وحشية غير ظاهرة الدلالة بالقياس الى السامع لكونه
هذا كالتفسير للوحشية ١٢ عبيد
مفوتا للغرض **اقول** اخذان يبين وجوه اختلال التعريف
ليجتزئ عنها وهي ما معنوية او لفظية اما المعنوية فمنها تعريف
الشئ بما يساويه في المعرفة والجهالة اى يكون العلم باحدهما
مع العلم بالآخر والجهل باحدهما مع الجهل بالآخر كتعريف
الحركة بما ليس بسكون فانهما في المرتبة الواحدة من العلم
والجهل فمن علم احدهما علم الآخر ومن جهل احدهما جهل
الآخر والمعرف يجب ان يكون اقدم لان معرفة المعرف علة لمعرفة
المعرف والعلة مقدمة على المعلول ومنها تعريف الشئ بما
يتوقف معرفته عليه اما بمرتبة واحدة وليسمى دورا مصرحا واما
بمراتب وليسمى دورا مضمرا ومثالهما في الكتاب ظاهر واما الاغلاط
اللفظية فانما يتصور اذا حاول الانسان التعريف لغيره وذلك
بان يستعمل في التعريف الفاظا غريبة غير ظاهرة الدلالة بالنسبة الى
ذلك الغير فيفوت غرض التعريف كاستعمال الالفاظ الغريبة الوحشية
مثل ان يقال للنار اسطقس فوق الاسطقسات وكاستعمال الالفاظ المجازية

الحركة والسكون ١٢

هذا اصول الموالید ١٢ الحيوان

فان الغالب متبادرة المعانى الحقيقية الى الفهم وكاستعمال الالفاظ المشتركة فلن

يخل الاشتراك مخل لفهم المعنى المقصد نعم لو كان للسامع علم بالالفاظ الوحشية

وكان هناك قرينة دالة على المراد جاز استعمالها فيه **قال**

المقالة الثانية فى القضايا واحكامها

وفيها مقدمة وثلثة فصول اما المقدمة

ففى تعريف القضية واقسامها الاولية القضية قول يصح ان يقال

لقائل انه صادق فيها او كاذب وهى هملية ان انحلت بطرفيها الى مفردين كقولك

زيد عالم وزيد ليس بعالم وشرطية ان لم تنحل **اقول** لما فرغ عن مباحث

قول الشارح في بيان مباحث الحجة ولما توقف معرفتها على معرفة القضايا

واحكامها وضع للمقالة الثانية لبيان ذلك ورتبها على مقدمة وثلثة فصول

أما المقدمة ففي تعريف القضية واقسامها الاولية اى الحاصلة بحسب

القسمة الاولية فان القضية تنقسم اولا الى الحملية والشرطية ثم الحملية تنقسم

الى ضرورية ولاضرورية مثلا والشرطية الى لزومية واتفاقية واقسام

الحملية والشرطية هى اقسام القضية الا انها ليست باقسام اولية

بل اقسام ثانوية وانما تنقسم القضية اليها ثانيا بواسطة

ان الحملية والشرطية تنقسمان اليها فالغرض من

وضع المقدمة ذكر الاقسام الاولية اى اقسام القضية

بالذات لا اقسامها فالقضية قول

ايضح ان يقال لقائله انه صادق فيه او كاذب فالقول وهو اللفظ
المركب في القضية الملفوظة او المفهوم العقلي المركب في القضية
المعقولة جنس يشتمل الاقوال التامة والناقصة وقوله يصح ان
يقال لقائله انه صادق فيه او كاذب فصل يخرج الاقوال الناقصة
والانشاءات كلها من الامر والنهي والاستفهام وغيرها وهي اما حملية
او شرطية لانها اما ان تنحل بطرفيها الى مفردين او لم تنحل وطرفا
القضية هما المحكوم عليه والمحكوم به ومعنى انحلالها ان تحذف
الادوات الدالة على ارتباط احدهما بالاخر فاذا حذفت من القضية

قوله ان يقال لقائله الخ يعني عن قوله يصح ان يقال لقائله انه صادق فيه او كاذب والا لوجب ان يقال انه صادق فيه او كاذب ثم الشهور تعريف القضية بما ذكره المصنف عدل عنه ان تعريفها باعتبار الصدق والكذب متعلقة بالنسبة الحكمية وتعريفها باعتبار الصحة والعصف متعلقة بالنسبة الخبرية ومع ان تعريف الشيء بحال من احواله قاصر من المذكور نظر ظاهر لان تعريف الشيء باحد وصفيه الذاتيين مطابقة اصطلاحا وتعريفها باعتبار الصدق والكذب غير مطابق لان الصدق والكذب من عوارض الخبر لا القضية والقضية ما يصح ان يقال لقائله انه صادق فيه او كاذب فالاولى ان يقال في تعريفها باعتبار الصحة والعصف القضية هي الخبر الذي

ما يدل على الارتباط الحكمي فان كان طرفاها مفردين فهي حملية اما موجبة
ان حكم فيها بان احدهما هو الآخر كقولنا زيد هو عالم واما سالبة ان حكم
فيها بان احدهما ليس هو الآخر كقولنا زيد ليس هو بعالم فاذا قلنا
لفظة هو الدالة على النسبة الايجابية من القضية الاولى وليس
هو الدالة على النسبية السلبية من القضية الثانية بقي زيد
وعالم وهما مفردان وان لم يكن طرفاها مفردين فهي شرطية
كقولنا ان كانت الشمس طالعة فالنهار موجود واما ان يكون
هذا العدد زوجا او فردا فانه اذا حذف فنا ادوات الاتصال وهي كلمة
ان والفاء بقي الشمس طالعة والنهار موجود وهما ليسا بمفردين
وكذلك اذا حذف فنا ادوات العناد وهي اما او بقي هذا العدد
زوج وهذا العدد فرد وهما ايضا ليسا بمفردين فان قلت قولنا
الحيوان الناطق ينتقل بنقل قدميه وقولنا زيد عالم يضاده
زيد ليس بعالم وقولنا الشمس طالعة يلزمه النهار موجود
حمليات مع ان اطرافها ليست بمفردات فانتقض التعريفان
طردا وعكسا قلنا المراد بالمفرد اما المفرد بالفعل او المفرد بالقوة

Marfat.com

وهو الذي يمكن ان يعبر عنه بلفظ مفرد والاطراف في القضايا المذكورة

وان لم تكن مفردات بالفعل الا انه يمكن ان يعبر عنها بالفاظ مفردة

واقلها ان يقال هذا ذاك او هو هو او الموضوع محمول الى غير ذلك

بخلاف الشرطيات فانه لا يمكن ان يعبر عن اطرافها بالفاظ مفردة

فلا يقال فيها هذه القضية تلك القضية بل يقال ان تحقق هذه

في الشرطية المتصلة ١٣

القضية تحقق تلك القضية واما ان تحقق هذه القضية او تحقق

في الشرطية المنفصلة ١٢

تلك القضية وهي ليست بلفاظ مفردة نعم بقي ههنا شئ وهو

ان الشرطية كما فسرت قضية اذا حللناها لا يكون طرفاها

مفردين ولا خفاء في امكان ان يعبر عن طرفيها بعد التحليل

بمفردين واقله ان يقال هذا ملزوم لذلك وذلك معاند

لذاك فلو كان المراد بالمفرد اما المفرد بالفعل او بالقوة دخلت

الشرطية تحت الحملية فالاولى ان يزاد في قيد الانحلال عن التعريف ويقال المحكوم

عليه وبه في القضية انكان مفردين سميت حملية والا فشرطية هذا هو المطابق

Marfat.com

لما ذكره الشيخ في الشفاء وقيل صوابه ان يقال
القضية ان انحلت الى قضيتين فهي شرطية والا
فحملية لئلا يرد عليه مثل قولنا زيد ابوه قائم فان
حملية مع انه لم ينحل الى مفردين لان المحكوم به فيه
قضية وهو ليس بصواب من وجهين اما اولا فلورود
بعض النقوض المذكورة عليه واما ثانيا فلان انحلال
القضية الى مادته تركيبها والشرطية لا تتركب
من قضيتين فان ادوات الشرط والعناد اخرجت
طرافها عن ان يكون قضايا الا ترى ان اذا قلنا الشمس
طالعة كانت قضية محتملة للصدق والكذب
ثم اذا اوردنا اداة الشرط عليه وقلنا ان كانت الشمس
طالعة خرج عن ان يكون قضية يحتمل الصدق
والكذب نعم ربما يقال في هذا الفن ان الشرطية
مركبة من قضيتين تجوزا من حيث ان
طرفيها اذا اعتبر فيهما الحكم كانا قضيتين

بيان اقسام القضية

والا فهما ليسا قضيتين لا عند التركيب ولا عند التحليل **قال**

والشرطية اما متصلة وهى التى يحكم فيها بصدق قضية او

لاصدقها على تقدير صدق قضية اخرى كقولنا ان كان هذا

انسانا فهو حيوان وليس ان كان هذا انسانا فهو جماد واما

منفصلة وهى التى يحكم فيها بالتنافى بين القضيتين فى

الصدق والكذب معا او فى احدهما فقط او بنفيه كقولنا

اما ان يكون هذا العدد زوجا او فردا وليس اما ان يكون

هذا الانسان حيوانا واسود **اقول** الشرطية قسمان

متصلة ومنفصلة فالمتصلة هى التى يحكم فيها بصدق قضية

او لاصدقها على تقدير صدق اخرى فان حكم فيها بصدق

قضية على تقدير صدق قضية اخرى فهى متصلة موجبة كقولنا ان كان

هذا انسانا فهو حيوان فان الحكم فيها بصدق الحيوانية على

تقدير صدق الانسانية وان حكم فيها بسلب صدق قضية

على تقدير صدق قضية اخرى فهى متصلة سالبة كقولنا ليس البتة

ان كان هذا انسانا فهو جماد فان الحكم فيها بسلب صدق الجمادية

Marfat.com

على تقدير صدق الانسانية والمنفصلة[1] هي التي يحكم فيها بالتنافي
بين القضيتين اما في الصدق والكذب معا اى بانهما لا تصدقان
ولا تكذبان او في الصدق فقط اى[2] بانهما لا تصدقان ولكنهما
قد تكذبان او في الكذب فقط اى بانهما لا تكذبان وربما
تصدقان او بنفيه اى بسلب ذلك التنافي فان حكم فيها
بالتنافي فهي منفصلة موجبة اما اذا كان الحكم فيها بالمنافاة[3] في الصدق
والكذب معا سميت منفصلة حقيقية كقولنا اما ان يكون هذا
العدد زوجا او فردا فان قولنا هذا العدد زوج وهذا العدد فرد
لا يصدقان معا ولا يكذبان معا واما اذا كان الحكم فيها بالمنافاة
على سبيل مانعة الجمع
في الصدق فقط فهي مانعة الجمع كقولنا اما ان يكون هذا الشئ شجرا
او حجرا فان قولنا هذا الشئ شجر وهذا الشئ حجر لا يصدقان وقد
يكذبان بان يكون هذا الشئ حيوانا واما اذا كان الحكم فيها بالمنافاة
في الكذب فقط فهي مانعة الخلو كقولنا اما ان يكون هذا الشئ لا شجرا او
لا حجرا فان قولنا هذا الشئ لا شجر وهذا الشئ لا حجر لا يكذبان بان
والا لكان الشئ شجرا او حجرا معا وهو محال وقد يصدقان معا بان يكون

[1] قوله المنفصلة اى التي حكم فيها بعدم اجتماع جزئيها في الصدق فقط او في الكذب فقط او فيهما او بنفي ذلك التنافي في الصدق فقط او في الكذب فقط او فيهما فان حكم فيها بالتنافي في الصدق فقط او في الكذب فقط او فيهما فهي منفصلة موجبة والا فسالبة وان حكم فيها بالتنافي في الصدق والكذب معا فهي منفصلة حقيقية والا فسالبة وان حكم فيها بالتنافي في الواقع دون الكذب فهي مانعة الجمع والا فسالبة وان حكم فيها بالتنافي في الكذب فقط فهي مانعة الخلو والا فسالبة وان حكم فيها بالتنافي في الواقع دون الصدق فهي مانعة الجمع والخلو والا فسالبة وان حكم فيها بالتنافي في الصدق والكذب معا فهي منفصلة حقيقية والا فسالبة وان حكم فيها بالتنافي في الواقع دون الكذب فهي مانعة الجمع والا فسالبة وان حكم فيها بالتنافي في الكذب فقط فهي مانعة الخلو والا فسالبة وان حكم فيها بالتنافي في الواقع دون الصدق فهي مانعة الجمع والخلو والا فسالبة

[2] قوله اى بانهما لا تصدقان ولكنهما قد تكذبان او في الكذب فقط اى بانهما لا تكذبان وربما تصدقان او بنفيه اى بسلب ذلك التنافي فان حكم فيها بالتنافي فهي منفصلة موجبة اما اذا كان الحكم فيها بالمنافاة في الصدق والكذب معا سميت منفصلة حقيقية كقولنا اما ان يكون هذا العدد زوجا او فردا فان قولنا هذا العدد زوج وهذا العدد فرد لا يصدقان معا ولا يكذبان معا واما اذا كان الحكم فيها بالمنافاة في الصدق فقط فهي مانعة الجمع كقولنا اما ان يكون هذا الشئ شجرا او حجرا فان قولنا هذا الشئ شجر وهذا الشئ حجر لا يصدقان وقد يكذبان بان يكون هذا الشئ حيوانا واما اذا كان الحكم فيها بالمنافاة في الكذب فقط فهي مانعة الخلو كقولنا اما ان يكون هذا الشئ لا شجرا او لا حجرا فان قولنا هذا الشئ لا شجر وهذا الشئ لا حجر لا يكذبان بان والا لكان الشئ شجرا او حجرا معا وهو محال وقد يصدقان معا بان يكون

[3] قوله في الصدق والكذب معا اى بان اريد بوقوع التنافي بينهما وقوعه في نفس الامر سواء علم ذلك ام لا فيكون تعريفا للحقيقية بما هو في نفس الامر وان اريد بوقوعه العلم به فيكون تعريفا لها بما هو اظهر عند الناظر وان اريد بوقوعه امكان العلم به فيكون تعريفا لها بما هو اظهر بالقياس الى الخلو الحقيقي وان اريد بوقوعه امكان الاشارة الى ان بينهما تنافيا فيكون تعريفا لها بما هو اظهر بالقياس الى الخلو الحقيقي وان اريد بوقوعه امكان الاشارة الى ان بينهما تنافيا فيكون تعريفا لها بما هو اظهر بالقياس الى الخلو الحقيقي

Marfat.com

حيوانا وان حكم فيها بسلب التنافي فهي منفصلة سالبة فان كان الحكم

فيها بسلب المنافات في الصدق والكذب معا كانت سالبة حقيقية

كقولنا ليس اما ان يكون هذا الانسان اسودا وكاتبا فانه يجوز اجتماعهما

ويجوز ارتفاعهما وان كان الحكم بسلب المنافات في الصدق فقط كانت

ان لا يكون الانسان كاتبا ولا اسود كالرومي الجاهل

سالبة مانعة الجمع كقولنا ليس اما ان يكون هذا الانسان حيوانا

او اسود فانه يجوز اجتماعهما ولا يجوز ارتفاعهما وان كان الحكم بسلب

ضرورة استحالة ارتفاع الحيوان عن الانسان

المنافات في الكذب فقط كانت سالبة مانعة الخلو كقولنا ليس

اما ان يكون هذا الانسان روميا او زنجيا فانه يجوز ارتفاعهما

دون الاجتماع لا يقال السوالب الحملية والمتصلة والمنفصلة على

ما ذكرتم ما يرفع فيها الحمل والاتصال والانفصال فلا تكون

حملية ومتصلة ومنفصلة لانها ما اثبت فيها الحمل والاتصال

والانفصال لانا نقول ليس اجراء هذه الاسامي على السوالب

Marfat.com

بحسب مفهوم اللغة بل بحسب الاصطلاح ومفهوماتها الاصطلاحية

كما تصدق على الموجبات تصدق على السوالب نعم المناسبة المتحققة

للنقل اما في الموجبات فلتحقق معنى الحمل والاتصال والانفصال واما

في السوالب فلمشابهتها اياها في الاطراف لا يقال المقدمة كانت معقولة

لتكرار الاقسام الاولية والمتصلة والمنفصلة ليست من الاقسام

الاولية بل من اقسام قسمها اعني الشرطية لانا نقول لا شك ان

المقصد بالذات عن وضع المقدمة ذكر الاقسام الاولية واما ذكر

اقسام الشرطية فيها فبالعرض وعلى سبيل الاستطراد قال

الفصل الاول في الحملية وفيه اربعة مباحث البحث الاول

في اجزائها واقسامها والحملية انما تحقق باجزاء

ثلثة المحكوم عليه وليسمى موضوعا والمحكوم به وليسمى

محمولا وبينهما نسبة بها يرتبط المحمول بالموضوع واللفظ الدال عليها

وتسمى رابطة كهو في قولنا زيد هو عالم وليسمى القضية

ح ثلاثية وقد يحذف الرابطة في بعض اللغات

لشعور الذهن بمعناها والقضية تسمى ح ثنائية

الوقوع ولا يدرك ان تحمل الايجاب ... ويناسب على ظاهرهما وان تحمله على الوقوع

بيان الحملية

اقول لما قسم القضية الى الحملية والشرطية شرع الان
في الحمليات وانما قدمها على الشرطيات لبساطتها والبسيط
مقدم على المركب طبعا فالحملية انما تلتئم من اجزاء ثلثة
المحكوم عليه ويسمى موضوعا لانه قد وضع ليحكم عليه بشئ
والمحكوم به ويسمى محمولا لحمله على شئ ونسبة بينهما بها يرتبط
المحمول بالموضوع وتسمى لنسبة حكمية وكما ان من حق
الموضوع والمحمول ان يعبر عنهما بلفظين كذلك من حق
النسبة الحكمية ان يدل عليها بلفظ واللفظ الدال عليها
يسمى رابطة لدلالتها على النسبة الرابطة تسمية الدال
باسم المدلول كهو في قولنا زيد هو عالم فان قلت المراد بالنسبة
الحكمية اما النسبة التي هي مورد الايجاب والسلب

ای النسبة التي هي مورد الوقوع والارتفاع فان

واما وقوع النسبة اولا وقوعها الذى هو الايجاب والسلب

اى وقوع الوقوع والاوقوع الاحتراز عن الوقوع المتصور وان الكلام الذى هو جزء القضية هو الوقوع المتعلق بالايجاب والسلب لا مطلق الوقوع

فان كان المراد بها الاول فيكون للقضية جزء اخر

وهو وقوع النسبة اولا وقوعها ولا بد ان يدل عليها بعبارة

اخرى وان كان المراد بها الثانى كان النسبة التى هى مورد

الايجاب والسلب جزء اخر فليدل ايضا عليها بلفظ اخر

والحاصل ان اجزاء الحملية اربعة فكان من حقها ان يدل

عليها باربعة الفاظ فنقول المراد الثانى وكان قولنا

اى وقوع النسبة اولا وقوعها

يرتبط المحمول بالموضوع اشارة اليه فان النسبة التامة

معها الوقوع او اللاوقوع لم تكن رابطة ولا حاجة الى الدلالة

على النسبة التى هى مورد الايجاب والسلب فان

اللفظ الدال على وقوع النسبة دال على النسبة ايضا فالجزء ان

من القضية يتاديان بعبارة واحدة ولهذا

اخذ جزءا واحدا اخصر الاجزاء فى ثلثة ثم

اى فى القضية الملفوظة وهذا متفق عليه بين الفريقين انما الاختلاف فى الاجزاء القضية المعقولة

الرابطة اداة لانها تدل على النسبة الرابطة وهى غير

مستقلة لتوقفها على المحكوم عليه والمحكوم به

ثم اختار المصنف هذا التاويل فى عبارة المصنف اذا ورد وى قوله ثم الرابطة اداة فيه بحث لان الحركة

قد تكون فى قالب الاسم كهو فى المثال المذكور وتسمى غير زمانية

وقد تكون فى قالب الكلمة كان فى قولنا زيد كان قائما وتسمى

زمانية والقضية الحملية باعتبار الرابطة اما ثنائية او ثلاثية

لانها ان ذكرت فيها الرابطة كانت ثلاثية لاشتمالها على ثلثة

الفاظ الثلثة معان وان حذفت لشعور الذهن بمعناها كانت

ثنائية لعدم اشتمالها الا على جزئين بازاء معنيين وقوله قد

تحذف فى بعض اللغات اشارة الى ان اللغات مختلفة فى استعمال

الرابطة فان لغة العرب ربما تستعمل الرابطة وربما تحذف فيها

بشهادة القرائن الدالة عليها ولغة اليونان توجب ذكر

الرابطة الزمانية دون غيرها على ما نقله الشيخ ولغة العجم

لاتستعمل القضية خالية عنها اما بلفظ كقولهم هست وبود ولها
اعم من ان يكون بالطابقة او بالتضمن ١٢
بحركة كقولهم زيد دبير بالكسر قال وهذه النسبة ان كانت
نسبة بها يصح ان يقال ان الموضوع محمول فالقضية موجبة
كقولنا الانسان حيوان وان كانت نسبة بها يصح ان يقال ان
الموضوع ليس بمحمول فالقضية سالبة كقولنا الانسان ليس بحجر
اقول هذا تقسيم ثان للحملية باعتبار النسبة الحكمية
التي هي مدلول الرابطة فتلك النسبة ان كانت نسبة بها
يصح ان يقال ان الموضوع محمول كانت القضية موجبة كنسبة
الحيوان الى الانسان فانها نسبة تثبوتية مصححة لان يقال الانسان
في قولنا الانسان حيوان ١٢
حيوان وان كانت نسبة بها يصح ان يقال ان الموضوع ليس بمحمول
فالقضية سالبة كنسبة الحجر الى الانسان فانها نسبة سلبية بها
في قولنا الانسان ليس بحجر ١٢
يصح ان يقال الانسان ليس بحجر وهذا لا يشمل القضايا الكاذبة فانه اذا
قلنا الانسان حجر كانت القضية موجبة والنسبة التي هي فيها
لا تصح بها ان يقال الانسان حجر وكذلك اذا قلنا الانسان ليس بحيوان
كانت القضية سالبة والنسبة التي هي فيها ليست نسبة بحيث يصح

Marfat.com

بهان يقال الانسان ليس بحيوان فالصواب ان يقال الحكم في القضية

اما بان الموضوع محمول او بان الموضوع ليس بمحمول او يقال الحكم

فيها اما بايقاع النسبة او انتزاعها وذلك ظاهر **قال** وموضوع

الحملية ان كان شخصا معينا سميت مخصوصة وشخصية

وان كان كليا فان بين فيها كمية افراده لصدق عليه الحكم وبسم

اللفظ الدال عليها سورا سميت محصورة ومسورة وهي اربع لانا

ان بين فيها ان الحكم على كل الافراد في الكلية وهي اما موجبة

وسورها كل كقولنا كل نار حارة واما سالبة وسورها لاشئ ولا واحد

كقولنا لاشئ ولا واحد من الناس بحجر وان بين فيها ان الحكم على

بعض الافراد في الجزئية وهي اما موجبة وسورها بعض وواحد

كقولنا بعض الحيوان او واحد من الحيوان انسان واما سالبة وسورها

ليس كل وليس بعض وبعض ليس كقولنا ليس كل حيوان انسان

وليس بعض الحيوان بانسان وبعض الحيوان ليس بانسان **اقول**

هذا تقسيم ثالث للحملية باعتبار الموضوع فموضوع الحملية اما ان يكون

جزئيا او كليا فان كان جزئيا سميت تلك القضية شخصية ومخصوصة

Marfat.com

اما موجبة كقولنا زيد انسان او سالبة كقولنا زيد ليس بحجر اما تسميتها
ان كان النسبة محمولها الى موضوعها بايجاب ١٢ ان كانت النسبة بسلب ليس ١٢
شخصية فلان موضوعها شخص معين واما تسميتها مخصوصة
فلخصوص موضوعها ولما كان هذا التقسيم باعتبار الموضوع لوحظ
في اسامي الاقسام حال الموضوع وان كان كليا فاما ان يبين فيها كمية
افراد الموضوع عن الكلية والبعضية او لا يبين واللفظ الدال عليها اى
على كمية الافراد يسمى سورا خذ من سور البلد كما ان حصر البلد ويحيط
بمكن ذلك اللفظ الدال على كمية الافراد يحصرها ويحيط بها فان بين فيها
كمية افراد الموضوع سميت القضية محصورة ومسورة اما انها محصورة
فلحصر افراد موضوعها واما انها مسورة فلاشتمالها على السور وهي اى
المحصورة اربعة اقسام لان الحكم فيها اما على كل الافراد او على بعضها
وايا ما كان فاما بالايجاب او بالسلب فان كان الحكم فيها على كل
الافراد فهي كلية اما موجبة وسورها كل اى كل واحد واحد لا الكل
المجموعي كقولنا كل نار حارة اى كل واحد من افراد النار حارة واما
سالبة وسورها لا شئ ولا واحد كقولنا لا شئ ولا واحد
من الانسان بحجر وان كان الحكم فيها على بعض الافراد فهي جزئية

Marfat.com

اما موجبة وسورها بعض وواحد كقولنا بعض الحيوان وواحد

من الحيوان انسان اى بعض افراد الحيوان او واحد من افراد الانسان

واما سالبة وسورها ليس كل وليس بعض وبعض ليس كقولنا ليس

كل حيوان انسانا والفرق بين الاسوار الثلثة ان ليس كل دال

على رفع الايجاب الكلى بالمطابقة وعلى السلب الجزئى بالالتزام

وليس بعض وبعض ليس بالعكس من ذلك اما ان ليس كل دال على

رفع الايجاب الكلى بالمطابقة فلانا اذا قلنا كل حيوان انسان يكون

معناه ثبوت الانسان لكل واحد واحد من افراد الحيوان وهو

الايجاب الكل واذا قلنا ليس كل حيوان انسانا يكون مفهومه

الصريح انه ليس يثبت الانسان لكل واحد واحد من افراد

الحيوان وهو رفع الايجاب الكلى واما انه دال على السلب الجزئى بالالتزام

فلانه اذا ارتفع الايجاب الكلى فاما ان يكون المحمول مسلوبا عن

كل واحد واحد وهو السلب الكلى او يكون مسلوبا عن البعض وثابتا

للبعض وعلى كلا التقديرين يصدق السلب الجزئى جزما فالسلب

الجزئى من ضروريات مفهوم ليس كل اى رفع الايجاب الكلى

Marfat.com

ومن لوازمه فيكون دلالته عليه بالالتزام لا يفهم مفهوم ليس كل

يعني هو ضرورية الخارجة منه من لوازمه فحينئذ قوله فيكون دلالته عليه بالالتزام بلا شائبة مزاحمة الاوهام والاصنام

وهو رفع الايجاب الكلي اعم من السلب عن الكل اي السلب الكلي

والسلب عن البعض اي السلب الجزئي فلا يكون دالا على السلب

الجزئي بالالتزام لان العام لا دلالة له على الخاص باحدى

الدلالات الثلث لانا نقول رفع الايجاب الكلي ليس اعم من

السلب الجزئي بل اعم من السلب عن الكل ومن السلب عن البعض

مع الايجاب للبعض والسلب الجزئي هو السلب عن البعض سواء كان

مع الايجاب للبعض الاخر او لا يكون فهو مشترك بين ذلك القسم وبين السلب

الكلي فالسلب الجزئي لازم لهما واذا انحصر العام في قسمين كل منهما يكون

ملزوما لامر كان ذلك الامر اللازم لازما للعام ايضا فيكون السلب الجزئي

لازما لمفهوم رفع الايجاب الكلي وبعبارة اخرى ليس كل ملزوم

للسلب الجزئي فانه متى ارتفع الايجاب الكلي صدق السلب

عن البعض لانه لو لم يكن المحمول مسلوبا عن شيء من الافراد لكان ثابتا

للكل والمقدر خلافه هذا خلف واما ان ليس بعض بعض ليس هو فلان على

السلب الجزئي بالمطابقة فظاهر لانا اذا قلنا بعض الحيوان ليس بانسان

اولیس بعض الحیوان انسانا یکون مفهومه الصریح سلب الانسان عن بعض
افراد الحیوان للتصریح بالبعض وادخال حرف السلب علیه وهو السلب
الجزئی واما انهما یدلان علی رفع الایجاب الکلی بالالتزام فلان الحمول
اذا کان مسلوبا عن بعض الافراد لا یکون ثابتا لکل الافراد فیکون
الایجاب الکلی مرتفعا هذا هو الفرق بین لیس کل والاخیرتین واما الفرق
بین الاخیرین فهو ان لیس بعض قد یذکر للسلب الکلی لان البعض غیر
معین فان تعیین بعض الافراد خارج عن مفهوم الجزئیة فاشبه
النکرة فی سیاق النفی فکما ان النکرة فی سیاق النفی تفید العموم کذلک
البعض ههنا ایضا لانه احتمل ان یفهم منه السلب فی ای بعض کان
وهو السلب الکلی بخلاف بعض لیس فان البعض ههنا وان کان
ایضا غیر معین الا انه لیس واقعا فی سیاق النفی بل السلب انما هو
وارد علیه وبعض لیس قد یذکر للایجاب الجزئی حتی اذا قیل

بیان الحملیات

بعض الحيوان هو ليس بانسان اريد به اثبات اللاانسانية لبعض
الحيوان لاسلب الانسانية عنه وفرق ما بينهما كما ستقف عليه بخلاف
ليس بعض اذ لا يمكن تصور الايجاب مع تقدم حرف السلب على الموضوع
قال وان لم يبين فيها كمية الافراد فان لم تصلح لان تصدق كلية
وجزئية سميت القضية طبيعية كقولنا الحيوان جنس والانسان
نوع وان صلحت لذلك سميت مهملة كقولنا الانسان في خسر و
الانسان ليس في خسر اقول ما مر كان اذا بين في القضية كمية افراد
الموضوع واما اذا لم يبين فلا يخلو اما ان تصلح القضية لان تصدق
كلية وجزئية بان يكون الحكم فيها على افراد الموضوع او لم تصلح بان يكون
الحكم فيها على طبيعة الموضوع نفسها لا على الافراد فان لم تصلح لان تصدق
كلية وجزئية سميت طبيعية لان الحكم فيها على نفس الطبيعة كقولنا
الحيوان جنس والانسان نوع فان الحكم بالجنسية والنوعية ليس
على ما صدق عليه الحيوان او الانسان من الافراد بل على نفس طبيعتهما
وان صلحت لان تكون كلية وجزئية سميت مهملة لان الحكم فيها على
افراد موضوعها وقد الهمل بيان كميتها كقولنا الانسان في خسر والانسان

Marfat.com

ليس في خسراي ماصدق عليه الانسان من الافراد في خسر

وليس في خسر فقد بان ان الحملية باعتبار الموضوع منحصرة

في اربعة اقسام ولك ان تقول في التقسيم موضوع الحملية

اما جزئي او كلي فان كان جزئيا فهي شخصية وان كان كليا فاما ان

يكون الحكم فيها على نفس طبيعة الكلي او على ما صدق عليه من الافراد

فان كان الحكم على نفس الطبيعة فهي الطبعية وان كان على ما صدق

عليه من الافراد فاما ان يبين فيها كمية الافراد وهي المحصورة والا فهي

المهملة والشيخ في الشفاء ثلث القسمة فقال الموضوع ان كان جزئيا

فهي الشخصية وان كان كليا فان بين فيها كمية الافراد فهي المحصورة

والا فهي المهملة وشنع عليه المتاخرون لعدم الانحصار فيها

لخروج الطبعية والجواب ان الكلام في القضية المعتبرة

في العلوم والطبعيات لاعتبار لها في العلوم لان الحكم

Marfat.com

في القضايا على ما صدق عليه الموضوع وهي الافراد والطبيعية ليست
الى القضايا المعتبرة ١٢
منها في خروجها عن التقسيم لا يخل بالانحصار لان عدم الانحصار بان يتناول
المقسم شيئا ولا يتناول الاقسام والمقسم ههنا لا يتناول الطبيعيات
فلا يختل الانحصار بخروجها **قال** وهي في قوة الجزئية لانه متى صدق
وانما يخل الانحصار لو كان القسم مطلق القضية ١٢
الانسان في خسر صدق بعض الانسان في خسر وبالعكس **اقول**
المهملة في قوة الجزئية بمعنى انهما متلازمان فانه متى صدقت المهملة صدقت
اى المهملة والجزئية ١٢
الجزئية وبالعكس فانا اذا صدق قولنا الانسان في خسر صدق بعض الانسان
اى متى صدقت الجزئية صدقت المهملة ١٢
في خسر وبالعكس اما انه كلما صدقت المهملة صدقت الجزئية فلان الحكم
اى اذا صدق بعض الانسان في خسر صدق الانسان في خسر ١٢
فيها على افراد الموضوع ومتى صدق الحكم على افراد الموضوع فلما
في الجملة
ان يصدق ذلك الحكم على جميع الافراد او على بعضها وعلى كلا
التقديرين يصدق الحكم على بعض الافراد وهو الجزئي واما
بالعكس فلانه متى صدق الحكم على بعض الافراد صدق الحكم
على الافراد مطلقا وهو المهملة **قال** البحث الثاني في تحقيق المحصورات
الاربع قولنا كل ج ب يستعمل تارة بحسب الحقيقة ومعناه
ان كل ما لو وجد كان ج من الافراد الممكنة فهو بحيث لو وجد كان ب

اى كل ماهو ملزوم ج فهو ملزوم ب وتارة بحسب الخارج

ومعناه كل ج فى الخارج سواء كان حال الحكم او قبله او بعده فهو

ب فى الخارج **اقول** قد عرفت ان للحملية طرفين احدهما

وهو المحكوم عليه بسيمى موضوعا وثانيهما وهو المحكوم به بسيمى محمولا

فاعلم ان عادة القوم قد جرت بانهم يعبرون عن[ا] الموضوع بج وعن

[ا] العادة هو الفعل الدائمى او الاكثرى والتقابل بها النادر ١٢

المحمول بب حتى انهم اذا قالوا كل ج ب فكانهم[ب] قالوا كل موضوع محمول

وانما فعلوا ذلك لفائدتين احدهما الاختصار فان[ج] قولنا كل ج ب

اخصر من قولنا كل انسان حيوان مثلا وهو ظاهر وثانيهما[د] دفع توهم

الانحصار فانهم لو وضعوا للموجبة الكلية مثلا قولنا كل انسان حيوان واجروا

عليه الاحكام امكن ان يذهب الوهم الى ان تلك الاحكام انما هى

فى هذه المادة دون الموجبات الكليات الاخر فتصوروا[ه] مفهوم

القضية وجردوها[و] عن المواد وعبروا عن طرفيها بج وب تنبيها[ز] على

ان الاحكام الجارية عليها شاملة لجميع جزئياتها غير مقصورة

على البعض دون البعض كما انهم فى قسم التصورات

اخذوا مفهومات الكليات من غير اشارة الى مادة

من المواد ويبحثوا عن احوالها بحثا متنا وﻻ لجميع طبائع الاشياء

ولهذا صارت مباحث هذا الفن قوانين كلية منطبقة على جميع

الجزئيات فاذا قلنا كل ج ب فهناك امران احدهما مفهوم ج

وحقيقته والآخر ما صدق عليه ج من الافراد فليس معناه ان

مفهوم ج هو مفهوم ب وﻻ لكان ج وب لفظين مترادفين

فلا يكون الحمل فى المعنى بل فى اللفظ بل معناه ان كل ما صدق

عليه ج من الافراد فهو ب فان قلت كما ان ج اعتبار يركب لك

ب اعتبار ان مفهوم وحقيقة وما صدق عليه من الافراد

فلم لا يجوز ان يكون المحمول ما صدق عليه ج من الافراد

لا مفهومه كما ان الموضوع كذلك فنقول ما صدق

عليه الموضوع هو بعينه ما صدق عليه المحمول فلو كان المحمول

الفن فيكون الحمل الذى ذكرناه الخ
عبارات مباحث الفن قوانين
الامر المبحوث عنه فى كل علم
ويكون مباحث الفن قوانين
لا يجب كون موضوعات مسائل العلم
اقرب الى نظر الناظر فصل
ووصف القوانين بما وصف
الكلام فى الالفاظ الدالة
ان مباحث الفن عن
ان مباحث الفن عن
ان مباحث الفن عن

ماصدق عليه ب لكان المحمول ضروري الثبوت للموضوع

ضرورة ثبوت الشئ لنفسه فينحصر القضايا في الضرورية

فلم يصدق ممكنة خاصة اصلا فقد ظهر ان معنى القضية

انما خصصنا بدوام الصدق مع انا لم نحصر القضايا الكاذبة فيها لانا انما فعلنا ذلك بها لستلزم لكذبها دوام الصدق

كل ماصدق عليه ج من الافراد فهو مفهوم ب لكل ما صدق

عليه ب لا يقال اذا قلنا كل ج ب فلما ان يكون مفهوم ج

عين مفهوم ب او غيره فان كان عينه يلزم ما ذكرتم من ان

المحمول لا يكون مقيدا وان كان غيره امتنع ان يقال لاحدهما

هو الآخر لاستحالة ان يكون الشئ نفس ما ليس هو لانه

يجاب عنه بان قولكم المحمول محال يشتمل على المحمول فيكون ابطالا

اذ قد حمل فيها المحال على المحمول ١٢

للشئ بنفسه وانه محال وللسائل ان يعود ويقول لا ندعي الا ايجاب

بل ندعي اما ان المحمول ليس بمفيد او انه ليس بممكن وصدق

السالبة لا ينافي كذب سائر الموجبات فالحق في الجواب

انا نختار ان مفهوم ب غير مفهوم ج وقوله لاستحالة حمل ب

على ج هو هو قلنا لا نسلم وانما يكون حمله عليه محالا لو كان المراد به

ان ج نفس ب وليس كذلك لما تبين ان المراد ما صدق عليه ج

المبحث الثاني في تحقيق المحصورات

Marfat.com

يصدق عليه ب ويجوز صدق الامور المتغايرة بحسب المفهوم على

اى مفهوم ب ١٢

ذات واحدة فما صدق عليه ج يسمى ذات الموضوع ومفهوم ج يسمى

وصف الموضوع وعنوانه لانه يعرف بذات ج الذى هو المحكوم عليه

حقيقة كما يعرف الكتاب بعنوانه والعنوان قد يكون عين الذات كقولنا

كل انسان حيوان فان حقيقة الانسان عين ماهية زيد وعمرو بكر وغيرهم

من افراده وقد يكون جزء لها كقولنا كل حيوان حساس فان الحكم فيما يصدق على

زيد وعمرو وغيرهم من الافراد وحقيقة الحيوان انما هى جزء لها وقد يكون

خارجا عنها كقولنا كل ماشٍ حيوان فان الحكم فيه ايضا على زيد وعمرو وغيرهم من

افراده ومفهوم الماشى خارج عن ماهيتهم فتحصل مفهوم القضية يرجع الى عقدين

Marfat.com

الوضع وهو اتصاف ذات الموضوع بوصفه وعقد الحمل وهو اتصاف ذات

الموضوع بوصف المحمول والاول تركيب تقييدي والثاني تركيب خبري فهضا

ثلثة اشياء ذات الموضوع وصدق وصف عليه وصف المحمول

عليه اما ذات الموضوع فليس المراد به افراد مطلقا بل الافراد الشخصية

ان كان ج نوعا او مايساويه من الفصل والخاصة والا فافراد الشخصية

والنوعية معا ان كان ج جنسا او مايساويه من العرض العام فاذا

قلنا كل انسان او كل ناطق او كل ضاحك كذا فالحكم ليس الا على

زيد وعمرو وبكر وغيرهم من افراده الشخصية واذا قلنا كل حيوان او كل ماش

كذا فالحكم على زيد وعمرو وغيرهما من اشخاص الحيوان وعلى الطبائع النوعية

من الانسان والفرس وغيرهما ومن ههنا تسمعهم يقولون حمل بعض الكليات

على بعض انما هو على النوع وافراده ومن الافاضل من حصر الحكم

مطلقا على الافراد الشخصية وهو قريب الى التحقيق لان اتصاف

الطبيعة النوعية بالمحمول ليس بالاستقلال بل لا تتصف
ای بذاته بدون الاشخاص ۱۲ ح
شخص من اشخاصها بانه لا وجود لها الا فی ضمن شخص من اشخاصها واما

صدق ووصف الموضوع علی ذاته فبالامکان عند الفارابی حتی ان المراد

عنده ح بما امکن ان یصدق علیه ح سواء کان ثابتا له بالفعل او مسلوبا
ای الذات الذی امکن صدق ح علیه ۱۲
عنه دائما بعد ان کان ممکن الثبوت له وبالفعل عند الشیخ ای ما یصدق

علیه ح بالفعل سواء کان ذلک الصدق فی الماضی او الحاضر او المستقبل
ای فی وقت من الاوقات ۱۲
حتی لا یدخل فیه ما لا یکون ح دائما فاذا قلنا کل اسود کاتب ولا نحکم

ما امکن ان یکون اسود حتی یرد بین هنا علی ما ذهب الفارابی من امکان

اتصافهم بالسواد وعلی ما ذهب الشیخ لا یتناولهم الحکم لعدم اتصافهم
ای بین ۱۲
بالسواد فی وقت ما وعلی مذهب الشیخ اقرب الی العرف واما صدق

وصف المحمول علی ذات الموضوع فقد یکون بالضرورة وبالامکان
ای بالامکان الخاص ۱۲
وبالفعل وبالدوام علی ما سیجیء فی بحث الموجهات

واذا تقررت هذه الاصول فنقول قولنا کل ج ب یعنی ب بحسب
ای ج
الحقیقة وتسمی حقیقیتها لانها حقیقة القضیة المستعملة
ای المحمول ۱۲
فی العلوم واخری بحسب الخارج وتسمی خارجیة والمراد بالخارج
ای نفس الامر ۱۲
هم هنا الاعم للقضیة باعتبار نفسها لکن عبارة المصنف فی بحث العدول والمالیة القضیة الحقیقیة الموضوع بدل علی ان

Marfat.com

الخارج عن المشاعر اما الاول فنعني به كل ما لو وجد كان ج من
الافراد الممكنة فهو بحيث لو وجد كان ب فالحكم فيه ليس مقصورا على
ما هو موجود في الخارج فقط بل على كل ما قدر وجوده سواء كان موجودا في الخارج
او معدوما فحينئذ لم يكن موجودا فالحكم فيه على افراده المقدرة الوجود كقولنا
كل عنقاء طائر وان كان موجودا فالحكم ليس مقصورا على افراده الموجودة بل
عليها وعلى افراده المقدرة الوجود ايضا كقولنا كل انسان حيوان وانما قيدنا
الافراد بالامكان لانه لو اطلقت لم يصدق كلية اصلا اما الموجبة فلانه
اذا قيل كل ج ب بهذا الاعتبار فنقول ليس كذلك كان ج الذي ليس ب
لو وجد كان ج وليس ب فبعض ما لو وجد كان ج فهو بحيث لو وجد كان
ليس ب وانه يناقض قولنا كل ج ب بهذا الاعتبار لا يقال هب ان ج الذي ليس
ب لو وجد كان ج ليس ب ولكن لا نسلم ان يصدق ج بعض ما لو وجد كان ج
فهو بحيث لو وجد كان ج وليس ب فان الحكم في القضية انما هو على افراد ج ومن
الجائز ان لا يكون ج الذي ليس ب من افراد ج فانا اذا قلنا كل انسان حيوان فلا نسلم

Marfat.com

الذى ليس بحيوان ليس من افراد الانسان لان الكلى يصدق على
افراده والانسان ليس بصادق على الانسان الذى ليس بحيوان
لانا نقول قد سبقت الاشارة فى مطلع باب الكليات الى
ان صدق الكلى على افراده ليس بمعتبر بحسب نفس الامر بل
بحسب مجرد الفرض فاذا فرض انسان ليس بحيوان فقد
فرض انه انسان فيكون من افراده واما السالبة فلانه
اذا قيل لاشئ من ج ب فنقول انه كاذب لان ج الذى هو
ب لو وجد كان ج وب فبعض ما لو وجد كان ج فهو بحيث
لو وجد كان ب وهو نقيض قولنا لاشئ مما لو وجد كان ج
فهو بحيث لو وجد كان ب لما قيد الموضوع بالامكان اندفع
الاعتراض لان ج الذى ليس ب فى الايجاب وج الذى ب
فى السلب وان كان فردا لج لكن يجوز ان يكون ممتنع الوجود فى
الخارج فلا يصدق بعض ما لو وجد كان ج من الافراد الممكنة فهو
بحيث لو وجد كان ليس ب ولا بعض ما لو وجد كان ج من الافراد
الممكنة فهو بحيث لو وجد كان ب فلا يلزم كذب الكليتين ولما اعتبر

وعقيب الوضع الاتصال تهو قولنا لو وجد كان ج وكذا في عقد الحمل وسو قولنا
لو وجد كان ب والاتصال قد يكون بطريق اللزوم كقولنا ان كانت الشمس طالعة
فالنهار موجود وقد يكون بطريق الاتفاق كقولنا انكار الانسان ناطقا فالحمار
ناهق فسر بعض صاحب الكشف من تابعه باللزوم فقالوا معنى قولنا كل ما لو وجد ا
كما لمصنف ١٢
كان ج فهو بحيث لو وجد كان ب ان كل ما هو ملزوم لج فهو ملزوم لب
وليت شعري لم لم يكتفوا بمطلق الاتصال حتى لزمهم خروج اكثر
القضايا عن تفسيرهم لانه لا ينطبق الا على قضية يكون وصف
موضوعها ووصف محمولها لازمين لذات الموضوع واما
القضايا التي احد وصفيها او كلاهما غير لازم فخارجة عن ذلك
ولازمهم ايضا حصر القضايا في الضرورية اذ لا معنى للضرورة
الا اللزوم وصف المحمول لذات الموضوع بل في اخص من
الضرورية لاعتبار لزوم وصف الموضوع في مفهوم القضية وعدم
اعتباره في مفهوم الضرورية وقد وقع في بعض النسخ كل ما لو وجد وكان ج
بالواو العاطفة وهو خطأ فاحش لان كل ج لازم لوجود الموضوع على ما فسره به
ولا معنى للواو العاطفة بين اللازم والملزوم على ان ذلك ليس بمشتبه

ايضا على اهل العربية فان[٥٤] لو حرف الشرط ولا[٥٤] بد له من

اى كما انه ليس بمشتبه على التفسير المذكور ١٢ ع

جواب وجوابه ليس قولنا فهو بحيث لا[٥٣] انه خبر المبتدأ

بل كان ج وجواب الشرط لا يعطف عليه واما[٥٤] الثانى فيراد

به كل ج[٥٥] فى الخارج فهو ب فى الخارج والحكم فيه على الموجود

فى الخارج[٥٦] سواء كان اتصافه بج حال الحكم او قبله او بعده

لان ما لم يوجد فى الخارج انكلا وابدا ليستحيل ان يكون

دليل على مجرد قوله والحكم على الموجود فى الخارج ١٢

ب فى الخارج وانما قال سواء كان حال الحكم او قبله او

بعده دفعا لتوهم من ظن ان معنى ج ب هو اتصاف الجسم

بالبانية حال كونه موصوفا بالجسمية فان[٥٨] الحكم ليس على وصف[٥٩]

الجيم حتى يجب تحققه حال تحقق الحكم بل على ذات الجيم فلا يستدعي
الحكم الا وجوده واما اتصافه بالجيمية فلا يجب تحققه حال الحكم
فاذا قلنا كل كاتب ضاحك فليس من شرط كون ذات الكاتب
موضوعا ان يكون كاتبا في وقت كونه موصوفا بالضحك بل يكفي في
ذلك ان يكون موصوفا بالكاتبية في وقت ما حتى يصدق قولنا كل نائم
مستيقظ وان كان اتصاف ذات النائم بالوصفين انما هو في وقتين لا يقال
ههنا قضايا لا يمكن اخذها باحد الاعتبارين وهي التي موضوعاتها
ممتنعة كقولنا شريك الباري ممتنع وكل ممتنع فهو معدوم والفن
يجب ان يكون قواعده عامة لانا نقول القوم لا يزعمون انحصار جميع
القضايا في الحقيقية والخارجية بل زعمهم ان القضية المستعملة
في العلوم ماخوذة في الاغلب باحد الاعتبارين فلهذا
وضعوهما واستخرجوا احكامهما لينتفعوا بذلك في العلوم
واما القضايا التي لا يمكن اخذها باحد هذين الاعتبارين
فلم يعرف بعد احكامها وتعميم القواعد انما هو بقدر الطاقة
الانسانية **قال** والفرق بين الاعتبارين ظاهر فانه لو لم يجا

Marfat.com

شئ من المربعات فى الخارج يصح ان يقال كل مربع شكل بالاعتبار
الاول دون الثانى ولو لم يوجد شئ من الاشكال فى الخارج الا المربع
يصح ان يقال كل شكل مربع بالاعتبار الثانى دون الاول **اقول**
قد ظهر لك مما بيناه ان الحقيقية لا تستدعى وجود الموضوع
فى الخارج بل يجوز ان يكون موجودا فى الخارج وان لا يكون واذا
كان موجودا فى الخارج فالحكم فيها كه يكون مقصورا على الافراد
الخارجية بل يتناولها والافراد المقدرة الوجود بخلاف الخارجية
فانها تستدعى وجود الموضوع فى الخارج فالحكم فيها مقصور على
الافراد الخارجية فالموضوع ان لم يكن موجودا فقد يصدق
القضية باعتبار الحقيقة دون الخارج كما اذا لم يكن شئ من
المربعات موجودا فى الخارج يصدق بحسب الحقيقة كل
مربع شكل اى كل ما لو وجد كان مربعا فهو بحيث لو وجد
كان شكلا ولا يصدق بحسب الخارج لعدم وجود المربع
فى الخارج على ما هو المفروض وان كان الموضوع موجود المربخلو
اما ان يكون الحكم مقصورا على الافراد الخارجية او متناولا لها وللافراد

البحث الثانى فى تحقيق المحصورات الاربع

Marfat.com

المقدمة فانكان الحكم مقصورا على الافراد الخارجية تصدق الكلية
الخارجية دون الكلية الحقيقية كما اذا انحصر الاشكال في
الخارج في المربع فيصدق كل شكل مربع بحسب الخارج وهو
ظاهر ولا يصدق بحسب الحقيقة اى لا يصدق كل ما لو وجد
كان شكلا فهو بحيث لو وجد كان مربعا صدق قولنا بعض ما لو وجد
كان شكلا فهو بحيث لو وجد كان ليس بمربع وان كان الحكم
متناولا لجميع الافراد المحققة والمقدرة يصدق الكليتان معا
كقولنا كل انسان حيوان فاذن يكون بينهما خصوص وعموم
من وجه **قال** وعلى هذا فقس المحصورات الباقية **اقول**
لما عرفت مفهوم الموجبة الكلية امكنك ان تعرف مفهوم باقي
المحصورات بالقياس عليه فان الحكم في الموجبة الجزئية
على بعض ما عليه الحكم في الموجبة الكلية فالامور المعتبرة ثمة
بحسب الكل معتبرة ههنا بحسب البعض ومعنى السالبة الكلية رفع
الايجاب عن كل واحد واحد والسالبة الجزئية رفع الايجاب عن
بعض لا احاد فكما اعتبرت الموجبة الكلية بحسب الحقيقة والخارج كذلك

تعتبر المحصورات الاخر بالاعتبارين وقد تقدم الفرق بين الكليتين

واما الفرق بين الجزئيتين فهو ان الجزئية الحقيقية اعم مطلقا من

الخارجية لان الايجاب على بعض الافراد الخارجية ايجاب على

بعض الافراد الحقيقية مطلقا بدون العكس وعلى هذا يكون

(اى الافراد المنسوبة الى الحقيقة ١٢)

السالبة الكلية الخارجية اعم من السالبة الكلية الحقيقية لان

نقيض الاخص اعم من نقيض الاعم مطلقا وبين السالبتين

(ولانه متى صدق السلب عن كل الافراد صدق السلب عن كل الافراد الخارجية ولا ينعكس ١٢ شرح مطالع)

الجزئيتين مباينة جزئية وذلك ظاهر **قال** المبحث الثالث

في العدول والتحصيل حرف السلب ان كان جزءا من الموضوع

كقولنا اللاحي جمادا ومن المحمول كقولنا الجماد لا عالم او منهما جميعا

سميت القضية معدولة موجبة كانت او سالبة وان لم يكن جزء

الشئ منهما سميت محصلة ان كانت موجبة وبسيطة ان كانت

سالبة **اقول** القضية اما معدولة او محصلة لان حرف السلب

اما ان يكون جزء الشئ من الموضوع والمحمول او لا يكون فان كان جزءا

اما من الموضوع كقولنا اللاحي جمادا ومن المحمول كقولنا الجماد لا عالم

او منهما جميعا كقولنا اللاحي لا عالم سميت القضية معدولة موجبة

٥ قوله فانكان جزءا اما من الموضوع الخ كذا في كثير من كتب المنطق وفيه نظر فانه يلزم منه ان لا يكون قولنا زيد

كانت اوسالبة اما الاولى فمعدولة الموضوع واما الثانية فمعدولة
كقولنا ليس اللاحي بعالم وليس العالم بلاحي وليس اللاحي بلاجماد ١٢
المحمول واما الثالثة فمعدولة الطرفين وانما سميت معدولة لان حرف
السلب كليس وغيره انما وضعت في الاصل للسلب والرفع فاذ
اذا لم يجعلوا ايسا ونحوه اسما ١٢ منه
جعل مع غيره كشئ واحد يثبت له شئ او هو لشئ او يسلب عنه
كما في الموجبة المعدولة الموضوع ١٢
وعن شئ فقد عدل به عن موضوعه الاصلي الى غيره وانما
كما في السالبة المعدولة المحمول ١٢ اعني بحرف السلب ١٢
ورد للاولى والثانية مثالا دون الثالثة لانه قد علم من المثال
الاول الموضوع المعدول ومن المثال الثاني المحمول المعدول
فقد علم مثال معدولة الطرفين بجميعهما معا وان لم يكن حرف
السلب جزء الشئ من الموضوع والمحمول سميت القضية محصلة سواء
كانت موجبة او سالبة كقولنا زيد كاتب وليس بكاتب ووجه التسمية
ان حرف السلب اذا لم يكن جزء من طرفيها فكل واحد من الطرفين وجود
محصل وربما يخصص اسم المحصلة بالموجبة وتسمى السالبة البسيطة
لان البسيطة ما لا جزء له وحرف السلب وان كان موجودا فيها

لان حرف السلب ليس بسلب بل سلب غير معدول ١٢ منه
غير ولا السلب لكان معدولا من ذلك فلا يكون ١٢ منه
لان الاصل في السلب ان يكون تبعا للايجاب ١٢ منه
فمن فالاولى ما في نسخ الظاهر من ١٢ منه
كلمة من هنا مستدركة ١٢ منه
فمن ذهب الى ان الاصل في السلب ان يكون ١٢ منه
الاصل في الامور البسيطة ان يكون ١٢ منه
عدم الحكم ١٢ منه
اعني السلب ١٢ منه
بلا في ليس عن موضوع الاصلي اعني ١٢ منه
الى ان الاصل في السلب ان يكون ١٢ منه
لان الاصل في السلب ان يكون ١٢ منه
فمن ذهب الى ان الاصل في السلب ان يكون ١٢ منه
الى

لانه ليس جزءا من طرفيها وانما لم يذكرهما مثالا لان جميع الامثلة
المذكورة في المباحث السابقة يصلح ان يكون مثالا لهما **قال** والاعتبار
لايجاب القضية وسلبها بالنسبة الثبوتية والسلبية لا بطرفي القضية
فان قولنا كل ما ليس بحي فهو لا عالم موجبة مع ان طرفيها لعدميان
وقولنا اللاشيء من المتحرك بساكن سالبة مع ان طرفيها وجوديان
اقول ربما يذهب الوهم الى ان كل قضية تشتمل على حرف السلب
تكون سالبة ولما ذكر ان القضية المعدولة مشتملة على حرف
السلب ومع ذلك قد تكون موجبة وقد تكون سالبة ذكر معنى
الايجاب والسلب حتى يرتفع الاشتباه فقد عرفت ان الايجاب
هو ايقاع النسبة والسلب هو رفعها فالعبرة في كون القضية
موجبة وسالبة بايقاع النسبة ورفعها لا بطرفيها فمتى كانت النسبة
واقعة كانت القضية موجبة وان كان طرفاها عدميين كقولنا
كل ما ليس بحي فهو لا عالم فان الحكم فيها بثبوت اللاعالمية
لكل ما صدق عليه انه ليس بحي فتكون موجبة وان اشتمل
طرفاها على حرف السلب ومتى كانت النسبة مرفوعة فهي سالبة

Marfat.com

وان كان طرفاها وجوديين كقولنا لاشئ من المتحرك بساكن فان الحكم
وصلية ١٢
فيها بسلب الساكن عن كل ما صدق عليه المتحرك فتكون سالبة وان لم يكن
وصلية
فى شئ من طرفيها سلب فليس الالتفات فى الايجاب والسلب الى الاطراف
بل الى النسبة **قال** والسالبة البسيطة اعم من الموجبة المعدولة
المحمول لصدق السلب عند عدم الموضوع دون الايجاب فان الايجاب
لا يصح الا على موجود محقق كما فى الخارجية الموضوع او مقدر كما فى الحقيقية
الموضوع اما اذا كان الموضوع موجودا فانهما متلازمان والفرق
بينهما فى اللفظ اما فى الثلاثية فالقضية موجبة ان قدمت الرابطة
على حرف السلب وسالبة ان اخرت عنها واما فى الثنائية فبالنسبة
او بالاصطلاح على تخصيص لفظ غير او لا بالايجاب العدول لفظ
ليس بالسلب البسيط وبالعكس **اقول** لقائل ان يقول العدول
كما يكون فى جانب المحمول كذلك يكون فى جانب الموضوع على ما بين
فحين ما شرع فى الاحكام فلم خصص كلامه بالعدول فى
المحمول ثم ان المحصلات والمعدولات المحمولات كثيرة فما الوجه
فى تخصيص السالبة البسيطة والموجبة المعدولة المحمول بالذكر

البحث الثالث فى العدول والتحصيل

Marfat.com

فنقول اما وجه التخصيص فى الاول فهو ان المعتبر فى الفن من
العدول ما فى جانب المحمول وذلك لانك قد حققت ان مناط الحكم
فى ذات الموضوع ووصف المحمول ولا خفاء فى ان الحكم على الشئ بالامور
الوجودية يخالف الحكم عليه بالامور العدمية فلاختلاف القضية بالعدول
والتحصيل فى المحمول يوثر فى مفهومها بخلاف العدول والتحصيل
فى وصف الموضوع فانه لا يوثر فى مفهوم القضية لان العدول
والتحصيل انما يكون فى مفهوم الموضوع وهو غير المحكوم عليه
لان المحكوم عليه عبارة عن ذات الموضوع والحكم على الشئ لا يختلف
باختلاف العبارات عنه واما وجه التخصيص فى الثانى فلان اعتبار العدول
والتحصيل فى المحمول يرجع القسمة الى حرفى السلب انكان جزءا من
المحمول فالقضية معدولة والا فمحصلة كيف ما كان الموضوع
وايا ما كان فهى اما موجبة او سالبة فهها هنا اربع قضايا موجبة
محصلة كقولنا زيد كاتب سالبة محصلة كقولنا زيد
ليس بكاتب وموجبة معدولة كقولنا زيد
لا كاتب وسالبة معدولة كقولنا زيد ليس بلا كاتب

الالتباس بين القضيتين من هذه القضايا الا بين السالبة المحصلة

والموجبة المعدولة المحمول اما بين الموجبة المحصلة والسالبة المحصلة

فلعدم حرف السلب في الموجبة وجود في السالبة واما بين الموجبة المحصلة

والموجبة المعدولة فلوجود حرف السلب في المعدولة دون المحصلة واما بين

الموجبة المحصلة والسالبة المعدولة فلوجود حرف السلب في السالبة المعدولة

بخلاف الموجبة المحصلة واما بين السالبة المحصلة المعدولة فلوجود

فانه لا يوجد فيها حرف السلب ١٢

حرف السلب في السالبة المعدولة وحرف واحد في السالبة المحصلة

واما بين الموجبة المعدولة والسالبة المعدولة فلوجود حرف

واحد في الايجاب وحرفين في السلب واما السالبة المحصلة والموجبة المعدولة

المحمول فبينهما التباس من حيث ان حرف السلب الموجود فيهما واحد

فاذا قيل زيد ليس بكاتب فلا يعلم انها موجبة معدولة او سالبة بسيطة

فلهذا خصصهما بالذكر من بين القضايا والفرق بينهما معنوي ولفظي

اما اللفظي فهو ان السالبة البسيطة اعم من الموجبة المعدولة المحمول لانه

متى صدقت الموجبة المعدولة المحمول صدقت السالبة البسيطة ولا ينعكس

اما الاول فلانه متى ثبت الابلق لم يصدق سلب البلق عنه فانه لو لم يصدق

Marfat.com

سلب الباء عنه ثبت له الباء فيكون الباء واللاباء ثابتين له وهو اجتماع
(اى عن ج ١٢) (اى ج ١٢)

النقيضين واما الثانى وهو انه لا يلزم من صدق السالبة البسيطة صدق

الموجبة المعدولة المحمول فلان الايجاب لا يصح على المعدوم ضرورة

ان ايجاب الشئ لغيره فرع على وجود المثبت له بخلاف السلب فانه لا يحتاج
(سواء كان ذلك الشئ امرا وجوديا او عدميا ١٢)

لما لم يصدق على المعدوم فانه يصح السلب عنها بالضرورة فيجوز ان يكون

الموضوع معدوما وما صح يصدق السلب البسيط ولا يصدق عليه الايجاب

المعدول وكما انه يصدق قولنا شريك الباري ليس ببصير كذلك يصدق
(اى من شريك الباري ١٢)

ليس شريك الباري غير بصير لان معنى الاول سلب البصر عن شريك

الباري ولما كان الموضوع معدوما وما صدق سلب كل ممتنع

عنه ومعنى الثانى ان عدم البصر ثابت لشريك الباري فلا بد

ان يكون موجودا فى نفسه حتى يمكن ثبوت شئ له
(اى مع قطع النظر عن الفرض سواء كان فى الذهن او فى الخارج ١٢)

وهو ممتنع الوجود لا يقال لو صدق السلب عند عدم

الموضوع لم يكن بين الموجبة الكلية والسالبة

الجزئية تناقض لانهما قد تجتمعان على الصدق

(اى فان من جائز اثبات المحمول لجميع الافراد الموجودة وسلبه عن بعض

الافراد المعدومة لانا نقول الحكم في السالبة على الافراد الموجودة كما

ان الحكم في الموجبة على الافراد الموجودة الا ان صدق السلب لا يتوقف

على وجود الافراد وصدق الايجاب يتوقف عليه فان معنى الموجبة

الكلية ان جميع افراد الموجودة يثبت له ب ولا شك انها انما يصدق

اذا كانت افراد موجودة ومعنى السالبة انه ليس كذلك اى

كل واحد من الافراد الموجودة ليس يثبت له ب ويصدق هذا

المعنى تارة بان لا يكون شئ من الافراد موجودا واخرى بان يكون

موجودة ويثبت اللاباء لها وعند ذلك يتحقق التناقض

جزما واما قوله فان الايجاب لا يصح الا على موجود محقق

كما في الخارجية الموضوع او مقدرا كما في الحقيقية الموضوع

فلا ادخل له في بيان الفرق اذ يكفي فيه ان الايجاب يستدعي وجود

الموضوع دون السلب ولما ان الموضوع موجود في الخارج محققا

Marfat.com

ومقدرا فالحاجة اليه فكما ان جواب سوال يذكر ههنا ويقال ان عنيتم
بقولكم الايجاب يستدعي وجود الموضوع ان الايجاب يستدعي وجود
الموضوع في الخارج فلا يصدق الموجبة الحقيقية اصلا لان الحكم
فيها ليس مقصورا على الموضوعات الموجودة في الخارج وان عنيتم
به ان الايجاب يستدعي مطلق الموجود فالسالبة ايضا تستدعي
مطلق الوجود لان المحكوم عليه لابد ان يكون متصورا بوجه
ما وان كان الحكم بالسلب فلا فرق بين الموجبة والسالبة في ذلك
فاجاب بان كلامنا ليس الا في القضية الخارجية والحقيقية لا في
مطلق القضية على ما سبقت الاشارة اليه فالمراد بقولنا الايجاب يستدعي
حتى لا يصح التخصيص بالوجود الخارجي ورد النقض بالقضايا الذهنية ١٢ ع
وجود الموضوع ان الموجبة ان كانت خارجية يجب ان يكون موضوعها
موجودا في الخارج محققا وان كانت حقيقية يجب ان يكون موضوعها
مفروض الوجود في الخارج والسالبة لا تستدعي وجود الموضوع على
احد التفصيل فظهر الفرق واندفع الاشكال وذلك كله اذا لم يكن
الموضوع موجودا واما اذا كان موجودا فالموجبة المعدولة المحمول
والسالبة البسيطة متلازمتان لان ج الموجود اذا سلب عنه البياض

Marfat.com

يثبت له اللاباء وبالعكس هذا هو الكلام في الفرق المعنوي وأما اللفظي فهو

ان القضية اما ان تكون ثلاثية او ثنائية فان كانت ثلاثية فالرابطة فيها اما
اى القضية التى اشتهرت كونها موجبة معدولة او سالبة بسيطة وهو ما يكون حرف السلب موخرا عن الموضوع ١٢ ع
ان تكون متقدمة على حرف السلب او متاخرة عنها فان تقدمت الرابطة
كقولنا زيد هو ليس بكاتب تكون موجبة لان من شان الرابطة ان
تربط ما بعدها بما قبلها فهناك ربط السلب وربط السلب ايجاب وان
تاخرت من حرف السلب كقولنا زيد ليس هو بكاتب كانت سالبة لان
من شان حرف السلب ان يرفع ما بعدها عما قبلها فهناك سلب الربط
فيكون القضية سالبة وانما كانت ثنائية فالفرق انما يكون من وجهين
احدهما بالنية بان ينوى ما يربط السلب او سلب الربط وثانيهما
بالاصطلاح على تخصيص بعض الالفاظ بالايجاب كلفظ غير ولا بعضها
بالسلب كليس فاذا قيل زيد غير كاتب او لا كاتب كانت موجبة
واذا قيل زيد ليس بكاتب كانت سالبة **قال** البحث الرابع
في القضايا الموجهة لابد لنسبة المحمول الى الموضوع
من كيفية ايجابية كانت النسبة او سلبية كالضرورة واللاضرورة
والدوام واللادوام وتسمى تلك الكيفية مادة القضية واللفظ الدال

البحث الرابع في القضايا الموجهة

Marfat.com

عليها يسمى جهة القضية **اقول** نسبة المحمول الى الموضوع سواء[٥١]

كانت بالايجاب او بالسلب لابد لها من كيفية في نفس الامر كالضرورة والدوام[٥٢]

[٥٢] اذا صرح بان المادة تكون جهة السلبية كتكون جهة الايجابية ١٢

او اللادوام او اللاضرورة فان كل نسبة فرضت اذا قيست الى نفس الامر فاما[٥٣]

[٥٣] فرضت في نفس الامر ١٢

ان تكون مكيفة بكيفية الضرورة او اللاضرورة ومن جهة اخرى اما

ان تكون مكيفة بكيفية الدوام واللادوام فاذا قلنا كل انسان حيوان

بالضرورة فالضرورة هي كيفية نسبة الحيوان الى الانسان واذا قلنا

كل انسان كاتب لا بالضرورة كانت اللاضرورة هي كيفية نسبة الكتابة

الى الانسان وتلك الكيفية الثابتة في نفس الامر تسمى[٥٤] مادة القضية

واللفظ[٥٥] الدال عليها في[٥٦] القضية الملفوظة او حكم العقل بان النسبة

مكيفة بكيفية كذا في القضية المعقولة تسمى[٥٧] جهة القضية ومتى[٥٨] خالف الجهة

Marfat.com

مادة القضية كانت كاذبة لان اللفظ اذا دل على ان كيفية النسبة في نفس
الامر هي كيفية كذا وحكم العقل بذلك ولم يكن تلك الكيفية التي دل
عليها اللفظ او حكم بها العقل هي الكيفية الثابتة في نفس الامر لم يكن الحكم
في القضية مطابقا للواقع فكانت القضية كاذبة مثلا اذا قلنا كل انسان
حيوان لا بالضرورة دل اللا ضرورة على ان كيفية نسبة الحيوان الى الانسان في نفس
الامر هي اللا ضرورة وليس كذلك في نفس الامر فلا جرم كذبت القضية وتلخيص
الكلام في هذا المقام بان نقول نسبة المحمول الى الموضوع ايجابية كانت
النسبة او سلبية يجب ان يكون لها وجود في نفس الامر ووجودها في
العقل ووجود في اللفظ كالموضوع والمحمول وغيرهما من الاشياء
التي لها وجود في نفس الامر ووجوده عند العقل ووجود في اللفظ فالنسبة
متى كانت ثابتة في نفس الامر لم يكن لها بد من ان تكون مكيفة بكيفية
ما ثم اذا حصلت عند العقل اعتبر لها كيفية هي اما عين تلك الكيفية
الثابتة في نفس الامر او غيرها ثم اذا وجدت في اللفظ اورد تعبارة
تدل على تلك الكيفية المعتبرة عند العقل اذ الالفاظ انما
هي بازاء الصور العقلية فكما ان للموضوع والمحمول والنسبة

Marfat.com

وجودات فى نفس الامر وعند العقل وبهذا الاعتبار صارت
اجزاء للقضية المعقولة وفى اللفظ حتى صارت اجزاء للقضية الملفوظة
كذلك كيفية النسبة لها وجود فى نفس الامر وعند العقل وفى
اللفظ فالكيفية الثابتة للنسبة فى نفس الامر هى مادة القضية والثابتة
لها فى العقل هى جهة القضية المعقولة والعبارة الدالة عليها هى جهة القضية
الملفوظة ولما كانت الصور العقلية والالفاظ الدالة عليها لا يجب
ان تكون مطابقة للامور الثابتة فى نفس الامر لم يجب مطابقة
الجهة للمادة فكما اذا وجدنا شبحا هو انسان واحسسناه من بعيد
فربما يحصل منه فى عقولنا صورة انسان ح يعبر عنه بالانسان وربما
يحصل منه صورة فرس ويعبر عنه بالفرس فللشبح وجود فى نفس الامر
ووجود فى العقل اما مطابق او غير مطابق ووجود فى العبارة اما فى عبارة
صادقة او كاذبة فكذلك كيفية نسبة الحيوان الى الانسان لها ثبوت فى
نفس الامر وهى الضرورة وفى العقل وهى حكم العقل وفى اللفظ وهى اللفظ
فان طابقتها الكيفية المعقولة او العبارة الملفوظة كانت القضية صادقة
والا فكاذبة لامحالة **قال** والقضايا الموجهة التى جرت العادة

بالبحث عنها وعن احكامها ثلثة عشر قضية منها بسيطة وهى التى حقيقتها

ايجاب فقط او سلب فقط ومنها مركبة وهى التى حقيقتها تركبت من

ايجاب وسلب معا اما البسائط فست الاولى الضرورية المطلقة وهى

التى يحكم فيها بضرورة ثبوت المحمول للموضوع او سلبه عنه مادام ذات

الموضوع موجودة كقولنا بالضرورة كل انسان حيوان وبالضرورة

لاشئ من الانسان بحجر الثانية الدائمة المطلقة وهى التى يحكم فيها

بدوام ثبوت المحمول للموضوع او سلبه عنه مادام ذات الموضوع موجودة

ومثالها ايجابا وسلبا دائم الثالثة المشروطة العامة وهى التى يحكم فيها

بضرورة ثبوت المحمول للموضوع او سلبه عنه بشرط وصف الموضوع كقولنا بالضرورة

كل كاتب متحرك الاصابع مادام كاتبا وبالضرورة لاشئ من الكاتب بساكن

الاصابع مادام كاتبا الرابعة العرفية العامة وهى التى يحكم فيها بدوام ثبوت

المحمول للموضوع او سلبه عنه بشرط وصف الموضوع ومثالها ايجابا دائم

الخامسة المطلقة العامة وهى التى يحكم فيها بثبوت المحمول للموضوع

او سلبه عنه بالفعل كقولنا بالاطلاق العام كل انسان متنفس وبالاطلاق

العام لاشئ من الانسان بمتنفس السادسة الممكنة العامة وهى التى يحكم

Marfat.com

فيها بارتفاع الضرورة المطلقة عن الجانب المخالف للحكم كقولنا بالامكان
العام كل نار حارة وبالامكان العام لاشئ من الحار ببارد **اقول** القضية[1]
اما بسيطة او مركبة لانها ان اشتملت على حكمين مختلفين بالايجاب والسلب
فهي مركبة والا[2] فبسيطة فالقضية البسيطة هي التي حقيقتها[3] اي معناها[4]
اما ايجاب فقط كقولنا كل انسان حيوان بالضرورة فان معناه ليس
الا ايجاب الحيوانية للانسان واما سلب[5] فقط كقولنا لاشئ من الانسان
بحجر بالضرورة فان حقيقته ليست الا سلب الحجرية عن الانسان
والقضية[6] المركبة هي التي حقيقتها تكون ملتئمة من الايجاب والسلب
كقولنا كل انسان كاتب بالفعل لادائما فان معناه ايجاب الكتابة
للانسان وسلبه عنه بالفعل وانما قال حقيقتها اي معناها ولم يقل
لفظها لانه[7] ربما تكون قضيتهم مركبة ولا تركيب في اللفظ من الايجاب
والسلب كقولنا كل انسان كاتب بالامكان الخاص فانه وان لم يكن

فی لفظه ترکیب الا ان ٥ معناه ان ایجاب الکتابة للانسان لیس
بضروری وهو ممکن عام سالب وان سلب الکتابة عنه
لیس بضروری وهو ممکن عام موجب فهو فی الحقیقة والمعنی مرکب
وان لم یوجد ترکیب فی اللفظ بخلاف ما اذا قیدنا القضیة
باللاد وام او اللاضرورة فان الترکیب ح فی القضیة بحسب
اللفظ ایض ثم اعلم ان القضایا البسیطة والمرکبة غیر
محصورة فی عدد الا ان ٥٢ التی جرت العادة بالبحث
لان الکیفیات التی یمکن اعتبار عروضها للنسبة غیر منحصرة ١٢ ع
عنها وعن احکامها من التناقض والعکس والقیاس ٥٣
وغیرها ثلثة عشر قضیة منها البسائط ومنها المرکبات
اما البسائط فست ٥٤ الاولی الضروریة المطلقة وهی التی یحکم
فیها بضرورة ثبوت المحمول للموضوع او بضرورة سلبه عنه
مادام ٥٥ ذات الموضوع موجودة اما التی حکم فیها بضرورة الثبوت
فهی ضروریة موجبة کقولنا کل انسان حیوان بالضرورة فان
الحکم فیها بضرورة ثبوت الحیوان للانسان فی جمیع اوقات
وجوده اما التی حکم فیها بضرورة السلب وضروریة سالبة

بیان تقسیم القضیة الموجهة ٥١

كقولنا لاشئ من الانسان بحجر بالضرورة فانه حكم فيها بضرورة سلب
البحرية عن الانسان فى جميع اوقات وجوده وانما سميت ضرورية
لاشتمالها على الضرورة ومطلقة لعدم تقييد الضرورة فيها بوصف
او وقت الثانية الدائمة المطلقة وهى التى حكم فيها بدوام ثبوت المحمول
ذكر بعد الضرورية لشمولها كالضرورية جميع اوقات الذات ١٢ هذا فى الموجبة ١٢
للموضوع اوبدوام سلبه عنه مادام ذات الموضوع موجودة ووجه
هذا فى السالبة ١٢
تسمية هذه دائمة ومطلقة على قياس الضرورية المطلقة ومثالها ايجابيا
اى دائمة لاشتمالها على الدوام ومطلقة لعدم تقييد الدوام فى مواده ابو البقاء
عام من قولنا دائما كل انسان حيوان فقد حكمنا فيها بدوام ثبوت
اى ادنى تغيير وفيه اشارة الى مادة اجتماعهما ١٢ ع
الحيوانية للانسان مادام ذاته موجودة وسلبا عام ايضا من قولنا
دائما لاشئ من الانسان بحجر فان الحكم فيها بدوام سلب البحرية
عن الانسان مادام ذاته موجودة والنسبة بينها وبين الضرورية
ان الضرورية اخص منها مطلقا لان مفهوم الضرورة امتناع انفكاك
النسبة عن الموضوع ومفهوم الدوام شمول النسبة فى جميع الازمنة
والاوقات ومتى كانت النسبة ممتنعة الانفكاك عن الموضوع كانت
متحققة فى جميع اوقات وجوده بالضرورة وليس متى كانت النسبة
والا لكانت سفسطة ٢
متحققة فى جميع الاوقات امتنع انفكاكها عن الموضوع

قوله ٥ وانما جعلنا ذلك لان العقل اذا لاحظ مجرد مفهوم الدوام يجوز وجوده بدون الضرورة ١٢ بادروى ١٢

Marfat.com

بجواز امكان انفكاكها عن الموضوع وعدم وقوعه لان الممكن
اى عدم وقوع الانفكاك ١٢
لايجب ان يكون واقعا الثالثة المشروطة العامة وهى التى حكم
فيها بضرورة ثبوت المحمول للموضوع او سلبه عنه بشرط ان تكون
هذا فى الموجبة ١٢ هذا فى السالبة ١٢
ذات الموضوع منصفة بوصف الموضوع اى يكون لوصف الموضوع
دخل فى تحقق الضرورة مثال الموجبة قولنا كل كاتب متحرك
الاصابع بالضرورة مادام كاتبا فان تحرك الاصابع ليس بضرورى
الثبوت لذات الكاتب اعنى افراد الانسان مطلقا بل ضرورة
ثبوته انما هى بشرط اتصافها بوصف الكتابة ومثال السالبة
قولنا بالضرورة لاشئ من الكاتب بساكن الاصابع مادام كاتبا
فان سلب ساكن الاصابع عن ذات الكاتب ليس بضرورى الا بشرط
اتصافها بوصف الكتابة وسبب تسميتها اصلا بالمشروطة فلاشتراطها
على شرط الوصف واما بالعامة فلانها اعم من المشروطة الخاصة
اى المشروطة الخاصة او اعميتها ١٢
وسنعرفها فى المركبات وربما يقال المشروطة العامة على القضية التى
حكم فيها بضرورة الثبوت او بضرورة السلب فى جميع اوقات ثبوت
الوصف اعم من ان يكون للوصف دخل فى تحقق الضرورة ام لا والفرق

٢ المشروطة بالبنى للاول دون الثانى ١٢ مولوى ارد لتحقق على سلمه الله الولى

Marfat.com

بين المعنيين انا اذا قلنا كل كاتب متحرك الاصابع بالضرورة مادام كاتبا

اردنا المعنى الاول صدقت كما تبين وان اردنا المعنى الثانى كذبت لان

حركة الاصابع ليست ضرورية الثبوت لذات الكاتب فى شى من

الاوقات فان الكتابة التى هى شرط تحقق الضرورة غير ضرورية للذات

الكاتب فى زمان اصلا فما ظنك بالمشروطة بها فالمشروطة العامة

بالمعنى الاول اعم من الضرورية والدائمة من وجه لانك قد سمعت

ان ذات الموضوع قد تكون عين وصفه وقد تكون غيره فاذا اتحد

(اى يكون العنوان نفس الذات ١٢)

او كانت المادة مادة الضرورة صدقت القضايا الثلث كقولنا كل انسان

حيوان بالضرورة اودائما او مادام انسانا وان تغايرا فان كانت المادة

(اى الذات والعنوان ١٢)

مادة الضرورة ولم يكن للوصف دخل فى تحقق الضرورة صدقت

ضرورية والدائمة دون المشروطة كقولنا كل كاتب حيوان بالضرورة

دائما لا بالضرورة مادام كاتبا فان وصف الكتابة لا دخل له فى ضرورة

(اى ان ثبوت الحيوان)

ثبوت الحيوان لذات الكاتب وان لم يكن المادة مادة الضرورة الذاتية

(لان ضرورة ثبوت الحيوان لذات الكاتب مع قطع النظر عن الكتابة ١٢)

والدوام الذاتى وكان هناك ضرورة لشرط الوصف صدقت المشروطة

دون الضرورية والدائمة كما فى المثال المذكور فان تحرك الاصابع ليس بضروري

Marfat.com

ولادائما الذات الكاتب بل بشرط الكتابة واما المشروطة بالمعنى

اى افراد الانسان ١٢

الثانى فهى اعم من الضرورية مطلقا لانه متى ثبت الضرورة فى جميع اوقات

الذات يثبت فى جميع اوقات الوصف بدون العكس ومن الدائمة

الاربعة ١٢

من وجه لتصادقهما فى مادة الضرورة المطلقة وصدق الدائمة بدونها

اى الدائمة والمشروطة بالمعنى الثانى ١٢

حيث يخلو الدوام عن الضرورة وبالعكس حيث يكون الضرورة فى جميع

مثل الزنجى اسود ١٢ اى صدق المشروطة بالمعنى الثانى بدون الدائمة ١٢

اوقات الوصف ولا يدوم فى جميع اوقات الذات الرابعة العرفية العامة

كقولنا كل منخسف مظلم مادام منخسفا ١٢

وهى التى حكم فيها بدوام ثبوت المحمول للموضوع او سلبه عنه مادام ذات

الموضوع متصفا بالعنوان ومثالها ايجابا وسلبا مامر فى المشروطة

العامة من قولنا دائما كل كاتب متحرك الاصابع مادام كاتبا ودائما

لاشئ من الكاتب بساكن الاصابع مادام كاتبا وانما سميت عرفية لان

العرف انما يفهم هذا المعنى من السالبة اذا اطلقت حتى اذا قيل

اى بتركب الجهة ١٢

لاشئ من النائم بمستيقظ يفهم منه العرف ان المستيقظ مسلوب

عن النائم مادام نائما فلما اخذ هذا المعنى من العرف نسب

اليه وعامة لانها اعم من العرفية الخاصة التى هى من المركبات وهى

اعم طلقا من المشروطة العامة فانه متى تحققت الضرورة بحسب الوصف

تحقق الدوام بحسب الوصف من غير عكس وكذا من الضرورية
والدائمة لانه متى صدقت الضرورة او الدوام في جميع اوقات الذات
صدق الدوام في جميع اوقات الوصف ولا ينعكس الخامسة المطلقة
العامة وهي التي حكم فيها بثبوت المحمول للموضوع او سلبه عنه بالفعل
اما الايجاب فكقولنا كل انسان متنفس بالاطلاق العام واما السلب
(اي اما الموجبة او كان الايجاب محمولا لما مر والاول اعني لان المقتضية هي المقصودة بالبيان والثاني اعني قرب بالشرح اعني عصام)
فكقولنا لاشئ من الانسان بمتنفس بالاطلاق العام وانما كانت
مطلقة لان القضية اذا اطلقت ولم تقيد بقيد من دوام او
(اي اذا كانت مساوية بالمطلقة ١٢ تفسير اطلقت ١٢)
ضرورة او لادوام او لاضرورة يفهم منها فعلية النسبة فلما كان هذا
المعنى مفهوم القضية المطلقة تسمى بها وانما كانت عامة لانها اعم من الوجودية
اللادائمة واللاضرورية كما سيجئ وهي اعم من القضايا الاربع المتقدمة
(وهي المطلقة العامة المقيدة باللاضرورة الذاتية ١٢)
لانه متى صدقت ضرورة او دوام بحسب الذات او بحسب الوصف
يكون النسبة فعلية وليس يلزم من فعلية النسبة ضرورتها او دوامها
السادسة الممكنة العامة وهي التي حكم فيها بسلب الضرورة المطلقة عن
الجانب المخالف للحكم فان كان الحكم في القضية بالايجاب كان مفهوم الامكان
سلب ضرورة السلب لان الجانب المخالف للايجاب هو السلب وان كان الحكم في القضية

(اي سلب الضرورة الذاتية عن الجانب المخالف وبالعكس لانهما لا يتصادقان الا ان يراد التساوي بحسب التحقق)

Marfat.com

بالسلب كان مفهومه سلب ضرورة الايجاب فانه هو الجانب المخالف
للسلب فاذا قلنا كل نار حارة بالامكان العام كان معناه ان سلب
الحرارة عن النار ليس بضروري واذا قلنا لاشئ من الحار ببارد بالامكان
العام فمعناه ان ايجاب البرودة للحار ليس بضروري وانما سميت
ممكنة لاحتوائها على معنى الامكان وعامة لانها اعم من الممكنة
الخاصة وهي اعم من المطلقة العامة لانه متى صدق الايجاب
بالفعل فلا اقل من ان لا يكون السلب ضروريا وسلب ضرورة السلب
هو امكان الايجاب فمتى صدق الايجاب بالفعل صدق الايجاب
بالامكان ولا ينعكس لجواز ان يكون الايجاب ممكنا ولا يكون واقعا
اصلا وكذلك متى صدق السلب بالفعل لم يكن الايجاب ضروريا
وسلب ضرورة الايجاب هو امكان السلب فمتى صدق السلب
بالفعل صدق السلب بالامكان دون العكس لجواز ان يكون السلب
ممكنا غير واقع واعم من القضايا الباقية لان المطلقة العامة اعم منها
مطلقا والاعم من الاعم اعم **قال** واما المركبات فسبع الاولى المشروطة
الخاصة وهي المشروطة العامة مع قيد اللادوام بحسب الذات وهي

Marfat.com

انكانت موجبة كقولنا بالضرورة كل كاتب متحرك الاصابع مادام
كاتبا لادائما فتركيبها من موجبة مشروطة عامة وسالبة مطلقة
عامة وانكانت سالبة كقولنا بالضرورة لاشئ من الكاتب بساكن
الاصابع مادام كاتبا لادائما فتركيبها من سالبة مشروطة عامة
وموجبة مطلقة عامة **اقول** من المركبات المشروطة الخاصة
وهي المشروطة العامة مع قيد اللادوام بحسب الذات وانما قيد
اللادوام بحسب الذات لان المشروطة العامة هي الضرورة
بحسب الوصف والضرورة بحسب الوصف دوام بحسب اللادوام
بحسب الوصف يمتنع ان يقيد باللادوام بحسب الوصف فان
قيد تقييدا صحيحا فلابد من ان يقيد باللادوام بحسب الذات
حتى يكون النسبة فيها ضرورية ودائمة في جميع اوقات وصف
الموضوع لادائمة في بعض اوقات ذات الموضوع وهي اعني المشروطة
الخاصة انكانت موجبة كقولنا بالضرورة كل كاتب متحرك الاصابع
مادام كاتبا لادائما فتركيبها من موجبة مشروطة عامة وسالبة
مطلقة عامة واما المشروطة العامة الموجبة فهي الجزء الاول من القضية

Marfat.com

واما السالبة المطلقة العامة اى قولنا لاشئ من الكاتب بمتحرك الاصابع
بالفعل فهو مفهوم اللادوام لان ايجاب المحمول للموضوع اذا لم يكن
دائما كان معناه ان الايجاب ليس متحققا فى جميع الاوقات واذا لم يتحقق
الايجاب فى جميع الاوقات يتحقق السلب فى الجملة وهو معنى السالبة
المطلقة العامة وانكانت سالبة كقولنا بالضرورة لاشئ من الكاتب
بساكن الاصابع مادام كاتبا لادائما فتركيبها من مشروطة عامة سالبة
وهى الجزء الاول وموجبة مطلقة عامة اى قولنا كل كاتب ساكن
الاصابع بالفعل وهو مفهوم اللادوام لان السلب اذا لم يكن دائما
لم يكن متحققا فى جميع الاوقات واذا لم يتحقق السلب فى جميع الاوقات
يتحقق الايجاب فى الجملة وهو الايجاب المطلق العام فان قلت
حقيقة القضية المركبة ملتئمة من الايجاب والسلب فكيف تكون
موجبة او سالبة فنقول الاعتبار فى ايجاب القضية المركبة وسلبها
بايجاب الجزء الاول وسلبه اصطلاحا فان كان الجزء الاول موجبا
كانت القضية موجبة وانكان سالبا فسالبة والجزء الثانى موافق
له فى الكم ومخالف له فى الكيف والنسبة بينها وبين القضايا البسيطة

Marfat.com

امابينها وبين الدائمتين فمباينة كلية لانها مقيدة باللادوام
بحسب الذات وهو مباين للدوام بحسب الذات وذلك
ظاهر وللضرورة بحسب الذات لان الضرورة بحسب
الذات اخص من الدوام بحسب الذات ونقيض الاعم
مباين لعين الاخص مباينة كلية وهي اخص من
المشروطة العامة مطلقا لانها المشروطة العامة مقيدة
باللادوام والمقيد اخص من المطلق وكذا من القضايا الثلث الباقية
لانها اعم من المشروطة العامة **قال** الثانية العرفية الخاصة وهي
العرفية العامة مع قيد اللادوام بحسب الذات وهي ان كانت موجبة
فتركيبها من موجبة عرفية عامة وسالبة مطلقة عامة وان كانت سالبة
فتركيبها من سالبة عرفية عامة وموجبة مطلقة عامة ومثالها ايجابا
وسلبا ما مر **اقول** العرفية الخاصة هي العرفية العامة مع قيد
اللادوام بحسب الذات وهي ان كانت موجبة كما مر من قولنا كل كاتب
متحرك الاصابع مادام كاتبا لا دائما فتركيبها من موجبة عرفية عامة وهي الجزء
الاول وسالبة مطلقة عامة وهي مفهوم اللادوام وان كانت سالبة

Marfat.com

كما تقدم من قولنا لا شئ من الكاتب بساكن الاصابع مادام كاتبا لادائما

فتركيبها من سالبة عرفية عامة وهي الجزء الاول وموجبة مطلقة عامة وهي

مفهوم اللادوام وهي اعم من المشروطة الخاصة لانه متى صدقت الضرورة

بحسب الوصف لادائما صدق اللادوام بحسب الوصف لادائما من غير عكس

ومبائنة للدائمتين على ما سلف واعم من المشروطة العامة من وجه لتصادقهما

في مادة المشروطة الخاصة وصدق المشروطة العامة بدونها في مادة الضرورة

الذاتية وصدقها بدون المشروطة العامة اذا كان الدوام بحسب الوصف

من غير ضرورة واخص من العرفية العامة لان المقيد اخص من المطلق وكذا

من الباقيتين لانهما اعم من العرفية العامة واعلم ان وصف الموضوع في المشروطة

والعرفية الخاصتين يجب ان يكون وصفا مفارقا لذات الموضوع فانه لو كان

دائما له وصف المحمول دائم بدوام وصف الموضوع كان وصف المحمول دائما لذات

الموضوع وقد كان لادائما بحسب الذات هذا خلف قال الثالثة الوجودية

اللاضرورية وهي المطلقة العامة مع قيد اللاضرورة بحسب الذات وهي ان كانت

موجبة نقولنا كل انسان ضاحك بالفعل لا بالضرورة فتركيبها من

موجبة مطلقة عامة وسالبة ممكنة عامة وان كانت سالبة كقولنا

بيان الوجودية اللاضرورية

لاشئ من الانسان بضاحك بالفعل لا بالضرورة فتركيبها من سالبة مطلقة

عامة وموجبة ممكنة عامة **اقول** الوجودية اللاضرورية هي المطلقة العامة

مع قيد اللاضرورة بحسب الذات وانما قيد اللاضرورة بحسب الذات

وان امكن تقييد المطلقة العامة باللاضرورة بحسب الوصف لانهم

لم يعتبروا هذا التركيب ولم يتعرفوا احكامه فهي ان كانت موجبة كقولنا كل انسان

اي الوجودية اللاضرورية بحسب الوصف ١٢

ضاحك بالفعل لا بالضرورة فتركيبها من موجبة مطلقة عامة وسالبة

ممكنة عامة اما الموجبة المطلقة العامة فهي الجزء الاول واما السالبة الممكنة

العامة اي قولنا لاشئ من الانسان بضاحك بالامكان العام فهي معنى

اللاضرورة لان الايجاب اذا لم يكن ضروريا كان هناك سلب ضرورة

الايجاب وسلب ضرورة الايجاب ممكن عام سالب وان كانت سالبة كقولنا

لاشئ من الانسان بضاحك بالفعل لا بالضرورة فتركيبها من سالبة مطلقة

عامة وهي الجزء الاول وموجبة ممكنة عامة وهي معنى اللاضرورة فان

السلب اذا لم يكن ضروريا كان هناك سلب ضرورة السلب وهو الممكن

العام الموجب وهي اعم مطلقا من الخاصتين لانه متى صدقت الضرورة

او الدوام بحسب الوصف لا دائما صدق فعلية النسبة لا بالضرورة

بيان الوجودية اللاضرورية

Marfat.com

من غير عكس ومبائنة للضرورية لتقييدها باللاضرورة واعم من
الدائمة من وجه لتصادقهما فى مادة الدوام الخالى عن الضرورة وصدق
الدائمة بدونها فى مادة الضرورة وبالعكس فى مادة اللادوام وكذا من
المشروطة العامة والعرفية العامة لتصادقهما فى مادة المشروطة الخاصة وصدقها
بدونها فى مادة الضرورة وصدقها بدونهما فى مادة اللادوام بحسب الوصف
وخص من المطلقة العامة لخصوص المقيد ومن الممكنة العامة لانها اعم من
المطلقة العامة **قال** الرابعة الوجودية اللادائمة وهى المطلقة العامة مع
قيد اللادوام بحسب الذات وهى سواء كانت موجبة او سالبة فتركيبها
من المطلقتين عامتين احديهما موجبة والاخرى سالبة ومثالها ايجابا
وسلبا مامر **اقول** الوجودية اللادائمة هى المطلقة العامة مع قيد اللادوام
اى المحكوم بها بفعلية النسبة مع قيد الادوام الذاتى ١٢
بحسب الذات وهى سواء كانت موجبة او سالبة يكون تركيبها من مطلقتين
اى الوجودية اللادائمة ١٢
عامتين احديهما موجبة والاخرى سالبة لان الجزء الاول مطلقة عامة
والجزء الثانى هو اللادوام وقد عرفت ان مفهومه مطلقة عامة ومثالها
ايجابا وسلبا مامر من قولنا كل انسان ضاحك بالفعل لادائما
بتبديل قولك لا بالضرورة بقولك لادائما ١٢
ولاشئ من الانسان بضاحك بالفعل لادائما وهى اخص

قوله وقد ظهر مبائنة للضرورية المطلقة لان الوجودية اللاضرورية مقيدة باللاضرورة والضرورية المطلقة مقيدة بالضرورة وبينهما مناقضة كما سلف **قوله** وصدقها بدونها فى مادة الضرورة اى يكون بعض افراد الموضوع فى الوجودية اللادائمة بالضرورة دائما كالانسان بالنسبة الى الحركة الارادية فانه بالضرورة ما دام حيا وان لم يكن بالضرورة دائما **قوله** وبالعكس فى مادة اللادوام اى يكون بعض افراد الموضوع فى الضرورية المطلقة لادائما كالانسان بالنسبة الى الكتابة فانه بالضرورة ليس بكاتب ما دام ذاتا وان لم يكن بالضرورة دائما ليس بكاتب **قوله** وكذا من المشروطة العامة والعرفية العامة اى كما ان الوجودية اللادائمة مبائنة للضرورية المطلقة كذلك هى مبائنة للمشروطة العامة والعرفية العامة **قوله** لتصادقهما فى مادة المشروطة الخاصة اى يكون بعض افراد الموضوع فى المشروطة العامة والعرفية العامة بالضرورة دائما كالانسان بالنسبة الى الكتابة فانه بالضرورة ما دام كاتبا وان لم يكن بالضرورة دائما كاتبا **قوله** وصدقها بدونهما فى مادة الضرورة اى يكون بعض افراد الموضوع فى الوجودية اللادائمة بالضرورة دائما كالانسان بالنسبة الى الحركة الارادية فانه بالضرورة ما دام حيا وان لم يكن بالضرورة دائما **قوله** وبالعكس فى مادة اللادوام اى يكون بعض افراد الموضوع فى المشروطة العامة والعرفية العامة لادائما كالانسان بالنسبة الى الكتابة فانه بالضرورة ليس بكاتب ما دام ذاتا وان لم يكن بالضرورة دائما ليس بكاتب **قوله** وكذا من المطلقة العامة اى كما ان الوجودية اللادائمة مبائنة للضرورية المطلقة كذلك هى مبائنة للمطلقة العامة **قوله** لخصوص المقيد اى لكون الوجودية اللادائمة مقيدة بالوصفين مع انهما يجتمعان فى الذات فى زمان ولكن لا يكون مجموعهما محمولا بالضرورة فى شئ من الزمان بل يكون كل منهما فى زمان غير زمان الآخر **قوله** ومن الممكنة العامة اى كما ان الوجودية اللادائمة مبائنة للضرورية المطلقة كذلك هى مبائنة للممكنة العامة **قوله** لانها اعم من المطلقة العامة اى لان الممكنة العامة تصدق بدون المطلقة العامة فى مادة الامكان الخاص **قوله** بيان الوجودية اللادائمة

Marfat.com

من الوجودية اللاضرورية لأنه متى صدقت مطلقتان صدقت مطلقة
وممكنة بخلاف العكس واعم من الخاصتين لانه متى تحقق الضرورة او الدوام
بحسب الوصف لا دائما تحقق فعلية النسبة لا دائما من غير عكس مباينة
لدائمتين على ما مر غير مرة واعم من العامتين من وجه لتصادقهما في
مادة المشروطة الخاصة وصدقهما بدونها في مادة الضرورة والدوام وبالعكس
حيث لا دوام بحسب الوصف واخص من المطلقة والممكنة العامتين
وذلك ظاهر **قال** الخامسة الوقتية وهي التي يحكم فيها بضرورة
ثبوت المحمول للموضوع او سلبه عنه في وقت معين من اوقات وجود
الموضوع مقيدا بالدوام بحسب الذات وهي انكانت موجبة
كقولنا بالضرورة كل قمر منخسف وقت حيلولة الارض بينه
وبين الشمس لا دائما فتركيبها من موجبة وقتية مطلقة وسالبة
مطلقة عامة **اقول** الوقتية هي التي يحكم فيها بضرورة
ثبوت المحمول للموضوع او بضرورة سلبه عنه في وقت

بيان الخاصة الوقتية

معين من اوقات وجود الموضوع مقيدا بالدوام بحسب
الذات فانكانت موجبة كقولنا بالضرورة كل قمر منخسف
وقت حيلولة الارض بينه وبين الشمس لا دائما فتركيبها
من موجبة وقتية مطلقة وهى الجزء الاول اى قولنا كل
(وهى بسيطة غير معدودة فى البسائط ١٢)
قمر منخسف وقت الحيلولة وسالبة مطلقة عامة وهى
مفهوم الدوام لعنى قولنا لاشئ من القمر بمنخسف
بالاطلاق العام وانكانت سالبة كقولنا بالضرورة لاشئ من القمر
بمنخسف وقت التربيع لا دائما فتركيبها من سالبة وقتية مطلقة
الجزء الاول اى قولنا لاشئ من القمر بمنخسف وقت التربيع ومن
موجبة مطلقة عامة وهى كل قمر منخسف بالاطلاق العام وهى
اخص من الوجوديتين مطلقا لانه انما صدق الضرورة بحسب الوقت
(اى الوجودية اللاضرورية والوجودية اللادائمة ١٢)
لا دائما صدق الاطلاق لا دائما ولا بالضرورة ولا تنعكس ولهذا من
(بحسب الذات ١٢)
الخاصتين من وجه لانه انما صدق الضرورة بحسب الوصف فاذا
(اى الشروطة الخاصية والعرفية الخاصة ١٢)
الوصف ضرورى بالذات الموضوع فى بعض الاوقات صدقت القضايا الثلثة
كقولنا بالضرورة كل منخسف مظلم مادام منخسفا لا دائما او بالتوقيت لادائما

بيان الخاصة الوقتية

فان الانخساف لما كان ضروريا للذات الموضوع فى بعض الاوقات

بيان لصدق الوقتية فى المثال المذكور ١٢

والاظلام ضروريا للانخساف كان الاظلام ضروريا للذات فى ذلك

اى لاجل الانخساف ١٢

الوقت وان لم يكن الوصف ضروريا للذات الموضوع فى وقت صدقت

الخاصتان ولم تصدق الوقتية كقولنا بالضرورة كل كاتب متحرك الاصابع

ما دام كاتبا دائما فان الكتابة لما لم يكن ضرورية للذات فى شئ من

الاوقات لم يكن تحرك الاصابع الضرورى بحسبها ضروريا للذات

فى وقت ما فلا تصدق الوقتية واذا لم تصدق الضرورة بحسب الوصف

ولا الذات ولم وصدقت بحسب الوقت لم تصدق الخاصتان وتصدق الوقتية

كما فى المثال المذكور هذا اذا فسرنا المشروطة بالضرورة بشرط الوصف اما

اعنى كل قمر منخسف وقت حيلولة الارض ١٢

اذا فسرناها بالضرورة ما دام الوصف يكون المشروطة الخاصة اخص من

الوقتية مطلقا لانه متى تحققت الضرورة فى جميع اوقات الوصف

الذى يتوهم ١٢ منه

وجميع اوقات الوصف بعض اوقات الذات تحقق الضرورة فى بعض

فيكون الوصف مفارقا بناء على ان الكلام فى الخاصتين ١٢ ع

اوقات الذات من غير عكس والوقتية مباينة للدائمتين واعم من

العامتين من وجه لصدقها فى مادة المشروطة الخاصة وصدقهما بدونها فى

اى المشروطة العامة والعرفية العامة ١٢

مادة الضرورة وبالعكس حيث لا دوام بحسب الوصف ولخص من المطلقة العامة

Marfat.com

والممكنة العامة قال السادسة المنتشرة وهى التى حكم فيها بضرورة

ثبوت المحمول للموضوع او سلبه عنه فى وقت غير معين من اوقات وجود

الموضوع مقيدا بالدوام بحسب الذات وهى ان كانت موجبة كقولنا

بالضرورة كل انسان متنفس فى وقت ما دائما فتركيبها من موجبة

منتشرة مطلقة وسالبة مطلقة عامة وان كانت سالبة كقولنا

بالضرورة لا شئ من الانسان بمتنفس فى وقت ما دائما فتركيبها من

سالبة منتشرة مطلقة وموجبة مطلقة عامة اقول المنتشرة

هى التى حكم فيها بضرورة ثبوت المحمول للموضوع او سلبه عنه فى وقت

غير معين من اوقات وجود الموضوع دائما بحسب الذات وليس المراد

بعدم التعيين ان يوخذ عدم التعيين قيدا فيها بل ان لا يقيد بالتعيين

ويرسل مطلقا فان كانت موجبة كقولنا بالضرورة كل انسان متنفس فى

وقت ما دائما كان تركيبها من موجبة منتشرة مطلقة وهى قولنا بالضرورة

كل انسان متنفس فى وقت ما وسالبة مطلقة عامة اى قولنا لا شئ من

الانسان بمتنفس بالفعل الذى هو مفهوم اللادوام ان كانت سالبة كقولنا

بالضرورة لا شئ من الانسان بمتنفس فى وقت ما دائما فتركيبها من سالبة منتشرة

هو زمان انبساط النفس ١٢ — وهى البسيطة غير محدودة فى البسائط ١٢

Marfat.com

مطلقة وهى الجزء الاول الموجبة مطلقة عامة هى مفهوم اللادوام مع
عم من الوقتية لانها اذا صدق الضرورة فى وقت معين لا دائما صدق الضرورة
وقت ولا دائما بدون العكس لسبقها مع القضايا الباقية على قياس نسبة
لوقتية بمن غير فرق واعلم ان الوقتية المطلقة والمنتشرة المطلقة اللتين
هما جزءا الوقتية والمنتشرة قضيتان بسيطتان غير معدودتين فى
البسائط حكم فى احدهما بالضرورة فى وقت معين وفى الاخرى بالضرورة
فى وقتها الاولى سميت وقتية لاعتبار تعين الوقت فيها ومطلقة لعدم
تقييدها باللادوام او اللاضرورة والاخرى منتشرة لانهما لم يتعين وقت
الحكم فيها احتمل الحكم فيها كل وقت فيكون منتشرة فى الاوقات ومطلقة
لانها غير مقيدة باللادوام واللاضرورة ولهذا اذا قيدنا باحدهما حذف
الاطلاق من اسميهما فقلنا وقتية ومنتشرة لا مطلقتين وربما تسمع
فيما بعد مطلقة وقتية ومطلقة منتشرة وهما غير الوقتية المطلقة
والمنتشرة المطلقة فان المطلقة الوقتية هى التى حكم فيها بالنسبة
بالفعل فى وقت معين والمطلقة المنتشرة هى التى حكم فيها
بالنسبة بالفعل فى وقت غير معين ففرق بينهما بالعموم والخصوص

وهو واضح لاسترة فيه **قال** السابعة الممكنة الخاصة وهي التي يحكم
فيها بارتفاع الضرورة المطلقة عن جانبي الوجود والعدم جميعا
وهي سواء كانت موجبة كقولنا بالامكان الخاص كل انسان كاتب
او سالبة كقولنا بالامكان الخاص لاشئ من الانسان بكاتب
فتركيبها من ممكنتين عامتين احديهما موجبة والاخرى سالبة
والضابطة فيها ان اللادوام اشارة الى مطلقة عامة واللاضرورة
اشارة الى ممكنة عامة مخالفتي الكيفية موافقتي الكمية للقضية المقيدة
بها **اقول** الممكنة الخاصة هي التي حكم فيها بسلب الضرورة المطلقة
عن جانبي الايجاب والسلب فاذا قلنا كل انسان كاتب بالامكان الخاص
ولاشئ من الانسان بكاتب بالامكان الخاص كان معناه ان ايجاب
الكتابة للانسان وسلبها عنه ليسا بضروريين لكن سلب ضرورة
الايجاب امكان عام سالب وسلب ضرورة السلب امكان عام
موجب فالممكنة الخاصة سواء كانت موجبة او سالبة يكون
تركيبها من ممكنتين عامتين احديهما موجبة والاخرى
سالبة فلا فرق بين موجبتها وسالبتها في المعنى

البحث السابعة في الممكنة الخاصة

بل فى اللفظ حتى اذا عبرت بعبارة ايجابية كانت موجبة

وان عبرت بعبارة سلبية كانت سالبة وهى اعم من

سائر المركبات لان فى كل واحد منها ايجابا وسلبا ولا اقل فيهما

من ان يكونا ممكنتين بالامكان العام ولا يلزم من امكان الايجاب

والسلب ان يكون احدهما بالفعل او بالضرورة او بالدوام والمصاحبة

للضرورية المطلقة واعم من الدائمة والعلمتين والمطلقة العامة من

لجواز خلو الدوام من الضرورة كما مر ١٢

وجه لتصادقها فى مادة الوجودية اللاضرورية وصدق الممكنة

اى الممكنة الخاصة والدائمة والعامتين والمطلقة العامة ١٢

الخاصتين وهما حيث لا خروج للممكن من القوة الى الفعل وبالعكس

اى كحركة الطائر بالامكان الخاص ١٢

فى مادة الضرورية واخص من الممكنة العامة فقد ظهر مما ذكرنا

لان الذاتية اذا كان الوصف العنوانى بين الذات كوكل انسان حيوان بالضرورة ١٢ مولانا عبد الحكيم رح

ان الممكنة العامة اعم القضايا البسيطة والممكنة الخاصة

اعم المركبات والضرورية اخص البسائط والمشروطة الخاصة

اخص المركبات على وجه وظهر ايضا ان اللادوام اشارة الى

تقييد المشروطة العامة ١٢

مطلقة عامة واللاضرورة الى ممكنة عامة بخالفتين فى الكيف

للقضية المقيدة بهما حتى انكانت موجبة كانتا سالبتين وانكانت

سالبتكانتا موجبتين وموافقتين لهما فى الكم فانكانت كلية كانتا كليتين

Marfat.com

وان كانت جزئية كانتا جزئيتين هذا هو الضابطة في معرفة تركيب

القضايا المركبة وانما قال اللادوام اشارة الى مطلقة عامة ولا يقبل اللادوام

معناه المطلقة العامة لان المعنى اذا اطلق يراد به المفهوم المطابق

وليس مفهوم اللادوام المطابق المطلقة العامة فان لادوام الايجاب

مثلا مفهومه الصريح رفع دوام الايجاب والطلاق السلب ليس هو

نفس رفع دوام الايجاب بل لازمه فهو معناه الالتزامي واما اللاضرورة

فمعناه الصريح الامكان العام لان لاضرورة الايجاب مثلا هو سلب

ضرورة الايجاب وهو عين امكان السلب فلما كان لاحدى القضيتين

عين معنى احدى العبارتين وللاخرى ليست معنى الاخرى بل من

لوازمها استعمل عبارة الاشارة لتكون مشتركة بينهما قال الفصل

الثاني في اقسام الشرطية الجزء الاول منها يسمى مقدما والثاني

تاليا وهي اما متصلة او منفصلة اما المتصلة فاما لزومية وهي التي

تكون فيها صدق التالي على تقدير صدق المقدم لعلاقة بينهم

يوجب ذلك كالعلية والتضايف واما اتفاقية وهي التي يكون فيها ذلك

بمجرد توافق الجزئين على الصدق كقولنا ان كان الانسان ناطقا فالحمار ناهق

بيان اقسام الشرطيات

من غير تقدم الحدود ٢

سلمه الله تعالى

عبد الحكيم

واحد منفصلة ذات حقيقية وهي التي يحكم فيها بتنافي بين
الجزئين بأن يصدق ويكذب معكونهما ممكن كقولنا
اما ان يكون هذا العدد زوجا
او فردا وهو مانعة الجمع وهي التي يحكم فيها بتنافي بين الجزئين في
الصدق فقط كقولنا اما ان يكون هذا شيء حجرا او شجرا وهو مانعة
الخلو وهي التي يحكم فيها بالتنافي بين الجزئين في الكذب فقط
كقولنا اما ان يكون زيد في البحر او لا يغرق **اقول** لما وقع الفراغ
من الحمليات واقسامها شرع في اقسام الشرطيات وقد سمعت
ان الشرطية مليتركب من قضيتين دخل عليهما ان وجبت وسبب حصول
اتصال احديهما عند الاخرى او منفصلة ان وجبت وسلبت انفصال
احديهما عن الاخرى والقضية الاولى من جزئي الشرطية سواء كانت متصلة
او منفصلة تسمى مقدما لتقدمها في الذكر والقضية الثانية تسمى تاليا
لتلوها اياها ثم ان المتصلة اما لزومية واما اتفاقية اما اللزومية فهي
التي يحكم بصدق التالي فيها على تقدير صدق
المقدم لعلاقة بينهما توجب ذلك والمراد
بالعلاقة شيء بسببه تستصحب الاولى الثانية

Marfat.com

العلية والتضائف اما العلية فبان يكون المقدم علة للتالی

غرض الشارح الابیان الاحتمالات لئلا ول او تعمیم الثانی اظهر ۱۲ عصام رح

کقولنا ان کانت الشمس طالعة فالنهار موجود او معلولا له

کقولنا ان کان النهار موجودا کانت الشمس طالعة او یکونا معلولی

علة واحدة کقولنا ان کان النهار موجودا فالعالم مضیئ فان وجود

النهار واضاءة العالم معلولان لطلوع الشمس واما التضائف

فبان یکونا متضائفین کقولنا ان کان زید ابا لعمرو کان عمرو

ابنه وهذا التعریف لا یتناول اللزومیة الکاذبة لعدم اعتبار

صدق التالی لعلاقة فیها فالاولی ان یقال اللزومیة ما حکم

فیها بصدق قضیة علی تقدیر قضیة اخری لعلاقة

بینهما موجبة لذلک فهو یتناول اللزومیة الکاذبة

لان الحکم للعلاقة ان طابق الواقع کان الحکم متحققا والعلاقة

ایضا متحققة وان لم یطابق الواقع فاما لعدم الحکم فی الواقع

او لتبوته من غیر علاقة واما الاتفاقیة فهی التی یکون ذلک لا

صدق التالی علی تقدیر صدق المقدم فیها لا لعلاقة موجبة

لذلک بل بمجرد توافق صدق الجزئین کقولنا ان کان الانسان ناطقا

Marfat.com

فالحمار ناهق فانه لا علاقة بين ناهقية الحمار وناطقية الانسان

حتى يجوز العقل تحقق كل واحد منهما بدون الآخر وليس فيها الا توافق الطرفين

اى فى الاتفاقية ١٢

على الصدق ولو قال هى التى يحكم فيها بصدق التالى على تقدير صدق

المقدم لا العلاقة بل بمجرد صدقهما لكان اولى ليتناول الاتفاقية الكاذبة

فان الحكم فيها بصدق التالى لا لعلاقة وربما لم يطابق الواقع بان لا يصدق

التالى على تقدير صدق المقدم او يصدق وتوجد العلاقة وقد

يكتفى فى الاتفاقية بصدق التالى حتى يقال انها التى حكم فيها

بصدق التالى على تقدير المقدم لا لعلاقة بل بمجرد صدق التالى

ويجوز ان يكون المقدم فيها صادقا او كاذبا ويسمى بهذا المعنى

اتفاقية عامة وبالمعنى الاول اتفاقية خاصة للعموم والخصوص

بينهما فانه متى صدق المقدم والتالى فقد صدق التالى

ولا ينعكس واما المنفصلة فقد عرفت انها على ثلثة

اقسام حقيقية وهى التى يحكم فيها بالتنافى بين جزئيها

صدقا وكذبا لكونها اما ان يكون هذا العدد زوجا او فردا

اى باجتماع الصدق والكذب ١٢

ومانعة الجمع وهى التى يحكم فيها بالتنافى بين جزئيها

صدقا فقط كقولنا اما ان يكون هذا الشي شجرا او حجرا ومانعة الخلو
اى من جريان التنافي في الكذب بل يمكن اجتماعهما في الكذب ١٢ وان الشجر والحجر ايجتمعان ١٢
هي التي يحكم فيها بالتنافي بين جزئيها كقولنا فقط كقولنا اما ان يكون
زيد في البحر واما ان لا يغرق وانما سميت الاولى حقيقية لان التنافي
فان الكون في البحر وعدم الغرق قد يجتمعان وجودا كما في الشناء وعدما كما في الصيف ١٢
بين جزئيها اشد من التنافي بين جزئي الاخيرين لانه في الصدق
والكذب معا فهي احق باسم المنفصلة بل هي حقيقة الانفصال
والثانية مانعة الجمع لاشتمالها على منع الجمع بين جزئيها
والثالثة مانعة الخلو لان الواقع لا يخلو عن احد جزئيها
وربما يقال مانعة الجمع ومانعة الخلو على التي حكم فيها
بالتنافي في الصدق او في الكذب مطلقا وبهذا المعنى تكونان
اعم من المعنيين الاولين والحقيقية ايضا ولبعض الافاضل
اى من الحقيقية ومنهما بالمعنى السابق ١٢
ههنا بحث شريف وهو ان المراد بالمنافات في الجمع
وصفه بالشرافة للتهكم سواء كان نقله من كلامه او وصفه من عند نفسه ١٢ ع
ان لا يصدقا على ذات واحدة لانهما لا يجتمعان في
الوجود فانه لو كان المراد عدم الاجتماع في الوجود لم يكن بين
الواحد والكثير منع الجمع لان الواحد جزء الكثير وجزء الشي
لا يجامعه في الوجود لكن الشيخ نص على منع الجمع بينهما ثم قال

وعندی فی هذا نظر اذ یلزم من ذلك جواز منع الجمع بین اللازم والملزوم
فان جزء الشیء من لوازمه وقد اجمعوا علی انه لا منع جمع بین اللازم
والملزوم ولا منع خلو ورجاء من الله تعالی ان یفتح علی الجواب عن
هذا الاعتراض وهو لیس الا نظرا فیما اراده من عبارة القوم فحاشاهم
ان یعنوا بالمنافاة فی الجمع عدم الاجتماع فی الصدق فان مانعة الجمع
من اقسام المنفصلة ولا انفصال لم یعتبروه الا بین القضیتین
فلا یکون منع الجمع الا بین القضیتین فلو کان المراد عدم
الاجتماع فی الصدق لکان بین کل قضیتین منع الجمع لامتناع
ان تصدق قضیة علی ما تصدق علیه قضیة اخری ولا یکون
بین القضیتین منع الخلو اصلا لضرورة تکذبهما علی شیء من الاشیاء
واقله مفرد من المفردات بل لیس مرادهم بالمنافاة فی الجمع الا عدم
الاجتماع فی الوجود واما ان الشیخ اثبت بین الواحد والکثیر منع
الجمع فهو لیس بین مفهومی الواحد والکثیر بل بین هذا واحد هذا
کثیر فان القضیة القائلة اما ان یکون هذا واحدا واما ان یکون هذا
کثیر لمانعة الجمع لامتناع اجتماع جزئیها علی الصدق فقد بان

مولانا عصام رحمه الله

ان الاشكال انما نشأ من سوء الفهم وقلة التدبر **قال** وكل واحدة من هذه الثلاثة اما عنادية وهي التي تكون التنافي فيها لذاتي الجزئين كما في الامثلة المذكورة واما اتفاقية وهي التي تكون التنافي فيها بمجرد الاتفاق كقولنا للاسود اللاكاتب اما ان يكون هذا اسود واكاتبا حقيقية او لا اسود واكاتبا مانعة الجمع او اسود او لا كاتبا مانعة الخلو

اقول كل واحد من المنفصلات الثلث اما عنادية او اتفاقية كما ان المتصلة اما لزومية او اتفاقية فنسبة العناد والاتفاق الى المنفصلات كنسبة اللزوم والاتفاق الى المتصلات اما العنادية فهي التي يكون الحكم فيها بالتنافي لذاتي الجزئين اي حكم فيها بان مفهوم احدهما منافٍ للآخر مع قطع النظر عن الواقع كما بين الزوج والفرد والشجر والحجر وكون زيد في البحر وان لا يغرق واما الاتفاقية فهي التي يحكم فيها بالتنافي لا لذاتي الجزئين بل بمجرد الاتفاق اي بمجرد ان يتفق في الواقع ان يكون بينهما منافاة وان لم يقتض مفهوم احدهما ان يكون منافيا للآخر كقولنا للاسود اللاكاتب اما ان يكون هذا اسود واكاتبا كانت حقيقية فان لا منافاة

بين مفهومي الاسود والكاتب ولكن اتفق تحقق السواد وانتفاء الكتابة

فلا يصدقان لانتفاء الكتابة ولا يكذبان لوجود السواد ولو قلنا

اما ان يكون هذا الاسود كاتبا كانت مانعة الجمع لانهما لا يصدقان

ولكن يكذبان لانتفاء اللاسواد والكتابة معا في الواقع ولو قلنا

اما ان يكون هذا اسودا ولا كاتبا كانت مانعة الخلو لانهما لا يكذبان

ولكن يصدقان لتحقق السواد واللاكتابة بحسب الواقع **قال**

وسالبة كل واحدة من هذه القضايا الثمان هي التي ترفع فيها ما حكم

به في موجباتها فسالبة اللزوم تسمى سالبة لزومية وسالبة

العناد تسمى سالبة عنادية وسالبة الاتفاق تسمى سالبة اتفاقية **اقول**

قد عرفت ثماني قضايا متصلتان لزومية واتفاقية ومنفصلات ست ثلاث

اى من التعريفات المذكورة فهي من المعرفة وقد قرء على صيغة المجهول من التعريف ١٢ ع

منها عنادية وثلاث منها اتفاقيات وهي كلها موجبات لكن تعاريفها المذكورة

لا ينطبق الا على الموجبات فلا بد من تعريف سوالبها فسالبة كل منها هي التي

يرفع فيها ما حكم به في موجبتها فلما كانت الموجبة اللزومية ما حكم فيها بلزوم

التالي للمقدم كانت السالبة اللزومية سالبة اللزوم اى ما حكم فيها بسلب اللزوم

لا ما حكم فيها بلزوم السلب فان التي حكم فيها بلزوم السلب موجبة لزومية

Marfat.com

بيان السالبة اللزومية والعنادية

الاسالبة مثلا اذا قلنا ليس البتة اذا كانت الشمس طالعة فالليل موجود كانت
سالبة لان الحكم فيها بسلب لزوم وجود الليل لطلوع الشمس واذا قلنا اذا كانت
الشمس طالعة فليس الليل موجودا كانت موجبة لان الحكم فيها بلزوم
سلب وجود الليل لطلوع الشمس ولما كانت الموجبة المتصلة الاتفاقية
ملحكم فيها بموافقة التالي للمقدم في الصدق كانت السالبة الاتفاقية سالبة
الاتفاق اي ما حكم فيها بسلب موافقة التالي للمقدم في الصدق لا ما حكم فيها بموافقة السلب
فانها اتفاقية موجبة فاذا قلنا ليس اذا كان الانسان ناطقا فالحمار
ناهق كانت سالبة اتفاقية لان الحكم فيها بسلب موافقة ناهقية الحمار
للناطقية الانسان واذا قلنا اذا كان الانسان ناطقا فليس الحمار
ناهقا كانت موجبة لان الحكم فيها بموافقة سلب ناهقية الحمار لناطقية
الانسان وعلى هذا يكون السالبة العنادية سالبة العناد وهي ما حكم
فيها برفع العناد اما رفع العناد الذي هو في الصدق والكذب معا وهي
السالبة العنادية الحقيقية واما رفع العناد الذي هو في الصدق وهي
مانعة الجمع واما رفع العناد الذي هو في الكذب فهي مانعة الخلو لا ما حكم
فيها بعناد السلب والسالبة الاتفاقية ما يحكم فيها بسلب اتفاق التالي للمقدم على الحد الذي

لا ما يحكم فيها باتفاق السلب **قال** والمتصلة الموجبة
تصدق عن صادقين وعن كاذبين وعن مجهولي الصدق
والكذب وعن مقدم كاذب وتال صادق دون عكسه لامتناع استلزام
الصادق الكاذب وتكذب عن جزئين كاذبين وعن مقدم كاذب و
تال صادق وبالعكس وعن صادقين هذا اذا كانت لزومية واما
اذا كانت اتفاقية فكذبها عن صادقين محال **اقول** صدق
الشرطية وكذبها انما هو بمطابقة الحكم بالاتصال والانفصال لنفس
الامر وعدمها لا بصدق جزئيها وكذبهما فان طابق الحكم فيها
لنفس الامر فهي صادقة والا فهي كاذبة كيف كان جزآها ثم اذا نسبنا
جزئيها الى نفس الامر حصلت اربعة اقسام لانهما اما ان يكونا صادقين
او كاذبين او يكون المقدم صادقا والتالي كاذبا او بالعكس فلنبين
ان كلا من الشرطيات من اي هذه الاقسام تتركب فالمتصلة الموجبة الصادقة
تتركب عن صادقين كقولنا ان كان زيد انسانا فهو حيوان وعن كاذبين
كقولنا ان كان زيد حجرا فهو جماد وعن مجهولي الصدق والكذب كقولنا
ان كان زيد يكتب فهو يتحرك يده وعن مقدم كاذب وتال صادق كقولنا

انكان زيد حمارا كان حيوانا دون عكسه الى تتركب من مقدم صادق

وتال كاذب لا ممتنع ان يستلزم الصادق الكاذب والا لزم كذب الصادق

وصدق الكاذب اما كذب الصادق فلان اللازم كاذب وكذب اللازم

يستلزم كذب الملزوم واما صدق الكاذب فلان الملزوم فيها صادق

وصدق الملزوم مستلزم لصدق اللازم لا يقال اذا صح تركيب المتصلة

من مقدم كاذب وتال صادق وعندهم ان كل متصلة موجبة تنعكس موجبة

جزئية فقد صح تركيبها من مقدم صادق وتال كاذب لانا نقول ذلك في الكلية

لا في الجزئية فان قلت لما اعتبر في جزئي المتصلة الجهل بالصدق والكذب

زاد الاقسام على الاربعة فنقول تلك الاقسام عند نسبتها الى نفس

الامر وهي داخلة فيها والموجبة الكاذبة تتركب عن الاقسام الاربعة لان

الحكم باللزوم بين المقدم والتالي اذا لم يكن مطابقا للواقع جاز ان يكون

كاذبين كقولنا ان كان الخلاء موجودا كان العالم قديما وان يكون

المقدم كاذبا والتالي صادقا كقولنا ان كان الخلاء موجودا فالانسان

ناطق وبالعكس كقولنا ان كان الانسان ناطقا فالخلاء موجود وان يكونا

صادقين كقولنا ان كان الشمس طالعة فزيد انسان هذا اذا كانت

بيان صدق الشرطية وكذبها

الكاذب وان اراد

المتصلة الموجبة

العامة فتنعكس

فلا جائز ان يكون

فيما نحن فيه والا

لزم ان يكون

الخاصة فكذبها

من ما ذكرتم

من

مولانا

عبد الحكيم

رحمه الله

المتصلة لزومية واما اذا كانتا اتفاقية فكذب بها عن صادقين محال

لانه اذا صدق الطرفان واتفق احدهما الاخر بالضرورة في الصدق كقولنا ان كان
الانسان ناطقا فالحمار ناهق فهي تصدق عن صادقين وتكذب عن الاقسام
الثلثة الباقية لان الطرف فيها ان كانا كاذبين او كان التالي كاذبا والمقدم صادقا
فكذبها ظاهر لان الكاذب لا يوافق شيئا وان كان المقدم كاذبا والتالي صادقا فكذبها
لاعتبار صدق الطرفين فيها واما اذا اكتفينا بمجرد صدق التالي يكون صدقها عن
صادقين وعن مقدم كاذب وتال صادق وكذبها عن القسمين الباقيين وهذا
بحث شريف وهو ان الاتفاقية لا يكفي فيها صدق الطرفين او صدق التالي بل
لا بد مع ذلك من عدم العلاقة فيجوز كذبها عن صادقين اذا كان بينهما علاقة
يقتضي الملازمة بينهما **قال** والمنفصلة الموجبة الحقيقية تصدق
عن صادق وكاذب وتكذب عن صادقين وكاذبين ومانعة الجمع تصدق عن
كاذبين وعن صادق وكاذب وتكذب عن صادقين ومانعة الخلو تصدق
عن صادقين وعن صادق وكاذب وتكذب عن كاذبين والسالبة تصدق
عما تكذب عنه الموجبة وتكذب عما تصدق عنه الموجبة **اقول**
الاقسام في المنفصلات ثلثة كما ستعرفان المقدم فيها لا يمتاز عن التالي

بيان صدق المنفصلة الموجبة الحقيقية

Marfat.com

بحسب الطبع فطرفاها اما ان يكونا صادقين او كاذبين او يكون احدهما
قالقسمان الممتازان بحسب الوضع رابعهما الى قسم واحد ١٢ ع
صادقا والآخر كاذبا فالموجبة الحقيقية تصدق عن صادق وكاذب
لانها التي حكم فيها بعدم اجتماع جزئيها وعدم ارتفاعهما فلا بد ان يكون
احدهما صادقا والآخر كاذبا كقولنا اما ان يكون هذا العدد زوجا او لا زوجا
وتكذب عن صادقين لاجتماعهما في الصدق كقولنا اما ان يكون الاربعة
زوجا او منقسمة بمتساويين وتكذب عن كاذبين لارتفاعهما كقولنا اما
ان يكون الثلثة زوجا او منقسمة بمتساويين ومانعة الجمع تصدق عن
كاذبين وصادق وكاذب لانها التي حكم فيها بعدم اجتماع طرفيها في الصادق
فجاز ان يكون طرفاها مرتفعين فيكون تركيبها عن كاذبين كقولنا
اما ان يكون زيد شجرا او حجرا وجاز ان يكون احد طرفيها واقعا والآخر
غير واقع فيكون تركيبها عن صادق وكاذب كقولنا اما ان يكون زيد انسانا
او حجرا وتكذب عن صادقين لاجتماع جزئيها كقولنا اما ان يكون زيد
انسانا او ناطقا ومانعة الخلو تصدق عن صادقين وعن صادق
وكاذب لانها التي حكم فيها بعدم ارتفاع جزئيها فجاز اجتماعهما في الوجود فيكون
تركيبها عن صادقين كقولنا اما ان يكون زيد لا حجرا او لا شجرا وجاز ان يكون

بيان صدق المنفصلة الموجبة الحقيقية وكذبها

احدهما واقعا وزالا خر فيكون تركيبها عصادقا وكاذبا كقولنا اما ان يكون
زيد لاحجرا ولا انسانا وتكذب عن كاذبين لارتفاع جزئيها كقولنا اما ان يكون
زيد لا انسانا ولا ناطقا هذا حكم الموجبات المتصلة والمنفصلة واما سوالبها
فهي تصدق عن الاقسام التي تكذب عنها الموجبات ضرورة ان كذب الايجاب
يقتضي صدق السلب وتكذب عن الاقسام التي تصدق عنها الموجبات
لان صدق الايجاب يقتضي كذب السلب لامحالة **قال** وكلية
الشرطية ان يكون التالي لازما او معاندا للمقدم على جميع الاوضاع
التي يمكن حصوله معها وهي الاوضاع التي تحصل له بسبب اقتران
الامور التي يمكن اجتماعه معها والجزئية ان يكون كذلك على بعض هذه
الاوضاع والمخصوصة ان يكون كذلك على وضع معين وسور
الموجبة الكلية في المتصلة كلما وهما ومتى وفي المنفصلة دائما وسور
السالبة الكلية فيهما ليس البتة وسور الموجبة الجزئية فيهما قد يكون والسالبة
الجزئية فيهما قد لا يكون وبادخال حرف السلب على سور الايجاب الكلي والمهملة
بالحلاف لفظ لو وان واذا في المتصلة واما واو في المنفصلة **اقول** كما ان القضية الحملية
تنقسم الى محصورة ومهملة ومخصوصة كذلك الشرطية منقسمة اليها وكما ان كلية

Marfat.com

الحملية ليست بحسب كلية الموضوع او المحمول بل باعتبار كلية الحكم

وكذلك كلية الشرطية ليست لاجل ان مقدمها وتاليها كليتان فان قولنا

كلما كان زيد يكتب فهو يحرك يده كلية مع ان مقدمها وتاليها شخصيتان

بل بحسب كلية الحكم بالاتصال والانفصال فالشرطية انما تكون كلية

اذا كان التالي لازما للمقدم اي في المتصلة اللزومية او معاندا له اي في

المتصلة العنادية في جميع الازمان وعلى جميع الاوضاع الممكنة لا

مع المقدم وهي الاوضاع التي تحصل للمقدم بسبب اقترانه بالامور

الممكنة الاجتماع معه فاذا قلنا كلما كان زيد انسانا كان حيوانا اردنا به

ان لزوم الحيوانية للانسانية ثابت في جميع الازمان ولسنا نقتصر

على ذلك القدر بل نزيد مع ذلك ان اللزوم متحقق على جميع الاحوال

التي امكن اجتماعها مع وضع انسانية زيد مثل كونه قائما او قاعدا

او كون الشمس طالعة او كون الحمار ناهقا الى غير ذلك مما لا يتناهى ولما اعتبرنا

الاوضاع ان تكون ممكنة الاجتماع لانه اعتبر جميع الاوضاع مطلقا سواء كانت

ممكنة الاجتماع او لا تكون لم تصدق شرطية كلية اما في الاتصال فلان من الاوضاع

الحالة التي لا يلزم معها التالي العدم التالي او عدم لزوم التالي فان المقدم اذا فرض على شيء من هذين

Marfat.com

الوضعين يستلزم عدم التالي او عدم لزوم التالي فلا يكون التالي لازما له على هذا
الوضع والا لكان المقدم على هذا الوضع مستلزما للنقيضين وانه محال فعلى
بعض الاوضاع لا يكون التالي لازما للمقدم فلا يصدق ان التالي لازم للمقدم
على جميع الاوضاع وهو مفهوم الكلية على ذلك التقدير وما في الانفصال
فلان من الاوضاع ما لا يعاند التالي للمقدم معه كصدق الطرفين فان
التالي على هذا الوضع لازم للمقدم فيكون نقيض التالي معاندا للمقدم فلو كان
المقدم معاندا للتالي على هذا الوضع لزم معاندة الشيء للنقيضين وانه
محال فعلى بعض الاوضاع لا يعاند التالي للمقدم فلا يصدق ان التالي
معاند للمقدم على سائر الاوضاع وانما خص هذا التقسيم بالمتصلة
اللزومية والمنفصلة العنادية لان الاوضاع المعتبرة في الاتفاقية
ليست هي الاوضاع الممكنة الاجتماع مطلقا بل الاوضاع الكائنة بحسب
نفس الامر لانه لو كذلك لم تصدق الاتفاقية الكلية اذ ليس بين طرفيها
علاقة توجب صدق التالي على تقدير صدق المقدم فيمكن اجتماع عدم التالي
مع المقدم والا لكان بينهما ملازمة والتالي ليس متحققا على تقدير صدق
المقدم على هذا الوضع فعلى بعض الاوضاع الممكنة الاجتماع مع وضع

المقدم لا يكون التالي صادقا على تقدير صدق المقدم فلا يكون التالي صادقا
على تقدير صدق المقدم على جميع الاوضاع الممكنة الاجتماع مع المقدم فلا يصدق
الكلية الاتفاقية واذا عرفت مفهوم الكلية فكذلك جزئية المتصلة
والمنفصلة ليست بجزئية المقدم والتالي بل بجزئية الازمان والاحوال
حتى يكون الحكم بالاتصال او الانفصال في بعض الازمان وعلى بعض الاوضاع
المذكورة كقولنا قد يكون اذا كان الشيء حيوانا كان انسانا فان الحكم
بلزوم الانسانية للحيوان انما هو على وضع كونه ناطقا وكقولنا قد يكون
اما ان يكون هذا الشيء ناميا او جمادا فان العناد بينهما انما يكون على
وضع كونه من العنصريات واما خصوصية الشرطية فتتعين بعض
الازمان والاحوال كقولنا ان جئتني اليوم اكرمتك واما اهمالها فبانهما
الازمان والاحوال بالجملة الاوضاع والازمنة في الشرطية بمنزلة الافراد
في الحملية فكما ان الحكم فيها انكان على فرد معين فهي مخصوصة وان
لم يكن فان بين كمية الحكم بانه على كل الافراد او على بعضها فهي
المحصورة والا فهي المهملة كذلك الشرطية انكان الحكم بالاتصال
او الانفصال فيها على وضع معين فهي مخصوصة والا فان بين كمية الحكم

بيان جزئية الشرطية

بانه على جميع الاوضاع او بعضها فهي محصورة والا فمهملة وسورها للموجبة

الكلية في المتصلة كلما او مهما او متى كقولنا كلما او مهما او متى كانت الشمس

طالعة فالنهار موجود وفي المنفصلة دائما كقولنا دائما اما ان يكون الشمس

طالعة او لا يكون النهار موجودا وسور السالبة الكلية فيهما ليس البتة

اما في المتصلة فكقولنا ليس البتة اذا كان الشمس طالعة فالليل موجود

واما في المنفصلة فكقولنا ليس البتة اما ان يكون الشمس طالعة واما

ان يكون النهار موجودا وسور الموجبة الجزئية فيهما قد يكون كقولنا

قد يكون اذا كان الشمس طالعة كان النهار موجودا وقد يكون اما

ان يكون الشمس طالعة او يكون الليل موجودا وسور السالبة الجزئية

فيهما قد لا يكون كقولنا قد لا يكون اذا كان الشمس طالعة كان الليل

موجودا وقد لا يكون اما ان يكون الشمس طالعة واما ان يكون النهار موجودا

وبادخال حرف السلب على سور الايجاب الكلي كليس كلما وليس مهما وليس

متى في المتصلة وليس دائما في المنفصلة لانا اذا قلنا كلما كان كذا كان كذا كان

مفهومه لا ايجاب الكلي فاذا قلنا ليس كلما يكون معناه رفع الايجاب الكلي لا محالة واذا

ارتفع الايجاب الكلي تحقق السلب الجزئي على ما حققته فيما سبق وهكذا في البواقي

بيان اجزاء الشرطية

واطلاق لفظة لو وان واذا في الاتصال واما واو في الانفصال للاهمال كقولنا ان كانت الشمس طالعة فالنهار موجود واما ان يكون الشمس طالعة واما ان لا يكون النهار موجودا **قال** والشرطية قد تتركب عن حمليتين وعن متصلتين وعن منفصلتين وعن حملية ومتصلة وعن حملية ومنفصلة وعن متصلة ومنفصلة وكل واحدة من هذه الثلثة الاخيرة في المتصلة تنقسم الى قسمين لامتياز مقدمها عن تاليها بالطبع بخلاف المنفصلة فان مقدمها انما يتميز عن تاليها بالوضع فقط فاقسام المتصلات تسعة والمنفصلات ستة واما الامثلة فعليك بالاستخراج عن نفسك

اقول لما كانت الشرطية مركبة من قضيتين والقضية اما حملية او متصلة او منفصلة كان تركيبها اما من حمليتين او متصلتين او منفصلتين او من حملية ومتصلة او من حملية ومنفصلة او من متصلة ومنفصلة وهو لا يزيد على هذه الاقسام لكن كل واحد من الاقسام الثلثة الاخيرة تنقسم

ان التركيب الثاني من الثلثة منحصر في هذه الستة مع

المتصلة الى قسمين لان مقدم المتصلة متميز عن تاليها بحسب الطبع اي بحسب المفهوم فان مفهوم المقدم فيها الملزوم ومفهوم التالي اللازم ويحتمل ان يكون

الشي ملزوما للاخر ولا يكون لازماله فالمقدم في المتصلة متعين بان يكون
مقدما والتالي متعين بان يكون تاليا بخلاف المنفصلة فان مفهوم التالي
فيها المعاند ومفهوم المقدم المعاند والمعاند لابد ان يكون معاندا
ايضا لان عناد احد الشيئين للاخر في قوة عناد الاخر اياه فمحال كل
واحد من جزئيها عناد الاخر حال واحد وانما عرض لاحدهما ان
يكون مقدما وللاخر ان يكون تاليا بحسب الوضع لا الطبع فقد زما بين
المتصلة المركبة من الحملية والمتصلة والمقدم فيها الحملية وبينها
والمقدم فيها المتصلة بخلاف المنفصلة المركبة منهما فلا فرق بينهما
اذا كان المقدم فيها الحملية او المتصل وكذلك في المركبة من الحملية
والمنفصلة ومن المتصلة والمنفصلة فلا جرم انقسمت الاقسام الثلثة في المتصلة
الى القسمين دون المنفصلة فاقسام المتصلات تسعة واقسام المنفصلات ستة
اما امثلة المتصلات فالاول من الحمليتين كقولك كلما كان الشئ انسانا فهو حيوان
والثاني من متصلتين كقولنا كلما كان الشئ انسانا فهو حيوان فكلما لم يكن الشئ حيوانا لم يكن
انسانا والثالث من منفصلتين كقولنا كلما كان اما ان يكون هذا العدد زوجا او فردا فاما ان
يكون منقسما بمتساويين او غير منقسم والرابع من حملية ومتصلة كقولنا ان كان

Marfat.com

بیان امثلة اقسام المتصلات والمنفصلات

طلوع الشمس علة لوجود النهار فكلما كانت الشمس طالعة فالنهار موجود والخامس عكس

عكس قولنا ان كان كلما كان الشمس طالعة فالنهار موجود فطلوع الشمس ملزوم

لوجود النهار والسادس من حملية منفصلة كقولنا اما ان هذا عدد او هو اما زوج او فرد والسابع

اى يكون المقدم حملية والتالى منفصلة ۱۲

بالعكس كقولنا كلما كان هذا اما زوجا او فردا كان هذا عددا والثامن من متصلة ومنفصلة

كقولنا انكان كلما كانت الشمس طالعة فالنهار موجود فدائما اما ان يكون الشمس طالعة

واما ان لا يكون النهار موجودا والتاسع عكس ذلك كقولنا كلما كان دائما اما ان يكون

الشمس طالعة واما ان لا يكون النهار موجودا فكلما كانت الشمس طالعة فالنهار موجود

وامثلة المنفصلات فالاول من حمليتين كقولنا اما ان يكون العدد زوجا او فردا

اى يكون المقدم والتالى كلاهما حمليتين ۱۲

والثانى من متصلتين كقولنا دائما اما ان يكون انكانت الشمس طالعة فالنهار

اى يكون المقدم والتالى كلاهما متصلتين ۱۲

موجود واما ان يكون انكانت الشمس طالعة لم يكن النهار موجودا والثالث من منفصلتين

كقولنا دائما اما ان يكون هذا العدد زوجا وفردا واما ان يكون هذا العدد لا زوجا او

لا فردا والرابع من حملية ومتصلة كقولنا دائما اما ان لا يكون طلوع الشمس علة لوجود

النهار واما ان يكون كلما كانت الشمس طالعة كان النهار موجودا والخامس من حملية

ومنفصلة كقولنا دائما اما ان يكون هذا الشيء ليس بعدد واما ان يكون اما زوجا او فردا

والسادس من متصلة ومنفصلة كقولنا دائما اما ان يكون كلما كانت الشمس طالعة

Marfat.com

فالنهار موجود اما ان يكون الشمس طالعة واما ان لا يكون النهار موجودا **قال**

الفصل الثالث فى احكام القضايا وفيه اربعة مباحث البحث الاول فى التناقض

وحده بانه اختلاف القضيتين بالايجاب والسلب بحيث يقتضى لذاته

ان يكون احداهما صادقة والاخرى كاذبة **اقول** لما فرغ من تعريف

القضية واقسامها شرع فى لواحقها واحكامها وابتدأ منها بالتناقض لتوقف

معرفة غيره من الاحكام عليه وهو اختلاف القضيتين بالايجاب والسلب بحيث

يقتضى لذاته صدق احداهما لو كذب الاخرى كقولنا زيد انسان وزيد ليس

بانسان فانهما مختلفان بالايجاب والسلب اختلافا يقتضى لذاته ان يكون

الاولى صادقة والاخرى كاذبة فالاختلاف جنس بعيد لانه قد

يكون بين قضيتين وقد يكون بين مفردين كالسماء والارض وقد

يكون بين قضية ومفرد فقوله قضيتين يخرج غير القضيتين واختلافهما

بالايجاب والسلب اما بالايجاب والسلب فانما بتغايرهما كاختلافهما بان يكون احداهما

حملية والاخرى شرطية او متصلة ومنفصلة او معللة ومحصلة فقوله

بالايجاب والسلب يخرج الاختلاف بغير الايجاب والسلب والاختلاف بالايجاب

والسلب قد يكون بحيث يقتضى ان يكون احداهما صادقة والاخرى كاذبة وقد يكون

بحيث لا يقتضي ذلك كقولنا زيد ساكن وزيد ليس بمتحرك فانهما قضيتا مختلفتان

ايجابا وسلبا لكن اختلافهما لا يقتضي صدق احديهما وكذب الاخرى بل هما

صادقتان فقيد بقوله بحيث يقتضي ليخرج الاختلاف الغير المقتضي والاختلاف

المقتضي اما ان يكون مقتضيا لذاته وصورته واما ان لا يكون بل بواسطة وبخصوص

المادة اما الواسطة فكما في ايجاب قضية وسلب لازمها المساوي كقولنا زيد

انسان وزيد ليس بناطق فان الاختلاف بينهما انما يقتضي صدق احدهما

وكذب الاخرى اما الان قولنا زيد ليس بناطق في قوة قولنا زيد ليس بانسان

واما الان قولنا زيد انسان في قوة قولنا زيد ناطق واما خصوص المادة فكما في

قولنا كل انسان حيوان ولا شيء من الانسان بحيوان وقولنا بعض الانسان حيوان

وبعض الانسان ليس بحيوان فان اختلافهما بالايجاب والسلب يقتضي صدق

احدهما وكذب الاخرى لا بصورتهما وهما كليتين او جزئيتين بل بخصوص

المادة والا لزم ذلك في كل كليتين او جزئيتين مختلفتين بالايجاب

والسلب ليس كذلك فان قولنا كل حيوان انسان ولا شيء من الحيوان

بانسان كليتان مختلفتان ايجابا وسلبا واختلافهما لا يقتضي صدق احدهما

وكذب الاخرى بل هما كاذبتان وكذلك قولنا بعض الحيوان انسان

بيان تناقض القضيتين

+

وبعض الحيوان ليس بانسان جزئيتان مختلفتان بالايجاب والسلب

وليس احدهما صادقة والاخرى كاذبة بل هما صادقتان بخلاف قولنا

بعض الحيوان انسان ولاشئ من الحيوان بانسان فان اختلافهما يقتضى لذاته

وصورته ان يكون احداهما صادقة والاخرى كاذبة حتى ان الاختلاف بالايجاب

والسلب بين كل قضية كلية وجزئية يقتضى ذلك **قال** ولا يتحقق

التناقض فى المخصوصتين الا عند اتحاد الموضوع ويندرج فيه وحدة الشرط

والجزء والكل عند اتحاد المحمول ويندرج فيه وحدة الزمان والمكان والاضافة

والقوة والفعل وفى المحصورتين لابد مع ذلك من الاختلاف بالكمية لصدق

الجزئيتين وكذب الكليتين فى كل مادة يكون فيها الموضوع اعم من المحمول ولابد

فى الموجهتين مع ذلك من اختلاف الجهة لصدق الممكنتين وكذب الضروريتين فى مادة الامكان

اقول القضيتان المختلفتان بالايجاب والسلب اما محصورتان او محصورة

وغير محصورة لان المهملة لا تنافى الجزئية من المحصورات فى الحقيقة فان كانتا محصورتين فالتناقض لا يتحقق بينهما

الا بعد تحقق ثمانى وحدات فالاولى وحدة الموضوع اذ لو اختلف الموضوع فيهما لم يتناقضا

لجواز صدقهما وكذبهما معا كقولنا زيد قائم وعمرو ليس بقائم والثانية وحدة المحمول فانه

لا تناقض عند اختلاف المحمول كقولنا زيد قائم وزيد ليس بضاحك والثالثة وحدة الشرط لعدم التناقض

Marfat.com

عند اختلاف الشرط كقولنا الجسم مفرق للبصر ای بشرط کونه ابیض والجسم لیس
مفرق للبصر ای بشرط کونه اسود الرابعة وحدة الکل والجزء فانه اذا اختلف الکل
والجزء لم یتناقضا کقولنا الزنجی اسود ای بعضه والزنجی لیس باسود ای کله
الخامسة وحدة الزمان اذ لا تناقض اذا اختلف الزمان کقولنا زید نائم الیوم ولیلا
وزید لیس بنائم ای نهارا السادسة وحدة المکان لعدم التناقض عند اختلاف
المکان کقولنا زید جالس ای فی الدار وزید لیس بجالس ای فی السوق السابعة
وحدة الاضافة فانه اذا اختلف الاضافة لم یتحقق التناقض کقولنا زید اب
ای لعمرو وزید لیس باب ای لبکر الثامنة وحدة القوة والفعل فان النسبة اذا
کانت فی احدی القضیتین بالفعل وفی الاخری بالقوة لم یتناقضا کقولنا
الخمر فی الدن مسکر ای بالقوة والخمر فی الدن لیس بمسکر ای بالفعل فهذه
ثمانیة شروط ذکرها القدماء لیتحقق التناقض وردها المتاخرون الی وحدتین
وحدة الموضوع ووحدة المحمول فان وحدة الموضوع یندرج فیها وحدة الشرط
ووحدة الکل والجزء اما اندراج وحدة الشرط فلان الموضوع فی قولنا الجسم مفرق
للبصر هو الجسم لا مطلقا بل بشرط کونه ابیض والموضوع فی قولنا الجسم لیس بمفرق
للبصر هو الجسم بشرط کونه اسود فاختلاف الشرط یستتبع اختلاف الموضوع

بیان شروط التناقض بین القضیتین

فلو اتحد الموضوع اتحد الشرط ولما اندراج وحدة الكل والجزء فلان الموضوع في
قولنا الزنجي اسود بعض الزنجي وفي قولنا الزنجي ليس باسود كل الزنجي وهما مختلفان
ووحدة المحمول ينـه يندرج فيها الوحدات الباقية اما اندراج وحدة الزمان فلان المحمول
في قولنا زيد نائم الناس ليلا وفي قولنا زيد ليس بنائم الناس نهارا فاختلاف الزمان
يستدعي اختلاف المحمول واما اندراج وحدة المكان والاضافة والقوة والفعل فعلى
ذلك القياس وردها الفارابي الى وحدة واحدة وهي وحدة النسبة الحكمية حتى يكون
السلب وارداً على النسبة التي ورد عليها الايجاب وعند ذلك يتحقق التناقض
جزماً وانما كانت مردودة الى تلك الواحدة لانه اذا اختلف شيء من الامور الثمانية
اختلف النسبة ضرورة ان نسبة المحمول الى احد الامرين مغايرة لنسبته الى
الآخر ونسبة احد الامرين الى شيء مغايرة لنسبة الآخر اليه ونسبة احد الامرين
الى الآخر بشرط مغايرة لنسبته اليه بشرط آخر وعلى هذا فمتى اتحدت النسبة اتحد
الكل وان كانت القضيتان محصورتين فلا بد مع ذلك اي مع اتحادهما في الامور الثمانية
من اختلافهما في الكلي في الكلية والجزئية فانهما لو كانتا كليتين او جزئيتين لتناقضتا
لجواز كذب الكليتين وصدق الجزئيتين في كل مادة يكون الموضوع فيها اتم من المحمول
كقولنا كل حيوان انسان ولا شيء من الحيوان بانسان فانهما كاذبتان وكقولنا

Marfat.com

بعض الحيوان انسان وبعض الحيوان ليس بانسان فانهما صادقتان فان

قلت الجزئيتان انما تتصادقان لاختلاف الموضوع لا لاتحاد الكلية فان البعض

المحكوم عليه بالانسانية غير البعض المحكوم عليه بسلب الانسانية فيقول

النظر في جميع الاحكام انما هو الى مفهوم القضية ولما لوحظ مفهوم

الجزئيتين وهو الايجاب لبعض الافراد والسلب عن البعض لم تتناقضا

واما تعيين للموضوع فامر خارج عن المفهوم فان قلت ليس اعتبار

وحدة الموضوع فما الحاجة الى اعتبار شرط آخر في المحصورات قلت المراد

بالموضوع الموضوع في الذكر لا ذات الموضوع والا لم يكن بين الكلية

والجزئية تناقض فان ذات الموضوع في الكلية جميع الافراد وفي الجزئية

بعضها وهما مختلفان هذا كله اذا لم يكن القضيتان موجهتين واما

اذا كانتا موجهتين فلا بد مع تلك الشرائط من شرط آخر في الكل اي

في المخصوصات والمحصورات وهو الاختلاف في الجهة لانهما لو اتحدتا

في الجهة لم تتناقضا لكن بالضروريتين في مادة الامكان كقولنا كل

انسان كاتب بالضرورة وليس كل انسان كاتبا بالضرورة فانهما

يكذبان لان ايجاب الكتابة لشيء من افراد الانسان ليس بضروري

Marfat.com

لاسلبها عنه وصدق الممكنتين فيها لقولنا كل انسان كاتب بالامكان وليس كل
نسان كاتبا بالامكان فقد بان ان اختلاف الجهة لابد منه في الموجهات **قال**
نقيض الضرورية المطلقة الممكنة العامة لان سلب الضرورة مع الضرورة مما
يتناقضان جزما ونقيض الدائمة المطلقة المطلقة العامة لان السلب في كل الاوقات
ينافيه الايجاب في البعض وبالعكس ونقيض المشروطة العامة الحينية الممكنة اعني
التي حكم فيها برفع الضرورة بحسب الوصف عن الجانب المخالف كقولنا كل من هو ذات
الجنب يمكن ان يبعل في بعض اوقات كونه مجنوبا ونقيض العرفية العامة الحينية المطلقة
اعني التي حكم فيها بثبوت المحمول للموضوع او سلبه عنه في بعض احيان وصف الموضوع
ومثالها ما مر **اقول** اعلم اولا ان نقيض كل شيء رفعه وهذا القدر كاف في اخذ
النقيض لقضية قضية حتى ان كل قضية يكون نقيضها رفع تلك القضية فلذا قلنا
كل انسان حيوان بالضرورة نقيضها انه ليس كذلك دائما في سائر القضايا لكن اذا
رفع القضية فربما يكون نفس رفعها قضية لها مفهوم محصل معين عند العقل من
القضايا المعتبرة وربما لم يكن في رفعها قضية لها مفهوم محصل عند العقل من القضايا
بل يكون لرفعها لازم مساو له مفهوم محصل عند العقل فاخذ ذلك اللازم المساوي
فاطلق اسم النقيض عليها تجوزا لحصول النقائض القضايا مفهومات محصلة عند العقل

مولانا عبد الحكيم

وانما حصلت تلك المفهومات ولم يكتف بالقدر الاجمالي في اخذ النقيض ليسهل استعماله

في الاحكام فالمراد بالنقيض في هذا الفصل احد الامرين اما نفس النقيض او لازم المساوي

اي العكس وعكس النقيض وكذا في قياس الخلف ١٢

واذا عرفت هذا فنقول نقيض الضرورية المطلقة الممكنة العامة لان الامكان

العام هو سلب الضرورة عن الجانب المخالف للحكم ولا خفاء في ان اثبات الضرورة

اي الجانب الذي قيد بالامكان العام ١٢ ع

في الجانب المخالف وسلبها في ذلك الجانب مما يتناقضان فضرورة الايجاب

تقيضها سلب ضرورة الايجاب وسلب ضرورة الايجاب بعينه امكان عام

وسالبة ضرورة السلب نقيضها سلب ضرورة السلب وهو بعينه امكان عام موجب

وكذلك امكان الايجاب نقيضه سلب امكان الايجاب اي سلب سلب ضرورة

السلب الذي هو بعينه ضرورة السلب وامكان السلب نقيضه سلب امكان السلب

اي سلب سلب ضرورة الايجاب الذي هو بعينه ضرورة الايجاب ونقيض الدائمة

المطلقة المطلقة العامة لان السلب في كل الاوقات ينافيه الايجاب في البعض

وبالعكس اي الايجاب في كل الاوقات ينافيه السلب في البعض وانما قال ينافيه بخلاف

ما قال في الضرورية لان الاطلاق لا يناقض دوام السلب بل يلازم نقيضه فان

دوام السلب نقيضه رفع دوام السلب ويلزمه اطلاق الايجاب لانه اذا لم يكن المحمول

دائم السلب لكان اما دائم الايجاب او ثابتا في بعض الاوقات دون بعض

Marfat.com

وايا ما كان يتحقق الطلاق الايجاب وكذلك دوام الايجاب بنا قض رفع
دوام الايجاب واذا ارتفع دوام الايجاب فاما ان يدوم السلب او يتحقق
السلب فى بعض الاوقات دون بعض وعلى كلا التقديرين فالطلاق
السلب لازم جزما وهكذا البيان فى ان نقيض المطلقة العامة الدائمة
المطلقة فانه اذا لم يكن الايجاب فى الجملة يلزم السلب دائما واذا لم يكن
السلب فى الجملة يلزم الايجاب دائما ونقيض المشروطة العامة
الحينية الممكنة وهى التى يحكم فيها بسلب الضرورة بحسب الوصف من
جانب المخالف كقولنا كل من به ذات الجنب يمكن ان يسعل فى بعض
اوقات كونه مجنوبا وذلك لان نسبتها الى المشروطة العامة كنسبة الممكنة العامة
الى الضرورية المطلقة فكما ان الضرورة بحسب الذات تناقض سلب الضرورة
بحسب الذات كذلك الضرورة بحسب الوصف تناقض سلب الضرورة

بحسب الوصف ونقيض العرفية العامة الحينية المطلقة وهي التي يحكم فيها

بالثبوت او السلب بالفعل في بعض اوقات وصف الموضوع ومثالها الطعام

من قولنا كل من به ذات الجنب يسعل بالفعل في بعض اوقات كونه مجنوبا

ونسبتها الى العرفية العامة كنسبة المطلقة الى الدائمة فكما ان الدوام بحسب

الذات ينافي الاطلاق بحسبها كذلك الدوام بحسب الوصف ينافي الاطلاق

بحسبه **قال** واما المركبات فان كانت كلية فنقيضها احد نقيضي جزئيه

وذلك جلي بعد الاحاطة بحقائق المركبات ونقائض البسائط فانك اذا

تحققت ان الوجودية اللادائمة تركيبها من مطلقتين عامتين احداهما

موجبة والاخرى سالبة وان نقيض المطلقة هو الدائمة تحققت ان نقيضها

اما الدائمة المخالفة او الدائمة الموافقة **اقول** القضية المركبة عبارة عن

مجموع قضيتين مختلفتين بالايجاب والسلب فنقيضها رفع ذلك المجموع

وان كان في الظاهر قضية واحدة لكن في الحقيقة فيها قضيتان الاولى صدوقة والاخرى غير صدوقة ١٢

لكن رفع المجموع انما يكون برفع احد جزئيه لا على التعيين فلجزئيه اذا تحققا تحقق المجموع

ورفع احد الجزئين هو احد نقيضي الجزئين لا على التعيين فيكون لازما

مساويا لنقيض المركبة وهو المفهوم المردد بين نقيضي الجزئين لان احد

النقيضين مفهوم مردد بينهما فيقال لما هذا النقيض واما ذلك النقيض

وبالحقيقة هو منفصلة مانعة الخلو مركبة من نقيض الجزئين فيكون

طريق اخذ نقيض المركبة ان تحلل الى بسيطيها ويوخذ لكل منهما النقيض

ومتركب منفصلة مانعة الخلو من النقيضين فهي مساوية لنقيضها لانه

متى صدق الاصل كذبت المنفصلة لانه متى صدق الاصل صدق

جزاه ومتى صدق الجزاء كذب نقيضاهما فتكذب المنفصلة المانعة الخلو ومتى كذب

جزئيها ومتى كذب الاصل صدقت المنفصلة لانه متى كذب الاصل فاما ان

يكذب احد جزئيه فيصدق نقيضه فتصدق المنفصلة لصدق

احد جزئيها وذلك اى اخذ نقيض المركبة جلي بعد الاحاطة بحقائق

المركبات ونقائض البسائط فانك اذا تحققت ان الوجودية اللادائمة مركبة من

مطلقتين عامتين اولاهما موافقة للاصل في الكيف واخراهما مخالفة له في الكيف

وتحققت ان نقيض المطلقة العامة الموافقة الدائمة المخالفة ونقيض المطلقة

العامة المخالفة الدائمة الموافقة علمت ان نقيض الوجودية اللادائمة اما الدائمة

Marfat.com

المخالفة والدائمة الموافقة فاذا قلنا كل انسان ضاحك بالفعل لا دائما

يكون نقيضه انه ليس كذلك بل اما ليس بعض الانسان ضاحكا دائما او بعض

الانسان ضاحك دائما فقولنا ليس كذلك وهو رفع للمجموع نقيض الصحيح

وقولنا بل اما كذا واما كذا المنفصلة المساوية للنقيض وعلى هذا القياس في سائر

المركبات **قال** وان كانت جزئية فلا يكفي في نقيضها ما ذكرناه لانه يكذب

بعض الجسم حيوان لا دائما مع كذب كل واحد من نقيضي جزئيها بل الحق في

نقيضها ان يرد بين نقيضي الجزئين لكل واحد احد اي كل واحد احد لا يخلو عن

نقيضهما فيقال كل واحد من افراد الجسم اما حيوان دائما او ليس

بحيوان دائما **اقول** لما كان حكم المركبات الكلية واما المركبات الجزئية فلا يكفي في نقيضها

ذكرنا من المفهوم المردد بين نقيضي الجزئين لجواز كذب المركبة الجزئية مع كذب

المفهوم المردد فان من الجائز ان يكون المحمول ثابتا دائما لبعض افراد الموضوع

ومسلوبا دائما عن الافراد الباقية فتكذب الجزئية اللادائمة لان مفهومها

ان بعض افراد الموضوع يكون بحيث يثبت له المحمول تارة ويسلب عنه اخرى

ولا فرد من افراد الموضوع في تلك المادة كذلك ويكذب ايضا كل واحد

من نقيضي جزئيها اي كليتين اما الكلية الموجبة فلدوام سلب المحمول

Marfat.com

من بعض الافراد واما الكلية السالبة فلدوام ايجاب المحمول لبعض

افراد كقولنا بعض الجسم حيوان لادائما فان الحيوان ثابت لبعض

زيد الجسم دائما ومسلوب عن افراده الباقية دائما فتلك الجزئية كاذبة

ح كذب قولنا كل جسم حيوان دائما ولاشئ من الجسم بحيوان دائما بل

نقيض الجسم الثاني ١٢ نقيض للجزء الاول ١٢

حق في نقيضها ان يرد بين نقيضي الجزئين لكل واحد ولحد لانا اذا

لنا بعض ج ب لادائما كان معناه ان بعض ج بحيث يثبت لب في

قت ولا يثبت لب في وقت آخر فنقيضه ان ليس كذلك فاذا لم يكن

بعض افراد ج بحيث يكون ب في وقت ولا يكون ب في وقت آخر يكون

ل واحد واحد من افراد ج اما ب دائما او ليس ب دائما وهو التردية

ين نقيضي الجزئين لكل واحد واحد اي كل واحد واحد لا يخلو عن

قيضهما فيقال في تلك المادة كل جسم اما حيوان دائما او ليس بحيوان

ائما ويشتمل على ثلث مفهومات لان كل واحد لحد من افراد الموضوع

لا يخلو اما ان يثبت له المحمول دائما او لا يثبت له دائما واذا لم يثبت له

فلا يخلو اما ان يكون مسلوبا عن كل واحد دائما او مسلوبا عن البعض

دائما وثابتا للبعض دائما فالجزء الثاني مشتمل على مفهومين فلو كبت

منفصلتها نعته الخلو من هذه المفهومات الثلث لكانت مساوية ايضا

لنقيضها كقولنا الماكل ج ب دائما ولاشئ من ج ب دائما او بعض ج ب دائما

وبعض ج ليس ب دائما فهو طريق ثان في اخذ النقيض فان قلت كما ان المركبة

الكلية عبارة عن مجموع قضيتين فكذلك المركبة الجزئية ورفع المجموع انما هو برفع

احد الجزئين اى احد نقيضى الجزئين الذى هو المفهوم المردد فكما يكفى في

نقيض الكلية فليكف في نقيض الجزئية والا فما الفرق قلت مفهوم الكلية المركبة

هو بعينه مفهوم الكليتين المختلفتين بالايجاب والسلب فاذا اخذ نقيضاهما

(اعتماد الوضوع بنهاره وهو جميع الافراد ١٢ ع)

يكون احد نقيضيهما مساويا لنقيضها واما مفهوم الجزئية المركبة فهو ليس مفهوم

الجزئيتين المختلفتين ايجابا وسلبا لان موضوع الايجاب في المركبة الكلية بعينه

موضوع السلب وموضوع الجزئية للوجبة لا يجب ان يكون موضوع الجزئية

السالبة لجواز تغايرهما بل مفهوم الجزئيتين اعم من مفهوم المركبة الجزئية لانه متى

صدقتا الجزئيتان المختلفتان بالايجاب والسلب مع اتحاد الموضوع

Marfat.com

لبيان نقيض الشرطيات

ستة الجزئيتان المختلفتان بالايجاب والسلب مطلقا بدون العكس فيكون احد نقيضهما

خص من نقيض مفهوم الجزئية لان نقيض الاعم خص من نقيض الاخص

لا يكون مساويا لنقيضه ولهذا جاز اجتماع المركبة الجزئية مع احد الكليتين على

كذب فان احدى الكليتين لما كان اخص من نقيض المركبة الجزئية والاخص

يجوز ان يكذب بدون الاعم فربما يصدق نقيض المركبة الجزئية ولا يصدق

احدى الكليتين وح يجتمعان على الكذب كما في المثال المضروب فان قولنا

بعض الجسم حيوان لا دائما كاذب فيصدق نقيضه مع كذب احدى الكليتين

الاخص مع نقيضه **قال** واما الشرطية فنقيض الكلية منها الجزئية

الموافقة في الجنس والنوع المخالفة في الكيف والكم وبالعكس **اقول**

اما الشرطيات فنقيض الكلية منها الجزئية المخالفة لها في الكيف الموافقة لها في

الجنس اى في الاتصال والانفصال والنوع اى في اللزوم والعناد والاتفاق

وبالعكس فنقيض الموجبة الكلية اللزومية السالبة الجزئية اللزومية

والعنادية الكلية العنادية الجزئية والاتفاقية الكلية الاتفاقية الجزئية

وهكذا في بواقي الشرطيات فاذا قلنا كلما كان آب فج د لزومية كان نقيضه

ليس كلما كان آب فج د لزومية واذا قلنا دائما اما ان يكون آب او ج د حقيقية

Marfat.com

فنقيض ليس دائما امكان يكون آب او ج حقيقية وعلى هذا القياس **قال**

البحث الثانى فى العكس المستوى وهو عبارة عن جعل الجزء الاول من القضية

ثانيا والثانى اولا مع بقاء الصدق والكيف بحالهما **اقول** من احكام القضايا

العكس[1] المستوى وهو عبارة عن جعل الجزء الاول من القضية ثانيا والجزء

[1] عبرة ١٢

الثانى اولا مع بقاء الصدق والكيف بحالهما كما اذا اردنا عكس قولنا كل

انسان حيوان بدلنا جزئيه وقلنا بعض الحيوان انسان او عكس قولنا لا

من الانسان بحجر قلنا لاشى من الحجر بانسان فالمراد بالجزء الاول والثانى

الجزءان فى الذكر لا فى الحقيقة فان[2] الجزء الاول والثانى من القضية فى

[2] هذا رجعنا النفى ان المراد بالذكر ايهم الذكر اصالة كما فى القضية الملفوظة وتبعا كما فى القضية المعقولة ١٢ مولانا عبد الحكيم رح

الحقيقة هو ذات الموضوع ووصف المحمول وبالعكس لا يصير ذات الموضوع

محمولا ووصف المحمول موضوعا بل موضوع العكس هو ذات المحمول فى الاصل ومحموله

هو وصف الموضوع فالتبديل ليس الا فى الجزئين فى الذكر اى فى الوصف

العنوانى ووصف المحمول لا فى الجزئين الحقيقيين لا يقال فعلى هذا[3] يلزم ان يكون

[3] المنفصلة عكس لان جزئيها متغايران فى الذكر والوضع وان لم يتغايرا بحسب

الطبع فاذا تبدل احدهما بالاخر يكون عكسها الصدق التعريف عليه

لكنهم صرحوا بانها لا عكس لها[4] لانا نقول لا[5] نسلم ان المنفصلة لا عكس لها

Marfat.com

فان المفهوم من قولنا اما ان يكون العدد زوجا او فردا الحكم على زوجية العدد
بمعاندة الفردية ومن قولنا اما ان يكون العدد فردا او زوجا الحكم على فردية
العدد بمعاندة الزوجية ولاشك ان المفهوم من معاندة هذا الذاتي غير
المفهوم من معاندة ذاك الذاتي هذا فيكون للمنفصلة عكس مغاير لها في المفهوم
الا ان لما لم يكن فيه فائدة لم يعتبروه فكانهم ما عنوا بقولهم لا عكس للمنفصلة
الا ذلك وانما قال جعل الجزء الاول من القضية ثانيا والثاني اولا لا تبديل
اى العكس المفيد ١٢
الموضوع بالمحمول كما ذكر بعضهم ليشمل عكس الحمليات والشرطيات وليس المراد
ببقاء الصدق ان العكس والاصل يكونان صادقين في الواقع بل المراد ان
كما هو المتبادر من الظاهر ١٢
الاصل يكون بحيث لو فرض صادقا لزم صدق العكس وانما اعتبر اللزوم
في الصدق لان العكس لازم من لوازم القضية ويستحيل صدق الملزوم
بدون صدق اللازم ولم يعتبروا بقاء الكذب اذ لم يلزم من كذب الملزوم
كذب اللازم فان قولنا كل حيوان انسان كاذب مع صدق عكسه وهو
قولنا بعض الانسان حيوان والمراد ببقاء الكيف ان الاصل لو كان موجبا
كان العكس ايضا موجبا وان كان سالبا فسالبا وانما وقع الاصطلاح عليه
لانهم تتبعوا القضايا فلم يجدوا في الاكثر بعد التبديل صادقة لازمة الموافقة

لها فی الکیف قال واما السوالب فان کانت کلیة فسبع منها وهی الوقتیتان
والوجودیتان والممکنتان والمطلقة العامة لا تنعکس لامتناع العکس فی اخصها
وهی الوقتیة لصدق قولنا بالضرورة لاشی من القمر بمنخسف وقت التربیع
لا دائما وکذب قولنا بعض المنخسف لیس بقمر بالامکان العام الذی هو اعم الجهات لان
کل منخسف فهو قمر بالضرورة واذا لم تنعکس الاخص لم تنعکس الاعم اذ لو انعکس
الاعم لانعکس الاخص لان لازم الاعم لازم الاخص ضرورة اقول قد
جرت العادة بتقدیم عکس السوالب لان منها ینعکس کلیة والکلی وان کان
سلبا یکون اشرف من الجزئی وان کان ایجابا لانه افید فی العلوم وضبط
فالسوالب اما کلیة واما جزئیة فان کانت کلیة فسبع منها وهی الوقتیتان
والوجودیتان والممکنتان والمطلقة العامة لا تنعکس لان اخصها وهی الوقتیة
لا تنعکس ومتی لم ینعکس الاخص لم ینعکس الاعم اما ان الوقتیة لا تنعکس
فلصدق قولنا لاشی من القمر بمنخسف بالضرورة وقت التربیع لا دائما مع
کذب قولنا بعض المنخسف لیس بقمر بالامکان العام الذی هو اعم الجهات
لان کل منخسف فهو قمر بالضرورة واما انه متی لم ینعکس الاخص لم ینعکس
الاعم فلانه لو انعکس الاعم لانعکس الاخص لان العکس لازم الاعم ولازم الاعم

لان الانخساف عبارة عن انظلام القمر ١٢

Marfat.com

لازم الاخص ولازم اللازم لازم واعلم ان معنى انعكاس القضية انه
يلزمها العكس لزوما كليا فلا يتبين ذلك بصدق العكس معها فى مادة
واحدة بل يحتاج الى برهان ينطبق على جميع المواد ومعنى عدم انعكاسها
انه ليس يلزمها العكس لزوما كليا فيتضح ذلك بالتخلف فى مادة واحدة
فانه لو لزمها لزوما كليا لم يتخلف فى شئ من المواد فلهذا اكتفى فى بيان
عدم الانعكاس بمادة واحدة دون الانعكاس **قال** اما الضرورية
والدائمة المطلقتان فتنعكسان دائمة كلية لانه اذا صدق بالضرورة
او دائما لاشئ من ج ب فيصدق دائما لاشئ من ب ج والا فبعض ب ج
بالاطلاق العام وهو مع الاصل ينتج بعض ب ليس ب بالضرورة فى
الضرورية ودائما فى الدائمة وهو محال **اقول** من السوالب الكلية
الضرورية المطلقة والدائمة المطلقة وهما تنعكسان سالبة دائمة كلية لانه
اذا صدق بالضرورة او دائما لاشئ من ج ب وجب ان يصدق دائما
لاشئ من ب ج والا لصدق نقيضه وهو بعض ب ج بالاطلاق العام
وينضم الى الاصل هكذا بعض ب ج بالاطلاق العام لاشئ من ج ب بالضرورة
او دائما ينتج بعض ب ليس ب بالضرورة فى الضرورية وبالدوام فى الدائمة

وهو محال وهذا المحال ليس بلازم من تركيب المقدمتين لصحته وكلامن
يكون جواز صدق النقيض مستلزما لامكان المحال وامكان المحال محال ١٢ ع
الاصل لانه مفروض الصدق فتعين ان يكون لازما من نقيض العكس
فيكون محالا فيكون العكس حقا لايقال لانسلم كذب قولنا بعض ب
ان المستلزم للمحال محال ١٢
ليس ب لجواز ان يكون الموضوع معدوما فيصدق سلبه عن نفسه
لانا نقول صدق السالبة اما لعدم موضوعها اولوجوده مع عدم
المحمول عنه لكن الاول ههنا منتف لوجود بعض ب بحيث فرض
صدق نقيض العكس فلو صدق ذلك السلب لم يكن الا لعدم
المحمول وهو محال ومن الناس من ذهب الى انعكاس السالبة الضرورية
كنفسها وهو فاسد لجواز امكان صفة لنوعين تثبت لاحدهما فقط
وبهذا ظهر ان السالبة العامة اخص قضية لازمة للدائمتين بعد التبديل ١٢ ع
بالفعل دون الاخر فيكون النوع الاخر مسلوبا عماله تلك الصفة بالفعل
بالضرورة مع امكان ثبوت الصفة له فلا يصدق سلبها عنه بالضرورة
لجواز ان مركوب زيد يكون ممكنا للفرس والحمار وثابتا للفرس بالفعل دون
الحمار فيصدق لاشئ من مركوب زيد بحمار بالضرورة ولا يصدق لاشئ
اى بالفعل بناء على ان عقلا الوضع معتبر بالفعل ١٢ ع
من الحمار بمركوب زيد بالضرورة لصدق نقيضه وهو بعض الحمار
مركوب زيد بالامكان **قال** واما المشروطة والعرفية العامتان

Marfat.com

فتنعكسان عرفية عامة كلية لانه اذا صدق بالضرورة اودائما لاشئ
من ج ب مادام ج فدائما لاشئ من ب ج مادام ب والا فبعض ب
ج حين هو ب وهو مع الاصل ينتج بعض ب ليس ب حين هو ب وهو محال
واما المشروطة والعرفية الخاصتان فتنعكسان عرفية عامة لدائمة
فى البعض اما العرفية العامة فلكونها لازمة للعامتين واما اللادوام
فى البعض فلانه لو كذب بعض ب ج بالاطلاق العام لصدق
لاشئ من ب ج دائما فتنعكس الى لاشئ من ج ب دائما وقد كان
كل ج ب بالفعل هذا خلف **اقول** السالبة الكلية المشروطة
والعرفية العامتان تنعكسان عرفية عامة كلية لانه متى صدق
بالضرورة اودائما لاشئ من ج ب مادام ج صدق دائما لاشئ من
ب ج مادام ب والا فبعض ب ج حين هو ب لانه نقيضه ونضمه
مع الاصل بان نقول بعض ب ج حين هو ب وبالضرورة اودائما
لاشئ من ج ب مادام ج فينتج بعض ب ليس ب حين هو ب وانه
محال وهو ناش من نقيض العكس فالعكس حق ومنهم من زعم
ان المشروطة العامة تنعكس كنفسها وهو باطل لان المشروطة العامة

هي التي لو صف للموضوع فيها دخل في تحقق الضرورة على ما سبق فيكون
مفهوم السالبة المشروطة العامة منافاة وصف المحمول لمجموع وصف
الموضوع وذاته ومفهوم عكسها منافاة وصف الموضوع لمجموع وصف
المحمول وذاته ومن البين ان الاول لا يستلزم الثاني واما المشروطة
والعرفية الخاصتان فتنعكسان عرفية عامة مقيدة باللادوام في
البعض فانه اذا صدق بالضرورة او دائما لاشي من ج ب ما دام ج
لا دائما فليصدق دائما لاشي من ب ج ما دام ب لا دائما في البعض
اي بعض ب ج بالفعل فان اللادوام في القضايا الكلية مطلقة
عامة كلية على ما عرفت واذا قيد بالبعض يكون مطلقة عامة جزئية
اما صدق العرفية العامة وهي لاشي من ب ج ما دام ب فلانها لازمة
للعامتين ولازم العام لازم الخاص واما صدق اللادوام في البعض
فلانه لو لم يصدق بعض ب ج بالفعل لصدق لاشي من ب ج دائما
وتنعكس الى لاشي من ج ب دائما وقد كان لادوام الاصل كل
ج ب بالفعل هذا خلف وانما لا تنعكسان الى العرفية العامة المقيدة
باللادوام في الكل لانه لا يصدق لاشي من الكاتب بساكن لاصلا

Marfat.com

مادام كاتبا لادائما ويكذب بلاشئ من الساكن بكاتب مادام ساكنا لادائما لكذب

اى ساكن الاصابع وكذا فى المثالين الباقيتين ١٢ ع

اللاد وام وهو كل ساكن كاتب بالاطلاق العام لصدق بعض الساكن ليس بكاتب

دائما لان من الساكن ما هو ساكن دائما كالارض [قال] وان كانت جزئية فالمشروطة

والعرفية الخاصتان تنعكسان عرفية خاصة لانه اذا صدق بالضرورة

او دائما بعض ج ليس ب مادام ج لادائما صدق دائما ليس بعض ب ج

مادام ب لادائما لانتفاء ذات الموضوع وهو ج دفلج بالفعل ودب ايضا

يحكم اللاد ولم وليس د ج مادام ب والا لكان ج حين هو ج فيكون ب حين

هو ج وقد كان ليس ب مادام ج هذا خلف واذا صدق ج وب عليه تسافيا

فيصدق بعض ب ليس ج مادام ب لادائما وهو المطلوب واما البواقى

فلا تنعكس لان يصدق بالضرورة بعض الحيوان ليس بانسان وبالضرورة

ليس بعض القمر بمنخسف وقت التربيع لادائما مع كذب عكسها بالامكان العام الذى هو ع

الجهات لكن الضرورية اخص البسائط والوقتية اخص المركبات الباقية ومتى لم تنعكس

لم ينعكس شئ منهما لما عرفت ان انعكاس العام مستلزم لانعكاس الخاص [اقول]

قد عرفت ان السوالب الكلية سبع منها لا تنعكس وست منها تنعكس فالسوالب

ذكرها كما تقدم لتذكير التعلم والاهتمام بحفظ ١٢ ع

الجزئية لا تنعكس الا المشروطة والعرفية الخاصتان فانهما تنعكسان عرفية

خاصة كلنه اذا صدق بالضرورة دائما ليس بعض ج ب مادام ج لا دائما

صدق دائما ليس بعض ب ج مادام ب لا دائما لانا نفرض ذلك البعض الذي

هو ج وليس ب مادام ج لا دائما فقد ج بالفعل وهو ظاهر

وقد ب بحكم اللادوام وقد ليس ج مادام ب والا لكان قد ج في بعض اوقات

كونه ب فيكون ب في بعض اوقات كونه ج لان الوصفين اذا اتفقا على ذات يثبت

كل منهما في وقت الآخر وقد كان قد ليس ب مادام ج هذا خلف واذ قد صدق

ج وب على ج وتنافيا فيه اي متى كان ج لم يكن ب ومتى كان ب لم يكن ج صدق

بعض ب ليس ج ما دام ب لا دائما فانه لما صدق على ج ب وصدق ليس

ج ما دام ب صدق بعض ب ليس ج ما دام ب وهو الجزء الاول من العكس

ولما صدق عليه انه ج وب صدق عليه بعض ب ج بالفعل وهو لا دوام

العكس فيصدق العكس بجزئيه معا ولما السوالب الجزئية الباقية تنعكس

لانها اما السوالب الاربع التى هى الدائمتان والعامتان واما السوالب السبع
المذكورة واخص الاربع الضرورية واخص السبع الوقتية وشئ منهما لا ينعكس
الضرورية فلصدق قولنا بعض الحيوان ليس بانسان بالضرورة معكوسه
بعض الانسان ليس بحيوان بالامكان العام اذ كل انسان حيوان بالضرورة
واما الوقتية فلصدق بعض القمر ليس بمنخسف وقت التربيع لا دائما وكذب
بعض المنخسف ليس بقمر بالامكان العام لان كل منخسف قمر بالضرورة
واذا لم ينعكس الاخص لم ينعكس الاعم لان انعكاس الاعم مستلزم
لانعكاس الاخص لا يقال قد تبين ان السوالب السبع الكلية لا تنعكس
ويلزم من ذلك عدم انعكاس جزئياتها لان الكلية اخص من الجزئية
وعدم انعكاس الاخص ملزوم لعدم انعكاس الاعم فكان فى ذلك كفاية
فلا حاجة الى هذا التطويل لانا نقول هذا الطريق لخر لبيان عدم انعكاس
الجزئيات وتعيين الطريق ليس من دأب المناظرة **قال** واما الموجبة
الكلية كانت او جزئية فلا تنعكس كلية اصلا لاحتمال كون المحمول اعم
من الموضوع كقولنا كل انسان حيوان واما فى الجهة فالضرورية والدائمة
والعامتان تنعكس حينية مطلقة لانه اذا صدق كل ج ب باحدى الجهات

Marfat.com

الاربع المذكورة فبعض بج بج حين هو ب وكلا فلا شئ من بج بملازم

وهو مع الاصل ينتج لاشئ من ج ج بالضرورة اودائما فى الضرورية وا

ومادام ج ج فى العامتين وهو محال واما الخاصتان فتنعكسان حينئذ

مطلقة مقيدة باللادوام اما الحينية المطلقة فلكونها لازمة لعامة

واما قيد اللادوام فى الاصل الكلى فلانه لوكذب بعض ب ليس ج

بالفعل لصدق كل ب ج دائما فنضمه الى الجزء الاول من الاصل

قولنا بالضرورة اودائما كل ج ب مادام ج ينتج كل ب ب دائما ونضمه الى الجزء

الثانى ايضا هو قولنا لاشئ من ج ب بالاطلاق العام ينتج لاشئ من ب ب

بالاطلاق العام فيلزم لاجتماع النقيضين وهو محال ولما فى الجزئى

فنفرض الموضوع هو ليس ج بالفعل وكان ج دائما فب دائما ادام الباء

بدوام الجيم لكن اللازم باطل لنفيه الاصل باللادوام واما الوجوديتان والمطلقة

العامة فتنعكس مطلقة عامة لانه اذا صدق كل ج ب بالجهات الخمس المذكورة

فبعض ب ج بالاطلاق العام ولا يصدق لاشئ من ب ج دائما وهو مع الاصل ينتج

لاشئ من ج ج دائما وهو محال **اقول** لما مر كان حكم السوالب واما الموجبات

فهى لا تنعكس فى الكلية كلية سواء كانت كلية وجزئية لجواز ان يكون المحمول

Marfat.com

ما عن الموضوع وامتناع حمل الخاص على كل افراد العام كقولنا كل

انسان حيوان وعكسه كليا كاذب واما في الجهة. فالضروريتان والدائمتان

عامتان تنعكس حينية مطلقة بالخلف فانه اذا صدق كل ج ب

بعض ب باحدى الجهات الاربع اى بالضرورة اودائما اوما دام ج ب و

ليصدق بعض ب ج حين هو ب ولا الصدق نقيضه وهو لاشئ من

ج ما دام ب وهو مع الاصل ينتج لاشئ من ج ج بالضرورة اودائما

بان الاصل ضروريا اودائما اوما دام ج ان كان احدى العامتين

وهو محال وليس لاحد ان يمنع استحالته بناء على جواز سلب شئ عن نفسه

عند علامه لان الاصل موجب فيكون ج موجودا واما الخاصتان فتنعكسان

حينية مطلقة لادائمة فانه اذا صدق بالضرورة اودائما كل ج

ب او بعضه ب ما دام ج لادائما صدق بعض ب ج حين هو ب لادائما

الحينية المطلقة وهي بعض ب ليس ج بالاطلاق العام فلانه لو كذب

ما اللادوام وهو بعض ب ليس ج بالاطلاق العام فلانه لو كذب

لصدق كل ج ب دائما ونضمه الى الجزء الاول من الاصل هكذا كل ب ج دائما وبالعكس

او دائما كل ج ب ما دام ج فينتج كل ب ب دائما ونضمه الى الجزء الثاني الذي هو للاول

ونقول كل ب ج دائما ولا شيء من ج ب بالاطلاق العام لينتج لا شيء من ب ب بالاطلاق

فلو صدق كل ب ج دائما لزم صدق كل ب ب دائما ولا شيء من ب ب بالاطلاق

وانه اجتماع النقيضين وهو محال هذا اذا كان الاصل كليا واه

اي يستلزم لكونهما كليتين والتناقض انما هو بين الكلية والجزئية ١٢

اذا كان جزئيا فلا يتم فيه هذا البيان لان جزئية جزئيتان والجزئيتان

لا تنتج في كبرى الشكل الاول على ما تسمع فلا بد فيه من طريق

آخر وهو الافتراض بان يفرض الذات التي صدق عليها ج وب

ما دام ج لا دائما د فقد ب و د ج وهو ظاهر و د ليس ج بالفعل والا

لكان ج دائما فيكون ب ب دائما لانا حكمنا في الاصل ان ب ب ما دام ج و ق

كان د ب لا دائما هذا خلف واذا صدق عليه انه ب وليس ج بالفعل

صدق بعض ب ليس ج بالفعل وهو مفهوم لا دوام العكس ولو اجر

هذا الطريق في الاصل الكلي واقتصر على البيان في الاصل الجزئي لتم

على ما لا يخفى والوقتيان والوجوديتان والمطلقة العامة تنعكس مطلقة

لانا اذا صدق كل ج ب بالحدى الجهات الخمس فبعض ب ج بالاطلاق

Marfat.com

العام والا فلا شئ من ب ج دائما وهو مع الاصل ينتج لا شئ من ج ج
دائما وهو محال **قال** وان شئت عكست نقيض العكس في الموجبات
ليصدق نقيض الاصل والاخص منه **اقول** للقوم في بيان عكوس
القضايا ثلث طرق الخلف وهو ضم نقيض العكس مع الاصل لينتج محالا
والافتراض وهو فرض ذات الموضوع شيئا معينا وحمل وصفي الموضوع
والمحمول عليه ليحصل مفهوم العكس وهو لا يجري الا في الموجبات
والسوالب المركبة لوجود الموضوع فيها بخلاف الخلف فانه يعم الجميع
والثالث طريق العكس وهو ان يعكس نقيض العكس ليحصل ما بإزاء في
الاصل فلما نبه فيما سبق على الطريقين الاولين حاول التنبيه على هذا
الطريق ايضا فقال ان تعكس نقيض العكس في الموجبات ليصدق
نقيض الاصل او الاخص منه فان الاصل اذا كان كليا ونقيض عكسه
سلبا كليا انعكس النقيض كنفسه في اللكم كليا وهو اخص من نقيض
الاصل وان كان جزئيا فان كان مطلقة عامة انعكس نقيض عكسها
الى ما بإزاء قضها لان نقيض عكسها سالبة كلية دائمة وهي تنعكس كنفسها
الى نقيضها وان كان احدى القضايا الباقية انعكس نقيض عكوسها

Marfat.com

الى ماهو اخص من نقايضها اما فى الدائمتين والعامتين والخاصتين

فلان[ل] نقيض عكوسها سالبة عرفية عامة وهى[م] تنعكس الى العرفية العامة

التى هى اخص من نقايضها واما فى الوقتيتين والوجوديتين فلان نقيض

عكوسها سالبة دائمة وعكسها[ع] اخص من نقايضها مثلا اذا صدق

بعض ج ب بالاطلاق صدق بعض ب ج بالاطلاق ولا اقل شئ من

ب ج دائما وتنعكس الى لاشئ من ج ب وهو نقيض بعض ج ب

بالاطلاق فيلزم اجتماع النقيضين واذا صدق بعض ج ب

بالضرورة فبعض ب ج حين هو ب ولا اقل شئ من ب ج مادام

ب دائما فلاشئ من ج ب مادام ج وهو اخص من نقيض بعض ج

ب بالضرورة اعنى قولنا لاشئ من ج ب بالامكان وعلى هذا القياس

وانما خصص هذا الطريق بالموجبات[ع] لان بيان انعكاس السوالب به

موقوف على عكوس الموجبات كما توقف بيان انعكاسها على عكوس

السوالب فلما قدمها امكنه ان يبين به عكوس الموجبات بخلاف

السوالب **قال** واما الممكنتان فحالهما فى الانعكاس وعدمه

غير معلوم لتوقف البرهان المذكور للانعكاس فيهما على انعكاس

Marfat.com

البتة الضرورية كنفسها او على انتاج الصغرى الممكنة مع الكبرى الضرورية

شكل الاول والثالث اللذين كل واحد منهما غير منتج ولعدم الظفر

ل يوجب الانعكاس وعدمه **اقول** قد ماء المنطقيين ذهبوا

عكاس الممكنتين ممكنة عامة واستدلوا عليه بوجوه احدها الخلف

اذا صدق بعض ج ب بالامكان صدق بعض ب ج بالامكان

م والا فلا شئ من ب ج بالضرورة ونضم مع الاصل ونقول بعض

ب بالامكان ولا شئ من ب ج بالضرورة ينتج بعض ج ليس ج

ضرورة وانه محال وثانيها الافتراض وهو ان يفرض ذات ج وب

فذ ب بالامكان وذ ج فبعض ب ج بالامكان وهو المطلوب وثالثها

بقي العكس فانه لو كذب بعض ب ج بالامكان لصدق لا شئ من ب

بالضرورة فينعكس الى لا شئ من ج ب بالضرورة وقد كان بعض

ب بالامكان فيجتمع النقيضان وهذه الدلائل لا تتم الا الاولان

توقفهما على انتاج الصغرى الممكنة في الشكل الاول والثالث وستعرف

انها عقيمة ولما الثالث فلتوقفه على انعكاس المسالبة الضرورية كنفسها

وقد تبين انها لا تنعكس لدائمة فلما لم يتم هذه الدلائل ولم يظفر المصـ

Marfat.com

بدليل يدل على الانعكاس ولا على عدمه توقف فيه واعلم انا اذا اعتبرنا

الموضوع بالفعل كما هو مذهب الشيخ ظهر عدم انعكاس الممكنة لان

مفهوم الاصل ان ما هو ج بالفعل ب بالامكان ومفهوم العكس ان

ما هو ب بالفعل ج بالامكان ويجوز ان يكون ب بالامكان وان لا يخرج

من القوة الى الفعل اصلا فلا يصدق العكس وما يصدق المثال المذكور

في المسالبة الضرورية فانه يصدق كل حمار مركوب زيد بالامكان ويكذب

بعض ما هو مركوب زيد بالفعل حمار بالامكان لان كل ما هو مركوب زيد

بالفعل فرس بالضرورة ولا شيء من الفرس بحمار بالضرورة فلا شيء

مما هو مركوب زيد بحمار بالضرورة واما اذا اعتبرناه بالامكان كما هو

مذهب الفارابي ينعكس الممكنة كنفسها لان مفهومها ان ما هو ج بالامكان

هو ب بالامكان فما هو ب بالامكان ج بالامكان لا محالة ويتضح

لك من هذه المباحث ان انعكاس السالبة الضرورية كنفسها لمستلزم

لانعكاس الموجبة الممكنة كنفسها وبالعكس وكل ذلك بطريق العكس

قال واما الشرطية فالمتصلة الموجبة تنعكس موجبة جزئية والبتة

الكلية سالبة كلية اذ لو صدق نقيض العكس لانتظم مع الاصل قياس

Marfat.com

منتجا للمحال واما السالبة الجزئية فلا تنعكس لصدق قولنا قد لا يكون
اذا كان هذا حيوانا فهو انسان مع كذب العكس واما المنفصلة فلا يتصور
فيها العكس لعدم الامتياز بين جزئيها بالطبع **اقول** الشرطيات
المتصلة اذا كانت موجبة سواء كانت موجبة كلية او موجبة جزئية تنعكس موجبة
جزئية وان كانت سالبة كلية تنعكس سالبة كلية بالخلف فانه
لو صدق نقيض العكس لا تنتظم مع الاصل قياسا منتجا للمحال اما اذا
كانت موجبة فلانه اذا صدق كلما كان او قد يكون اذا كان آب فج
وجب ان يصدق قد يكون اذا كان ج د فآب والا فليس البتة اذا
كان ج د فآب وينتظم مع الاصل هكذا قد يكون آب فج د وليس
البتة اذا كان ج د فآب ينتج قد لا يكون اذا كان آب فآب وهو مع
ضرورة صدق قولنا كلما كان آب فآب واما اذا كانت سالبة فلانه
اذا صدق قولنا ليس البتة اذا كان آب فج د فليس البتة اذا كان
ج د فآب والا فقد يكون اذا كان ج د فآب وهو مع الاصل ينتج قد
لا يكون اذا كان ج د فج د هذا خلف وانما لم ينعكس الموجبة الكلية
كلية لجواز ان يكون التالي اعم من المقدم وامتناع استلزام العام

Marfat.com

للخاص كليا كقولنا كلما كان الشئ انسانا كان حيوانا وعكسه كليا
كاذب واما السالبة الجزئية فلا تنعكس لصدق قولنا قد لا يكون اذا
كان هذا حيوانا فهو انسان مع كذب قولنا قد لا يكون اذا كان هذا
انسانا كان حيوانا لانه كلما كان هذا انسانا كان حيوانا هذا اذا
كانتا المتصلتان لزومية اما اذا كانتا اتفاقية فانكانتا اتفاقيتين خاصتين
لم يتعاكسا لان معناها موافقة صادق لصادق وقد علمت ان هذا الصادق
يوافق ذلك الصادق كذلك يوافق ذلك هذا فلا فائدة في انكانتا
عامتين لم تنعكسا لجواز موافقة الصادق للتقدير بدون العكس حيث
لان الصادق صادق على اى تقدير فرض اذا كان ممكن الاجتماع منه ره
لا يكون التقدير صادقا واما المنفصلات فلا يتصور فيها العكس لعدم
امتياز جزئيها بحسب الطبع وقد عرفت ذلك في صدر البحث قال
البحث الثالث في عكس النقيض وهو عبارة عن جعل الجزء الاول
من القضية نقيض الثاني والثاني عين الاول مع مخالفة الاصل
في الكيف موافقته في الصدق اقول قال قدماء المنطقيين عكس
النقيض هو جعل نقيض الجزء الثاني جزء الاول ونقيض الجزء الاول
ثانيا مع بقاء الكيف والصدق بحالهما فاذا قلنا كل انسان حيوان

Marfat.com

كان عكسكلما ليس ج حيوان ليس بانسان وحكم الموجبات فيه

حكم السوالب في العكس المستوى بالعكس حتى ان الموجبة الكلية تنعكس كنفسها

فاذا صدق قولنا كل ج ب انعكس الى قولنا كلما ليس ب ليس ج والا

فبعض ما ليس ب ج وتنعكس بالعكس المستوى الى قولنا بعض ج ليس

ب وقد كان كل ج ب هذا خلف ويضم الى الاصل هكذا بعض ما ليس

ب ج وكل ج ب ينتج بعض ما ليس ب ب وانه محال والموجبة الجزئية

لا تنعكس لصدق قولنا بعض الحيوان لا انسان وكذب قولنا بعض الانسان

ليس بحيوان والسالبة كلية كانت او جزئية تنعكس الى سالبة جزئية فاذا

قلنا لا شيء من ج ب او ليس بعض ب فليصدق ليس بعض ما ليس ب ليس

ج والا فكل ما ليس ب ليس ج وتنعكس بعكس النقيض الى قولنا كل ج ب

وقد كان لا شيء او ليس بعض ج ب هذا خلف وهكذا الشرطية المتصلة الموجبة

الكلية تنعكس كنفسها لانها اذا صدق كلما كان آ ب فحد ق فكل ما ليس ج د

ليس آ ب لان انتفاء اللازم يستلزم انتفاء الملزوم والا لجاز انتفاء اللازم مع

بقاء الملزوم وهو مما يهدم الملازمة بينهما والموجبة الجزئية لا تنعكس لصدق

قولنا قد يكون اذا كان الشيء حيوانا كان لا انسانا ولو كذب قولنا قد يكون اذا كان الشيء

Marfat.com

انسانا لم يكن حيوانا والسالبتان تنعكسان الى سالبة جزئية لانه اذا صدق

ليس البتة اوقد لا يكون اذا كان آب فج دفقد لا يكون اذا لم يكن ج د لم يكن

آب والا فكلما لم يكن ج د لم يكن آب وتنعكس الى كلما كان آب كان ج د وقد

كان ليس البتة اوقد لا يكون اذا كان آب فج د هذا خلف قال المتاخرون لا نسلم

ان لو لم يصدق العكس لصدق بعض ما ليس ب ج غاية ما في الباب انه يلزم منه

صدق قولنا ليس بعض ما ليس ب ليس ج لكنه لا يلزم منه صدق بعض ما ليس

ب ج لان السالبة المعدولة اعم من الموجبة المحصلة وصدق الاعم لا يستلزم

صدق الاخص فلما منعوا تلك الطريقة غيروا التعريف الى ما عرف به المصنف وهو

جعل الجزء الاول من القضية نقيض الثاني والثاني عين الاول مع مخالفة

الاصل في الكيف وموافقته في الصدق فالمراد بالقضية ههنا هي التي تحصل

بعد هذا التبديل بخلاف القضية المذكورة في تعريف العكس المستوى

فانها هي الاصل يعني ناخذ الجزء الثاني من الاصل ونجعل الجزء الاول نقيضا

له ونا خذ الجزء الاول من الاصل ونجعل الجزء الثاني عينه فلذا حاولنا

عكس قولنا كل انسان حيوان اخذنا الحيوان وجعلنا الجزء الاول نقيضه

اي اللاحيوان واخذنا الانسان وجعلنا الجزء الثاني عينه فيحصل لا شيء

Marfat.com

ليس حيوانا بانسان وهي القضية المنعكس من العكس والاوضح ان يقال

جعل نقيض الجزء الثاني من الاصل والاوعين الجزء الاول ثانيا مع الخاتمة

كيف وموافقته في الصدق **قال** واما الموجبات فان كانت كلية

سبع منها وهي التي لا تنعكس سوالبها بالعكس المستوى لا تنعكس لانه

صدق بالضرورة كل قمر فهو ليس بمنخسف وقت الترتيب لا دائما ودون

سلما عرفت وتنعكس الضرورية والدائمة كلية لانه اذا صدق

لضرورة او دائما كل ج ب فدائما لا شئ مما ليس ب ج والا فبعض ما ليس

هو ج بالفعل وهو مع الاصل ينتج بعض ما ليس ب فهو ب بالضرورة

ا الضرورية ودائما في الدائمة وهو محال واما المشروطة والعرفية العامتان

تنعكسان عرفية عامة كلية لانه اذا صدق بالضرورة او دائما كل

ج ب مادام ج فدائما لا شئ مما ليس ب ج مادام ليس ب والا فبعض

ليس ب فهو ج حين هو ليس ب وهو مع الاصل ينتج بعض ما ليس ب

و ب حين هو ليس ب وهو محال واما الخاصتان فتنعكسان

عرفية عامة لا دائمة في البعض اما العرفية العامة فلاستلزام العلمتين

اياها واما اللادوام في البعض فلانه يصدق بعض ما ليس ب فهو ج

بالاطلاق العام والا فلا شئ مما ليس بـ ج دائما فتنعكس الى لا شئ من
ج ليس بـ دائما وقد كان لا شئ من ج ب بحكم اللادوام ويلزمه كا
ج فهو ليس ب بالفعل لوجود الموضوع هذا خلف **اقول** على ما
المتاخرين حكم الموجبات فيه حكم السوالب في العكس المستوى بد
العكس فالموجبات ان كانت كلية فالسبع التي لا تنعكس سوالبها كلية
المستوى لا تنعكس بعكس النقيض لان الوقتية اخصها وهي لا تنعكس
الصدق قولنا بالضرورة كل قمر فهو ليس بمنخسف وقت التربيع لا دائما
كذب عكسه وهو ليس بعض المنخسف بقمر بالامكان العام لما عرفت
ان كل منخسف قمر بالضرورة واذا لم تنعكس الوقتية لم تنعكس شئ من
السبع لان عدم انعكاس الاخص يستلزم عدم انعكاس الاعم لما
غير مرة والضروريتان والدائمتان تنعكسان دائما كليتين لانه اذا صدق
بالضرورة او دائما كل ج ب فدائما لا شئ مما ليس ب ج والا فبعض
ليس ب ج بالفعل ونضمه الى الاصل ونقول بعض ما ليس ب ج بالفع
وبالضرورة او دائما كل ج ب ينتج بعض ما ليس ب فهو ب بالضرورة انكا
الاصل ضروريا او دائما ان كان دائما وانه محال والضروريتان لا تنعكسان

بيان عكس نقيض الموجبات الكلية

لانه يصدق فى المثال المذكور بالضرورة كل مركوب يد فرس مع كذب
لاشئ مما ليس بفرس مركوب يد بالضرورة لصدق قولنا بعض ما ليس
بفرس مركوب يد بالامكان العام وهو الحمار والمشترطة والعرفية العامتان
تنعكسان عرفية عامة كلية لانا اذا قلنا بالضرورة او دائما كل ج ب ما دام ج فدائما
لاشئ مما ليس ب ج ما دام ليس ب والا فبعض ما ليس ب ج حين هو ليس ب ف نضم له
الاصل هكذا بعض ما ليس ب ج حين هو ليس ب وبالضرورة او دائما كل
ج ب ما دام ج ينتج بعض ما ليس ب ب وانه خلف والمشترطة والعرفية
الخاصتان تنعكسان عرفية عامة لا دائما فى البعض فانه اذا صدق
بالضرورة او دائما كل ج ب ما دام ج لا دائما فدائما لاشئ مما ليس ب
ج ما دام ليس ب لا دائما فى البعض لما صدق قولنا لاشئ مما ليس ب
ج ما دام ليس ب فلان لازم العامتين ولازم العام لازم للخاص واما
اللادوام فى البعض اى بعض ما ليس ب ج بالاطلاق العام فلانه لولاه
لصدق قولنا لاشئ مما ليس ب ج دائما فتنعكس الى قولنا لاشئ من ج
ليس ب دائما وقد كان بحكم لادوام الاصل لاشئ من ج ب بالفعل فيستلزم
لقولنا كل ج هو ليس ب بالفعل لاستلزام السالبة البسيطة الموجبة

المعدولة المحمول عند وجود الموضوع الذى هو محقق ههنا بسبب

ايجاب الاصل لكن كل جج هو ليس ب ب بالفعل صادق لصدق ملزومه

فيكذب لاشئ من جج ليس ب ب دائما فيكون اللادوام فى البعض حقا قال

ان كانت جزئية فالخاصتان تنعكسان عرفية خاصة لانه اذا صدق

بالضرورة او دائما بعض جج ب ب مادام جج لادائما وجب ان يصدق بعض

ما ليس ب ب ليس جج مادام ليس ب ب لادائما لانا نفرض ذات الموضوع

وهو جج قد ليس ب ب بالفعل للادوام ثبوت الباء له وليس جج مادام ليس

ب ب والا لكان جج حين هو ليس ب ب فليس ب ب حين هو جج وقد كان ب ب

مادام جج هف وجج ب ب بالفعل وهو ظاهر فبعض ما ليس ب ب ليس جج مادام

ليس ب ب لادائما وهو المطلوب واما البواقى فلا انعكاس لصدق قولنا

بعض الحيوان ليس بانسان بالضرورة المطلقة وبعض القمر هو ليس

بمنخسف بالضرورة الوقتية دون عكسها باعم الجهات ومتى لم تنعكس

لم تنعكس شئ منها لما عرفت فى العكس المستوى **اقول** الخاصتان

من الموجبات الجزئية تنعكسان عرفية خاصة لانه اذا صدق بالضرورة

او دائما بعض ج ب مادام ج لادائما فبعض ما ليس ب ب ليس ج مادام ليس ب

Marfat.com

ائما لانا نفرض ذات الموضوع وهو ج دفقد ليس ب بالفعل بحكم الادوام
ل ودليس ج مادام ليس ب والا لكان ج فى بعض اوقات كونه ليس
هو ليس ب فى بعض اوقات كونه ج وقد كان ب فى جميع اوقات كونه
هذا خلف ودج بالفعل وهو ظاهر واذا صدق على ما انه ليس ب
ليس ج مادام ليس ب فبعض ما ليس ب ليس ج مادام ليس ب
والجزء الاول من العكس واذا صدق عليها انه ج بالفعل فبعض ما
ن ب ج بالفعل وهو مفهوم اللادوام فيصدق العكس بجزئيه وهو
م واما الموجبات الجزئية الباقية فلا تنعكس لان الوقتية اخص من
ضرورية اخص الاربع التى هى الدائمتان والعامتان وهما لا تنعكسان
الضرورية فلصدق قولنا بالضرورة بعض الحيوان هو ليس بانسان
ون عكسه وهو بعض الانسان ليس بحيوان بالامكان العام لصدق
ا بالكل انسان حيوان بالضرورة واما الوقتية فلانه يصدق بعض القمر
ليس منخسف وقت التربيع لا دائما مع كذب بعض المنخسف ليس
مر بالامكان العام لان كل منخسف قمر بالضرورة ومتى لم تنعكس لم ينعكس
ثم من الموجبات الجزئية لما عرفت مرارا **قال** واما السوالب كلية

مولانا عصام

Marfat.com

بيان عكس نقيض السوالب

كانت اوجزئية فلا تنعكس كلية لاحتمال كون نقيض المحمول اعم من الموضوع وتنعكس الخاصتان جزئية مطلقة لانه اذا صدق بالضرورة او دائما لاشئ من ج ب ما دام ج ب لا دائما نفرض الموضوع د فهو ليس ب بالفعل ود ج في بعض اوقات كونه ليس ب لانه ليس ب في جميع اوقات كون ج فبعض ما ليس ب فهو ج في بعض الحيان ليس ب وهو المدعى واما الوقتيتان والوجوديتان فتنعكس مطلقة عامة لانه اذا صدق بالضرورة لاشئ من ج ب باحدى هذه الجهات نفرض الموضوع د فهو ليس ب وج ب لوجود الموضوع في بعض ما ليس ب فهو ج بالفعل وهو المطلوب وهذا بين عكس جزئياتها **اقول** واما السوالب فكلية كانت اوجزئية لا تنعكس كلية لاحتمال ان يكون نقيض المحمول اعم من الموضوع وامتناع ايجاب الاخص لكل افراد الاعم كقولنا لاشئ من الانسان بحجر ليس بحجر اعم من الانسان فامتنع ان تنعكس الى كل ما ليس بحجر انسان (واما يصدق عن الانسان وعلى كثير من الحيوانات ١٢) وتنعكس الخاصتان جزئية مطلقة لانه اذا صدق بالضرورة او دائما لاشئ من ج ب او ليس بعض ب ما دام ج ب لا دائما فليصدق بعض ج في بعض اوقات كونه ليس ب لان ذات الموضوع موجودة له حالة الذات فيصدق عليه انه ليس ب بالفعل ولا يصدق عليه انه ب بالفعل وهذا معنى قولنا بالفعل ولا يصدق عليه انه ب بالفعل ولا بالامكان العام لان الامكان العام يصدق على ما بالفعل ايضا وهذا معنى قولنا ليس ب بالامكان العام ولا يصدق عليه انه ليس ب بالضرورة لان الضرورة تنافي الامكان العام وهذا معنى قولنا ليس ب بالضرورة ولا يصدق عليه انه ليس ب بالفعل لان ما بالفعل لا ينافي الامكان العام وهذا معنى قولنا ليس ب بالفعل ولا يصدق عليه انه ليس ب بالامكان العام لان ما بالامكان العام يصدق عليه انه ليس ب بالفعل وهذا معنى قولنا ليس ب بالامكان العام ولا يصدق عليه انه ليس ب بالضرورة لان ما بالضرورة يصدق عليه انه ليس ب بالامكان العام وهذا معنى قولنا ليس ب بالضرورة ولا يصدق عليه انه ليس ب بالفعل لان ما بالفعل يصدق عليه انه ليس ب بال

نرض د فد لیس ب وهو مفهوم الجزء الاول ودج فی بعض اوقات

ه لیس ب لانه کان لیس ب فی جمیع اوقات کونه ج ولذا لصدق علی

یس ب وان ج فی بعض اوقات کونه لیس ب فبعض ما لیس ب ج

هو لیس ب وهو المدعی هذا ما فی الکتاب والصواب انهما تنعکسان

تلا دائمة اما الحینیة فلما ذکرنا واما اللادوام فلانه یصدق علی د

یس ج بالفعل والا لکان ج دائما فیکون لیس ب دائما اللادوام مسلب

بدوام الجزئیة وقد کان لا دائما هذا خلف ولذا صدق علی ان لیس ب

لیس ج بالفعل صدق بعض ما لیس ب لیس ج بالفعل وهو

وم اللادوام او اما الوقتیة لن والوجودیتان فتنعکسان مطلقة

تلانه لا شیء من ج ب او لیس بعضه ب لا دائما او احد

الجهات وجب ان یصدق بعض ما لیس ب ج بالاطلاق العام

غرض للوضوع د فد لیس ب وهو مفهوم الجزء الاول ودج بالفعل

اللادوام فبعض ما لیس ب ج بالاطلاق وهو المطلوب وانما

بعد قید اللادوام والا ضرورة الی العکس لجواز ان یکون ج ضروریا

فلا یصدق د لیس ج بالامکان کقولنا لیس بعض الانسان بکاتبا

عدم انعکاس السوالبه کلیه

قوله فلیس ب ای مسلوب فانه

ب سواء کان الموضوع موجودا

او لا لانه ثابت للاب اعنی

الحمول علی ما دام فانه لیس

من لوازم الاول بل یحتاج فیه

الی اعتبار اللادوام ولا حاجة الیه

فانه بعد اعتبار اللادوام یصدق ان

یکون صدقها باعتبار انتفاء الوصف

لیس ب لا باعتبار انتفاء الوصف

الموضوع ای مولانا عبد الحکیم رحمه الله

قوله ج بالادوام ای فی بعض

او الاضرورة ان لا دوام فی بعض

الوضوع ای مقتضی سلب اللادوام

ان لا دوام فی ضمن الدوام فذا

ان لا دوام فی ضمن الدوام بالدوام

لا بالضرورة مع كذب بعض الكاتب انسان لا بالضرورة لان كل كاتب انسا
بالضرورة **قال** واما بواقي السوالب والشرطية موجبة كانت او سالب
فغير معلومة الانعكاس لعدم الظفر بالبرهان **اقول** من الناس من
ذهب الى انعكاس السوالب الباقية والشرطيات اما انعكاس الفعلية
منها فلانه اذا صدق لاشيء من جـ ب بالاطلاق العام فبعض ما ليس ب
جـ بالاطلاق العام والا فلا شيء مما ليس ب جـ دائما فلا شيء من جـ ليس
دائما ويلزم كل جـ ب دائما لو قد كان لاشيء من جـ ب بالاطلاق هذا خلف
واما انعكاس الممكنتين فلانه اذا قلنا لاشيء من جـ ب بالامكان الخاص
او العام فبعض ما ليس ب جـ بالامكان العام والا فلا شيء مما ليس ب
بالضرورة فلا شيء من جـ ليس ب بالضرورة ويلزمه كل جـ ب بالضرو
وهو بين في الاصل واما انعكاس الشرطية الموجبة فلانه اذا صدق
كلما كان آ ب فج د فليس البتة اذا لم يكن ج د كان آ ب والا فقد يك
اذا لم يكن ج د كان آ ب وهو مع الاصل ينتج قد يكون اذا لم يكن ج د
فج د وانه محال او ينعكس الى قولنا قد يكون اذا كان آ ب لم يكن ج د
فيكون آ ب ملزوما للنقيضين واما انعكاس الشرطية السالبة فلان

اذا قلنا ليس البتة اذا كان آب فج دقد يكون اذا لم يكن ج د آب والا قلنا ليس البتة
اذا لم يكن ج د آب فقد لا يكون اذا كان آب لم يكن ج د ويلزم قد
يكون اذا كان آب فج د وهو بينا قض الاصل ولما لم يتم هذه الدلائل
عند المصنف ولم يظفر بدليل آخر توقف في الانعكاس وعدمه اما الدليل
الاول فلانا لا نسلم ان قولنا لا شئ من ج ليس ب آ دائما يستلزم كل
ج ب آ دائما لان السالبة المعدولة لا تستلزم الموجبة المحصلة واما
الثاني فلانا لا نسلم ان قولنا لا شئ مما ليس ب آ ج بالضرورة ينعكس
الى قولنا لا شئ من ج ليس ب آ بالضرورة لما عرفت من ان السالبة الضرورية
لا تنعكس كنفسها ولئن سلمناه لكن لا نسلم استلزام لا شئ من ج
ليس ب آ بالضرورة لكل ج ب آ بالضرورة وسند المنع ما مر آنفا وهو
ان السالبة المعدولة لا تستلزم الموجبة المحصلة واما الثالث
فلانا لا نسلم استحالة قولنا قد يكون اذا لم يكن ج آ فج د لثبوت
اللازمة الجزئية بين كل امرين ولو كانا نقيضين ببرهان من الشكل
الثالث وهو انه كلما تحقق النقيضان تحقق احدهما وكلما تحقق النقيضان تحقق الآخر
فقد يكون اذا تحقق احد النقيضين تحقق الآخر ولا نسلم ايضا ان استلزام

آب لنقيضين محال يجوز ان يكون آب محالا او المحال جاز ان يستلزم المحال

واما الرابع فلانه لا نسلم ان قولنا قد لا يكون اذا كان آب امر يكن ج ح يستلزم

قد يكون اذا كان آب فج ح يجوز ان لا يكون الشيء مستلزما لاحد

النقيضين فان اكل زيد لا يستلزم اكل عمرو ولا نقيضه **قال** البحث

الرابع في تلازم الشرطيات اما المتصلة الموجبة الكلية فتستلزم

منفصلة مانعة الجمع من عين المقدم ونقيض التالي ومانعة الخلو

من نقيض المقدم وعين التالي متعاكسين عليها والا لبطل اللزوم

والانفصال والمنفصلة الحقيقية تستلزم اربع متصلات مقدم الاثنين

عين احد الجزئين وتاليهما نقيض الآخر ومقدم الاخيرين نقيض

احد الجزئين وتاليهما عين الآخر وكل واحدة من غير الحقيقي

مستلزمة للاخرى مركبة من نقيض الجزئين **اقول** المراد

بالمتصلة في هذا الباب اعني باب تلازم الشرطيات اللزومية

وبالمنفصلة العنادية فمتى صدق اللزوم الكلي بين امرين يصدق

منع الجمع بين عين الملزوم ونقيض اللازم ومنع الخلو بين نقيض

الملزوم وعين اللازم وهذان الانفصالان متعاكسان على اللزوم

ى متى تحقق منع الجمع بين امرين يكون عين كل واحد منهما مستلزما
لنقيض الآخر ومتى تحقق منع الخلو بين امرين يكون نقيض كل واحد
منهما مستلزما لعين الآخر اما ان اللزوم بين الامرين ليستلزم الانفصالين
فلان لولا ذلك لبطل اللزوم بينهما فانه على تقدير اللزوم بين امرين لو لم
يصدق منع الجمع بين عين الملزوم ونقيض اللازم لجاز ثبوت الملزوم مع نقيض
اللازم فيجوز وقوع الملزوم بدون اللازم فيبطل الملازمة بينهما هف وكذلك
لو لم يصدق منع الخلو بين نقيض الملزوم وعين اللازم لجاز ارتفاع نقيض
الملزوم وعين اللازم فيجوز ثبوت الملزوم بدون اللازم فيبطل اللزوم بينهما
هذا خلف واما ان الانفصالين متعاكسان على اللزوم فلانه لولا لبطل
الانفصال فانه اذا تحقق منع الجمع بين امرين فلو لم يجب ثبوت
نقيض الآخر على تقدير عين كل واحد منهما لجاز ثبوت عين الآخر على ذلك
التقدير فيجوز اجتماع العينين فلا يكون بينهما منع الجمع وكذلك اذا تحقق
منع الخلو بين امرين فلو لم يجب ثبوت عين الآخر على تقدير نقيض كل واحد
منهما لجاز ثبوت نقيض الآخر على ذلك التقدير فيجوز ارتفاعهما فلا يكون بينهما
منع الخلو والمنفصلة الحقيقية تستلزم اربع متصلات مقدم المتصلتين

Marfat.com

عين احدى الجزئين وتاليها نقيض الآخر ومقدم آخرين نقيض احد الجزئين
وتاليها عين الآخرى متى صدق الانفصال الحقيقي بين امرين يستلزم
عين كل واحد منهما نقيض الآخر ونقيض كل واحد منهما عين الآخر اما الاول
فلانه لو لم يجب ثبوت نقيض الآخر على تقدير عين كل واحد منهما لجاز ثبوت
عين الآخر على ذلك التقدير فيجوز اجتماعهما وكان بينهما انفصال حقيقي هذا
خلف واما الثاني فلانه لو لم يجب ثبوت عين الآخر على تقدير نقيض كل واحد
منهما لجاز ثبوت نقيض الآخر على تقدير نقيض كل واحد منهما فيجوز ارتفاع
الجزئين فلا يكون بينهما انفصال حقيقي والمقدر خلاف هذا خلف وكل
واحد من غير الحقيقية اي من مانعتي الجمع والخلو تستلزم الآخرى مركبة من
نقيضي جزئيهما فمتى صدق منع الجمع بين امرين صدق منع الخلو بين
نقيضيهما فان لو جاز ارتفاع النقيضين لجاز اجتماع العينين فلا يكون بينهما
منع الجمع ومهما صدق منع الخلو بين امرين صدق منع الجمع بين
نقيضيهما فانه لو جاز اجتماع النقيضين لجاز ارتفاع العينين فلا يكون
بينهما منع الخلو **قال المقالة الثالثة في القياس وفيها خمس الفصل**
الاول في تعريف القياس واقسامه القياس قول مؤلف من قضايا متى سلمت

بيان تلازم الشرطيات

زم عنها لذاتها قول اخر **اقول** المقصد الاقصى في المطلب الاعلى من الفن

الكلام في القياس لانه العمدة في استحصال المطالب النصلية بقية وحدة

انه قول مولف من قضايا متى سلمت لزم عنها لذاتها قول اخر كقولنا العالم

متغير وكل متغير حادث فان قول مولف من قضيتين اذا سلمتا لزم عنهما

لذاتها ان العالم حادث فالقول هو المركب اما المفهوم العام فهو جنس

للقياس المعقول واما الملفوظ وهو جنس للقياس الملفوظ والمراد من القضايا

ما فوق قضية واحدة ليتناول القياس البسيط المولف من قضيتين كما

وهو المتعارف في الجموع المستعملة في العلوم ١٢

ذكرنا والقياس المركب من القضايا فوق اثنتين كما سيجيء للعلم

المستلزمة لذاتها علمها المستوى وعلم نقيضها فانتاج

وقوله متى سلمت اشارة الى ان تلك القضايا لا يجب ان تكون مسلمة

فى نفسها بل يجب ان تكون بحيث لو سلمت لزم عنها قول آخر لينتج

فى الحد القياس الصادق المقدمات وكاذبها كقولنا كل انسان حجر

وكل حجر جماد فان هاتين القضيتين وان كذبتا الا انهما بحيث لو

سلمتا لزم عنهما ان كل انسان جماد وقوله لزم عنها يخرج الاستقراء والتمثيل

فان مقدماتهما اذا سلمت لا يلزم عنها شئ لامكان تخلف مدلوليهما عنهما

وقوله لذاتهما يخرج ما يلزم لا لذاتهما بل بواسطة مقدمة غريبة كما فى

قياس المساواة وهو ما يتركب من قضيتين متعلق محمولاهما يكون موضوع

الاخرى كقولنا آ مساو لب وب مساو لج فانهما يستلزمان ان آ مساو لج لكن

لا لذاتيهما بل بواسطة مقدمة غريبة وهى ان كل مساو للمساوى للشئ مساو له

ولذلك لو تحقق خلاف الاستلزام لاحيث تصدق هذه المقدمة كما فى قولنا

آ ملزوم لب وب ملزوم لج فآ ملزوم لج لان ملزوم الملزوم للشئ ملزوم له وقولنا

الدرة فى الحقة والحقة فى البيت فالدرة فى البيت لان ما فى الشئ الذى هو

فى شئ آخر يكون فيه لما اذا لم تصدق تلك المقدمة لم يحصل منه شئ كما

اذا قلنا آ مباين لب وب مباين لج ولم يلزم منه ان آ مباين لج لان مباين المباين

للشئ لا يجب ان يكون مبائنا له وكذلك اذا قلنا الضرب وب نصف ج لم يلزم منه

ان نصف ج لان نصف النصف لا يكون نصفا له وقوله قول آخر اراد به ان القول

اللازم يجب ان يكون مغايرا لكل واحد من هذه المقدمات فانه لو لم يعتبر ذلك

في القياس لزم ان يكون كل قضيتين قياسا كيف كانتا لاستلزامهما احداهما

وهذا الحد منقوض بالقضية المركبة المستلزمة لعكسها المستوي وعكس

نقيضها فانه يصدق عليها انه قول مؤلف من قضيتين يستلزم لذاته

قولا آخر لكن لا يسمى قياسا **قال** وهو استثنائي ان كان عين النتيجة

او نقيضها مذكورا فيه بالفعل كقولنا ان كان هذا جسما فهو متحيز لكنه جسم

ينتج انه متحيز وهو بعينه مذكور فيه ولو قلنا لكنه ليس بمتحيز ينتج انه ليس

بجسم ونقيضه مذكور فيه اقتراني ان لم يكن كذلك كقولنا كل جسم مولف

وكل مولف حادث ينتج كل جسم حادث وليس هو ولا نقيضه مذكورا فيه

بالفعل **اقول** القياس اما استثنائي او اقتراني لانه اما ان يكون عين

النتيجة او نقيضها مذكورا فيه بالفعل او لا يكون شئ منهما مذكورا فيه بالفعل

والاول استثنائي كقولنا ان كان هذا جسما فهو متحيز لكنه جسم ينتج انه

متحيز فهو بعينه مذكور في القياس ولكنه ليس بمتحيز ينتج انه ليس جسم

ونقيضها اى قولنا انه جسم محدث كور فى القياس بالفعل وانما سمى استثنائيا

لاشتمالها على حرف الاستثناء اعنى لكن والثانى اقترانى كقولنا الجسم مولف

وكل مولف محدث فالجسم محدث فليس هو ونقيض مذكورا فى

القياس بالفعل وانما سمى اقترانيا لاقتران الحدود فيه وانما قيد ذكر

النتيجة او نقيضها فى التعريفين بالفعل لانه لو لم يقيد لدخل الاقترانيات

فى حد القياس الاستثنائى اذ النتيجة مركبة من مادة وهى

طرفاها ومن صورة هى هيأتها التالفية ومادتها مذكورة فى الاقترانيات

ومادة الشئ ما به يحصل بالقوة فيكون النتيجة مذكورة فيها بالقوة

فلو اطلق ذكر النتيجة فى التعريف لنقض تعريف الاستثنائى منعا ونعرض

الاقترانى جمعا لايقال احد الامرين لازم وهو لما بطلان تعريف القياس

او بطلان تقسيمه الى قسمين لان الاستثنائى ان لم يكن قياسا بطل

التقسيم والا لكان تقسيما للشئ الى نفسه والى غيره وان كان قياسا

بطل التعريف لانه لاتعريف ان يكون القول اللازم مغايرا لكل

واحد من المقدمات واذا كانت النتيجة مذكورة فى القياس بالفعل

لم يكن مغايرا لكل واحد من مقدماته لانا نقول لانسلم ان النتيجة

اذا كانت مذكورة بالفعل في القياس لم تكن مغايرة لكل واحدة من
المقدمات وانما يكون كذلك لو لم يكن النتيجة جزء المقدمة وهو
ممنوع فان للمقدمة في الاستثنائي ليس قولنا الشمس طالعة ليل استلزم
لوجود النهار لا يقال[ل] النتيجة ونقيضها قضية لاحتمالها الصدق والكذب
اى القضية التى يفيد استلزامه لوجود النهار ١٢ ع
والمذكورة في القياس الاستثنائي ليس بقضية فلا يكون عين النتيجة
ولا نقيضها فيه مذكورين بالفعل لانا نقول[ع] المراد بذلك ان يكون طرفا
النتيجة او نقيضها مذكورين فيه بالترتيب الذى يكون في النتيجة وعلى[ع]
هذا فلا اشكال **قال** وموضوع المطلوب فيه يسمى اصغر ومحموله
اكبر والقضية التى جعلت جزء قياس يسمى مقدمة والمقدمة التى فيها
الاصغر الصغرى والتى فيها الاكبر الكبرى والمكرر بينهما حدا اوسط وقولنا
الصغرى بالكبرى يسمى قرينة وضربا والهيأة الحاصلة من كيفية وضع
الحد الاوسط بالنسبة عند الحدين الاخرين يسمى شكلا وهو اربعة
لان الحد الاوسط ان كان محمولا في الصغرى وموضوعا في الكبرى فهو
الشكل الاول وان كان محمولا فيهما فهو الشكل الثاني وان كان موضوعا
فيهما فهو الشكل الثالث وان كان موضوعا في الصغرى ومحمولا في الكبرى

Marfat.com

فهو الشكل الرابع **اقول** القياس الاقترانی اما ان يحملی ان تركب من حمليتين وشرطی ان لم يتركب منهما واما كان الحملی البسيط فلنبتدء به

ونقول القول اللازم باعتبار حصوله من القياس ليسمی نتيجة وباعتبار استحصاله منه مطلوبا وكل قياس حملی لابد فيه من مقدمتين احداهما تشتمل علی موضوع المطلوب كالجسم فی المثال المذكور وثانيتهما علی محموله كالحادث وهما يشتركان فی الحد الاوسط كالمولف فموضوع المطلوب يسمی اصغر لانه يكون فی الاغلب اخص واقل افرادا فيكون اصغر ومحموله يسمی اكبر لانه لما كان اعم فهو اكثر افرادا والحد المشترك المكرر بين الاصغر والاكبر يسمی حدا اوسط لتوسطه بين طرفی المطلوب والمقدمة التی فيها الاصغر صغری لانها ذات الاصغر والتی فيها الاكبر كبری لانها ذات الاكبر واقتران الصغری بالكبری فی ايجابهما وسلبهما وكليتهما وجزئيتهما يسمی قرينة وضربا والهيئة الحاصلة من وضع الحد الاوسط عند الحدين

Marfat.com

الاخرين بحسب حمله عليهما اووضعهما اوحمله على احديهما ووضعه للاخر

يسمى شكلا وهو اربعة لان الاوسط ان كان محمولا فى الصغرى وموضوعا

لانه هو الهيأة الحاصلة من احاطة الحدود والحد ١٢

فى الكبرى فهو الشكل الاول وان كان محمولا فيهما فهو الشكل الثانى وان كان

موضوعا فيهما فهو الشكل الثالث وان كان موضوعا فى الصغرى ومحمولا

نحو كل انسان ناطق وكل انسان ضاحك ١٢

فى الكبرى فهو الشكل الرابع وانما وضعت الاشكال فى هذه المراتب لان الشكل

الاول على النظم الطبيعى فان النظم الطبيعى وهو الانتقال من موضوع المطلوب الى المحمول الاوسط

اى الذى تقتضيه الطبيعة المستقيمة ١٢ ع

ثم منه الى محموله حتى يلزم منه الانتقال من موضوعه الى محموله وهذا لا يتم

اى الاصغر ١٢ اى الاكبر ١٢

الا فى الاول فلهذا وضع فى المرتبة الاولى ثم وضع الشكل الثانى لانه اقرب

الاشكال الباقية اليه لمشاركته اياه فى صغراه وهى اشرف المقدمتين

اى الى الاول ١٢ اى الاول ١٢ اى الصغرى ١٢

لاشتمالها على موضوع المطلوب الذى هو اشرف المحمول اذ المحمول انما

يطلب لاجله اما ايجابا او سلبا ثم الشكل الثالث لان له قربا ما اليه لمشاركته

اياه فى احد المقدمتين ثم الرابع اذ لا قرب له اصلا لمخالفته اياه فى المقدمتين

الاول ١٢ اى الكبرى ١٢

وبعد هم عن الطبع جدا **قال** لما الشكل الاول فشرط انتاجه ايجاب الصغرى

وذلك احتفالا راجع الى دانش عن الاعتبار وبعضهم من الفسرة ايضا ١٢

وكلية الكبرى والا لم يندرج الاصغر فى الاوسط والا احتمل ان يكون البعض

المحكوم عليه بالاكبر غير البعض المحكوم به على الاصغر وضروبه الناتجة

مولوى رونق على سلمه الله القوى

اربع الاول من ميجبتين كليتين ينتج موجبة كلية كقولنا كل ج ب وكل
ب آ فكل ج آ الثانى من كليتين الصغرى موجبة والكبرى سالبة ينتج
سالبة كلية كقولنا كل ج ب ولاشى من ب آ فلاشى من ج آ الثالث من
موجبتين والصغرى جزئية ينتج موجبة جزئية كقولنا بعض ج ب
وكل ب آ فبعض ج آ الرابع من موجبة جزئية صغرى وسالبة كلية
كبرى ينتج سالبة جزئية كقولنا بعض ج ب ولاشى
من ب آ فبعض ج ليس آ ونتائج هذا الشكل بينة بذاتها **اقول** اعلم
ان لانتاج الاشكال الاربعة شرائط بحسب كيفية المقدمات وكميتها
وشرائط بحسب جهة المقدمات اما الشرائط التى بحسب الجهة
فسيأتيك بيانها فى فصل المختلطات واما الشرائط التى بحسب
الكيفية والكمية ففى الشكل الاول امران احدهما بحسب الكيفية
ايجاب الصغرى وثانيهما بحسب الكمية كلية الكبرى اما الاول فلان
الصغرى لو كانت سالبة لم يندرج الاصغر تحت الاوسط فلم يحصل
الانتاج لان الكبرى تدل على ان ما يثبت له الاوسط فهو محكوم عليه
بالاكبر والصغرى على تقدير كونها سالبة حكمت بان الاوسط مسلوب

Marfat.com

ن الاصغر فالاصغر لا يكون حاصلا فيما ثبت للاوسط فالحكم على ما ثبت

الاوسط لا يتعدى الى الاصغر فلا يلزم النتيجة واما الثاني فلان

لا ان الحكم على احد المتباينين لا يستلزم الحكم الآخر ١٢

لكبرى لو كانت جزئية لكان معناها ان بعض الاوسط محكوم عليه

الاكبر وجاز ان يكون الاصغر غير ذلك البعض فالحكم على بعض الاوسط

لا يتعدى الى الاصغر فلا يلزم النتيجة مثلا يصدق كل انسان حيوان

بعض الحيوان فرس ولا يصدق بعض الانسان فرس وضربه الناتجة

اعتبار هذين الشرطين اربعة لان الضرب الممكنة الانعقاد في كل شكل

ستة عشر فانك قد علمت ان القضية منحصرة في الشخصية والمحصورة

المهملة لكن الشخصية منزلة منزلة الكلية لانتاجها في عبر

من الشكل فاذا قلنا هذا زيد وزيد انسان ينتج بالضرورة هذا انسان

والمهملة في قوة الجزئية فالقضية المعتبرة ليست الا المحصورة وهي

اربعة الكليتان والجزئيتان وهي معتبرة في الصغرى وفي الكبرى

الموجبة الجزئية والسالبة الجزئية ١٢

اذا قرنت احدى الصغريات الاربع باحدى الكبريات الاربع يحصل

فيه ستة عشر ضربا لكن اشترط الامر الاول اسقط ثمانية اضرب الصغريان

سالبتان مع الكبريات الاربع والامر الثاني اربعة اضرب الصغريان الموجبتان

مع الجزئيتين فلم يتأت الا بعد اضرب الاول من موجبتين كليتين ينتج

اى السالبة الجزئية والموجبة الجزئية ١٢

كلية كقولنا كل ج ب وكل ب آ فكل ج آ الثانى من كليتين والكبرى سالبة

ينتج سالبة كلية كقولنا كل ج ب ولاشى من ب آ فلاشى من ج آ الثالث

من موجبتين والصغرى جزئية ينتج موجبة جزئية كقولنا بعض ج

ب وكل ب آ فبعض ج آ الرابع من موجبة جزئية صغرى وسالبة كلية كقولنا

ينتج سالبة جزئية كقولنا بعض ج ب ولاشى من ب آ فليس بعض

آ وانتاج هذه الضروب بينة بذاتها لاتحتاج الى برهان واعلم ان هذه

اى من حيث انها انتاج فيؤل الى انتاجها بينة ظاهرة بذات الضروب لا يحتاج الى برهان ١٢ مولوى عبد الحكيم ره

كيفيتين ايجاب وسلب واشرفها الايجاب لانه وجود والسلب عدم والوجود

اشرف وكميتين الكلية والجزئية واشرفها الكلية لانها اضبط وانفع

العلوم واخص من الجزئية والاخص لاشتمالها على امر زائد اشرف فهذا

يكون الموجبة الكلية اشرف المحصورات لاشتمالها على الشرف

واخستها السالبة الجزئية لاحتوائها على الخستين والسالبة الكلية

من الموجبة الجزئية لان شرف السلب الكلى باعتبار الكلية وشرف الايجاب

الجزئى بحسب الايجاب وشرف الايجاب من جهة واحدة وشرف الكلى

من جهات متعددة ولما كان المقصود من الاشكال انتاج المجهول رتبت على

بيان الضروب الناتجة فى الشكل الاول

نيب نتائجها شرفا فقدم المنتج للاشرف على غيره **قال** واما الشكل

ني فشرطه اختلاف مقدمتيه بالكيف في كليتا الكبرى والا لحصل الاختلا

جب لعدم الانتاج وهو صدق القياس مع ايجاب النتيجة تارة ومع سلبها

ري **اقول** لانتاج الشكل الثاني ايضا شرطان بحسب الكيفية والكمية

ا بحسب الكيفية فلاختلاف مقدمتيه في الكيف بان يكون احديهما

وجبة والاخرى سالبة ولما بحسب الكمية فكلية الكبرى وذلك لانه

ولم يتحقق احد الشرطين لحصل الاختلاف وهو صدق القياس تارة

مع الايجاب واخرى مع السلب والاختلاف موجب للعقم اما لزوم

الاختلاف على تقدير انتفاء الشرط الاول فلان لو اتفقت المقدمتان

في الكيف فاما ان يكونا موجبتين او سالبتين وايا ما كان يتحقق الاختلا

اما اذا كانتا موجبتين فلان يصدق كل انسان حيوان وكل ناطق

حيوان والحق الايجاب ولو بدلنا الكبرى بقولنا وكل فرس حيوان كان

الحق السلب واما اذا كانتا سالبتين فلصدق قولنا لاشي من الانسان

بحجر ولاشي من الفرس بحجر فالحق السلب ولو قلنا فلاشي من الناطق

بحجر فالحق الايجاب واما لزوم الاختلاف على تقدير انتفاء الشرط الثاني

Marfat.com

فلان لو كانت الكبرى جزئية فهي اما ان يكون موجبة او سالبة وعلى كلا التقديرين
يتحقق الاختلاف اما على تقدير ايجابها فلصدق قولنا لاشي من الانسان
بفرس وبعض الحيوان فرس والصادق الايجاب ولو بدلنا الكبرى بقولنا
وبعض الصاهل فرس كان الصادق السلب واما على تقدير سلبها فلصدق
قولنا كل انسان حيوان وبعض الجسم ليس بحيوان والصادق الايجاب
او بعض الحجر ليس بحيوان والحق السلب واما ان الاختلاف موجب لعدم
القياس فلانه لما صدق مع الايجاب لم يكن منتجا للسلب ولما صدق
مع السلب لم يكن منتجا للايجاب لان المعنى بالانتاج استلزام القياس لحكم ما
على التعيين **قال** وضرب بالنتيجة ايضا اربعة الاول من كليتين والصغرى
موجبة ينتج سالبة كلية كقولنا كل ج ب ولاشي من آ ب فلاشي من ج
آ بالخلف وهو ضم نقيض النتيجة الى الكبرى لينتج نقيض الصغرى وبالعكس
الكبرى ليرتد الى الشكل الاول والثاني من كليتين والكبرى موجبة
كلية ينتج سالبة كلية كقولنا لاشي من ج ب وكل آ ب فلاشي من ج آ
بالخلف وبعكس الصغرى وجعلها كبرى ثم عكس النتيجة الثالث
من موجبة جزئية صغرى وسالبة كلية كبرى ينتج سالبة جزئية

بيان الضروب المنتجة في الشكل الثاني

Marfat.com

كقولنا بعض ج ب ولاشئ من آ ب فليس بعض ج آ بالخلف وبعكس الكبرى
ليرجع الى الاول ونفرض موضوع الجزئية د فكل د ب ولاشئ من آ ب
فلاشئ من د آ ثم نقول بعض ج د ولاشئ من د آ فبعض ج ليس آ الرابع
من سالبة جزئية صغرى وموجبة كلية كبرى ينتج سالبة جزئية كقولنا
بعض ج ليس ب وكل آ ب فبعض ج ليس آ بالخلف والافتراض ان كانت
السالبة مركبة **اقول** الضروب المنتجة فى الشكل الثانى بحسب مقتضى
الشرطين ايضا اربعة لانه تسقط باعتبار الشرط الاول ثمانية اضرب
السالبتان والموجبتان الكليتان والجزئيتان المختلفتان وباعتبار
الشرط الثانى اربعة اخرى الكبرى الموجبة الجزئية مع السالبتين والجزئية
السالبة مع الموجبتين فبقيت الضروب الناتجة اربعة الاول من كليتين
والكبرى سالبة كلية ينتج سالبة كلية كقولنا كل ج ب ولاشئ من آ ب فلاشئ
من ج آ بيانه بالخلف والعكس اما الخلف فهو فى هذا الشكل ان يوخذ
نقيض النتيجة ويجعل الصغرى لان نتائج هذا الشكل سالبة فنقيضها
وهو الموجبة يصلح لصغروية الشكل الاول ويجعل كبرى القياس كبرى
لانها الكلية تصلح للكبروية الشكل الاول فينتظم منهما قياس فى الشكل الاول

ينتج ما بينا قض الصغرى فيقال لو لم يصدق لا شئ من ج آ الصدق بعض
ج آ ونضمه الى الكبرى هكذا بعض ج آ ولا شئ من آ ب ينتج من الشكل الاول
بعض ج ليس ب وقد كان الصغرى كل ج ب هذا خلف والخلف لا يلزم
من الصورة لانها بديهية الانتاج فيكون من المادة وليس من الكبرى
لانها مفروضة الصدق فتعين ان يكون من نقيض النتيجة فيكون
محالا فالنتيجة حقة واما العكس فبان يعكس الكبرى ليرتد الى الشكل
الاول وينتج النتيجة المذكورة فيقال متى صدقت القرينة صدقت
الصغرى مع عكس الكبرى ومتى صدقت الصغرى مع عكس الكبرى
صدقت النتيجة فمتى صدقت القرينة صدقت النتيجة وهو المطلوب
الثاني من كليتين والصغرى سالبة كلية ينتج سالبة كلية كقولنا
لا شئ من ج ب وكل آ ب فلا شئ من ج آ بالخلف والعكس اما الخلف
فبالطريق المذكور واما العكس فلا يمكن بعكس الكبرى لانها
لا يجاب لا تنعكس الا جزئية والجزئية لا تنتج في كبرى الشكل الاول
بل بعكس الصغرى وجعلها كبرى ثم عكس النتيجة فاذا عكسنا لا شئ
من ج ب الى لا شئ من ب ج وجعلناها كبرى وكبرى القياس الصغرى

Marfat.com

وقلنا كل آ ب ولا شئ من ب ج ينتج من ثاني الشكل الاول لا شئ من آ ج

وهو ينعكس الى لا شئ من ج آ وهو المطلوب الثالث من صغرى وجزئية

جزئية ركبرى سالبة كلية ينتج سالبة جزئية كقولنا بعض ج ب ليس

من آ ب فبعض ج ليس آ بالخلف والعكس كما مر ولا نعرفهما وهو ان

يفرض انه موضوع الصغرى كل ب وكل ج بعض الاول

الى الكبرى ويقال كل ب وكل شئ من آ ب ينتج من اول

لا شئ من د آ ثم بعكس المقدمة الثانية الى بعض ج د

القياس الاول هكذا بعض ج د وكل شئ من د آ ينتج من الشكل الاول

بعض ج ليس آ وهو المطلوب فالافتراض يكون اما من ذات الجهة

من ذلك الشكل ولكن من ضرب اجلى والاخر من الشكل الاول الى

من صغرى سالبة جزئية وكبرى موجبة كلية ينتج سالبة جزئية

بعض ج ليس ب وكل آ ب فبعض ج ليس آ ولا يمكن بيانه بالعكس

لا بعكس الكبرى لانها جزئية والجزئية لا تصلح للكبروية في الشكل الاول

ولا بعكس الصغرى لانها لا تقبل العكس وبتغيير وبرهانها لا تقع في الكبرى

الشكل الاول فبيانه اما بالخلف وبالافتراض اذا كانت السالبة الجزئية

مركبة ليتحقق وجود الموضوع وانما رتبت الضروب بذلك الترتيب لان

الضربين الاولين منتجان للكلي فلابد من تقديمهما على الاخرين وقدم

الاول على الثاني والثالث على الرابع لاشتمالهما على صغرى الشكل الاول بخلاف

الثاني والرابع **قال** واما الشكل الثالث فشرطه ايجاب الصغرى وكلية

الاختلاف وكلية احدى مقدمتيه والا لكان البعض المحكوم عليه بالاصغر

غير البعض المحكوم عليه بالاكبر فلم يجب التعدية وضروبه الناتجة ستة

الاول من موجبتين كليتين ينتج موجبة جزئية كقولنا كل ب ج وكل ب آ

فبعض ج آ بالخلف وهو عكس نقيض النتيجة الى الصغرى ينتج نقيض الكبرى

وبالرد الى الاول بعكس الصغرى الثاني من كليتين والكبرى سالبة

ينتج سالبة جزئية كقولنا كل ج ب ولاشيء من ب آ فبعض ج آ ليس آ

بالخلف بعكس الصغرى الثالث من موجبتين والكبرى كلية ينتج

موجبة جزئية كقولنا بعض ب ج وكل ب آ فبعض ج آ بالخلف وبعكس

الصغرى بفرض موضوع الجزئية فكل آ ب وكل ب آ فكل آ ج ثم نقول

ج وكل آ فبعض ج آ وهو المطلوب الرابع من موجبة جزئية صغرى

وسالبة كلية كبرى ينتج سالبة جزئية كقولنا بعض ب ج ولاشيء من ج

Marfat.com

بعض ج ليس آ بالخلف وبعكس الصغرى والافتراض الخامس من

وجبتين والصغرى كلية ينتج موجبة جزئية كقولنا كل ب ج وبعض ب آ

بعض ج آ بالخلف وبعكس الكبرى وجعلها صغرى ثم عكس النتيجة

لافتراض السادس من موجبة كلية صغرى وسالبة جزئية كبرى

ج سالبة جزئية كقولنا كل ب ج وبعض ب ليس آ فبعض ج ليس آ

الخلف والافتراض ان كانت السالبة مركبة **اقول** يشترط في انتاج

شكل الثالث بحسب كيفية المقدمات ايجاب الصغرى وبحسب

ينة كلية احدى المقدمتين اما ايجاب الصغرى فلانها لو كانت

سالبة فالكبرى اما ان تكون موجبة او سالبة وايا ما كان يحصل الاختلا

لموجب لعدم الانتاج اما اذا كانت موجبة فكقولنا لاشيء من الانسان

بفرس وكل انسان حيوان او ناطق فالحق في الاول الايجاب وفي الثاني

السلب واما اذا كانت سالبة فكما اذا بدلنا الكبرى بقولنا ولا شيء من

انسان بصهال او حمار والصادق في الاول الايجاب وفي الثاني السلب

ما كلية احدى المقدمتين فلانهما لو كانتا جزئيتين احتمل ان يكون

البعض من الاوسط المحكوم عليه بالاكبر غير البعض من الاوسط

Marfat.com

المحكوم عليه بالاصغر فلم يجب تعدية الحكم من الاوسط الى الاصغر

كقولنا بعض الحيوان انسان وبعضه فرس والحكم على بعض الحيوان

بالفرسية لا يتعدى الى البعض المحكوم عليه بالانسانية وباعتبار

هذين الشرطين يحصل الضروب ستة لان اشتراط ايجاب الصغرى

حذف ثمانية اضرب كما في الاول واشتراط كلية احديهما حذف

حاصلة من ضم سالبة كلية صغرى مع الكبريات الاربع وضم سالبة جزئية معها ١٢

ضربين اخرين وهما الكبريان الجزئيتان مع الموجبة الجزئية الاول

اى السالبة والموجبة ١٢

من الموجبتين كليتين ينتج موجبة جزئية كقولنا كل ب ج وكل

ب آ فبعض ج آ بوجهين احديهما الخلف وطريقه في هذا الشكل

ان يجعل نقيض النتيجة لكلية كبرى اذ هذا الشكل لا ينتج الا جزئية

وصغرى القياس لا يجامعها صغرى فينتظم منهما قياس في الشكل

الاول ينتج لما ينافي الكبرى فيقال لو لم يصدق بعض ج آ صدق

لا شيء من ج آ وكل ب ج ولا شيء من ج آ ينتج لا شيء من ب آ وكان

الكبرى كل ب آ هذا خلف وثانيهما عكس الصغرى ليرجع الى الشكل

الاول وينتج النتيجة المطلوبة بعينها الثاني من كليتين والكبرى سالبة ينتج

سالبة جزئية كقولنا كل ب ج ولا شيء من ب آ فبعض ج ليس آ بالخلف

وبعکس الصغری کما سلف فی الضرب الاول بلا فرق وانما لم ینتج هذان
الضربان الکلیة یجوز ان یکون الاصغر اعم من الاکبر وامتناع ایجاب
الاخص لکل افراد الاعم اوسلبه عنها کقولنا کل انسان حیوان وکل
انسان ناطق ولاشی من الانسان بفرس واذا لم ینتج الکلی لم ینتج شئ
من الضروب الباقیة لان الضرب الاول اخص الضروب المنتجة للایجاب
والضرب الثانی اخص الضروب المنتجة للسلب وعدم انتاج الاخص مستلزم
لعدم انتاج الاعم الثالث من موجبتین والکبری کلیة ینتج موجبة
جزئیة کقولنا بعض بَ جَ وکل بَ آ فبعض جَ آ بالخلف وبعکس الصغری
وهو ظاهر وبالافتراض وهو ان یفرض موضوع الجزئیة دَ فکل دَ بَ وکل دَ جَ
فبضم المقدمة الاولی الی کبری القیاس ینتج من الشکل الاول کل دَ آ ثم
نجعلها کبری للمقدمة الثانیة لینتج من اول هذا الشکل بعض جَ آ وهو
المطلوب الرابع من موجبة جزئیة صغری وسالبة کلیة کبری ینتج سالبة
جزئیة کقولنا بعض بَ جَ ولاشی من بَ آ فبعض جَ لیس آ بالطرق
الثلثة والکل ظاهر الخامس من موجبتین والصغری کلیة ینتج موجبة
جزئیة کقولنا کل بَ جَ وبعض بَ آ فبعض جَ آ بالخلف والافتراض وهو

Marfat.com

فرض موضوع الكبرى د فكل د ب وكل د آ فيجعل المقدمة الاول صغرى و صغرى

الاصل كبرى فكل د ب وكل ب ج ينتج من الشكل الاول كل د ج وتجعل

صغرى المقدمة الثانية هكذا كل د ج وكل د آ فبعض ج آ وهو المطلوب

وتعكس الكبرى وجعلها صغرى ثم عكس النتيجة لا بعكس الصغرى

لان الكبرى جزئية والجزئية لا تصلح لكبروية الشكل الاول والسادس

من موجبة كلية صغرى وسالبة جزئية كبرى ينتج سالبة جزئية

لقولنا كل ب ج وبعض ب ا ليس آ فبعض ج ليس آ بالخلف والافتراض

فى الكبرى ان كانت السالبة معكوسة ليتحقق وجود الموضوع لا بعكس

الصغرى لان الجزئية لا تقع فى كبرى الشكل الاول ولا بعكس الكبرى

لانها لا تقبل العكس وبتقدير انعكاسها لا تصلح لصغروية الشكل

الاول وانما وضعت هذه الضروب فى هذه المراتب لان الاول اخص

الضروب المنتجة للايجاب والثانى اخص الضروب المنتجة للسلب

والاخص اشرف وقدم الثالث والرابع على الاخرين لاشتمالهما على

كبرى الشكل الاول **قال** واما الشكل الرابع فشرطه بحسب الكمية

والكيفية ايجاب المقدمتين مع كلية الصغرى او اختلافهما بالكيف

Marfat.com

مع كلية احدهما والا يحصل الاختلاف الموجب لعدم الانتاج وضرب

الناتجة شملية الاول من موجبتين كليتين ينتج موجبة جزئية كقولنا

كل بَ جَ وكل آبَ فبعض جَ آبعكس الترتيب ثم عكس النتيجة الثانى

من موجبتين والكبرى جزئية ينتج موجبة جزئية كقولنا كل بَ جَ وبعض

آبَ فبعض جَ آلما مر الثالث من كليتين والصغرى سالبة ينتج سالبة

كلية كقولنا لاشى من بَ جَ وكل آبَ فلاشى من جَ آلرابع من كليتين

والصغرى موجبة ينتج سالبة جزئية كقولنا كل بَ جَ ولاشى من آبَ

فبعض جَ ليس آبعكس المقدمتين الخامس من موجبة جزئية

صغرى وسالبة كلية كبرى ينتج سالبة جزئية كقولنا بعض بَ جَ

ولاشى من آبَ فبعض جَ ليس آلما مر السادس من سالبة جزئية

صغرى وموجبة كلية كبرى ينتج سالبة جزئية كقولنا بعض بَ ليس

جَ وكل آبَ فبعض جَ ليس آبعكس الصغرى ليرتد الى الثانى السابع

من موجبة كلية صغرى وسالبة جزئية كبرى ينتج سالبة جزئية

كقولنا كل بَ جَ وبعض آليس بَ فبعض جَ ليس آبعكس الكبرى ليرتد

الى الثالث الثامن من سالبة كلية صغرى وموجبة جزئية كبرى ينتج سالبة

جزئية كقولنا لاشي من ب ج وبعض آ ب فبعض ج ليس آ بعكس الترتيب

ثم عكس النتيجة **اقول** شرط انتاج الشكل الرابع بحسب الكيفية

والكمية احد الامرين وهو اما ايجاب المقدمتين مع كلية الصغرى

واختلافهما بالكيف مع كلية احداهما وذلك لانه لولا احد هما

لزم احد الامور الثلثة اما سلب المقدمتين او ايجابهما مع جزئية

الصغرى واختلافهما بالكيف مع جزئيتهما وعلى التقادير يتحقق

الاختلاف الموجب لعدم الانتاج اما اذا كانتا سالبتين فلصدق

قولنا لاشي من الانسان بفرس ولاشي من الحمار بانسان والحق

السلب او لاشي من الصاهل بانسان والحق الايجاب واما اذا

كانتا موجبتين والصغرى جزئية فلانه يصدق قولنا بعض الحيوان

انسان وكل ناطق حيوان مع حقية الايجاب او كل فرس حيوان

مع حقية السلب واما اذا كانتا مختلفتين بالكيف مع كونهما جزئيتين

فلان الموجبة ان كانت صغرى صدق قولنا بعض الناطق انسان

وبعض الحيوان ليس بناطق او بعض الفرس ليس بناطق والصدق

في الاول للايجاب وفي الثاني السلب ان كانت كبرى صدق

بعض الانسان ليس بفرس وبعض الحيوان انسان والحق الايجاب

او بعض الناطق انسان والحق السلب وضربه النتيجة بحسب هذه

الاشتراط ثمانية لسقوط اربعة اضرب باعتبار عقم السالبتين وضرب

لعقم الموجبتين مع جزئية الصغرى واخرين لعقم المختلفين من

الجزئيتين الاول من موجبتين كليتين ينتج موجبة جزئية كقولنا

كل ب ج وكل آ ب فبعض ج آ بعكس الترتيب ثم عكس النتيجة فاما اذا

عكسنا الترتيب ارتد الى الشكل الاول هكذا كل آ ب وكل ب ج ينتج كل

آ ب وهو بنعكس الى بعض ج آ وهو المطلوب ولا ينتج كليا لجواز ان يكون

الاصغر اعم من الاكبر وامتناع حمل الاخص على كل افراد الاعم كقولنا

كل انسان حيوان وكل ناطق انسان مع ان الحق بعض الحيوان ناطق

الثاني من موجبتين والكبرى جزئية ينتج موجبة جزئية كقولنا كل ب ج وبعض

آ ب فبعض ج آ بعكس الترتيب ايضا كما مر الثالث من كليتين والصغرى

في الضرب الاول ١٢

سالبة كلية ينتج سالبة كلية كقولنا لا شيء من ب ج وكل آ ب فلا شيء

من ج آ بعكس الترتيب ايضا كما مر الرابع من كليتين والصغرى

موجبة ينتج سالبة جزئية كقولنا كل ب ج ولا شيء من آ ب فبعض ج

Marfat.com

لیس آبعکس المقدمتین لیرجع الی الشکل الاول هکذا بعض ج ب
ولاشی من ب آ فبعض ج لیس آ وهو المطلوب ولاینتج کلیا لاحتمال
الاصغر کقولنا کل انسان حیوان ولاشی من الفرس بانسان مع ان
الصادق لیس بعض الحیوان فرسا الخامس من موجبة جزئیة صغ
وسالبة کلیة کبری ینتج سالبة جزئیة کقولنا بعض ب آ ج ولاشی من
آ ب فبعض ج لیس آ بعکس المقدمتین کما مر السادس من سا
جزئیة صغری وموجبة کلیة کبری ینتج سالبة جزئیة کقولنا بعض
ب آ لیس ج وکل آ ب فبعض ج لیس آ بعکس الصغری لیرتد ال
الشکل الثانی وینتج النتیجة المذکورة بعینها السابع من موج
کلیة صغری وسالبة جزئیة کبری ینتج سالبة جزئیة کقولنا کل ب
ج وبعض آ لیس ب فبعض ج لیس آ بعکس الکبری لیرجع الی الش
الثالث وینتج النتیجة للمطلوبة الثامن من سالبة کلیة صغر
وموجبة جزئیة کبری ینتج سالبة جزئیة کقولنا لاشی من ب آ ج
آ ب فبعض ج لیس آ بعکس الترتیب لیرتد الی الشکل الاول ثم عکس
النتیجة وترتیب هذه الضروب لیس باعتبار انتاجها لانها بعد

Marfat.com

عن الطبع لم يعتد بانتاجها بل باعتبار انفسها فلابد من تقديم

الاول لانه من موجبتين كليتين والايجاب الكلى اشرف الاربع

وقدم الثانى ايضا وان كان الثالث والرابع من كليتين والكلى اشرف

وان كان سلبا من الجزئى وان كان ايجابا لمشاركته للاول فى الايجاب

للمقدمتين وفى احكام الاختلاط كما ستعرفه ثم الثالث لارتداده الى الشكل

الاول بعكس الترتيب ثم الرابع لكونه اخص من الخامس ثم الخامس على السادس

لارتداده الى الشكل الاول بعكس المقدمتين ثم السادس على السابع

على الثامن لاشتمالهما على الايجاب الكلى دونه وقدم السادس على السابع

لارتداده الى الشكل الثانى دون السابع **قال** ويمكن بيان الخمسة

الاول بالخلف وهو ضم نقيض النتيجة الى احدى المقدمتين ينتج

ما ينعكس الى نقيض الاخرى والثانى والخامس بالافتراض لنبين

ذلك فى الثانى ليقاس عليه الخامس ليكن البعض الذى هو آ فكل

حا وكل دب فنقول كل ب ج وكل د ب فبعض ج د ثم نقول بعض ج ه

وكل د آ فبعض ج آ وهو المطلوب **اقول** يمكن بيان انتاج الضرب

الخمسة الاول بالخلف وهو ان يضم نقيض النتيجة الى احدى المقدمتين ينتج ما ينعكس

بيان انتاج الضرب الخمسة الاول فى الرابع

Marfat.com

ما ينعكس لـ لنقيض الاخرى اما في الضربين الاولين المنتجين
للايجاب فيحصل نقيض النتيجة لكونه كليا كبرى وصغرى القياس الايجابي صغرى
فينتظم ان على هيئة الشكل الاول كما مر في الخلف المستعمل في الشكل الثالث
ويحصل نتيجة تنعكس الى ما بينا في الكبرى فلو لم يصدق بعض ج آ
لصدق لا شيء من ج آ فنجعلها كبرى لصغرى القياس وهي كل ب
ج لينتج لا شيء من ب آ وتنعكس الى لا شيء من آ ب وهو نقيض
الضرب الاول وتناقض كبرى الضرب الثاني واما في الضرب المنتج
للسلب فيجعل نقيض النتيجة لايجاب صغرى وكبرى القياس لكليتهما
كبرى كما عملنا في الضرب الاول من الشكل الثاني لينتج من الشكل
الاول نتيجة تنعكس الى ما بينا في الصغرى مثلا لو لم يصدق لا شيء
من ج آ لصدق بعض ج آ فنجعلها صغرى لكبرى القياس وهو كل
آ ب لينتج بعض ج ب فبعض ب ج وقد كان صغرى القياس لا شيء
من ب ج هذا خلف وكذلك يمكن بيان الضرب الثاني والخامس
بالاقتراض لما بيانه في الثاني فهو ان يفرض البعض الذي هو آ
د فكل د آ وكل د ب فنضم كل د ب كبرى الى صغرى القياس ونقول

Marfat.com

كل ب ج وكل د ب ينتج من اول هذا الشكل بعض ج د ونجعلها صغرى

لكل د آ لينتج من الشكل الاول بعض ج آ وهو المطلوب واما بيانه في

الخامس فهو ان يفرض البعض الذى هو ب د فكل د ب وكل د ج ثم نقول

كل د ب ولاشئ من آ ب ينتج من الشكل الثانى لاشئ من د آ نجعلها كبرى

لكل د ج لينتج من الثالث بعض ج ليس آ وهو المطلوب اعلم ان محصل

الافتراض ان يوخذ مقدمة من مقدمتى القياس ويجعل وصفا

موضوعها ومحمولها على ذات الموضوع فيحصل مقدمتان كليتان

وان كانت مقدمة القياس جزئية لاعتبار سائر افراد ذلك البعض

وتسميتها به فان قلت ربما لا يتعدد ذات الموضوع بل يكون منحصرا

فى فرد واحد فلا يحصل كلية لاقتضاء الكل تعدد الافراد قلت

يحصل قضيتان شخصيتان وقد سمعتان الشخصيات في

الانتاج بمنزلة الكليات على ان ذلك لا يكون الا نادرا ثم لا شك

ان احد الوصفين هو الحد الاوسط فى القياس فيكون لاحدى

المقدمتى الافتراض محمولها الحد الاوسط فتنضم هذه المقدمة

الافتراضية مع المقدمة الاخرى القياسية وينتج نتيجة اذا انضمت

الى المقدمة الاخرى الافتراضية يحصل النتيجة المطلوبة ففى الافتراض
قياسان وزعم القوم ان احدهما لابد ان يكون على نظم الشكل
الاول والاخر على نظم ذلك الشكل المطلوب انتاجه وهو ليس بصحيح
على الاطلاق لان الافتراض فى خامس هذا الشكل ليس كذلك
بل احد القياسين فيه من الشكل الثانى والاخر من الشكل الثالث
والافتراض فى ثانية لما ايضا لا يجب ان يقرر كما قرروه فانه يمكن
ان يبين بحيث يكون القياس الاول من الشكل الاول والثانى من
الثالث على ان الاستنتاج من الاول والثالث اظهر وابين من الاستنتاج
من الرابع والاول ثم انك تراهم يفترضون فى باب العكس فى الكليات
والجزئيات ولا يفترضون فى باب الاقيسة الا فى الجزئيات وهو ايضا
ليس بمستقيم مطلقا بل الافتراض فى الشكل الثانى والثالث لا يتم

للمقدمة الكلية لان احد قياسيه امر غير مشتمل على شرائط

نتاج او مرتب على هيأة الضرب المطلوب انتاجه واما الافتراض

الشكل الرابع فقد يتم في المقدمة الكلية كما في كبرى الضرب

ل وصغرى الضرب الرابع وعليك الاعتبار والامتحان بما

لمينا لك من القانون الكلي **قال** والمتقدمون حصروا الضروب

نتجة في الخمسة الاول وذكروا لعدم انتاج الثلثة الاخيرة الاختلا

لقياس من بسيطتين ونحن نشترط كون السالبة فيهما من احد ي

صتين فيسقط ما ذكروه من الاختلاف **اقول** المتقدمون

وايحصرون الضروب المنتجة في هذا الشكل في الخمسة الاول وكان

لهما ان الضرب الثلثة الاخيرة عقيمة لتحقق الاختلاف فيها اما في

ب السادس فلصدق قولنا ليس بعض الحيوان بانسان مع كل

حيوان والحق السلب او كل ناطق حيوان والحق الايجاب

في السابع فلانه يصدق قولنا كل انسان ناطق وبعض الفرس

س بانسان والحق السلب او بعض الحيوان ليس بانسان

حق الايجاب واما في الثامن فكقولنا لاشيء من الانسان بفرس

Marfat.com

وبعض الناطق انسان او بعض الحيوان انسان فاشار المصنف الى

بان بيان الاختلاف فى هذه الضروب انما يتم اذا كان القياس مركبا

من المقدمات البسيطة لكنا نشترط فى انتاجها ان يكون السالبة

المستعملة فيها من احدى الخاصتين فلا تنهض تلك النقوض

عليها واعلم ان انتاجها بناء على انعكاس المسالبة الجزئية الخاصة

كنفسها لان السادس والسابع انما يرتدان الى الثانى والثالث

بعكسهما والثامن انما ينتج لو كان بحيث اذا ابدل مقدمتاه

بحصل من الشكل الاول سالبة خاصة تنعكس الى النتيجة المطلوب

ولم يظهر للمتقدمين انعكاسها واتفق بعض الافاضل من المتاخرين

وان وقف عليه فبين ذلك **قال** الفصل الثانى فى المختلطات

اما الشكل الاول فشرطه بحسب الجهة ثنية الصغرى **اقول**

المختلطات هى الاقيسة الحاصلة من خلط الموجهات بعضها

مع بعض وعند اعتبار الجهات فى المقدمات يعتبر لانتاج

الاشكال شرائط اما الشكل الاول فشرطه باعتبار الجهة ان يكون

الصغرى فعلية فانها لو كانت ممكنة لم يجب تعدى الحكم

بيان شرط الشكل الاول بحسب الجهة

من الاوسط الى الاصغر لان الكبرى تدل على ان كل ما هو اوسط بالفعل
محكوم عليه بالاكبر والاصغر ليس هو اوسط بالفعل بل بالامكان
الى ايجابا او سلبا ع
فجاز ان يبقى بالقوة ولا يخرج منها الى الفعل فلم يتعد الحكم من الاوسط
اليه مثلا يصدق فى الفرض المذكور كل حمار مركوب زيد بالامكان العام
وكل مركوب زيد بالفعل فرس بالضرورة ولا يصدق كل حمار فرس بالامكان
العام لان معنى الكبرى ان كل ما هو مركوب زيد بالفعل فهو فرس بالضرورة
والحمار ليس بمركوب زيد بالفعل اصلا فالحكم على المركوب بالفعل لا يتعداه
اليه **قال** والنتيجة فيه كالكبرى ان كانت غير المشروطة فالضرورية
والا فكالصغرى محدودة فاعتبارها قيد اللادوام واللاضرورة والضرورة
المخصوصة بالصغرى ان كانت الكبرى احدى العامتين وبعكسه
اللادوام اليها ان كانت احدى الخاصتين **اقول** قد عرفت
ان الموجهات المعتبرة ثلث عشرة فاذا اعتبرناها فى الصغرى والكبرى
حصل مائة وتسعة وستون اختلاطا وهى الحاصلة من ضرب ثلث
عشرة فى نفسها لكن اشتراط فعلية الصغرى اسقط من تلك الجملة
وعشرين اختلاطا وهى حاصلة من ضرب المملكتين فى ثلث عشرة

Marfat.com

فبقيت الاختلاطات المنتجة مائة وثلثة واربعين والضابطة فى نتائجها
الرسم ١٢ ٢ ٣ ٤ ٥ ٦ ٧ ٨ ٩ ١٠ ١١ ١٢ ١٣ ١٤ ١٥ ١٦
ان الكبرى اما ان تكون احدى الوصفيات الاربع التى هى المشروطتان
والعرفيتان او غيرها فان كانت الكبرى غير الوصفيات الاربع بان تكون
اى العرفية العامة والعرفية الخ صحة ١٢
احدى التسع الباقية فالنتيجة كالكبرى وان كانت الكبرى احدى نهما
الرسم ١٧ ١٨ ١٩
فالنتيجة كالصغرى لكن ان كان فيها قيد اللادوام واللاضرورة حذفناه
اى كالقضية الموجبة التى هى الصغرى ١٢
وكذلك ان وجدنا فيها ضرورة مخصوصة بها اى غير مشتركة بينها وبين
الرسم ٢٠ ٢١ ٢٢ ٢٣ ٢٤ ٢٥ ٢٦ ٢٧ ٢٨ ٢٩ ٣٠ ٣١ ٣٢ ٣٣ ٣٤ ٣٥ ٣٦ ٣٧ ٣٨ ٣٩ ٤٠ ٤١ ٤٢ ٤٣ ٤٤ ٤٥ ٤٦ ٤٧ ٤٨ ٤٩ ٥٠ ٥١ ٥٢ ٥٣ ٥٤ ٥٥ ٥٦ ٥٧ ٥٨ ٥٩ ٦٠ ٦١ ٦٢ ٦٣ ٦٤ ٦٥ ٦٦ ٦٧ ٦٨ ٦٩ ٧٠ ٧١ ٧٢ ٧٣ ٧٤ ٧٥ ٧٦ ٧٧ ٧٨ ٧٩ ٨٠ ٨١ ٨٢ ٨٣ ٨٤ ٨٥ ٨٦ ٨٧ ٨٨ ٨٩ ٩٠ ٩١ ٩٢ ٩٣ ٩٤ ٩٥ ٩٦ ٩٧ ٩٨ ٩٩ ١٠٠ ١٠١ ١٠٢ ١٠٣ ١٠٤ ١٠٥ ١٠٦ ١٠٧ ١٠٨ ١٠٩ ١١٠ ١١١ ١١٢ ١١٣ ١١٤ ١١٥ ١١٦ ١١٧ ١١٨ ١١٩ ١٢٠ ١٢١ ١٢٢ ١٢٣ ١٢٤ ١٢٥ ١٢٦ ١٢٧ ١٢٨ ١٢٩ ١٣٠ ١٣١ ١٣٢ ١٣٣ ١٣٤ ١٣٥ ١٣٦ ١٣٧ ١٣٨ ١٣٩ ١٤٠ ١٤١ ١٤٢ ١٤٣ ١٤٤ ١٤٥ ١٤٦ ١٤٧ ١٤٨ ١٤٩ ١٥٠ ١٥١ ١٥٢ ١٥٣ ١٥٤ ١٥٥ ١٥٦ ١٥٧ ١٥٨ ١٥٩ ١٦٠ ١٦١ ١٦٢ ١٦٣ ١٦٤ ١٦٥ ١٦٦ ١٦٧ ١٦٨ ١٦٩ ١٧٠ ١٧١ ١٧٢ ١٧٣ ١٧٤ ١٧٥ ١٧٦ ١٧٧ ١٧٨ ١٧٩ ١٨٠ ١٨١ ١٨٢ ١٨٣ ١٨٤ ١٨٥ ١٨٦ ١٨٧ ١٨٨ ١٨٩ ١٩٠ ١٩١ ١٩٢ ١٩٣ ١٩٤ ١٩٥ ١٩٦ ١٩٧ ١٩٨ ١٩٩ ٢٠٠ ٢٠١ ٢٠٢ ٢٠٣ ٢٠٤ ٢٠٥ ٢٠٦ ٢٠٧ ٢٠٨ ٢٠٩ ٢١٠ ٢١١ ٢١٢ ٢١٣ ٢١٤ ٢١٥ ٢١٦ ٢١٧ ٢١٨ ٢١٩ ٢٢٠ ٢٢١ ٢٢٢ ٢٢٣ ٢٢٤ ٢٢٥ ٢٢٦ ٢٢٧ ٢٢٨ ٢٢٩ ٢٣٠ ٢٣١ ٢٣٢ ٢٣٣ ٢٣٤ ٢٣٥ ٢٣٦ ٢٣٧ ٢٣٨ ٢٣٩ ٢٤٠ ٢٤١ ٢٤٢ ٢٤٣ ٢٤٤ ٢٤٥ ٢٤٦ ٢٤٧ ٢٤٨ ٢٤٩ ٢٥٠ ٢٥١ ٢٥٢ ٢٥٣ ٢٥٤ ٢٥٥ ٢٥٦ ٢٥٧ ٢٥٨ ٢٥٩ ٢٦٠ ٢٦١ ٢٦٢ ٢٦٣ ٢٦٤ ٢٦٥ ٢٦٦ ٢٦٧ ٢٦٨ ٢٦٩ ٢٧٠ ٢٧١ ٢٧٢ ٢٧٣ ٢٧٤ ٢٧٥ ٢٧٦ ٢٧٧ ٢٧٨ ٢٧٩ ٢٨٠ ٢٨١ ٢٨٢ ٢٨٣ ٢٨٤ ٢٨٥ ٢٨٦ ٢٨٧ ٢٨٨ ٢٨٩ ٢٩٠ ٢٩١ ٢٩٢ ٢٩٣ ٢٩٤ ٢٩٥ ٢٩٦ ٢٩٧ ٢٩٨ ٢٩٩ ٣٠٠ ٣٠١ ٣٠٢ ٣٠٣ ٣٠٤ ٣٠٥ ٣٠٦ ٣٠٧ ٣٠٨ ٣٠٩ ٣١٠ ٣١١ ٣١٢ ٣١٣ ٣١٤ ٣١٥ ٣١٦ ٣١٧ ٣١٨ ٣١٩ ٣٢٠ ٣٢١ ٣٢٢ ٣٢٣ ٣٢٤ ٣٢٥ ٣٢٦ ٣٢٧ ٣٢٨ ٣٢٩ ٣٣٠ ٣٣١ ٣٣٢ ٣٣٣ ٣٣٤ ٣٣٥ ٣٣٦ ٣٣٧ ٣٣٨ ٣٣٩ ٣٤٠ ٣٤١ ٣٤٢ ٣٤٣ ٣٤٤ ٣٤٥ ٣٤٦ ٣٤٧ ٣٤٨ ٣٤٩ ٣٥٠ ٣٥١ ٣٥٢ ٣٥٣ ٣٥٤ ٣٥٥ ٣٥٦ ٣٥٧ ٣٥٨ ٣٥٩ ٣٦٠ ٣٦١ ٣٦٢ ٣٦٣ ٣٦٤ ٣٦٥ ٣٦٦ ٣٦٧ ٣٦٨ ٣٦٩ ٣٧٠ ٣٧١ ٣٧٢ ٣٧٣ ٣٧٤ ٣٧٥ ٣٧٦ ٣٧٧ ٣٧٨ ٣٧٩ ٣٨٠ ٣٨١ ٣٨٢ ٣٨٣ ٣٨٤ ٣٨٥ ٣٨٦ ٣٨٧ ٣٨٨ ٣٨٩ ٣٩٠ ٣٩١ ٣٩٢ ٣٩٣ ٣٩٤ ٣٩٥ ٣٩٦ ٣٩٧ ٣٩٨ ٣٩٩ ٤٠٠ ٤٠١ ٤٠٢ ٤٠٣ ٤٠٤ ٤٠٥ ٤٠٦ ٤٠٧ ٤٠٨ ٤٠٩ ٤١٠ ٤١١ ٤١٢ ٤١٣ ٤١٤ ٤١٥ ٤١٦ ٤١٧ ٤١٨ ٤١٩ ٤٢٠ ٤٢١ ٤٢٢ ٤٢٣ ٤٢٤ ٤٢٥ ٤٢٦ ٤٢٧ ٤٢٨ ٤٢٩ ٤٣٠ ٤٣١ ٤٣٢ ٤٣٣ ٤٣٤ ٤٣٥ ٤٣٦ ٤٣٧ ٤٣٨ ٤٣٩ ٤٤٠ ٤٤١ ٤٤٢ ٤٤٣ ٤٤٤ ٤٤٥ ٤٤٦ ٤٤٧ ٤٤٨ ٤٤٩ ٤٥٠ ٤٥١ ٤٥٢ ٤٥٣ ٤٥٤ ٤٥٥ ٤٥٦ ٤٥٧ ٤٥٨ ٤٥٩ ٤٦٠ ٤٦١ ٤٦٢ ٤٦٣ ٤٦٤ ٤٦٥ ٤٦٦ ٤٦٧ ٤٦٨ ٤٦٩ ٤٧٠ ٤٧١ ٤٧٢ ٤٧٣ ٤٧٤ ٤٧٥ ٤٧٦ ٤٧٧ ٤٧٨ ٤٧٩ ٤٨٠ ٤٨١ ٤٨٢ ٤٨٣ ٤٨٤ ٤٨٥ ٤٨٦ ٤٨٧ ٤٨٨ ٤٨٩ ٤٩٠ ٤٩١ ٤٩٢ ٤٩٣ ٤٩٤ ٤٩٥ ٤٩٦ ٤٩٧ ٤٩٨ ٤٩٩ ٥٠٠ ٥٠١ ٥٠٢ ٥٠٣ ٥٠٤ ٥٠٥ ٥٠٦ ٥٠٧ ٥٠٨ ٥٠٩ ٥١٠ ٥١١ ٥١٢ ٥١٣ ٥١٤ ٥١٥ ٥١٦ ٥١٧ ٥١٨ ٥١٩ ٥٢٠ ٥٢١ ٥٢٢ ٥٢٣ ٥٢٤ ٥٢٥ ٥٢٦ ٥٢٧ ٥٢٨ ٥٢٩ ٥٣٠ ٥٣١ ٥٣٢ ٥٣٣ ٥٣٤ ٥٣٥ ٥٣٦ ٥٣٧ ٥٣٨ ٥٣٩ ٥٤٠ ٥٤١ ٥٤٢ ٥٤٣ ٥٤٤ ٥٤٥ ٥٤٦ ٥٤٧ ٥٤٨ ٥٤٩ ٥٥٠ ٥٥١ ٥٥٢ ٥٥٣ ٥٥٤ ٥٥٥ ٥٥٦ ٥٥٧ ٥٥٨ ٥٥٩ ٥٦٠ ٥٦١ ٥٦٢ ٥٦٣ ٥٦٤ ٥٦٥ ٥٦٦ ٥٦٧ ٥٦٨ ٥٦٩ ٥٧٠ ٥٧١ ٥٧٢ ٥٧٣ ٥٧٤ ٥٧٥ ٥٧٦ ٥٧٧ ٥٧٨ ٥٧٩ ٥٨٠ ٥٨١ ٥٨٢ ٥٨٣ ٥٨٤ ٥٨٥ ٥٨٦ ٥٨٧ ٥٨٨ ٥٨٩ ٥٩٠ ٥٩١ ٥٩٢ ٥٩٣ ٥٩٤ ٥٩٥ ٥٩٦ ٥٩٧ ٥٩٨ ٥٩٩ ٦٠٠ ٦٠١ ٦٠٢ ٦٠٣ ٦٠٤ ٦٠٥ ٦٠٦ ٦٠٧ ٦٠٨ ٦٠٩ ٦١٠ ٦١١ ٦١٢ ٦١٣ ٦١٤ ٦١٥ ٦١٦ ٦١٧ ٦١٨ ٦١٩ ٦٢٠ ٦٢١ ٦٢٢ ٦٢٣ ٦٢٤ ٦٢٥ ٦٢٦ ٦٢٧ ٦٢٨ ٦٢٩ ٦٣٠ ٦٣١ ٦٣٢ ٦٣٣ ٦٣٤ ٦٣٥ ٦٣٦ ٦٣٧ ٦٣٨ ٦٣٩ ٦٤٠ ٦٤١ ٦٤٢ ٦٤٣ ٦٤٤ ٦٤٥ ٦٤٦ ٦٤٧ ٦٤٨ ٦٤٩ ٦٥٠ ٦٥١ ٦٥٢ ٦٥٣ ٦٥٤ ٦٥٥ ٦٥٦ ٦٥٧ ٦٥٨ ٦٥٩ ٦٦٠ ٦٦١ ٦٦٢ ٦٦٣ ٦٦٤ ٦٦٥ ٦٦٦ ٦٦٧ ٦٦٨ ٦٦٩ ٦٧٠ ٦٧١ ٦٧٢ ٦٧٣ ٦٧٤ ٦٧٥ ٦٧٦ ٦٧٧ ٦٧٨ ٦٧٩ ٦٨٠ ٦٨١ ٦٨٢ ٦٨٣ ٦٨٤ ٦٨٥ ٦٨٦ ٦٨٧ ٦٨٨ ٦٨٩ ٦٩٠ ٦٩١ ٦٩٢ ٦٩٣ ٦٩٤ ٦٩٥ ٦٩٦ ٦٩٧ ٦٩٨ ٦٩٩ ٧٠٠ ٧٠١ ٧٠٢ ٧٠٣ ٧٠٤ ٧٠٥ ٧٠٦ ٧٠٧ ٧٠٨ ٧٠٩ ٧١٠ ٧١١ ٧١٢ ٧١٣ ٧١٤ ٧١٥ ٧١٦ ٧١٧ ٧١٨ ٧١٩ ٧٢٠ ٧٢١ ٧٢٢ ٧٢٣ ٧٢٤ ٧٢٥ ٧٢٦ ٧٢٧ ٧٢٨ ٧٢٩ ٧٣٠ ٧٣١ ٧٣٢ ٧٣٣ ٧٣٤ ٧٣٥ ٧٣٦ ٧٣٧ ٧٣٨ ٧٣٩ ٧٤٠ ٧٤١ ٧٤٢ ٧٤٣ ٧٤٤ ٧٤٥ ٧٤٦ ٧٤٧ ٧٤٨ ٧٤٩ ٧٥٠ ٧٥١ ٧٥٢ ٧٥٣ ٧٥٤ ٧٥٥ ٧٥٦ ٧٥٧ ٧٥٨ ٧٥٩ ٧٦٠ ٧٦١ ٧٦٢ ٧٦٣ ٧٦٤ ٧٦٥ ٧٦٦ ٧٦٧ ٧٦٨ ٧٦٩ ٧٧٠ ٧٧١ ٧٧٢ ٧٧٣ ٧٧٤ ٧٧٥ ٧٧٦ ٧٧٧ ٧٧٨ ٧٧٩ ٧٨٠ ٧٨١ ٧٨٢ ٧٨٣ ٧٨٤ ٧٨٥ ٧٨٦ ٧٨٧ ٧٨٨ ٧٨٩ ٧٩٠ ٧٩١ ٧٩٢ ٧٩٣ ٧٩٤ ٧٩٥ ٧٩٦ ٧٩٧ ٧٩٨ ٧٩٩ ٨٠٠ ٨٠١ ٨٠٢ ٨٠٣ ٨٠٤ ٨٠٥ ٨٠٦ ٨٠٧ ٨٠٨ ٨٠٩ ٨١٠ ٨١١ ٨١٢ ٨١٣ ٨١٤ ٨١٥ ٨١٦ ٨١٧ ٨١٨ ٨١٩ ٨٢٠ ٨٢١ ٨٢٢ ٨٢٣ ٨٢٤ ٨٢٥ ٨٢٦ ٨٢٧ ٨٢٨ ٨٢٩ ٨٣٠ ٨٣١ ٨٣٢ ٨٣٣ ٨٣٤ ٨٣٥ ٨٣٦ ٨٣٧ ٨٣٨ ٨٣٩ ٨٤٠ ٨٤١ ٨٤٢ ٨٤٣ ٨٤٤ ٨٤٥ ٨٤٦ ٨٤٧ ٨٤٨ ٨٤٩ ٨٥٠ ٨٥١ ٨٥٢ ٨٥٣ ٨٥٤ ٨٥٥ ٨٥٦ ٨٥٧ ٨٥٨ ٨٥٩ ٨٦٠ ٨٦١ ٨٦٢ ٨٦٣ ٨٦٤ ٨٦٥ ٨٦٦ ٨٦٧ ٨٦٨ ٨٦٩ ٨٧٠ ٨٧١ ٨٧٢ ٨٧٣ ٨٧٤ ٨٧٥ ٨٧٦ ٨٧٧ ٨٧٨ ٨٧٩ ٨٨٠ ٨٨١ ٨٨٢ ٨٨٣ ٨٨٤ ٨٨٥ ٨٨٦ ٨٨٧ ٨٨٨ ٨٨٩ ٨٩٠ ٨٩١ ٨٩٢ ٨٩٣ ٨٩٤ ٨٩٥ ٨٩٦ ٨٩٧ ٨٩٨ ٨٩٩ ٩٠٠ ٩٠١ ٩٠٢ ٩٠٣ ٩٠٤ ٩٠٥ ٩٠٦ ٩٠٧ ٩٠٨ ٩٠٩ ٩١٠ ٩١١ ٩١٢ ٩١٣ ٩١٤ ٩١٥ ٩١٦ ٩١٧ ٩١٨ ٩١٩ ٩٢٠ ٩٢١ ٩٢٢ ٩٢٣ ٩٢٤ ٩٢٥ ٩٢٦ ٩٢٧ ٩٢٨ ٩٢٩ ٩٣٠ ٩٣١ ٩٣٢ ٩٣٣ ٩٣٤ ٩٣٥ ٩٣٦ ٩٣٧ ٩٣٨ ٩٣٩ ٩٤٠ ٩٤١ ٩٤٢ ٩٤٣ ٩٤٤ ٩٤٥ ٩٤٦ ٩٤٧ ٩٤٨ ٩٤٩ ٩٥٠ ٩٥١ ٩٥٢ ٩٥٣ ٩٥٤ ٩٥٥ ٩٥٦ ٩٥٧ ٩٥٨ ٩٥٩ ٩٦٠ ٩٦١ ٩٦٢ ٩٦٣ ٩٦٤ ٩٦٥ ٩٦٦ ٩٦٧ ٩٦٨ ٩٦٩ ٩٧٠ ٩٧١ ٩٧٢ ٩٧٣ ٩٧٤ ٩٧٥ ٩٧٦ ٩٧٧ ٩٧٨ ٩٧٩ ٩٨٠ ٩٨١ ٩٨٢ ٩٨٣ ٩٨٤ ٩٨٥ ٩٨٦ ٩٨٧ ٩٨٨ ٩٨٩ ٩٩٠ ٩٩١ ٩٩٢ ٩٩٣ ٩٩٤ ٩٩٥ ٩٩٦ ٩٩٧ ٩٩٨ ٩٩٩ ١٠٠٠
ان الكبرى اما ان تكون احدى الوصفيات الاربع التى هى المشروطتان
والعرفيتان او غيرها فان كانت الكبرى غير الوصفيات الاربع بان تكون
اى العرفية العامة والعرفية الخ صحة ١٢
احدى التسع الباقية فالنتيجة كالكبرى وان كانت الكبرى احدى نهما
الرسم ١٧ ١٨ ١٩
فالنتيجة كالصغرى لكن ان كان فيها قيد اللادوام واللاضرورة حذفناه
اى كالقضية الموجبة التى هى الصغرى ١٢
وكذلك ان وجدنا فيها ضرورة مخصوصة بها اى غير مشتركة بينها وبين
الرسم ٢٠ ٢١ ٢٢ ٢٣ ٢٤ ٢٥ ٢٦ ٢٧ ٢٨ ٢٩ ٣٠ ٣١ ٣٢ ٣٣ ٣٤ ٣٥ ٣٦ ٣٧ ٣٨ ٣٩ ٤٠ ٤١ ٤٢ ٤٣ ٤٤ ٤٥ ٤٦ ٤٧ ٤٨ ٤٩ ٥٠ ٥١ ٥٢ ٥٣ ٥٤ ٥٥ ٥٦ ٥٧ ٥٨ ٥٩ ٦٠ ٦١ ٦٢ ٦٣ ٦٤ ٦٥ ٦٦ ٦٧ ٦٨ ٦٩ ٧٠ ٧١ ٧٢ ٧٣ ٧٤ ٧٥ ٧٦ ٧٧ ٧٨ ٧٩ ٨٠ ٨١ ٨٢ ٨٣ ٨٤ ٨٥ ٨٦ ٨٧ ٨٨ ٨٩ ٩٠ ٩١ ٩٢ ٩٣ ٩٤ ٩٥ ٩٦ ٩٧ ٩٨ ٩٩ ١٠٠ ١٠١ ١٠٢ ١٠٣ ١٠٤ ١٠٥ ١٠٦ ١٠٧ ١٠٨ ١٠٩ ١١٠ ١١١ ١١٢ ١١٣ ١١٤ ١١٥ ١١٦ ١١٧ ١١٨ ١١٩ ١٢٠ ١٢١ ١٢٢ ١٢٣ ١٢٤ ١٢٥ ١٢٦ ١٢٧ ١٢٨ ١٢٩ ١٣٠ ١٣١ ١٣٢ ١٣٣ ١٣٤ ١٣٥ ١٣٦ ١٣٧ ١٣٨ ١٣٩ ١٤٠ ١٤١ ١٤٢ ١٤٣ ١٤٤ ١٤٥ ١٤٦ ١٤٧ ١٤٨ ١٤٩ ١٥٠ ١٥١ ١٥٢ ١٥٣ ١٥٤ ١٥٥ ١٥٦ ١٥٧ ١٥٨ ١٥٩ ١٦٠ ١٦١ ١٦٢ ١٦٣ ١٦٤ ١٦٥ ١٦٦ ١٦٧ ١٦٨ ١٦٩ ١٧٠ ١٧١ ١٧٢ ١٧٣ ١٧٤ ١٧٥ ١٧٦ ١٧٧ ١٧٨ ١٧٩ ١٨٠ ١٨١ ١٨٢ ١٨٣ ١٨٤ ١٨٥ ١٨٦ ١٨٧ ١٨٨ ١٨٩ ١٩٠ ١٩١ ١٩٢ ١٩٣ ١٩٤ ١٩٥ ١٩٦ ١٩٧ ١٩٨ ١٩٩ ٢٠٠ ٢٠١ ٢٠٢ ٢٠٣ ٢٠٤ ٢٠٥ ٢٠٦ ٢٠٧ ٢٠٨ ٢٠٩ ٢١٠ ٢١١ ٢١٢ ٢١٣ ٢١٤ ٢١٥ ٢١٦ ٢١٧ ٢١٨ ٢١٩ ٢٢٠ ٢٢١ ٢٢٢ ٢٢٣ ٢٢٤ ٢٢٥ ٢٢٦ ٢٢٧ ٢٢٨ ٢٢٩ ٢٣٠ ٢٣١ ٢٣٢ ٢٣٣ ٢٣٤ ٢٣٥ ٢٣٦ ٢٣٧ ٢٣٨ ٢٣٩ ٢٤٠ ٢٤١ ٢٤٢ ٢٤٣ ٢٤٤ ٢٤٥ ٢٤٦ ٢٤٧ ٢٤٨ ٢٤٩ ٢٥٠ ٢٥١ ٢٥٢ ٢٥٣ ٢٥٤ ٢٥٥ ٢٥٦ ٢٥٧ ٢٥٨ ٢٥٩ ٢٦٠ ٢٦١ ٢٦٢ ٢٦٣ ٢٦٤ ٢٦٥ ٢٦٦ ٢٦٧ ٢٦٨ ٢٦٩ ٢٧٠ ٢٧١ ٢٧٢ ٢٧٣ ٢٧٤ ٢٧٥ ٢٧٦ ٢٧٧ ٢٧٨ ٢٧٩ ٢٨٠ ٢٨١ ٢٨٢ ٢٨٣ ٢٨٤ ٢٨٥ ٢٨٦ ٢٨٧ ٢٨٨ ٢٨٩ ٢٩٠ ٢٩١ ٢٩٢ ٢٩٣ ٢٩٤ ٢٩٥ ٢٩٦ ٢٩٧ ٢٩٨ ٢٩٩ ٣٠٠ ٣٠١ ٣٠٢ ٣٠٣ ٣٠٤ ٣٠٥ ٣٠٦ ٣٠٧ ٣٠٨ ٣٠٩ ٣١٠ ٣١١ ٣١٢ ٣١٣ ٣١٤ ٣١٥ ٣١٦ ٣١٧ ٣١٨ ٣١٩ ٣٢٠ ٣٢١ ٣٢٢ ٣٢٣ ٣٢٤ ٣٢٥ ٣٢٦ ٣٢٧ ٣٢٨ ٣٢٩ ٣٣٠ ٣٣١ ٣٣٢ ٣٣٣ ٣٣٤ ٣٣٥ ٣٣٦ ٣٣٧ ٣٣٨ ٣٣٩ ٣٤٠ ٣٤١ ٣٤٢ ٣٤٣ ٣٤٤ ٣٤٥ ٣٤٦ ٣٤٧ ٣٤٨ ٣٤٩ ٣٥٠ ٣٥١ ٣٥٢ ٣٥٣ ٣٥٤ ٣٥٥ ٣٥٦ ٣٥٧ ٣٥٨ ٣٥٩ ٣٦٠ ٣٦١ ٣٦٢ ٣٦٣ ٣٦٤ ٣٦٥ ٣٦٦ ٣٦٧ ٣٦٨ ٣٦٩ ٣٧٠ ٣٧١ ٣٧٢ ٣٧٣ ٣٧٤ ٣٧٥ ٣٧٦ ٣٧٧ ٣٧٨ ٣٧٩ ٣٨٠ ٣٨١ ٣٨٢ ٣٨٣ ٣٨٤ ٣٨٥ ٣٨٦ ٣٨٧ ٣٨٨ ٣٨٩ ٣٩٠ ٣٩١ ٣٩٢ ٣٩٣ ٣٩٤ ٣٩٥ ٣٩٦ ٣٩٧ ٣٩٨ ٣٩٩ ٤٠٠ ٤٠١ ٤٠٢ ٤٠٣ ٤٠٤ ٤٠٥ ٤٠٦ ٤٠٧ ٤٠٨ ٤٠٩ ٤١٠ ٤١١ ٤١٢ ٤١٣ ٤١٤ ٤١٥ ٤١٦ ٤١٧ ٤١٨ ٤١٩ ٤٢٠ ٤٢١ ٤٢٢ ٤٢٣ ٤٢٤ ٤٢٥ ٤٢٦ ٤٢٧ ٤٢٨ ٤٢٩ ٤٣٠ ٤٣١ ٤٣٢ ٤٣٣ ٤٣٤ ٤٣٥ ٤٣٦ ٤٣٧ ٤٣٨ ٤٣٩ ٤٤٠ ٤٤١ ٤٤٢ ٤٤٣ ٤٤٤ ٤٤٥ ٤٤٦ ٤٤٧ ٤٤٨ ٤٤٩ ٤٥٠ ٤٥١ ٤٥٢ ٤٥٣ ٤٥٤ ٤٥٥ ٤٥٦ ٤٥٧ ٤٥٨ ٤٥٩ ٤٦٠ ٤٦١ ٤٦٢ ٤٦٣ ٤٦٤ ٤٦٥ ٤٦٦ ٤٦٧ ٤٦٨ ٤٦٩ ٤٧٠ ٤٧١ ٤٧٢ ٤٧٣ ٤٧٤ ٤٧٥ ٤٧٦ ٤٧٧ ٤٧٨ ٤٧٩ ٤٨٠ ٤٨١ ٤٨٢ ٤٨٣ ٤٨٤ ٤٨٥ ٤٨٦ ٤٨٧ ٤٨٨ ٤٨٩ ٤٩٠ ٤٩١ ٤٩٢ ٤٩٣ ٤٩٤ ٤٩٥ ٤٩٦ ٤٩٧ ٤٩٨ ٤٩٩ ٥٠٠ ٥٠١ ٥٠٢ ٥٠٣ ٥٠٤ ٥٠٥ ٥٠٦ ٥٠٧ ٥٠٨ ٥٠٩ ٥١٠ ٥١١ ٥١٢ ٥١٣ ٥١٤ ٥١٥ ٥١٦ ٥١٧ ٥١٨ ٥١٩ ٥٢٠ ٥٢١ ٥٢٢ ٥٢٣ ٥٢٤ ٥٢٥ ٥٢٦ ٥٢٧ ٥٢٨ ٥٢٩ ٥٣٠ ٥٣١ ٥٣٢ ٥٣٣ ٥٣٤ ٥٣٥ ٥٣٦ ٥٣٧ ٥٣٨ ٥٣٩ ٥٤٠ ٥٤١ ٥٤٢ ٥٤٣ ٥٤٤ ٥٤٥ ٥٤٦ ٥٤٧ ٥٤٨ ٥٤٩ ٥٥٠ ٥٥١ ٥٥٢ ٥٥٣ ٥٥٤ ٥٥٥ ٥٥٦ ٥٥٧ ٥٥٨ ٥٥٩ ٥٦٠ ٥٦١ ٥٦٢ ٥٦٣ ٥٦٤ ٥٦٥ ٥٦٦ ٥٦٧ ٥٦٨ ٥٦٩ ٥٧٠ ٥٧١ ٥٧٢ ٥٧٣ ٥٧٤ ٥٧٥ ٥٧٦ ٥٧٧ ٥٧٨ ٥٧٩ ٥٨٠ ٥٨١ ٥٨٢ ٥٨٣ ٥٨٤ ٥٨٥ ٥٨٦ ٥٨٧ ٥٨٨ ٥٨٩ ٥٩٠ ٥٩١ ٥٩٢ ٥٩٣ ٥٩٤ ٥٩٥ ٥٩٦ ٥٩٧ ٥٩٨ ٥٩٩ ٦٠٠ ٦٠١ ٦٠٢ ٦٠٣ ٦٠٤ ٦٠٥ ٦٠٦ ٦٠٧ ٦٠٨ ٦٠٩ ٦١٠ ٦١١ ٦١٢ ٦١٣ ٦١٤ ٦١٥ ٦١٦ ٦١٧ ٦١٨ ٦١٩ ٦٢٠ ٦٢١ ٦٢٢ ٦٢٣ ٦٢٤ ٦٢٥ ٦٢٦ ٦٢٧ ٦٢٨ ٦٢٩ ٦٣٠ ٦٣١ ٦٣٢ ٦٣٣ ٦٣٤ ٦٣٥ ٦٣٦ ٦٣٧ ٦٣٨ ٦٣٩ ٦٤٠ ٦٤١ ٦٤٢ ٦٤٣ ٦٤٤ ٦٤٥ ٦٤٦ ٦٤٧ ٦٤٨ ٦٤٩ ٦٥٠ ٦٥١ ٦٥٢ ٦٥٣ ٦٥٤ ٦٥٥ ٦٥٦ ٦٥٧ ٦٥٨ ٦٥٩ ٦٦٠ ٦٦١ ٦٦٢ ٦٦٣ ٦٦٤ ٦٦٥ ٦٦٦ ٦٦٧ ٦٦٨ ٦٦٩ ٦٧٠ ٦٧١ ٦٧٢ ٦٧٣ ٦٧٤ ٦٧٥ ٦٧٦ ٦٧٧ ٦٧٨ ٦٧٩ ٦٨٠ ٦٨١ ٦٨٢ ٦٨٣ ٦٨٤ ٦٨٥ ٦٨٦ ٦٨٧ ٦٨٨ ٦٨٩ ٦٩٠ ٦٩١ ٦٩٢ ٦٩٣ ٦٩٤ ٦٩٥ ٦٩٦ ٦٩٧ ٦٩٨ ٦٩٩ ٧٠٠ ٧٠١ ٧٠٢ ٧٠٣ ٧٠٤ ٧٠٥ ٧٠٦ ٧٠٧ ٧٠٨ ٧٠٩ ٧١٠ ٧١١ ٧١٢ ٧١٣ ٧١٤ ٧١٥ ٧١٦ ٧١٧ ٧١٨ ٧١٩ ٧٢٠ ٧٢١ ٧٢٢ ٧٢٣ ٧٢٤ ٧٢٥ ٧٢٦ ٧٢٧ ٧٢٨ ٧٢٩ ٧٣٠ ٧٣١ ٧٣٢ ٧٣٣ ٧٣٤ ٧٣٥ ٧٣٦ ٧٣٧ ٧٣٨ ٧٣٩ ٧٤٠ ٧٤١ ٧٤٢ ٧٤٣ ٧٤٤ ٧٤٥ ٧٤٦ ٧٤٧ ٧٤٨ ٧٤٩ ٧٥٠ ٧٥١ ٧٥٢ ٧٥٣ ٧٥٤ ٧٥٥ ٧٥٦ ٧٥٧ ٧٥٨ ٧٥٩ ٧٦٠ ٧٦١ ٧٦٢ ٧٦٣ ٧٦٤ ٧٦٥ ٧٦٦ ٧٦٧ ٧٦٨ ٧٦٩ ٧٧٠ ٧٧١ ٧٧٢ ٧٧٣ ٧٧٤ ٧٧٥ ٧٧٦ ٧٧٧ ٧٧٨ ٧٧٩ ٧٨٠ ٧٨١ ٧٨٢ ٧٨٣ ٧٨٤ ٧٨٥ ٧٨٦ ٧٨٧ ٧٨٨ ٧٨٩ ٧٩٠ ٧٩١ ٧٩٢ ٧٩٣ ٧٩٤ ٧٩٥ ٧٩٦ ٧٩٧ ٧٩٨ ٧٩٩ ٨٠٠ ٨٠١ ٨٠٢ ٨٠٣ ٨٠٤ ٨٠٥ ٨٠٦ ٨٠٧ ٨٠٨ ٨٠٩ ٨١٠ ٨١١ ٨١٢ ٨١٣ ٨١٤ ٨١٥ ٨١٦ ٨١٧ ٨١٨ ٨١٩ ٨٢٠ ٨٢١ ٨٢٢ ٨٢٣ ٨٢٤ ٨٢٥ ٨٢٦ ٨٢٧ ٨٢٨ ٨٢٩ ٨٣٠ ٨٣١ ٨٣٢ ٨٣٣ ٨٣٤ ٨٣٥ ٨٣٦ ٨٣٧ ٨٣٨ ٨٣٩ ٨٤٠ ٨٤١ ٨٤٢ ٨٤٣ ٨٤٤ ٨٤٥ ٨٤٦ ٨٤٧ ٨٤٨ ٨٤٩ ٨٥٠ ٨٥١ ٨٥٢ ٨٥٣ ٨٥٤ ٨٥٥ ٨٥٦ ٨٥٧ ٨٥٨ ٨٥٩ ٨٦٠ ٨٦١ ٨٦٢ ٨٦٣ ٨٦٤ ٨٦٥ ٨٦٦ ٨٦٧ ٨٦٨ ٨٦٩ ٨٧٠ ٨٧١ ٨٧٢ ٨٧٣ ٨٧٤ ٨٧٥ ٨٧٦ ٨٧٧ ٨٧٨ ٨٧٩ ٨٨٠ ٨٨١ ٨٨٢ ٨٨٣ ٨٨٤ ٨٨٥ ٨٨٦ ٨٨٧ ٨٨٨ ٨٨٩ ٨٩٠ ٨٩١ ٨٩٢ ٨٩٣ ٨٩٤ ٨٩٥ ٨٩٦ ٨٩٧ ٨٩٨ ٨٩٩ ٩٠٠ ٩٠١ ٩٠٢ ٩٠٣ ٩٠٤ ٩٠٥ ٩٠٦ ٩٠٧ ٩٠٨ ٩٠٩ ٩١٠ ٩١١ ٩١٢ ٩١٣ ٩١٤ ٩١٥ ٩١٦ ٩١٧ ٩١٨ ٩١٩ ٩٢٠ ٩٢١ ٩٢٢ ٩٢٣ ٩٢٤ ٩٢٥ ٩٢٦ ٩٢٧ ٩٢٨ ٩٢٩ ٩٣٠ ٩٣١ ٩٣٢ ٩٣٣ ٩٣٤ ٩٣٥ ٩٣٦ ٩٣٧ ٩٣٨ ٩٣٩ ٩٤٠ ٩٤١ ٩٤٢ ٩٤٣ ٩٤٤ ٩٤٥ ٩٤٦ ٩٤٧ ٩٤٨ ٩٤٩ ٩٥٠ ٩٥١ ٩٥٢ ٩٥٣ ٩٥٤ ٩٥٥ ٩٥٦ ٩٥٧ ٩٥٨ ٩٥٩ ٩٦٠ ٩٦١ ٩٦٢ ٩٦٣ ٩٦٤ ٩٦٥ ٩٦٦ ٩٦٧ ٩٦٨ ٩٦٩ ٩٧٠ ٩٧١ ٩٧٢ ٩٧٣ ٩٧٤ ٩٧٥ ٩٧٦ ٩٧٧ ٩٧٨ ٩٧٩ ٩٨٠ ٩٨١ ٩٨٢ ٩٨٣ ٩٨٤ ٩٨٥ ٩٨٦ ٩٨٧ ٩٨٨ ٩٨٩ ٩٩٠ ٩٩١ ٩٩٢ ٩٩٣ ٩٩٤ ٩٩٥ ٩٩٦ ٩٩٧ ٩٩٨ ٩٩٩ ١٠٠٠

المعتبرة فى الكبرى لكن الاصغر ما يثبت له الاوسط بالفعل فيكون محكوما

عليه بالاكبر بتلك الجهة المعتبرة واما الثانى وهو ان الكبرى اذا كانت

احدى الوصفيات الاربع كانت النتيجة كالصغرى فان الكبرى حينئذ

تدل على ان دوام الاكبر بيد دوام الاوسط ولما كان الاوسط مستندا

للاكبر كان ثبوت الاكبر للاصغر بحسب ثبوت الاوسط فان كان

ثبوت الاوسط دائما كان ثبوت الاكبر له ايضا دائما وان كان فى وقت

كان فى وقت وان كان الاوسط مستندا للاكبر بالضرورة كما فى المشروطتين

كان ضرورة ثبوت الاكبر للاصغر بحسب ضرورة ثبوت الاوسط له

لان الضرورى للضرورى ضرورى واما لحذف لادوام الصغرى

ولا ضرورتها فلان الصغرى لما كانت موجبة كان للادوام والا ضرورة

فيها سالبة والسالبة لا مدخل لها فى انتاج هذا الشكل واما

لحذف الضرورة المخصوصة بالصغرى فلان الكبرى اذا لم يكن

فيها ضرورة جاز انفكاك الاكبر من كل ما ثبت له الاوسط لكن

الاصغر ما ثبت له الاوسط فيجوز انفكاك الاكبر عن الاصغر

فلم يتعد ضرورة الصغرى الى النتيجة واما ضم لادوام الكبرى

Marfat.com

فللاندراج البين ايضا فان الكبرى ح تدل على ان الاكبر غير دائم
لكل ما هو اوسط بالفعل والاصغر مما هو اوسط بالفعل فيكون الاكبر غير
دائم له مثلا الصغرى الضرورية مع المشروطة العامة ينتج ضرورية لان
النتيجة كالصغرى بعينها ومع المشروطة الخاصة ضرورية لا دائمة
لانضمام اللادوام مع الصغرى لكن القياس الصادق المقدمات لا يتألف
منهما لان القياس ملزوم النتيجة فلو انتظم القياس الصادق المقدمات
منهما لزم صدق الملزوم بدون اللازم وانه محال ومع العرفية العامة ينتج
دائمة بحذف الضرورة التي هي المختصة بالصغرى منهما فلم يبق الا الدوام
ومع العرفية الخاصة دائمة لا دائمة بحذف الضرورة وضم اللادوام والقياس
الصادق المقدمات لا ينتظم منهما ايضا كما عرفت والصغرى الدائمة مع احدى
العامتين ينتج دائمة ومع احدى الخاصتين دائمة لا دائمة ولا يصدق
مقدمتا القياس منهما ايضا كما عرفت لا يقال المشروطتان ان فسرت
الضرورة ما دام الوصف انتج الصغرى الدائمة منهما ضرورية كالضرورية لان
الحكم في الكبرى بضرورة الاكبر لكل ما ثبت له الاوسط ما دام وصف الاوسط
وهما يدوم له وصف الاوسط هو الاصغر فيكون الاكبر ضروري الثبوت له

بيان النتيجة في الاول كالكبرى بشرط و كالصغرى بشرط اخر

ضروري وموضوع للاوسط بالفعل لانا نقول بانت له الاوسط بالفعل ما دام وصفه مندرج تحت بانت له بالفعل لا ما لا يقال هذه ليست مقدمة حين الانتاج لان الانتاج لذاتي للقياس والمقدمة ما يكون لا ينفك عن القياس ١٢ منه لا انا نعلم ان ليس كل ما بانت له الاوسط بالفعل بانت له الاصغر بالفعل ما دام وصف الاوسط ١٢ منه

بيان الاختلاطات المذكورة من العجمات وما قيل في بعضها بالنقض وما في الشق الاول من بيان عدم اللزوم الذي في بعض العجمات للقياس ١٢ منه

وان فسرت بالضرورة بشرط الوصف لم ينتج الصغرى الضرورية معها ضرورية كالدائمة للكلية
الكبرى على ان ضرورة الاكبر بشرط وصف الاوسط فاللازم ليس الا ان الاكبر
ضروري للاصغر بشرط وصف الاوسط لكن الاوسط واجب الحذف عن النتيجة
فجاز ان لا يبقى ضرورة الاكبر لانا نقول وصف الاوسط اذا كان ضروريا لذات الاصغر
فكلما تحقق الاصغر تحقق ذات الاصغر ووصف الاوسط بالضرورة وكلما تحققا ثبت
ضرورة الاكبر فكلما تحقق الاصغر ثبت ضرورة الاكبر وهو المطلوب ثم انك لو تاملت
ادنى تامل امكنك ان تستخرج نتائج الاختلاطات الباقية من الضابطة المذكورة
وان اشكل عليك شيء منها فارجع الى هذا الجدول تقف عليها مفصلة

الصغرى / الكبرى	المشروطة العامة	العرفية العامة	المشروطة الخاصة	العرفية الخاصة
الضرورية	ضرورية	دائمة	ضرورية لا دائمة	دائمة لا دائمة
الدائمة	دائمة	دائمة	دائمة لا دائمة	دائمة لا دائمة
المشروطة العامة	مشروطة عامة	عرفية عامة	مشروطة خاصة	عرفية خاصة
العرفية العامة	عرفية عامة	عرفية عامة	عرفية خاصة	عرفية خاصة
المطلقة العامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	وجودية لا دائمة	وجودية لا دائمة
المشروطة الخاصة	مشروطة عامة	عرفية عامة	مشروطة خاصة	عرفية خاصة
العرفية الخاصة	عرفية عامة	عرفية عامة	عرفية خاصة	عرفية خاصة
الوجودية اللادائمة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	وجودية لا دائمة	وجودية لا دائمة
الوجودية اللاضرورية	مطلقة عامة	مطلقة عامة	وجودية لا دائمة	وجودية لا دائمة
الوقتية	وقتية مطلقة	مطلقة وقتية	وقتية مطلقة لا دائمة	وقتية مطلقة لا دائمة
المنتشرة	منتشرة مطلقة	مطلقة منتشرة	منتشرة مطلقة لا دائمة	منتشرة مطلقة لا دائمة

Marfat.com

قال واما الشكل الثانی فشرطه بحسب الجهة امران احدهما صدق
الدوام علی الصغری وکون الکبری من القضایا المنعکسة السوالب
والثانی ان لا یستعمل الممکنة الا مع الضروریة المطلقة او مع الکبریین
المشروطتین اقول یشترط فی انتاج الشکل الثانی بحسب الجهة
امران کل واحد منهما احد الامرین الاول صدق الدوام علی
الصغری ای کونها ضروریة او دائمة او کون الکبری من القضایا ال
المنعکسة السوالب وذلک لانه لو انتفیا کانت الصغری غیر الضروریة
والدائمة وهی احدی عشرة والکبری من القضایا السبع الغیر المنعک
السوالب اخص الصغریات المشروطة الخاصة والوقتیة لان المشروط
الخاصة اخص من المشروطة العامة والعرفیتین والوقتیة من السبع
الباقیة واخص الکبریات السبع الوقتیة ولاختلاف الصغریین ای
المشروطة الخاصة والوقتیة مع الکبری الوقتیة غیر منتج لاختلاف
الموجب لعدم الانتاج فانه یصدق قولنا لا شیء من المنخسف ببعض
بالضرورة ما دام منخسفا وفی وقت معین لا دائما وکل قمر مضیء بالفعل
فی وقت معین لا دائما مع امتناع السلب بالامکان العام لصدق

بیان شرط الشکل الثانی بحسب الجهة

كل منخسف قربالضرورة ولوبدلنا الكبرى بقولنا وكل شمس ضيئة

في وقت معين لادائما امتنع الايجاب ومتى لم ينتج هذا ان الاختلاطان

اى يمتنع ان ينتج الايجاب ١٢

لم ينتج سائر الاختلاطات لاستلزام عدم انتاج الاخص عدم انتاج

الاعم والثاني عدم استعمال الممكنة لامع الضرورية المطلقة اومع

الكبريين المشروطتين ومحصله ان الممكنة ان كانت صغرى

لتستعمل الامع الضرورية المطلقة والمشروطتين وان كانت كبرى

لتستعمل الامع الضرورية المطلقة اما الاول فلانه قد ظهر من

الشرط الاول ان الممكنة الصغرى لاينتج مع السبع الغير المنعكسة

السوالب لعدم صدق الدوام على الصغرى وعدم كون الكبرى من السبعة

المنعكسة السوالب فلو استعمل الممكنة الصغرى مع غير الضروريات

الثلث لكان اختلاطها مع الدوائم الثلث التي هي الدائمة

والعرفيتان لكن اختلاطها مع الدائمة عقيم لجواز ان يكون الثابت

لشي بالامكان مسلوبا عنه دائما كقولنا كل رومي فهو اسود بالامكان

ولاشي من الرومي باسود دائما مع امتناع سلب الشي عن نفسه

ولو بدلنا الكبرى بقولنا لاشي من التركي باسود دائما امتنع الايجاب

Marfat.com

ويلزم من عقم هذا الاختلاط عقم اختلاط الممكنة الصغرى مع العرفيتين
اما مع العرفية العامة فلان الدائمة اخص وعقم الاخص يوجب عقم الاعم
واما مع العرفية الخاصة فلعدم انتاج العرفية العامة مع الممكنة وعدم
انتاج اللادوام ايضا لان الاصل لما كان مخالفا للممكنة فى الكيف كان
اللادوام موافقا لها فى الكيف ولا انتاج فى هذا الشكل من المتفقين فى
الكيف ومتى لم ينتج العرفية الخاصة مع الممكنة بجزئيها يكون العرفية
الخاصة معها عقيمة اذ المعنى بانتاج القضية المركبة مع قضية اخرى
انتاج احد جزئيها معها ومن ههنا تسمعهم يقولون القياس من بسيطتين
قياس واحد ومن مركبة وبسيطة قياسان ومن مركبتين اربعة
اقيسة فان كان المنتج منها قياسا واحدا كان نتيجة القياس بسيطة
والا ركبت النتائج وجعلت نتيجة القياس واما الثانى وهو ان الممكنة اذا كانت
كبرى لا تستعمل الا مع الضرورية المطلقة فلانه قد تبين من الشرط
الاول ان الممكنة الكبرى مع غير الضرورية والدائمة عقيمة لعدم
صدق الدوام على الصغرى وعدم كون الكبرى من القضايا التى
فلو استعملت الممكنة الكبرى مع غير الضرورية لكان اختلالها

بيان شرط الشكل الثانى بحسب الجهة

مع الدائمة وهو غير منتج لجواز ان يكون المسلوب عن الشئ بالامكان
ثابتا له دائما كقولنا كل رومي ابيض دائما ولاشئ من الرومي بابيض
بالامكان مع امتناع السلب لو قلنا بدل الكبرى ولاشئ من الهندي
بابيض بالامكان امتنع الايجاب **قال** والنتيجة دائمة ان صدق
الدوام على احدى مقدمتيه ولا فكالصغرى محذوفا عنها اللادوام
واللاضرورة والضرورة ايتضرورة كانت **اقول** الاختلاطات المنتجة
في هذا الشكل بحسب مقتضى الشرطين اربعة وثمانون لان الشرط
الاول اسقط سبعة وسبعين اختلاطا وهي الحاصلة من ضرب
احدى عشرة صغرى في سبع كبريات والشرط الثاني اسقط
ثمانية الممكنتين الصغرى مع الكبرى الدائمة والعرفيتين والكبرى
مع الدائمة والضابطة في انتاجها ان الدوام اما ان يصدق على احدى
المقدمتين بان تكون ضرورية او دائمة او لا يصدق فان صدق الدوام
على احدى المقدمتين فالنتيجة دائمة والا فالنتيجة كالصغرى بشرط
حذف قيدي الوجود اي اللادوام واللاضرورة منها وحذف الضرورة
منها سواء كانت وصفية او وقتية لما ان النتيجة كالمقدمة الدائمة

Marfat.com

والاصغری فبالبرهانین المذکورة فی المطلقات من الخلف والعکس

والافتراض مثلا اذا صدق کل ج ب بالاطلاق ولاشی من آ ب

بالضرورة اودائما فلاشی من ج آ دائما والا فبعض ج آ بالاطلاق فنجعله

صغری للکبری القیاس هکذا بعض ج آ بالاطلاق ولاشی من آ ب بالضرورة

اودائما ینتج من الاول بعض ج لیس ب بالضرورة اودائما وقد کان

کل ج ب بالاطلاق هذا خلف وبعکس الکبری الی لاشی من ب آ دائما

لینتج النتیجة المطلوبة ومن ههنا یظهر ان السالبة الضروریة لو

انعکست کنفسها انتج الضروریة فی هذا الشکل ضروریة فلما

لم یبین ذلک اقتصر فی النتیجة علی الدوام ﴿٢﴾ لایقال المقدمتان

اذا کانتا ضروریتین لم یکن به من صدق النتیجة ضروریة

لان الاوسط اذا کان ضروری الثبوت لاحد الطرفین

وضروری السلب عن الآخر یکون احد الطرفین ضروری

السلب عن الآخر فکان بین الطرفین مباینة ضروریة فیکون

نتیجة الطرفین ضروریة لانا نقول الحکم فی المقدمتین لیس

الا بان الاوسط ضروری الثبوت لذات احد الطرفین

بیان الاختلاف المنتجة فی الشکل الثانی

Marfat.com

وضروری السلب عن ذات الآخر واللازم منه ازذات احد الطرفین ضروری

السلب عن ذات الآخر وهو لیس بمطلوب بل المطلوب

ان وصف لاحد الطرفین ضروری السلب عن ذات الآخر

ولا یلزم من ضرورة سلب الذات ضرورة سلب الوصف لصدق

قولنا فی المثال المشهور لاشی من الحمار بفرس بالضرورة وکل

مرکوب زید فرس بالضرورة مع کذب قولنا لاشی من الحمار بمرکوب

زید بالضرورة لان کل حمار مرکوب زید بالامکان واما حذف قید

الوجود من الصغری فلانها ان کانت مع کبری بسیطة کان قید

وجودها موافقا لها فی الکیف وان کانت مرکبة لم ینتج مع اصلها کما

ذکرنا ولا مع قید وجودها لان قیدی الوجود اما مطلقتان او ممکنتان

او مطلقة وممکنة ولا انتاج فی هذا الشکل منهما واما حذف الضرورة

من الصغری فلان المقدر ان الدوام لا یصدق علی الصغری فلو

کان فیها ضرورة لکانت اما الضرورة المشروطة او الضرورة

الوقتیه او الضرورة المنتشرة ولخص الاختلاطات مراجعها

ومن مقدمة اخری الاختلاط من مشروطتین او من وقتیة

Marfat.com

ومشروطة والضرورة فيهما لم تتعد الى النتيجة اما في الاختلا
من المشروطتين فلان الاوسط فيهما ضروري الثبوت
للمجموع ذات لاحد الطرفين ووصفه وضروري السلب عن
مجموع ذات الطرف الاخر ووصفه ولا يلزم منه الا المنافاة
الضرورية بين المجموعين والمطلوب ضرورة منافاة وصف
احد الطرفين لمجموع ذات الطرف الاخر ووصفه وهو
لازم واما في الاختلاط من الوقتية والمشروطة فلان الاو
اذا كان ضروري الثبوت للاصغر في بعض اوقات ذات
وضروري السلب عن الاكبر بشرط الوصف لم يلزم م
الا ان ذات الاكبر مع وصفه ضروري السلب عن الاصغ
في بعض الاوقات ولما ان وصف الاكبر ضروري السلب
عن ذات الاصغر فلا يلزم لجواز ان يكون لزوم ضرورة الس
ناشيا من اقتران الذات بالوصف نعم لو ظهر انعكاس الشرط
كنفسها لعدت الضرورة من الصغرى لكنه لم يتبين
وان حاولت تفصيل نتائج هذا القسم فعليك بتفحص هذا الجا

بيان الاحوال المنتجة في الشكل الثاني

Marfat.com

جدول مختلطات الشكل الثاني

عرفية خاصة	عرفية عامة	مشتركة خاصة	مشتركة عامة	نكرة/معرفة
عرفية عامة	عرفية عامة	عرفية عامة	عرفية عامة	مشتركة عامة
عرفية عامة	عرفية عامة	عرفية عامة	عرفية عامة	عرفية خاصة
مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة
مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	وجودية خاصة
مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	وجودية عامة
وقتية مطلقة	وقتية مطلقة	وقتية مطلقة	وقتية مطلقة	وقتية
منتشرة مطلقة	منتشرة مطلقة	منتشرة مطلقة	منتشرة مطلقة	منتشرة
عقيمة	عقيمة	ممكنة عامة	ممكنة عامة	ممكنة عامة
عقيمة	عقيمة	ممكنة عامة	ممكنة عامة	ممكنة خاصة

Marfat.com

قال واما الشكل الثالث فشرطه فعلية الصغرى والنتيجة كالكبرى
ان كانت الكبرى غير الاربع والا فعكس الصغرى محذوفا عنها
اللازم ان كانت الكبرى احدى العامتين ومضمونا اليها انه
احدى الخاصتين اقول شرط انتاج الشكل الثالث بحسب
الجهة ان يكون الصغرى فعلية لانها لو كانت ممكنة لم يلزم تعد
الحكم من الاوسط الى الاصغر لان الحكم في الكبرى على ما هو او
بالفعل والاوسط ليس باصغر بالفعل بل بالامكان فجاز ان لا يص
الاصغر بالفعل على الاوسط فلم يندرج الاصغر تحته فلا يلزم م
الحكم بالاكبر على الاوسط الحكم به على الاصغر كما اذا فرضنا ان
يركب الفرس ولم يركب الحمار وعمرو يركب الحمار دون الفرس يصد
قولنا كل ما هو مركوب زيد مركوب عمرو بالامكان وكل مركوب
فرس بالفعل مع كذب قولنا بعض ما هو مركوب عمرو فرس بالفعل بل بالامكان
العام لان كل ما هو مركوب عمرو حمار بالضرورة فلما لم يصد
مركوب عمرو بالفعل على مركوب زيد لم يندرج تحته حتى يتبع
الحكم منه اليه وباعتبار هذا الشرط سقط من الاختلاطات

بيان شرط انتاج الشكل الثالث بحسب الجهة

Marfat.com

الممكنة الانعقاد ستة وعشرون اختلاطا وبقيت الاختلاطات

المنتجة مائة وثلثة واربعين والكبرى فيها اما ان تكون احدى

الوصفيات الاربع او لا تكون فان لم تكن احدى الوصفيات

الاربع بل احدى التسع كانت جهة النتيجة جهة الكبرى

بعينها وان كانت احدى الاربع فالنتيجة كعكس الصغرى

محذوفا عنه اللادوام ان كان العكس مقيدا به ومضموما

اليه لادوام الكبرى ان كانت احدى الخاصتين اما

ان النتيجة كالكبرى او كعكس الصغرى فبالطرق

المذكورة من الخلف والعكس والافتراض على ما سبق

بيانها اما لحذف اللادوام من عكس الصغرى فلان عكس

الصغرى موجبة فيكون لادوامه سالبة ولا مدخل لها في صغرى

هذا الشكل واما ضم لادوام الكبرى فلانه ينتج مع الصغرى لادوام

النتيجة وتفصيل نتائج اختلاطات القسم الثاني في هذا الجدول

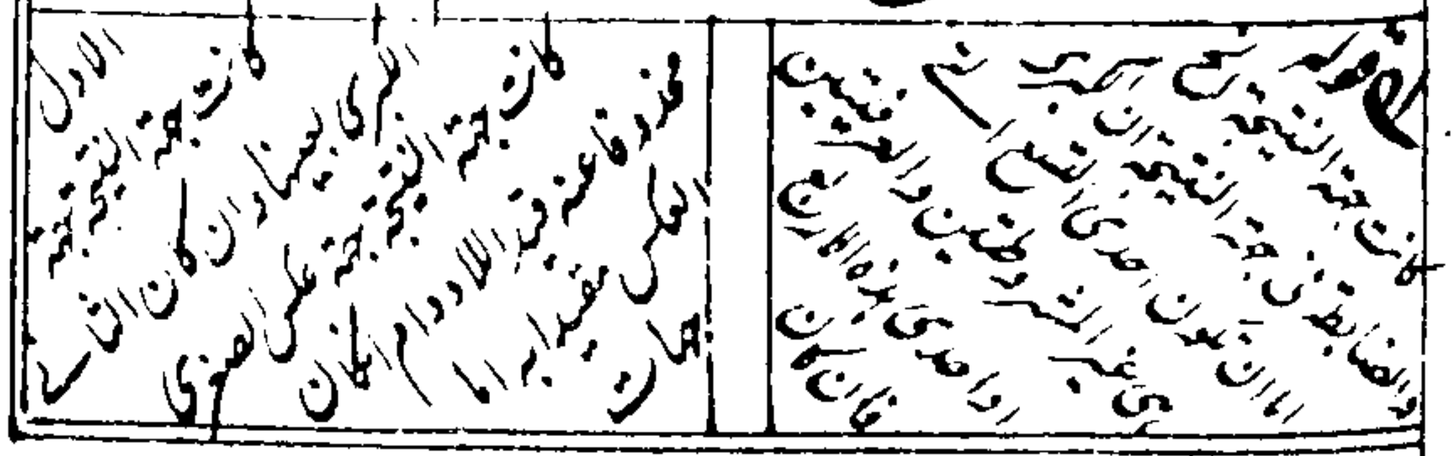

جدول مختلفات الشكل الثالث

الشرطية العامة	ضرورية	دائمة	مشروطة عامة	عرفية عامة	مشروطة خاصة	عرفية خاصة	مطلقة عامة	وجودية لادائمة	وجودية لاضرورية	وقتية	منتشرة
مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة
العرفية العامة	مطلقة حينية	مطلقة حينية	مطلقة حينية	مطلقة حينية	مطلقة حينية	مطلقة حينية	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة
الشرطية الخاصة	لادائمة حينية	لادائمة حينية	لادائمة حينية	لادائمة حينية	لادائمة حينية	لادائمة حينية	وجودية لادائمة	وجودية لادائمة	وجودية لادائمة	وجودية لادائمة	وجودية لادائمة
العرفية الخاصة	لادائمة حينية	لادائمة حينية	لادائمة حينية	لادائمة حينية	لادائمة حينية	لادائمة حينية	وجودية لادائمة	وجودية لادائمة	وجودية لادائمة	وجودية لادائمة	وجودية لادائمة

Marfat.com

قال واما الشكل الرابع فشرط انتاجه بحسب الجهة امور خمسة
الاول كون القياس فيه من الفعليات الثانى انعكاس السالبة
المستعملة فيه الثالث صدق الدوام على صغرى الضرب الثالث
العرفى العام على كبراه الرابع كون الكبرى فى السادس من المنعكسة
السوالب الخامس كون الصغرى فى الثامن من احدى الخاصتين
والكبرى مما يصدق عليها العرفى العام اقول لانتاج الشكل
الرابع بحسب الجهة شرائط خمسة الاول كون القياس فيه
من الفعليات حتى لايستعمل فيه الممكنة اصلا لان الممكنة اما
ان تكون موجبة اوسالبة وايا ما كان لاينتج اما الممكنة السالبة
فلما سياتى فى الشرط الثانى من وجوب انعكاس السالبة فيه
واما الممكنة الموجبة فلانها اما ان تكون صغرى اوكبرى وعلى كلا
التقديرين يتحقق الاختلاف واما اذا كانت صغرى فلصدق
قولنا فى الفرض المذكور كل ناهق مركوب زيد بالامكان وكل
حمار ناهق بالضرورة مع ان الحق السلب وصدق هذا الاختلاف
مع حقية الايجاب كثير كقولنا كل صاهل مركوب زيد بالامكان

وكل فرس صاهل بالضرورة مع صدق كل مركوب زيد فرس
بالضرورة واما اذا كانت كبرى فلقولنا كل مركوب زيد فرس
بالضرورة وكل حمار مركوب زيد بالامكان الخاص مع امتناع
الايجاب ولو بدلنا الكبرى بقولنا كل صاهل مركوب زيد بالامكان
كان لحق الايجاب الشرط الثانى ان يكون السالبة المستعمل فيه
منعكسة لان لخص السوالب الغير المنعكسة هى السالبة
الوقتية وهى اما ان تكون صغرى او كبرى وايا ما كان لم ينتج
اما اذا كانت صغرى فلصدق قولنا لاشى من القمر بمنخسف
بالتوقيت لادائما وكل ذى محاق فهو قمر بالضرورة والحق الايجاب
واما اذا كانت كبرى فلصدق قولنا كل منخسف فهو ذو محاق
بالضرورة ولاشى من القمر بمنخسف بالتوقيت لادائما مع امتناع
السلب الشرط الثالث ان يصدق الدوام فى الضرب الثالث على
صغراه بان تكون ضرورية او دائمة او العرفى العام على كبراه بان
تكون من القضايا الست المنعكسة السوالب فانه لو انتفى الامران
كانت الصغرى احدى القضايا الغير الضرورية والدائمة

وهی احدی عشرة والکبری احدی السبع لکن لما کانت الصغری

فی هذا الضرب سالبة وقد تبین ان السالبة المستعملة فی

هذا الشکل یجب ان تکون منعکسة سقط من تلک الجملة

اختلاط صغری احدی السبع مع الکبریات السبع فلم یبق

الا اختلاط الصغری احدی الوصفیات الاربع مع احدی السبع

ولخص الصغریات المشروطة الخاصة والکبریات الوقتیة وهی لا ینتج

معها فلم ینتج البواقی وذلک لانه یصدق لا شیء من المنخسف

بضوء بالاضافة القمریة بالضروریة مادام منخسفا لا دائما وکل

قمر منخسف بالتوقیت لادائما مع امتناع سلب القمر عن المضیء

بالاضافة القمریة واعلم ان البیان فی الشرط الثانی والثالث

انما یتم لو بین فیهما امتناع الایجاب حتی یلزم الاختلاف

لکن لا یظفر بصورة تنقض یدل علیه الشرط الرابع کون الکبری

فی الضرب السادس من القضایا الست المنعکسة السوالبة لان

هذا الضرب انما یتبین انتاجه بعکس الصغری لیرتد الی الشکل

الثانی فلا بد فیه من شرطین احدهما ان یکون الصغری سالبة

Marfat.com

خاصة لتقبل الانعكاس كما عرفت فيما سبق وثانيهما ان يكون
الكبرى الموجبة معها على الشرائط المعتبرة بحسب الجهة في
الشكل الثاني ليحصل النتيجة وشرطه انه اذا لم يصدق الدوام على
صغراه يكون كبراها من الست المنعكسة السوالب فيجب ان يكون
كبرى الضرب السادس كذلك الشرط الخامس كون صغرى الضرب
الثامن من احدى الخاصتين وكبراهما يصدق عليه العر
العام لان انتاجه انما يظهر بعكس الترتيب ليرجع الى الاول ش
عكس النتيجة فلا بد ان يكون مقدمتاه بحيث اذا بدلتا حد
بالاخرى انتجا سالبة خاصة لتقبل الانعكاس الى النتيجا
المطلوبة والشكل الاول انما ينتج سالبة خاصة لو كان كبراه
احدى الخاصتين وصغراه احدى القضايا الست التي يص
عليها العرفي العام اما اذا كانت صغراه احدى الوصفيات
الاربع فظاهر واما اذا كانت احدى الدائمتين فلان النتيج
ح ضرورية لا دائمة او دائمة لا دائمة وهما اخص من العرفي
الخاصة فيصدق على النتيجة السالبة الجزئية العرفية الخاص

Marfat.com

وهى تنعكس الى النتيجة المطلوبة فيجب ان يكون صغرى هذا
الضرب احدى الخاصتين لانها كبرى الشكل الاول وكبراه من
القضايا الست لانها صغرى الشكل الاول ومن ههنا يظهر ان
الضرب السابع لما كان انتاجه انما يتبين بعكس الكبرى ليرجع الى
الشكل الثالث وجب ان يكون السالبة المستعملة فيه قابلة للانعكاس
وان يكون الموجبة مع عكسها على شرائط انتاج الشكل الثالث
فلا بد فيه ايضا من شرطين احدهما ان يكون السالبة احدى
الخاصتين وثانيهما ان يكون الموجبة فعلية لان الصغرى
الممكنة عقيمة فى الشكل الثالث وانما لم يذكر ذلك فى الكتاب
لان الشرط الاول قد علم فى فصل القياس والشرط الثانى
فانما علم من اول الشروط وهو عدم استعمال الممكنة فى هذا
الشكل **قال** والنتيجة فى الضربين الاولين بعكس الصغرى
ان صدق الدوام عليها او كان القياس من الستة المنعكسة
لسوالب والا فمطلقة عامة وفى الضرب الثالث دائمة ان
صدق الدوام على احدى مقدميته والا فعكس الصغرى

وفى الضرب الرابع والخامس دائمة ان صدق الدوام على
الكبرى والا فعكس الصغرى محذوفا عنها الدوام وفى السادس
كما فى الشكل الثانى بعد عكس الصغرى وفى السابع كما فى الشكل
الثالث بعد عكس الكبرى وفى الثامن كعكس النتيجة بعد
عكس الترتيب **اقول** المنتج من الاختلاطات بحسب الشرائط
المذكورة فى كل واحد من الضربين الاولين مائة وواحد
وعشرون وهى الحاصلة من ضرب للوجهات الفعليه
الاحدى عشرة فى نفسها وفى الضرب الثالث ستة
واربعون وهى الحاصلة من الصغريين الدائمتين من
الفعليات الاحدى عشرة ومن الصغريات المشروطتا
والعرفيتين مع الستة المنعكسة السوالب وفى الرابع والخامس
ستة وستون وهى التى تحصل من الصغريات الفعليه
احدى عشرة مع الستة المنعكسة السوالب وفى السا
والثامن اثنا عشر تحصل من الصغريين الخاصتين
الستة المنعكسة السوالب وفى السابع اثنان وعشرا

بيان النتائج فى المختلطات

يحصل من الكبريين الخاصتين مع الفعليات الاحدى
عشرة والنتيجة في الضربين الاولين عكس الصغرى
ان كانت ضرورية اودائمة اوكان القياس من البستة
المنعكسة السوالب والافمطلقة عامة وفي الضرب الثالث
دائمة ان كانت احدى المقدمتين ضرورية اودائمة
والافعكس الصغرى وفي الرابع والخامس دائمة ان كانت
الكبرى ضرورية اودائمة والافعكس الصغرى
محذوفا عنه اللادوام وبيان الكل بالبراهين المذكورة
في المطلقات وفي السادس كما في الشكل الثاني بعد
عكس الصغرى وفي السابع كما في الشكل الثالث بعد
عكس الكبرى وفي الثامن كما في الشكل الاول بعكس
النتيجة بعد عكس الترتيب وبالجملة لما كانت هذه
الضروب الثلثة الاخيرة ترتد الى الاشكال الثلثة
المذكورة لما ذكرنا من الطرق كانت نتائج تلك الاشكال
بعينها في السادس والسابع وبعكسها في الثامن وعليك بمطالعة

جدول نتائج الضربين الاولين

صغرى / كبرى	ضرورية	دائمة	مشروطة عامة	عرفية عامة	مشروطة خاصة	عرفية خاصة	مطلقة عامة	وجودية لاضرورية	وقتية	منتشرة
ضرورية	حينية مطلقة	حينية مطلقة	حينية مطلقة	حينية مطلقة	حينية مطلقة	حينية مطلقة	حينية مطلقة	حينية مطلقة	حينية مطلقة	حينية مطلقة
دائمة	حينية مطلقة	حينية مطلقة	حينية مطلقة	حينية مطلقة	حينية مطلقة	حينية مطلقة	حينية مطلقة	حينية مطلقة	حينية مطلقة	حينية مطلقة
مشروطة عامة	حينية مطلقة	حينية مطلقة	حينية مطلقة	حينية مطلقة	حينية مطلقة	حينية مطلقة	حينية مطلقة	حينية مطلقة	حينية مطلقة	حينية مطلقة
عرفية عامة	حينية مطلقة	حينية مطلقة لادائمة	حينية مطلقة لادائمة	حينية مطلقة لادائمة	حينية مطلقة لادائمة	حينية مطلقة لادائمة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة
مشروطة خاصة	حينية مطلقة لادائمة	حينية مطلقة لادائمة	حينية مطلقة لادائمة	حينية مطلقة لادائمة	حينية مطلقة لادائمة	حينية مطلقة لادائمة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة
عرفية خاصة	حينية مطلقة لادائمة	حينية مطلقة لادائمة	حينية مطلقة لادائمة	حينية مطلقة لادائمة	حينية مطلقة لادائمة	حينية مطلقة لادائمة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة
مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة
وجودية لادائمة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة
وجودية لاضرورية	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة
وقتية	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة
منتشرة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة	مطلقة عامة

Marfat.com

ضرورية	ضرورية	دائمة	عامة مشروطة	عامة عرفية	خاصة مشروطة	خاصة عرفية	عامة مطلقة	دائمة وجودية	دائمة وجودية	دائمة	منتشرة
دائمة	دائمة	دائمة	دائمة	دائمة	دائمة	دائمة	دائمة	دائمة	دائمة	دائمة	دائمة
دائمة	دائمة	دائمة	دائمة	دائمة	دائمة	دائمة	دائمة	دائمة	دائمة	دائمة	دائمة
عامة مشروطة	دائمة	دائمة	عامة عرفية	عامة عرفية	عامة عرفية	عامة عرفية	عقيمة	عقيمة	عقيمة	عقيمة	عقيمة
عامة عرفية	دائمة	دائمة	عامة عرفية	عامة عرفية	عامة عرفية	عامة عرفية	عقيمة	عقيمة	عقيمة	عقيمة	عقيمة
خاصة مشروطة	دائمة	دائمة	عرفية لدائمة في البعض	عرفية لدائمة في البعض	عرفية لدائمة في البعض	عرفية لدائمة في البعض	عقيمة	عقيمة	عقيمة	عقيمة	عقيمة
خاصة عرفية	دائمة	دائمة	عرفية لدائمة في البعض	عرفية لدائمة في البعض	عرفية لدائمة في البعض	عرفية لدائمة في البعض	عقيمة	عقيمة	عقيمة	عقيمة	عقيمة

جدول في بيان أحكام الشركات من الباب الخامس والعشرين

ضرورية	دائمة	دائمة	دائمة	دائمة	دائمة	دائمة	دائمة	دائمة	دائمة	دائمة	دائمة
دائمة	دائمة	دائمة	دائمة	دائمة	دائمة	دائمة	دائمة	دائمة	دائمة	دائمة	دائمة
عامة مشروطة	مطلقة حنفية	مطلقة حنفية	مطلقة حنفية	مطلقة حنفية	مطلقة حنفية	مطلقة حنفية	عامة مطلقة	عامة مطلقة	عامة مطلقة	عامة مطلقة	عامة مطلقة
عامة عرفية	مطلقة حنفية	مطلقة حنفية	مطلقة حنفية	مطلقة حنفية	مطلقة حنفية	مطلقة حنفية	عامة مطلقة	عامة مطلقة	عامة مطلقة	عامة مطلقة	عامة مطلقة
خاصة مشروطة	مطلقة حنفية	مطلقة حنفية	مطلقة حنفية	مطلقة حنفية	مطلقة حنفية	مطلقة حنفية	عامة مطلقة	عامة مطلقة	عامة مطلقة	عامة مطلقة	عامة مطلقة
خاصة عرفية	مطلقة حنفية	مطلقة حنفية	مطلقة حنفية	مطلقة حنفية	مطلقة حنفية	مطلقة حنفية	عامة مطلقة	عامة مطلقة	عامة مطلقة	عامة مطلقة	عامة مطلقة

Marfat.com

جدول نتائج الضرب السادس

مشروطة خاصة	عرفية خاصة	مشتركة خاصة
عرفية عامة	عرفية عامة	مشروطة عامة
عرفية خاصة	عرفية عامة	عرفية عامة
مشتركة عامة	عرفية عامة	مطلقة عامة
عرفية عامة	وجودية لازمة	وقتية
مشتركة خاصة	عرفية خاصة	مشتركة خاصة

جدول نتائج الضرب السابع

ضرورية	٧/٤	٧/٤
٧/٤	٧/٤	ضرورية
٧/٤	حينية لازمة ٧/٤	حينية لازمة ٧/٤
حينية لازمة ٧/٤	حينية لازمة ٧/٤	ضرورية
٧/٤	حينية لازمة ٧/٤	حينية لازمة ٧/٤
ضرورية	حينية لازمة ٧/٤	حينية لازمة ٧/٤
مشروطة خاصة	حينية لازمة ٧/٤	حينية لازمة ٧/٤
عرفية عامة	حينية لازمة ٧/٤	حينية لازمة ٧/٤
عرفية خاصة	حينية لازمة ٧/٤	حينية لازمة ٧/٤
مطلقة عامة	وجودية لازمة ٧/٤	وجودية لازمة ٧/٤
وجودية لازمة ٧/٤	وجودية لازمة ٧/٤	وجودية لازمة ٧/٤
وجودية لازمة ٧/٤	وجودية لازمة ٧/٤	وجودية لازمة ٧/٤
وقتية	وجودية لازمة ٧/٤	وجودية لازمة ٧/٤
مشتركة	وجودية لازمة ٧/٤	وجودية لازمة ٧/٤

جدول نتائج الضرب الثامن

ضرورية	٧/٤	٧/٤
٧/٤	٧/٤	ضرورية
٧/٤	حينية لازمة ٧/٤	حينية لازمة ٧/٤
حينية لازمة ٧/٤	حينية لازمة ٧/٤	ضرورية
٧/٤	حينية لازمة ٧/٤	حينية لازمة ٧/٤
ضرورية	حينية لازمة ٧/٤	حينية لازمة ٧/٤
مشروطة خاصة	حينية لازمة ٧/٤	حينية لازمة ٧/٤
عرفية عامة	حينية لازمة ٧/٤	حينية لازمة ٧/٤
عرفية خاصة	حينية لازمة ٧/٤	حينية لازمة ٧/٤
مطلقة عامة	وجودية لازمة ٧/٤	وجودية لازمة ٧/٤
وجودية لازمة ٧/٤	وجودية لازمة ٧/٤	وجودية لازمة ٧/٤
وجودية لازمة ٧/٤	وجودية لازمة ٧/٤	وجودية لازمة ٧/٤
وقتية	وجودية لازمة ٧/٤	وجودية لازمة ٧/٤
مشتركة	وجودية لازمة ٧/٤	وجودية لازمة ٧/٤

جدول نتائج السادس السابع والثامن

Marfat.com

قال الفصل الثالث فى الاقترانيات الكائنة من الشرطيات وهى
خمسة اقسام القسم الاول ما يتركب من المتصلتين والمطبوع
منه ملكانت الشركة فى جزء تام من المقدمتين وبعقد الاشكال
الاربعة فيه لانه ان كان تاليا فى الصغرى ومقدما فى الكبرى فهو
الشكل الاول وان كان تاليا فيهما فهو الشكل الثانى وان كان مقدما
فيهما فهو الشكل الثالث وان كان مقدما فى الصغرى وتاليا فى
الكبرى فهو الشكل الرابع وشرائط الانتاج وعدد الضروب والنتيجة
فى الكمية والكيفية فى كل شكل كما فى الحمليات من غير فرق ومثال
الضرب الاول من الشكل الاول كلما كان آ ب فج د وكلما كان
ج د فه ز ينتج كلما كان آ ب فه ز اقول ليس المراد بالقياس
الشرطى هو المركب من الشرطيات بل هو ما لا يتركب من الحمليات
المحضة سواء يتركب من الشرطيات المحضة او من الشرطيات
والحمليات واقسامه خمسة لانه اما ان يتركب من متصلتين
او من منفصلتين او حملية ومتصلة او حملية ومنفصلة او
متصلة ومنفصلة القسم الاول ما يتركب من المتصلتين والشركة بينهما

Marfat.com

بينهما اما فى جزء تام من كل واحد منهما وهو المقدم بكماله او التالى
بكماله واما فى جزء غير تام منهما اى جزء من المقدم او التالى واما فى جزء
تام من احدهما غير تام من الاخرى فهذه ثلثة اقسام لكن القريب
بالطبع منها الاول وهو ما يكون الشركة فى جزء تام من المقدمتين
وينعقد فيه الاشكال الاربعة لان الاوسط وهو المشترك بينهما
ان كان تاليا فى الصغرى ومقدما فى الكبرى فهو الشكل الاول كقولنا
كلما كان آب فجدد وكلما كان جدد فزه وكلما كان آب فه زه وان كان
تاليا فيهما فهو الشكل الثانى كقولنا كلما كان آب فجدد وليس البتة
اذا كان هزه فجدد فليس البتة اذا كان آب فه زه وان كان مقدما
فيهما فهو الشكل الثالث كقولنا كلما كان جدد فآب وكلما كان جدد فزه
فقد يكون اذا كان آب فه زه وان كان مقدما فى الصغرى وتاليا
فى الكبرى فهو الشكل الرابع كقولنا كلما كان جدد فآب وكلما كان
هزه فجدد فقد يكون اذا كان آب فه زه وشرائط انتاج هذه الاشكال
كما فى الحمليات من غير فرق حتى يشترط فى الاول ايجاب الصغرى
وكلية الكبرى الى غير ذلك وكذلك عدد ضروبها الا فى الشكل الرابع

بيان اقترانيات الشرطية

فان ضربه ههنا خمسة لان انتاج الضرب الثلثة الاخيرة
بحسب تركيب السالبة وهو غير معتبر فى الشرطيات وكذلك
حال النتيجة فى الكمية والكيفية فتكون نتيجة الضرب الاول من
الشكل الاول موجبة كلية ومن الشكل الثانى سالبة كلية وعلى
هذا القياس **قال** القسم الثانى ما يتركب من المنفصلات
والمطبوع منه ما كانت الشركة فى جزء غير تام من المقدمتين
كقولنا دائما اما كل آب او كل ج د دائما اما كل د ه او كل د ز
دائما اما كل آ ب او كل ج ه او كل د ز لامتناع خلو الواقع عن
مقدمتى التاليف وعن احدى الاخريين فينعقد فيه الاشكال
الاربعة والشرائط المعتبرة بين الحمليتين معتبرة ههنا بين
المتشاركين **اقول** القسم الثانى من الاقترانيات الشرطية
ما يتركب من منفصلتين وايضا ينقسم الى ثلثة اقسام لان الشركة
بينهما اما فى جزء تام منهما او فى جزء غير تام منهما او فى جزء تام
احديهما غير تام من الاخرى وان المطبوع من هذه الاقسام ما يكون
الشركة فى جزء غير تام من المقدمتين وشرط انتاجه

يجاب المقدمتين الكلية احدهما وصدق منع الخلو عليهما كقولنا دائما
اما كل آب او كل ج د وائما اما كل د ه او كل د ز ينتج دائما اما كل آ ب
وكل ج ه او كل د ز لامتناع الخلو الواقع عن مقدمتي التاليف وهما
كل ج د وكل د ه وعن احدى الاخريين اى كل آ ب وكل د ز فان لما
كانت المقدمتان مانعتي الخلو وجب ان يكون احد طرفي كل واحد
منهما واقعا في الواقع والاخر غير واقع فالواقع من المنفصلة الاولى اما الطرف
الغير المشترك او الطرف المشارك فان كان الطرف غير المشارك فهو احد
اجزاء النتيجة وان كان الطرف المشارك فالواقع معه من المنفصلة
الثانية لما الطرف المشارك فيجتمع الطرفان المشاركان على الصدق
ويصدق نتيجة التاليف وهي الجزء الاخر من النتيجة او الطرف الغير المشارك
وهو الجزء الثالث منها فالواقع لا يخلو عن نتيجة التاليف وعن الطرفين
الغير المشاركين وينعقد هذا الاشكال الاربعة في هذا القسم ايضا بحسب
الطرفين المشاركين ويعتبر فيها ان يكونا على شرائط الانتاج المعتبرة
بين الحمليتين **قال** القسم الثالث ما يتركب من الحملية والمتصلة
ويلطبع منه ما كانت الحمليتان كبرى والمشتركة مع تالي المتصلة ونتيجة

Marfat.com

متصلة مقدمها مقدم المتصلة وتاليها نتيجة التاليف بين التالي

والحملية كقولنا كلما كان آب فج دو كل دة ينتج كلما كان آب فكل ج هـ

وينعقد فيه الاشكال الاربعة والشرائط المعتبرة بين الحمليتين

معتبرة ههنا بين التالي والحملية **اقول** القسم الثالث من الاقيسة

الشرطية مما يتركب من الحملية والمتصلة والحملية فيه اما ان

تكون صغرى او كبرى وايا ما كان فالمشارك لها اما تالي المتصلة

او مقدمها فهذه اربعة اقسام لان المطبوع منهما ما كانت الحملية

كبرى والشركة مع تالي المتصلة وشرط انتاجه ايجاب المتصلة

والنتيجة متصلة مقدمها مقدم المتصلة وتاليها نتيجة التاليف

بين التالي والحملية كقولنا كلما كان آب فج دو كل دة ينتج كل ما كان

آب فج ه لانه كلما صدق مقدم المتصلة صدق التالي مع الحملية

اما صدق التالي فظاهر واما صدق الحملية فلانها صادقة في نفس الامر

فيكون صادقة على ذلك التقدير وكلما صدق التالي مع الحملية صدق

نتيجة التاليف فكلما صدق المقدم صدق نتيجة التاليف وهو

المطلوب وينعقد فيه الاشكال الاربعة باعتبار مشاركة التالي والحملية

Marfat.com

والشرائط المعتبرة بين الحمليتين معتبرة ههنا بين التالى

والحملية **قال** القسم الرابع ما يتركب من الحملية والمنفصلة وهو

على قسمين الاول ان يكون عدد الحمليات بعدد اجزاء الانفصال

ويشارك كل واحد منها واحدا من اجزاء الانفصال اما مع اتحاد التاليف

فى النتيجة كقولنا كل ج اما ب واما د واما ه وكل ب ط وكل د ط وكل ه ط

ينتج كل ج ط لصدق واحد من اجزاء الانفصال مع ما يشاركه من الحملية

واما مع اختلاف التاليف فى النتيجة كقولنا كل ج اما ب واما د واما ه وكل

ج ج وكل د ط وكل ه ز ينتج كل ج اما ج واما ط واما ز كما مر الثانى ان يكون

الحمليات اقل من اجزاء الانفصال ولكن الحملية ذات جزء واحد

والمنفصلة ذات جزئين والمشاركة مع احدهما كقولنا اما كل آ ط او كل

ج ب وكل ب د ينتج اما كل آ ط او كل ج د لامتناع الخلو الواقع عن مقدمتى

التاليف وعن الجزء الغير المشارك **اقول** رابع الاقسام ما يتركب

من الحملية والمنفصلة وهو قسمان لان الحمليات اما ان تكون بعدد

اجزاء الانفصال او تكون اقل منهما وهذه القسمة ليست بحاصرة لجواز

كونها اكثر عددا من اجزاء الانفصال الاول ان يكون الحمليات بعدد اجزاء الانفصال

القسم الرابع من الاقترانيات الشرطية

ولنفرض ان كل واحدة من الحمليات تشارك جزءا واحدا من اجزاء الانفصال

او لا ما ان يكون التاليفات بين الحمليات واجزاء الانفصال متحدة في النتيجة

او مختلفة فيها اما اذا كانت نتائج التاليفات واحدة فهو القياس للقسم

وشرطه ان يكون المنفصلة موجبة كلية مانعة الخلو او حقيقية كقولنا

كل ج اما ب واما د واما ه وكل ب ط وكل د ط وكل ه ط ينتج كل ج ط لانه لا

من صدق لحد اجزاء الانفصال والحمليات صادقة في نفس الامر فلي

جزء يفرض صدقه من اجزاء المنفصلة يصدق مع ما يشاركه من

الحمليات وينتج النتيجة المطلوبة واما اذا كانت نتائج التاليفات مختلفة

فليكن المنفصلة مانعة الخلو كقولنا كل ج اما ب واما د واما ه وكل

ب ج وكل د ط وكل ه ج ينتج كل ج اما ج واما ط واما ز لما مر من وجوب

صدق لحد اجزاء المنفصلة مع ما يشاركه من الحمليات والثاني

ان يكون الحمليات اقل من اجزاء الانفصال ولنفرض الحملية واحدة

والمنفصلة ذات جزئين ومانعة الخلو ومشاركة الحملية مع احدهما

كقولنا اما كل ا ط او كل ج ب وكل ب د ينتج اما كل ا ط او كل ج د لان

المنفصلة لما كانت مانعة الخلو وجب صدق احد جزئيها فالواقع منهما

اما الجزء الغير المشارك وهو احد جزئي النتيجة او الجزء المشارك فيصدق
مع الحملية وهما مقدمتا التاليف فيصدق بنتيجة التاليف وهي الجزء
الاخير من النتيجة فالواقع لا يخلو عن جزئيها **قال** القسم الخامس
حملية تركب من المتصلة والمنفصلة والاشتراك اما في جزء تام من المقدمتين
او غير تام منهما وكيف ما كان فالمطبوع منه ما يكون المتصلة صغرى
والمنفصلة كبرى مثال الاول قولنا كلما كان آ ب فج د دائما اما ك ل ج د
او ه ز مانعة الجمع ينتج دائما اما ان يكون آ ب او ه ز لاستلزام امتناع
الاجتماع مع اللازم دائما وفي الجملة امتناعه مع الملزوم دائما او في
الجملة ومانعة الخلو ينتج قد يكون اذا لم يكن آ ب فه ز لاستلزام
نقيض الاوسط للطرفين استلزاما كليا واستلزام ذلك المطلوب
من الثالث مثال الثاني كلما كان آ ب فج د دائما اما ك ل د ه او د ز مانعة
الخلو ينتج كلما كان آ ب فاما ك ل ج ه او د ز **اقول** اخر اقسامه الاقترانيات
الشرطية ما يتركب من المتصلة والمنفصلة والشركة بينهما اما في جزء
تام منهما او في جزء غير تام منهما او في جزء تام من احدهما غير تام من
الاخرى فهذه اقسام ثلثة اقتصر المص على القسمين الاولين وكل منهما

Marfat.com

ينقسم الى قسمين لان المتصلة فيهما ان تكون صغرى او كبرى لكن
المطبوع منهما ما يكون المتصلة صغرى والمنفصلة موجبة كبرى اما
الاول وهو ما يكون الشركة فى جزء تام من المقدمتين فللمنفصلة اما
مانعة الجمع او مانعة الخلو فان كانت مانعة الجمع كقولنا كلما كان آ
فج د دائما او قد يكون اما ج د او ه ز مانعة الجمع ينتج دائما او قد يكون
اما آ ب او ه ز لان ج د لازم لآ ب و ه ز ممتنع الاجتماع مع ج د كليا كان
او جزئيا فيكون ه ز ممتنع الاجتماع مع آ ب كذلك لان امتناع الاجتماع
مع اللازم دائما او فى الجملة يستلزم امتناع الاجتماع مع الملزوم
دائما او فى الجملة وان كانت مانعة الخلو كما فى المثال المذكور ينتج قد
يكون اذا لم يكن آ ب فه ز لان نقيض الاوسط وهو نقيض ج د يستلزم
احد طرفى النتيجة اعنى نقيض آ ب وعين ه ز اما انه يستلزم نقيض آ
فلان نقيض اللازم يستلزم نقيض الملزوم واما انه يستلزم عين ه ز
فلمنع الخلو بين ج د و ه ز وكل امرين بينهما منع الخلو يستلزم
نقيض كل واحد منهما عين الآخر على ما مر فى تلازم الشرطيات
واذا استلزم نقيض الاوسط للطرفين انتج من الشكل الثالث

القسم الخامس من الاقترانيات الشرطية

ان نقيض آت قد يستلزم عين آ نز وهو المطلوب واما الثانى وهو مايكون
الشركة فى جزء غير تام من المقدمتين فليكن المنفصلة مانعة الخلو
فنقول كلما كان آ ب فكل ج د دائما اما كل د آ او د ز ينتج كلما كان آ ب
فاما كل ج آ او د ز لانه كلما فرض آ ب كان ج د فالواقع حمن المنفصلة
اما كل د آ او د ز فان كان د آ فالواقع على تقدير آ ب كل ج د وكل
د آ وهما يستلزمان كل ج آ وان كان د ز فعلى تقدير آ ب يكون الواقع
اما كل ج آ او د ز وهو المطلوب هذا الكلام اجمالى فى الاقترانيات
الشرطية ولما بيان تفاصيلها فهو مما لا يليق بالمختصرات **قال الفصل**
الرابع فى القياس الاستثنائى وهو مركب من مقدمتين احديهما
شرطية والاخرى وضع لاحد جزئيها او رفعه ليلزم وضع الاخر او رفعه
ويجب ايجاب الشرطية ولزومية المتصلة وعنادية المنفصلة
وكليتها او كلية الوضع او الرفع ان لم يكن وقت الاتصال والانفصال
هو بعينه وقت الوضع والرفع **اقول** قد مر ان القياس الاستثنائى
ما يكون عين النتيجة او نقيضها مذكورا فيه بالفعل فالمذكور فيه
عين النتيجة او نقيضها اما مقدمة من مقدماته وهو محال والا يلزم

Marfat.com

اثبات الشئ بنفسه اونقيضه اوجزء من مقدمته والمقدمة التي
جزءها قضية تكون شرطية والاخرى وضعية فالقياس الاستثنائي
ما يكون مركبا من مقدمتين احديهما شرطية والاخرى وضعية اي
اثبات لاحد جزئيها اورفعه اي نفيه ليلزم وضع الجزء الاخر اورفعه
كقولنا كلما كانت الشمس طالعة فالنهار موجود لكن الشمس طالعة
ينتج ان النهار موجود ولكن النهار ليس بموجود ينتج ان الشمس ليست
بطالعة وكقولنا دائما اما ان يكون هذا العدد زوجا او فردا لكن هذا
العدد زوج ينتج انه ليس بفرد ولكنه ليس بزوج ينتج انه فرد
ففي المتصلات ينتج الوضع الوضع والرفع الرفع وفي المنفصلات ينتج
الوضع الرفع وبالعكس ويعتبر في انتاج هذا القياس شرائط
احدها ان يكون الشرطية موجبة فانها ان كانت سالبة لم ينتج
شيئا الا الوضع ولا الرفع فان معنى الشرطية السالبة سلب اللزوم
او العناد واذا لم يكن بين الامرين لزوم او عناد لم يلزم من وجود احد
او عدمه وجود الاخرى او عدمه وثانيها ان يكون الشرطية لزومية
ان كانت متصلة وعنادية ان كانت منفصلة لان العلم بصدق الاعم

Marfat.com

او كذبها موقوف على العلم بصدق طرفيها او كذبه فلو استفيد العلم بصدق
احد الطرفين او كذبه من الاتفاقيتين يلزم الدور وثالثها احد الامرين
وهو اما كلية الشرطية او كلية الاستثناء اى كلية الوضع او الرفع فانه
لو انتفى الامران احتمل ان يكون اللزوم او العناد على بعض الاوضاع و
الاستثناء على وضع اخر فلا يلزم من اثبات احد جزئى الشرطية
او نفيه ثبوت الاخر او انتفاءه اللهم الا اذا كان وقت الاتصال و الانفصال
ووضعهما هو بعينه وقت الاستثناء ووضعه فانه ينتج القياس
ح ضرورة كقولنا ان قدم زيد فى وقت الظهر مع عمرو اكرمته لكنه قدم
مع عمرو فى ذلك الوقت فاكرمته والمراد بكلية الاستثناء ليس تحققه
فى جميع الازمنة فقط بل مع جميع الاوضاع التى لا ينافى وضع المقدم فاذا
قلنا قد يكون اذا كان آب فج دّ وكان آب واقعا دائما لم يلزم بمجرد ذلك
تحقق ج دّ فى الجملة وانما يلزم ذلك لو كان آب كما هو وقع دائما كان واقعا
مع جميع الاوضاع التى لا ينافى آب وليس يلزم من وقوعه دائما وقوعه
مع جميع الاوضاع الغير المتنافية بجواز ان يكون له وضع غير منافٍ
ولا يكون له تحقق اصلا والمذكور فى بعض الكتب ان دوام الوضع او الرفع

بيان القياس الاستثنائى

Marfat.com

منتج وهو انما يصح لو فسرنا الشرطية الكلية بما يكون اللزوم او العناد
فيه موجودا متحققا مع الاوضاع المتحققة فى نفس الامر حتى يلزم
من دوام الوضع او الرفع تحققه مع جميع الاوضاع المعتبرة وليس
كذلك بل هى مفسرة بتحقق اللزوم او العناد على الاوضاع الغير
المنافية للمقدم فيجوز ان يكون اللزوم فى الجزئية له شرط لا يوجد ابدا
مع وجود الملزوم دائما وح لا يلزم وجود اللازم لعدم تحقق
وضع للملزوم مع اللازم وشرطه لانتفاء هما دائما كما يصدق قولنا قد يكون
اذا كان الواجب موجودا كان الجزء موجودا من الشكل الثالث والواجب
اى الجزء الذى لا يتجزى ٢
موجودا دائما ولا يلزم منه ان يكون الجزء موجودا فى الجملة لان اللزوم
ههنا انما هو على وضع اجتماع الواجب والجزء فى الوجود وهو ليس
بواقع اصلا قال والشرطية الموضوعة فيه ان كانت متصلة
فاستثناء عين المقدم ينتج عين التالى واستثناء نقيض التالى ينتج
نقيض المقدم والا لبطل اللزوم دون العكس فى شئ منهما لاحتمال
كون التالى اعم من المقدم وان كانت منفصلة فان كانت حقيقية
فاستثناء عين اى جزء كان ينتج نقيض الاخر لاستحالة الجمع واستثناء

نقيض اى جزء كان ينتج عين الاخر لاستحالة الخلو وان كانت مانعة

الجمع ينتج القسم الاول فقط لامتناع الاجتماع دون الخلو وان كانت

مانعة الخلو ينتج القسم الثانى فقط لامتناع الخلو دون الجمع

اقول الشرطية التى هى جزء القياس الاستثنائى اما متصلة او

ومنفصلة فان كانت متصلة ينتج استثناء عين مقدمها عين التالى

والا لزم انفكاك اللازم عن الملزوم فيبطل اللزوم واستثناء نقيض التالى

نقيض المقدم والا لزم وجود الملزوم بدون اللازم فيبطل اللزوم ايضا

بدون العكس فى شى منهما اى لا ينتج استثناء عين التالى عين المقدم

ولا استثناء نقيض المقدم نقيض التالى لجواز ان يكون التالى اعم من المقدم

فلا يلزم من وجود اللازم وجود الملزوم ولا من عدم الملزوم عدم اللازم

وان كانت منفصلة فان كانت حقيقية ينتج استثناء عين اى جزء كان

نقيض الاخر لامتناع الجمع بينهما واستثناء نقيض اى جزء كان عين

الاخر لامتناع الخلو عنهما فيكون لها اربع نتائج اثنان باعتبار استثناء

العين واثنان باعتبار استثناء النقيض كقولنا اما ان يكون هذا العدد

زوجا او فردا لكنه زوج فهو ليس بفرد لكنه فرد فهو ليس بزوج لكنه ليس بزوج

م كالمثال المذكور فان قولك لكنه زوج استثناء لعين المقدم فالنتيجة نقيض التالى يعنى ليس بفرد وقولك

Marfat.com

فهو فرد لكنه ليس بفرد فهو زوج وان كان مانعة الجمع انتج القسم
الاول فقط اى استثناء عين اى جزء كان نقيض الاخر لامتناع
الاجتماع بينهما ولا ينتج استثناء نقيض شئ من جزئيها عين الاخر
لجواز ارتفاعهما فيكون لها نتيجتان بحسب استثناء العين كقولنا
اما ان يكون هذا الشئ شجرا او حجرا لكنه شجر فهو ليس بحجر لكنه حجر
فهو ليس بشجر وان كانت مانعة الخلو ينتج القسم الثانى فقط اى
استثناء نقيض اى جزء كان عين الاخر لامتناع ارتفاعهما ولا ينتج استثناء
عين شئ من جزئيها نقيض الاخر لامكان اجتماعهما فيكون لها ايضا
نتيجتان بحسب استثناء النقيض كقولنا اما ان يكون هذا الشئ شجرا
او لا حجرا لكنه شجر فهو لا حجر لكنه حجر فهو لا شجر **قال** الفصل الخامس
فى لواحق القياس وهى اربعة الاول القياس المركب وهو يتركب من
مقدمات ينتج بعضها نتيجة يلزم منها مع مقدمات اخرى
نتيجة وهلم جرا الى ان يحصل المطلوب وهو اما موصول النتائج كقولنا
كل ج ب وكل ب د فكل ج د ثم كل ج د وكل د آ فكل ج آ ثم كل ج آ
وكل آ ه فكل ج ه واما مفصول النتائج كقولنا كل ج ب وكل ب د

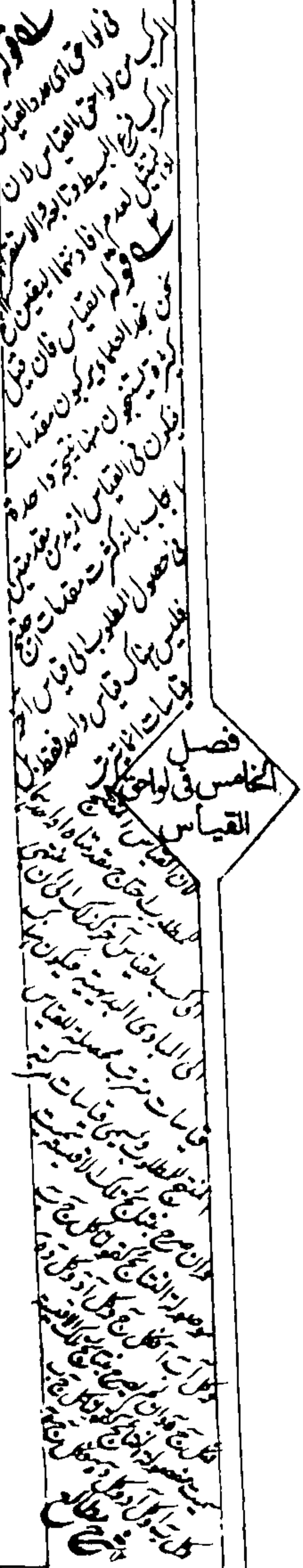

لد آوكل آه فكل جـ آه **اقول** القياس المركب قياس مركب من مقدمات

ج مقدمتان منها نتيجة وهى مع المقدمة الاخرى ينتج اخر وهلم جرا

ان يحصل المطلوب وذلك نما يكون اذا كان القياس المنتج للمطلو

يحتاج مقدماته احداهما الى كسب قياس اخر كذلك الى ان ينتهى

لكسب الى المبادى البديهية فيكون هناك قياسات مترتبة محصلة

للمطلوب ولهذا سمى قياسا مركبا فان صرح بنتائج تلك القياس سمى

موصول النتائج لوصل تلك النتائج بالمقدمات كقولنا كل جـ ب وكل

ب د فكل جـ د وكل د آ فكل جـ آ ثم كل جـ آ وكل آ ه فكل جـ ه

وان لم يصرح بها سمى مفصول النتائج لفصلها عن المقدمات فى الذكر

وان كانت مرادة من جهة المعنى كقولنا كل جـ ب وكل ب د وكل د آ

وكل آ ه فكل جـ ه **قال** الثانى قياس الخلف وهو اثبات المطلوب

بابطال نقيضه كقولنا لو كذب ب ليس كل جـ ب لكان كل جـ ب وكل ب آ

على انها مقدمة صادقة ينتج لو كذب ب ليس كل جـ ب لكان كل جـ آ

لكن ليس كل جـ آ على انه محال فينتج ليس كل جـ ب وهو المطلوب

اقول قياس الخلف قياس يثبت المطلوب بابطال نقيضه ولهذا سمى خلفا

Marfat.com

اى باطلا لانه باطل فى نفسه بل لانه ينتج الباطل

على تقدير عدم حقية المطلوب وهو مركب من قياسين احدهما

اقترانى من متصلة وحملية والآخر استثنائى ولكن المطلوب ليس

كل ج ب فنقول لو لم يصدق لليس كل ج ب لصدق نقيضه وهو

كل ج ب فلنفرض ان ههنا مقدمة صادقة فى نفس الامر وهى

كل ب آ فنجعلها كبرى للمتصلة وهو القياس الاقترانى لينتج لو لم يصدق

ليس كل ج ب لكان كل ج آ ثم نجعل هذه النتيجة مقدمة للقياس

الاستثنائى ويستثنى نقيض التالى فنقول لكنه ليس كل ج آ

على تقدير ان كل ج آ امر محال فينتج ليس كل ج ب وهو المطلوب **قال**

الثالث الاستقراء وهو الحكم على كلى لوجوده فى اكثر جزئياته كقولنا

كل حيوان يحرك فكه الاسفل عند المضغ لان الانسان والبهائم

والسباع كذلك وهو لا يفيد اليقين لاحتمال ان لا يكون الكل

بهذه المثابة كالتمساح **اقول** الاستقراء هو الحكم على كلى

لوجوده فى اكثر جزئياته وانما قال فى اكثر جزئياته لان الحكم

لو كان موجودا فى جميع جزئياته لو يكن استقراء بل قياسا مقسما

Marfat.com

بيمى استقراء لان مقدماته لا تحصل الا بتتبع الجزئيات كقولنا

حيوان يحرك فكه الاسفل عند المضغ لان الانسان والبهائم

لسبع كذلك وهو لا يفيد اليقين لجواز وجود جزئى اخر لم يستقر

بكون حكمه مخالفا لما استقرئ كالتمساح فى مثالنا ذلك **قال** الرابع

تمثيل وهو اثبات حكم فى جزئى وجد فى جزئى اخر لمعنى مشترك

بنهما كقولنا العالم مولف فهو حادث كالبيت واثبتوا عليه للمعنى المشترك

لدوران وبالتقسيم غير المردد بين النفى والاثبات كقولهم علة

حدوث اما التاليف او كذا او كذا والاخيران باطلان بالتخلف

تعين الاول وهو ضعيف اما الدوران فلان الجزء الاخير من العلة

سائر الشرائط مدار مع انها ليست بعلة واما التقسيم فالحصر

منوع لجواز علية غير المذكور بتقدير تسليم علية المشترك فى

المقيس عليه لا يلزم علیته فى المقيس لجواز ان يكون خصوصية

مقيس عليه شرطا للعلية او خصوصية المقيس مانعة عنها **اقول**

لتمثيل اثبات حكم واحد فى جزئى لثبوته فى جزئى اخر لمعنى مشترك بينهما

والفقهاء يسمونه قياسا والجزئى الاول فرعا والثانى اصلا والمشترك علة وجامعا

كما يقال العالم مولف فهو حادث كالبيت يعني البيت حادث لانه مولف

وهذه العلة موجودة في العالم فيكون حادثا كالبيت واثبتوا عد

المشترك بوجهين احدهما الدوران وهو اقتران الشيء بغيره وج

وعدما كما يقال الحدوث دائر مع التاليف وجودا وعدما اما وجو

ففي البيت واما عدما ففي الواجب تعالى والدوران اية كون الد

علة للدائر فيكون التاليف علة للحدوث وثانيهما السبر والتقسيم

ايرادا وصاف الاصل وابطال بعضها ليتعين الباقي للعلية كما يقا

علة الحدوث في البيت اما التاليف او الامكان والثاني باطل لان

لان صفات الواجب ممكنة وليست بحادثة لها فتعين الاول

والوجهان ضعيفان اما الدوران فلان الجزء الاخير من العلة التا

والشرط المساوي مدار للمعلول مع انه ليس بعلة واما السبر والتق

فلان حصر العلة في الاوصاف المذكورة ممنوع لان التقسيم لا يفيد

بين النفي والاثبات فجاز ان يكون العلة غير ما ذكرت ثم بعد تس

صحة الحصر لا نسلم ان المشترك اذا كان علة في الاصل يلزم ان يك

علة في الفرع لجواز ان يكون خصوصية الاصل شرطا للعلية

بيان الاقيسة

فان الخ اقول وما دام كذلك

دوران الحكم مع الوصف

ودوران الحكم مع الوصف

مروي رونق على سراج الوهاج

قوله الدوران الخ اقول

البرهم السبر والتقسيم

الباء للوحدة امتحان عوار

الاصل بحيث الذاتي القاموس

دوم الشيء ظاهر بداية

من امتحان الاوصاف بان

علة الحكم بل ذكر الاخوي

لان النتيجة المذكورة نتيجة

سليمة فلا يزيد من الخطاء

اوصاف الاصل

قوله لا نسلم ان المشترك الخ اقول

يان يكون مردودا بين النفي والاثبات حاشية مولانا عبد الحكيم رح

وخصوصية الفرع مانعة عنها قال واما ١٢ تمة فيها بحثان الاول فى مواد

الاقيسة وهى يقينيات غير يقينيات اما اليقينيات فست ولیات

وهى قضايا تصور طرفيها كاف للجزم بالنسبة بينهما كقولنا

الكل اعظم من الجزء ومشاهدات وهى قضايا يحكم بها بقوى ظاهرة

او باطنة كالحكم بان الشمس مضيئة وان لنا جوعا ومجربات وهى قضايا

يحكم بها لمشاهدات متكررة مفيدة لليقين كالحكم بان شرب

السقمونيا موجب للاسهال وحدسيات وهى قضايا يحكم بها

الحدس اقوى من النفس مفيد للعلم كالحكم بان نور القمر مستفاد

من الشمس والحدس هو سرعة الانتقال من المبادى الى المطالب

ومتواترات وهى قضايا يحكم بها لكثرة الشهادات بعد العلم بعدم

امتناعها والامن من التواطوء عليها كالحكم بوجود مكة وبغداد

ولا ينحصر مبلغ الشهادات فى عدد بل اليقين هو القاضى بكمال العدد

والعلم الحاصل من التجربة والحدس والتواتر ليس حجة على الغير وقضايا

قياساتها معها وهى التى يحكم بها بواسطة لا تغيب عن الذهن عند تصور

حدودها كالحكم بان الاربعة زوج لانقسامها بمتساويين اقول لما

Scanned with CamScanner

المنطق في النظر في صورة الاقيسة كذلك يجب عليه النظر

في موادها الكلية حتى يمكنه الاحتراز عن الخطاء في الفكر

من جهتي الصورة والمادة وموادالاقيسة امايقينية اوغير يقينية

واليقين هو اعتقاد الشي بانه كذا مع اعتقاده بانه لا يمكن ان يكون

الا كذا اعتقادا مطابقا لنفس الامر غير ممكن الزوال فبالقيد الاول

يخرج الظن وبالثاني الجهل المركب وبالثالث اعتقاد المقلد اما

اليقينيات فضروريات وهي مبادي اول في الاكتساب ونظريات

اما الضروريات فستة لان الحاكم بصدق القضايا اليقينية

اما العقل او الحس او المركب منهما لانحصار المدرك في الحس

والعقل فان كان الحاكم هو العقل فاما ان يكون حكم العقل

بمجرد تصور الطرفين او بواسطة فان كان الحكم بمجرد تصورهما

سميت تلك القضايا اوليات كقولنا الكل اعظم من الجزء وان

لم يكن حكم العقل بمجرد تصور الطرفين بل بواسطة فلابد

ان لا تغيب تلك الواسطة عن الذهن عند تصورهما والا لم يكن

تلك القضايا مبادي اول وليسمى قضايا قياساتها معها كقولنا

الاربعة زوج فان من تصور الاربعة والزوج تصور الانقسام
بمتساويين في الحال وترتب في ذهنه ان الاربعة منقسمة
بمتساويين وكل منقسم بمتساويين فهو زوج فهي قضية قياسها
معها في الذهن وان كان الحاكم هو الحس فهو المشاهدات فان كان
من الحواس الظاهرة سميت حسيات كالحكم بان الشمس مضيئة
وان كان من الحواس الباطنة سميت وجدانيات كالحكم بان لنا
خوفا وغضبا وان كان مركبا من الحس والعقل فالحس اما ان يكون
حس السمع او غيره فان كان حس السمع فهي المتواترات فهي قضايا
يحكم العقل بها بواسطة السماع من جمع كثير احال العقل تواطؤهم
على الكذب كالحكم بوجود مكة وبغداد ومبلغ الشهادات غير منحصرة
في عدد بل الحاكم بكمال العدد حصول اليقين ومن الناس من عين عددا
للمتواترات وليس لشئ وان كان غير حس السمع فاما ان يحتاج العقل
في الجزم الى تكرر المشاهدات مرة بعد اخرى او لا يحتاج فان احتاج
فهي المجربات كالحكم بان شرب السقمونيا مسهل بواسطة مشاهدات
متكررة وان لم يحتج الى تكرر المشاهدة فهي الحدسيات كالحكم بان نور القمر

مستفاد من الشمس لاختلاف تشكلاته النورية بحسب اختلاف

اوضاعه من الشمس قربا وبعدا والحدس وهو سرعة الانتقال

من المبادى الى المطالب ويقابله الفكر فانه حركة الذهن نحو المبادى

ورجوعها عنه الى المطالب فلا بد فيه من حركتين بخلاف الحدس

اذ لا حركة فيه اصلا والانتقال فيه ليس بحركة فان الحركة تقتضى

الوجود والانتقال فيه انى الوجود وحقيقته ان ينتج المبادى المترتبة

للذهن فيحصل المطلوب فيه والتجربيات والحدسيات ليست

بحجة على الغير لجواز ان لا يحصل له الحدس والتجربة المفيدان

للعلم بما قال والقياس المولف من هذه الستة يسمى برهانا

وهو اما لمى وهو الذى يكون الحد الاوسط فيه علة للنسبة فى

الذهن والعين كقولنا هذا ممتعف الاخلاط وكل ممتعف الاخلاط

محموم فهذا محموم واما انى وهو الذى يكون الحد الاوسط فيه علة

للنسبة فى الذهن فقط كقولنا هذا محموم وكل محموم فهو ممتعف

الاخلاط فهذا ممتعف الاخلاط اقول فى عبارته مسامحة

بل البرهان هو القياس المولف من اليقينيات سواء كانت ابتدائية

Marfat.com

وهى الضروريات الست اوبواسطة وهى النظريات والحدلا وسط

فيه لابد ان يكون علة لنسبة الاكبر الى الاصغر فى الذهن فانكان

مع ذلك علة لو جود تلك النسبة فى الخارج ايضا فهو

برهان لمى لانه يعطى اللمية فى الذهن والخارج كقولنا هذا متعفن

الاخلاط وكل متعفن الاخلاط فهو محموم فهذا محموم فتعفن الاخلاط لما انه علة

للثبوت الحمى فى الذهن كذلك علة لثبوت الحمى فى الخارج وان

لم يكن كذلك بل لا يكون علة للنسبة الا فى الذهن فهو برهان

انى لانه يفيد انية النسبة فى الخارج دون لميتها كقولنا هذا

محموم وكل محموم متعفن الاخلاط فهذا متعفن الاخلاط فالحمى

وان كانت علة لثبوت تعفن الاخلاط فى الذهن الا انها ليست

علة فى الخارج بل الامر بالعكس **قال** واما غير اليقينيات

فست مشهورات هى قضايا يحكم بها لاعتراف جميع الناس

بها لمصلحة عامة اورقة اوحمية اوانفعالات من عادات او شرائع

واداب والفرق بينها وبين الاوليات ان الانسان لو خلى نفسه

مع قطع النظر عما وراء عقله لم يحكم بها بخلاف الاوليات كقولنا

Marfat.com

الظلم قبيح والعدل حسن وكشف العورة مذموم ومراعاة الضعفاء محمودة ومن هذا ما يكون صادقا وما يكون كاذبا ولكل قوم مشهورات ولكل اهل صناعة بحسبها ومسلمات وهي قضايا مسلمة بتسليم من الخصم فبنى عليه الكلام لدفعه كتسليم الفقهاء مسائل اصول الفقه والقياس المؤلف من هذين يسمى جدلا والغرض منه اقناع القاصر عن درك البرهان والزام الخصم ومقبولات وهي قضايا تؤخذ ممن يعتقد فيه اما لامر سماوي او لمزيد عقل ودين كالمأخوذات من اهل العلم والزهد ومظنونات وهي قضايا يحكم بها اتباعا للظن كقولك فلان يطوف بالليل فهو سارق والقياس المؤلف من هذين يسمى خطابة والغرض منه ترغيب السامع فيما ينفعه من تهذيب الاخلاق وامر الدين ومخيلات وهي قضايا اذا اوردت على النفس اثرت فيها تاثيرا عجيبا من قبض وبسط كقولهم الخمر ياقوتية سيالة ولعسل مرة مهوعة والقياس المولف منها يسمى شعرا والغرض منه انفعال النفس بالترغيب والتنفير ويرد بها الوزن والصوت الطيب

Marfat.com

ووهميات وهي قضايا كاذبة يحكم بها الوهم في امور غير محسوسة

كقولنا كل موجود مشار اليه ووراء العالم قضاء لا نهاية لها

ولولا دفع العقل والشرائع لكانت من الاوليات وعرف كذب

الوهم لموافقة العقل في مقدمات القياس الناتج لنقيض حكمه

وانكاره ونفيه عند الوصول الى النتيجة والقياس المؤلف منها

يسمى سفسطة والغرض منه افحام الخصم وتغليطه **اقول** من

غير اليقينيات المشهورات وهي قضايا يعترف بها جميع الناس

بسبب شهرتها في مابينهم اما اشتمالها على مصلحة عامة كقولنا

العدل حسن والظلم قبيح واما مافي طباعهم من الرقة كقولنا

مراعاة الضعفاء محمودة واما مافيهم من الحمية كقولنا كشف

العورة مذموم واما نفعا لانهم من عاداتهم كقبح ذبح الحيوانات

عند اهل الهند وعدم قبحه عند غيرهم واما من شرائع واداب

كالامور الشرعية وغيرها وربما تبلغ الشهرة بحيث تلتبس بالاوليات

ويفرق بينهما بان الانسان لو فرض نفسه خالية عن جميع الامور

المغائرة للعقل حكم بالاوليات دون المشهورات وهي قد تكون صادقة

بيان المشهورات

وقد تكون كاذبة بخلاف الاوليات ولكل قوم مشهورات بحسب
عاداتهم وآدابهم ولكل اهل صناعة ايضا مشهورات بحسب
صناعاتهم ومنها المسلمات وهى قضايا تسلم عن الخصم
ويبنى عليها الكلام لدفعه سواء كانت مسلمة فيما بينهما خاصة او
بين اهل العلم كتسليم الفقهاء مسائل اصول الفقه كما يستدل
الفقيه على وجوب الزكوة فى حلى البالغة بقوله عليه الصلوة والسلام
فى الحلى زكوة فلو قال الخصم هذا خبر واحد فلا نسلم انه حجة
فنقول انه قد ثبت هذا فى علم اصول الفقه ولا بد ان تأخذه ههنا
مسلما والقياس المؤلف من المشهورات والمسلمات يسمى
جدلا والغرض منه الزام الخصم وامتناع من هو قاصر عن ادراك
مقدمات البرهان ومنها المقبولات وهى قضايا تؤخذ ممن يعتقد
فيه اما لامر سماوى من المعجزات والكرامات كالانبياء والاولياء او
لاختصاصه بمزيد عقل ودين كاهل العلم والزهد وهى نافعة جدا
فى تعظيم امر الله تعالى والشفقة على خلق الله تعالى ومنها المظنونات
وهى قضايا يحكم بها العقل حكما راجحا مع تجويز نقيضه كقولنا

بيان المسلمات والمقبولات والمظنونات

فلان يطوف بالليل وكل من يطوف بالليل فهو سارق فضلا ان سارق

والقياس المركب من المقبولات والمظنونات يسمى خطابية والغرض

منها ترغيب الناس فيما ينفعهم من امور معاشهم ومعادهم

اى الامور الدنيوية ١٢

لما يفعل الخطباء والوعاظ ومنها المخيلات وهى قضايا يخيل بها

فيتاثر النفس منها قبضا وبسطا فتنفر وترغب كما اذا قيل الخمر ياقوتية

سيالة انبسطت النفس ورغبت فى شربها واذا قيل العسل مرة

مجموعة انقبضت عنه وتنفرت عنه والقياس المؤلف منها يسمى

شعرا والغرض منه انفعال النفس بالترغيب والترهيب

اى من جهة ما هو كذلك ١٢

ويزيد فى ذلك ان يكون الشعر على وزن لطيف او يتشاه

بصوت طيب ومنها الوهميات وهى قضايا كاذبة يحكم بها الوهم

فى امور غير محسوسة وانما قيد بالامور الغير المحسوسة لان حكم الوهم

فى المحسوسات ليس بكاذب كما اذا حكم بحسن الحسناء وقبح السوء

اى الحالة التى فى الجسم وهو اخر التبطن الاوسط من الدماغ ١٢ ع

وذلك لان الوهم قوة جسمانية للانسان يدرك بها الجزئيات

المنتزعة من المحسوسات فهى تابعة للحس فاذا حكم على المحسوسات

كان حكما صحيحا وان حكم على غير المحسوسات باحكامها كانت كاذبة

Marfat.com

بيان المغالطة

كالحكم بان كل موجود مشار اليه وان وراء العالم فضاء لا يتناهى
فان الحس والوهم سبقا الى النفس فهي منجذبة اليهما مستخرة لهما
حتى ان احكام الوهميات ربما لم يتميز عندها من الاوليات
ولولا دفع العقل والشرع وتكذيبهما احكام الوهم بقي التباسهما
بالاوليات ولم يكد يرتفع اصلا ومما يعرف به كذب الوهم انه يسبق
العقل في المقدمات المنتجة نقيض ما حكم بها كما يحكم الوهم
بالخوف عن الميت مع انه يوافق العقل في ان الميت جماد والجماد
لا يخاف منه المنتج كقولنا الميت لا يخاف منه فاذا وصل الوهم
والعقل الى النتيجة تناقض الوهم وانكرها والقياس المركب منها يسمى
سفسطة والغرض منه تغليط الخصم واسكاته واعظم فائدة
معرفتها الاحتراز عنها قال والمغالطة قياس يفسد صورته بان
لا يكون على هيأة منتجة لاختلال الشرط بحسب الكمية او الكيفية
او الجهة او مادته بان يكون بعض المقدمة والمطلوب شيئا
واحدا لكون الالفاظ مترادفة كقولنا كل انسان بشر وكل بشر
ضحاك فكل انسان ضحاك او كاذبة شبيهة بالصادقة من جهة

اللفظ كقولنا الصورة الفرس المنقوشة على الحائط هذا فرس
وكل فرس صهال ينتج ان تلك الصورة صهالة ومن جهة المعنى
كعدم مراعات وجود الموضوع فى الموجبة كقولنا كل انسان و فرس
فهو انسان وكل انسان وفرس فهو فرس ينتج بعض الانسان
فرس ووضع الطبيعة مقام الكلية كقولنا الانسان حيوان والحيوان
جنس ينتج ان الانسان جنس واخذ الامور الذهنية مكان
العينية وبالعكس فعليك بمراعات كل ذلك لئلا تقع فى الغلط والمستعمل
للمغالطة يسمى سوفسطائيا ان قابل بها الحكيم ومشاغبيا ان قابل بها الجدلى

اقول المغالطة قياس فاسد اما من جهة الصورة او من
جهة المادة اما من جهة الصورة فبان لا يكون على هيأة منتجة
لاختلال شرط معتبر بحسب الكمية او الكيفية او الجهة
كما اذا كان كبرى الشكل الاول جزئية او صغراه سالبة او
ممكنة واما من جهة المادة فبان يكون المطلوب وبعض
مقدماته شيئا واحدا وهو المصادرة على المطلوب
كقولنا كل انسان بشر وكل بشر ضحاك فكل انسان ضحاك

الكاتبة بالتى فصدت صورة
ارادة فى اعم من المنقوشة
كالصدق العكس لوجود الفارق
عدون العكس فى الصورة الخ
عولنا على الحكم ان الحس
الفارق بينهما فقط الخ
الحوادث بالصوارف والاول
طلاب الوجه فى ان يجعل
فصل بين الشيئين الخ
الفاسد والمغالطى الفاسد
صورة او مادة كما قال
ان الفاسد من جهة
فى الصورة من المادة الخ
يكون مندرج فى القياس
فان القياس هو قول يوجد
من قضايا متى سلمت لزم عنها
لذاتها قول اخر الخ
ان المراد بالقياس القياس
من جهة الصورة مشابهة للقياس
هو اى رد فى قال
قوله اما من جهة الصورة
فبان لا يكون القياس منتجا للمطلوب
ويتبين كونه منتجا اما بان لا يكون
على شكل من الاشكال المعتبرة
كما يقال الانسان ناطق
ان كان فالانسان بشر
يكون على شكل من الاشكال كما يقال
الانسان حيوان والحيوان جنس
قوله المصادرة على المطلوب
يقال صادره على كذا
فى الصراح المصادرة توان
كردن يا بمال او فرو نشتن
مولانا عبد الحكيم
رحمه الله

لو[1] ان يكون بعض المقدمات كاذبة شبيهة بالصادقة وشبه الكاذب بالصادق اما

من حيث الصورة او من حيث المعنى[2] لهما من حيث الصورة فكقولنا لصورة الفرس

المنقوشة على الجدار انها فرس وكل فرس صهال ينتج من تلك الصورة صهالة واما

من حيث المعنى فكعدم رعاية وجود الموضوع في الموجبة كقولنا كل انسان

وفرس فهو انسان وكل انسان وفرس فهو فرس ينتج بعض الانسان فرس والغلط فيه من وضع

المقدمتين ليس بوجود ذلك الشئ موجودا يصدق عليه انه

انسان وفرس وكوضع القضية الطبعية مقام الكلية كقولنا الانسان

حيوان والحيوان جنس ينتج ان الانسان جنس وربما تغير العبارة

ويقال الجنس ثابت للحيوان والحيوان ثابت للانسان والثابت

للثابت للشئ ثابت لذلك الشئ فيكون الجنس ثابتا للانسان

ووجه الغلط ان الكبرى ليست بكلية وكما[3] خذ الذهنيات مكان

الخارجيات كقولنا الحدوث حادث وكل حادث فله محدوث

فالحدوث له حدوث وكاخذ الخارجيات مكان الذهنيات

كقولنا الجوهر[4] موجود في الذهن وكل موجود في الذهن قائم

بالذهن وكل قائم بالذهن فهو عرض ينتج ان الجوهر عرض فلانه

Marfat.com

من مراعات جميع ذلك لئلا يقع فيه الغلط وفى آخذ فى وضع الطبيعية
مقام الكلية من باب فساد المادة نظرا لان الفساد فيه ليس الا لاختلال
شرط الانتاج الذى هو الكلية فيكون من باب فساد الصورة
لا المادة ومن يستعمل المغالطة فان قابل بها التحليم فهو سوفسطائى
وان قابل بها الجدلى فهو مشاغبى **قال** البحث الثانى فى اجزاء العلوم
وهى موضوعات وقد عرفتها ومبادى وهى حدود الموضوعات والاجزاء بها
واعراضها الذهنية والمقدمات غير البينة فى نفسها المأخوذة على
سبيل الوضع كقولنا ان نفصل بين كل نقطتين بخط مستقيم
وان نعمل باى بعد على كل نقطة شيئا دائرة والمقدمات البينة بنفسها
كقولنا المقادير المساوية لمقدار واحد متساوية ومسائل وهى القضايا
التى يطلب بها نسبة محمولاتها الى موضوعاتها فى ذلك العلم
وموضوعاتها قد تكون موضوع العلم كقولنا كل مقدار مشارك
للافراد مبائن وقد تكون هو مع عرض ذاتى كقولنا كل مقدار
وسط فى النسبة فهو ضلع ما يحيط به الطرفان وقد تكون نوعه
كقولنا كل خط يمكن تنصيفه وقد تكون نوعه مع عرض ذاتى كقولنا

Marfat.com

كل خط قام على خط فان زاويتي جنبيه اما قائمتان او متساويتان
لها وقد تكون عرضا ذاتيا كقولنا كل مثلث زواياه مثل قائمتين وامّا
محمولا تها فخارجة عن موضوعاتها لامتناع ان يكون جزء الشئ مطلوبا
يثبوته له بالبرهان وليكن هذا آخر الكلام في هذه الرسالة والحمد لله وهب
العقل والهداية والصلوة على محمد وآله منجي الخلائق من الغواية وصحابه
الذين هم اهل الدراية والحمد لله اولا واخرا **اقول** اجزاء العلوم ثلثة
موضوعات ومبادٍ ومسائل اما الموضوع فقد عرفته في صدر الكتاب
وهو اما امر واحد كالعدد للحساب واما امور متعددة فلا بد من اشتراكها
في امر واحد يلاحظ في سائر مباحث العلم كموضوعات هذا الفن فانها
مشتركة في الايصال الى مطلوب مجهول والا لجاز ان يكون العلوم المتفرقة
علما واحدا واما المبادي فهي التي يتوقف عليها مسائل العلم وهي اما تصورات
وتصديقات اما التصورات فهي حدود الموضوعات واجزائها وجزئياتها
واعراضها الذاتية واما التصديقات فاما بينة بنفسها وتسمى علوما متعارفة
كقولنا في علم الهندسة المقادير المساوية لشئ واحد متساوية واما غير
بينة بنفسها فان اذعن المتعلم بها بحسن ظن سميت اصولا موضوعة

نبيان اجزاء العلوم

Marfat.com

قولنا ان نصل بين كل نقطتين بخط مستقيم وان تلقها بالانكسار

الشك سميت مصادرات كقولنا لنا ان نعمل باى بعد وعلى
لانه يصدر بها المسائل التى يتوقف عليها ١٢ ع

نقطة شيئا دائرة وفى كون الموضوع جزء من العلم علىحدة
لم لانه ان اريد به للتصديق بالموضوعية فهو ليس من اجزاء
ملوم لعدم توقف العلم عليه بل هو من مقدمات الشروع فيه على لم
ن اريد به تصور الموضوع فهو من المبادى وليس جزء لخر بالاستقلال
ما المسائل فهى المطالب التى برهن عليها فى العلم ان كانت كسبية فلها
وضوعات ومحمولات اما موضوعاتها فقد تكون موضوع العلم
قولنا كل مقدار اما مشارك لاخر او مباين له والمقدار موضوع علم
وقد يكون موضوع العلم مع عرض ذاتى كقولنا كل مقدار وسط
فى النسبة فهو ضلع ما يحيط به الطرفان فالمقدار موضوع العلم
قد اخذ فى المسئلة مع كونه وسطا فى النسبة وهو عرض ذاتى وقد
كون نوع موضوع العلم كقولنا كل خط يمكن تنصيفه فان الخط نوع من
لمقدار وقد يكون موضوع العلم مع عرض ذاتى كقولنا كل خط
قائم على خط فان زاويتى جنبيه اما قائمتان او متساويتان لهما فالخط نوع

Marfat.com

شجرہ منظوم سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ بزبان فارسی

اے خدایا تو بذات کبریا	متکلم مکتفا طفیل مصطفےٰ
از پئے بوبکرؓ و سلمانؓ راہنما	ہم بقاسمؒ ہم بجعفرؒ مقتدا
باز بیدؒ و خواجہ ابوالحسنؒ	ہم ببوالقاسمؒ بباجر رحمنؒ
بوعلیؒ یوسفؒ مرد جوان	ہم بخواجہ عبد خالقؒ عجدوانؒ
ہم بحق عارفؒ و محمودؒ پیر	حضرت خواجہ علیؒ بابائے میرؒ
متکلم مکتفا طفیل شاہ میر	ہم بباوالدین کاملؒ دستگیر
شیخ عطاران علاوالدینؒ پیر	ہم بیعقوبؒ و عبیداللہؒ فقیر
ہم بخواجہ زاہدؒ و درویشؒ ہم	خواجہ امکنکیؒ شیخ محترم
ہم بہ باقی باللہؒ آن شیر خدا	یا الٰہی فضل و رحمت کن بما
شیخ احمدؒ خواجہ معصومؒ پیر	ہم بسیف الدین عارفؒ بینظیر
از پئے نورؒ محمدؒ باوفا	وز پئے محسنؒ بما احسان نما
ہم بمحمدؒ شاہ آن شیر خدا	ہم باحمد شاہ ما را رہنما
از طفیل شیخ احسن با کمال	تا دہد دین الٰہی والجلال
من سگ این خواجگانم یا کریم	رب اہدنا الصراط المستقیم

التماس - جملہ ناظرین و حامیان دین متین و پیشروان راہ دین کی خدمت میں التماس ہے کہ بعد از فراغت مطالعہ کتاب ہذا اس ناچیز کے حق میں عند اللہ دعائے خیر فرماویں کہ خداوند کریم آپ کے یمن و برکت سے میرا انجام بخیر کرے اور آلایش دنیا سے پاک کر اپنے مقربان کے کتوں میں شامل کرے۔ آمین ثم آمین

کترین فخر الدین احمد مالک و مہتمم مطبع

الحمد لله الذي جعل لكل ذرة من ذرات الكائنات شاهدا على وحدانيته

من يرد الله أن يهديه يشرح صدره للإسلام

الحمد لله دين آوان مبارک زمان سعادت نشان اين اسرار غيبيه ولطائف غريبه

الطاف رحمانی

ترجمه اردو

مکتوبات امام ربانی

مجدد الف ثانی

۱۳۵۱ھ

ترجمه [illegible] بن فضیلت پناه صوفی باصفا قدوة الراسخین خیر منش

حضرت مولانا مولوی حکیم شیخ قادر بخش صاحب ساکن احمد آباد ضلع جہلم

حال ساکن پیر و نظر پیش جناب مولوی نور الدین صاحب تاجر کتب راولپنڈی

بتر غیبا یضا صاحب حاجی الحرمین صاحب نقشبندی مجددی

ساکن راولپنڈی سلمہ

بار اول بمطبع [illegible] بار دوم

بلا اجازت مترجم کوئی نہ چھاپے

Marfat.com